ہری اوم تت ست

سری بھگوت گیتا کی بھومکا

شریمد بھگوت گیتا اُردو

اُٹھو خواب غفلت سے آنکھوں کو کھولو شری کرشن پیارے کی جے مُنھ سے بولو

تمہید

گیتا اوپنشد کا آج تمام دنیا مین ڈنکا بج رہا ہے گیتا فلاسفی تمام فلاسفر سدھانتون اور درشنون مین مکٹ منی ہے گیتا سب متون کا تتو اور سارے سب اپدیشونکا مول یہی ہے۔ بھارت درش کا رتن انمول یہی ہے جتنے رشی مہرشی مُنی مہاتما ہوگئے سب نے اسی کا آشرا اور سہارا لیا ہے سب متون کے اچاریہ اور پیشوا اُن نے اپنی اپنی متی کے انوسار اسکے بھاشا لکھے ہین۔ سب سے پہلے زبان فارسی کے مہاکبی فیضی فیاضی نے اکبر اعظم کے حکم سے نہایت فصیح فارسی نظم مین اس پستک کی رچنا کی ہے انگریزی مین تھیوسوفی والون نے اسکے عمدہ عمدہ ترجمے کئے ہین اردو زبان اور بھاشا ناگری مین اسکے اچھے اچھے ترجمے انوباد تیار ہوکر چھپے ہین۔ مجھ بھگوت داسان داس بھگوان داس بھارگو نے اُن ممکشو اور جگیاسون کی ضرورت کو محسوس کرکے جنکو ہندی اکشرون مین بالکل ہی ابھیاس نہین۔ اور یہ چاہتے ہین کہ مول سنسکرت شلوک اور اُردو خط مین اُس کا بھاشیہ مثل دھوپ سایہ کے ہمارے ورشٹ گوچر رہین۔ ایسی ٹیکاؤن اور بھاشیون پر نظر ڈالی کہ جسکی پبلک نے زیادہ قدر کی۔ اور زود فہم عبارت مین تالیف ہوئی ہو تو معلوم ہوا کہ مشہور فرم ہری داس اینڈ کو کے مالک بابو ہری داس جی نے ۱۲ سال کا عرصہ ہوا تب شری گیتا جی کا انوباد اپنے مطبع مین چھاپا ہے جو ہر خاص و عام مین مقبول اور پسند ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ مین تین چار بار چھپ کر اُسکی ہزار ہا کاپیان ہاتھون ہاتھ بک گئین اور جو رموز اور اور ٹیکاؤن مین باوجود بہت سا دماغ

کھپانے کے بھی سمجھ مین نہین آتے تھے اس سے فوراً بدون سرم سمجھ مین آسکتے ہین (اس لیے مین نے اس عام پسندیدہ انوباد کا اُردو خط مین ترجمہ شروع کیا اس ترجمہ مین مین نے حتی الامکان کوئی بشئے نہین چھوڑا۔ نوٹ وفٹ نوٹ وغیرہ بھی اچھی طرح لگا دیے ہین۔ ٹیکا ٹپنی مین بھی کمی نہین کی گئی۔

آج بھگوان کرشن چندر کی دیا سے یہ انوباد بہت خوشخط لیتھو پریس مین چھپ کر تیار ہے۔ اُردو دان گیتا کے شایقین سے امید ہے کہ جس طرح ہندی انوباد کے پریمیون نے ہندی انوباد کا آدر کیا ہے اسی طرح اُردو جاننے والے ناظرین اسکی قدردانی فرماوینگے چونکہ بابو ہری داس صاحب مترجم ہندی انوباد نے اپنی دریا دلی وبلند خیالی سے مجھے ترجمہ کرنے کی اجازت دیدی تب مین نے اس مین ہاتھ لگایا اب مین بابو صاحب ممدوح کو دھنیہ باد دے کر اپنی آتما کو شانت کرتا ہون اگر قدردان احباب نے میرے اس ترجمہ کو پسند کر کے میرا اُتساہ بڑھایا تو مین بہت جلد بابو صاحب موصوف کی بنائی ہوئی نیتی شتک بیراگ شتک وغیرہ چند عمدہ عمدہ پستکون کا ترجمہ بزبان اُردو نذر ناظرین کرون گا۔

آپ کا داس

بھگوانداس بھارگو پنشنر

محلہ نرہی لکھنؤ

تاریخ یکم جنوری ۱۹۲۶ء

گیتا رس

यस्माद्धर्ममयी गीता सर्वज्ञानप्रयोजिका ।
सर्वशास्त्रमयी गीता तस्माद्गीता विशिष्यते ॥

سری بھگوت گیتا کے پڑھنے اور اسکو سمجھنے سے دھرم کی باتین معلوم ہوتی ہین سب طرح کے گیانون کی ترقی ہوتی ہے سب شاسترون کے تتو یعنی گوڈھ باتین معلوم ہوتی ہین اسلیئے گیتا سب شاسترون سے شریشٹھ ہے اسمین کوئی شک وشبہہ نہین ہے کہ اوپر لکھے ہوئے شلوک کا ایک ایک اکشر صحیح اور ٹھیک ہے کیونکہ اس گیتا کی ایسے وقت مین سرشٹی ہوئی ہے اور سری کرشن بھگوان نے ارجن کو یہ امرت بھرے اُپدیش ایسے وقت مین دیے ہین جسوقت ارجن بہت ہی بیکل اور پریشان ہو رہے تھے اور چھتری اچت بھاؤ اُنکے ہردے سے دور ہوا جاتا تھا اور وہ چھتریون کے کرم کو بھول کر رن بھومی یعنی میدان جنگ سے بھاگا چاہتے تھے ایسے وقت اور حالت مین دل کو ہلا دینے والے میدان مین جس امرت روپی اُپدیش نے متردد (بکیرہ چت) ارجن کا ہردے استھر اور شانت کردیا اُس اُپدیش کو سکھ اور شانت استھان مین بیٹھا ہوا آدمی اگر دھیان دیکر و سمجھ کر پڑھے تو اسمین کیا سندیہہ ہے کہ اُسکا گیان بہت بڑھ جائیگا اور دھرم و کرم کے پورے تتون کو اچھی طرح سمجھ سکے گا یہی ایک پردھان کارن ہے کہ ہر ایک بچار وان ترقی یافتہ جانیون نے اس پوتر گرنتھ کا بہت ہی زیادہ آدر کیا ہے ۔

مہابھارت کے زمانہ کی بات ہے صحیح صحیح وقت کا پورا پتہ نہ لگنے پر بھی اندازاً پانچہزار برس کی گھٹنا معلوم ہوتی ہے اسوقت بھارت مین ہستنا پور نام کا ایک مہا شاہی نگر تھا وہان چندر بنسی راجا راج کرتے تھے اُن راجاؤن مین شانتنو بڑے پرتاپی راجہ ہوئے اُنکے لڑکے کا نام بھیشم تھا مگر کسی وجہ سے بھیشم کے موجود ہونے پر بھی

شانتنون نے یوجن گندھا نام ایک ملاح کی کنیا سے بواہ کیا اُس سے راجہ کے دو لڑکے پیدا ہوئے جو بیوقت ہی مر گئے اُنکے اُن دونون پترون سے پانڈو اور دھرتراشٹر نام کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ پانڈو ہی راج کے مالک ہوئے۔ پانڈو سے جدھشٹھر بھیشم۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو پانچ لڑکے ہوئے۔ دھرتراشٹر کے سَو پتر ہوئے جن مین سب سے بڑا دُریودھن تھا۔ دھرتراشٹر کے پتر کورو کہلائے اور پانڈو کے پانچ پتر پانڈو کہلائے پانڈو بھی اپنے پترون کو چھوٹی اوستھا مین ہی چھوڑ پرلوک سدھار گئے۔ راج کی دیکھ بھال کا کام دھرتراشٹر کے ہاتھون مین گیا۔

دھرتراشٹر کی نیت شروع سے ہی خراب تھی اُنکے کامون سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی خواہش اپنے ہی پترون کو تمام راج دے دینے کی تھی اور اُنکا بڑا لڑکا دریودھن بھی پانڈون کو دیکھ نہ سکتا تھا رات دن اُنکا ناش ہونا ہی منایا کرتا تھا اُنکے مارنے کے بہت کچھ جتن کرنے پر بھی ایشور کی کرپا سے وہ پانڈون کا کچھ بھی بگاڑ نہ کر سکا۔ پانڈو بال بال بچتے ہی گئے۔ پانڈون کی تعلیم بھی اچھی ہوئی۔ استر بدیا مین بھی پانڈون نے ہی نپُنتا پائی۔ ارجن بڑے ہی بھاری دھنش دھر ہوئے پانڈون سے دریودھن کی نہ بنتی دیکھ آخیر مین بہت کچھ سمجھانے بجھانے پر دھرتراشٹر نے پانڈون کو راج تقسیم کر دیا راج پانے پر پانڈون نے اپنے راج کی اُنّتی (ترقی) شروع کی پانڈو خوب بلوان تھے اُنھون نے اپنی طاقت سے پورب۔ پچھم۔ اوتر۔ دکھن چارون دشاؤن کو جیت کر راج سوے یگیہ کیا اُنکا سبھا استھان مئے نام ایک دیت نے ایسا ادبھت عجیب وغریب بنایا جیسا نہ کبھی پرتھوی پر بنا اور نہ آیندہ بنے گا۔ بھارت کے تمام راجاؤن نے پانڈون کو اپنا مالک تصور کیا چین کمبوج گندھار وغیرہ پرتھوی کے سبھی راجاؤن نے پانڈون کو اپنا سمراٹ (شہنشاہ) سمجھا پرتھوی بھر کے راجاؤن نے اُنکو انیک پرکار کے دھن رتن وغیرہ بھینٹ مین دیے پانڈو اب بڑے ہی بھیوشالی ہوئے تمام بھومنڈل کے وہ ایک ماتر چکرورتی راجہ ہوئے دُریودھن سے پانڈون کی یہ عزت اور حشمت اور اُنّتی دیکھی نہین گئی

اُسنے پانڈون کو بلا کر چھل سے جوا کھیلنا شروع کیا جوے مین پانڈو برابر ہارتے گئے یہانتک کہ اپنی پرم پریا استری دروپدی کو بھی ہار گئے اس دیوت سبھا (محفل قماربازی) مین دروپدی کو بہت کچھ اپمان سہنا پڑا۔ جوے مین دُریودھن کا چھل بھی پانڈون سے پوشیدہ نہ رہا پانڈو اوسیوقت سے سمجھ گئے کہ دُریودھن کچھ ارتھ کریگا سب سبھا سدون کے سمجھانے بڑی مشکل سے دروپدی کو تو چھٹکارا مل گیا مگر پانڈون کو بارہ برس کا بن باس اور ایک برس کا اگیات باس (پوشیدہ رہنا) ملا پرتگیا پر قائم رہنے کے باعث پانڈون کو یہ سب دُکھ برداشت کرنے ہی پڑے اگیات باس کا تیرہوان برس بھی پانڈون نے راجہ براٹ کے یہان چھپکر اور نوکری کرکے ختم کیا۔

پرتگیا کے تیرہ برس پورے ہونے پر پانڈون کی طرف سے شری کرشن بھگوان دوت بنکر کورون کے پاس گئے اور اُن سے پانڈون کا راج انگا اُسوقت دُریودھن کے ہاتھ مین راج کی دیکھ ریکھ تھی۔ دُریودھن نے راج دینے سے انکار کردیا کرشن نے بہت کچھ سمجھایا آخیر مین پانچ گانون ہی مانگے پرنتو دُریودھن نے صاف کہدیا کہ بغیر لڑائی کے ایک سوئی کی نوک برابر بھی زمین نہ دونگا لاچار کرشن لوٹ آئے۔اب دونون طرف سے یدھ کی تیاریان ہونے لگین دُریودھن کو بھی معلوم ہوگیا کہ پانڈون سے لڑائی ہوگی بھیشم پتامہ درونا چاریہ کرن شلیہ جیدرتھ وغیرہ بڑے بڑے نامی دھنوردھر (تیرانداز) کورون کے طرف ہوئے دھرشٹ کیتو چیکتان کُنتی بھوج بشیتہ۔ دھرشٹ دیومن ساتیکی وغیرہ راجہ اور ابھمنون اور دروپدی کے پانچون لڑکے پانڈون کی طرف ہوئے کورو فوج کی نگرانی وافسری کا بھار بھیشم پتامہ کو دیا گیا اور پانڈو سینا کے سیناپتی بھیم سین ہوے۔دونون طرف کی فوجین سج دھج کر موررچون پرآموجود ہوئین دونون طرف سے لڑائی کا مارو باجا بجنے لگا جب دونون فوجین اکٹھی ہوگئین اُسوقت ارجن نے اپنے سارتھی

کیونکہ سری کرشن نے ہی ارجن کے رتھ کو چلانے کا بھار اپنے اوپر لیا تھا) سری کرشن
کو رتھ دونون دلون کے درمیان لے چلنے کو کہا کہ دیکھین کون کون راجہ مہاراجہ ہم لوگون
کے مقابلہ یدھ کرنے کو کھڑے ہوئے ہین بھگوان سری کرشن نے رتھ دونون دلون
کے درمیان لیجاکر کھڑا کر دیا اب ارجن کورو پکش کے دل کو دیکھنے لگے تو وہان
کیا دیکھتے ہین کہ بابا گرو چاچا ماموں پوتر خسر وغیرہ سبھی اپنے ہی ناتے رشتہ دار
دکھائی دینے لگے یہ درشن یعنے نظارہ دیکھ ارجن کو بڑا شوک ہوا اور کرونا ساگر
مین غوطہ کھاکر بولے ہے کرشن اس استھان پر آکر تو اب مجھکو یدھ کرنے کی
خواہش نہین ہوتی میرا منھ سوکھ رہا ہے نسین ڈھیلی پڑ جاتی ہین کلیجہ کانپ
رہا ہے یہ دھنش میرے ہاتھ سے گرا ہی چاہتا ہے سر مین چکر آ رہے ہین کیونکہ جن سے
یدھ کرنا ہوگا وے سب اپنے ہی رشتہ دار بھائی بند ہو گرو وغیرہ ہین ان اپنے ہی
نسبتیون کو مار کر مین کیا سکھی ہونگا یہ راج پاٹ اگر مینے جیت بھی لیا تو کس کام
آویگا۔ یہ بات میری سمجھ مین نہین آتی اب مجھے جے کی ضرورت نہین ہے۔ مین
راج کی بھی خواہش نہین کرتا نہ اتنے آدمیون کو مار کر مجھے سکھ بھوگنے کی اچھا ہے
راج بھوگ سے کیا ہوگا جنکے واسطے راج پاٹ کی ضرورت ہو وے تو مرنے مارنے کو
یہان تیار کھڑے ہین یہ ہمارے گرو تیا خسر سالے اور سمبندھی ہین۔ ہے مدھوسودن
یہ چاہے مجھے مار ڈالین مگر مین ان پر ہتھیار نہین چلا سکتا ان گرو جنون کو مار کر راج
بھوگنے کی نسبت بھیکھ مانگ کر دن کاٹنا اچھا ہے اگر مجھے ترلوکی کا راج بھی
ملجائے تو بھی مین انپر ہتھیار نہین اٹھا سکتا۔

سری کرشن بھگوان نے دیکھا کہ ارجن اسوقت بڑا جھوٹے موہ جال مین
پھنس کر اپنے دھرم سے ڈگ گیا ہے اسکو برہم گیان نہین ہے اسلئے موہ
اور شوک نے اسے دھر دبایا ہے اگر اسوقت اسے برہم گیان کا اپدیش دیا جاے
تو یہ پھر اپنے چھتری جیت دھرم پر ارودھ ہو سکتا ہے یہ سوچکر سری کرشن بھگوان
تمام دید دن کا سار برہم گیان سنا دھنون سمیت ارجن کو سنانے لگے یہان جن برہم

بدریا کا اُپدیش ۔ دیکر سری کرشن بھگوان نے ارجن کی آنکھیں کھولیں اور اُسے اپنے
دھرم میں لگا دیا اس ہی کا نام گیتا ہوا یہ گیتا کا سچا اور یتھارتھ رہس ہے ۔ گیتا گیان
کا بھنڈار ہے گیتا دھرم مئی سرب شاستر مئی اور سب پرکار کے تتو گیانوں سے بھری ہوئی
ہے گیتا کا ایک ایک شلوک اور ایک ایک پد یہانتک کہ ایک ایک حرف بھی گیان سے
خالی نہیں ہے یہ یوگ شاستر کا بشئے ہے اسمیں صرف برہم بدیا کا نروپن ہے اس
گرنتھ کے سبھی شلوک منتر ہیں ساری گیتا میں گیان نشٹھا کا برنن ہے کیونکہ گیان
نشٹھا ہی موکش کا کارن ہے بغیر گیان نشٹھا کے مکت نہیں ہو سکتی پرنتو گیان
نشٹھا کے پہلے اُپاسنا اور اوپاسنا کے پہلے کرم یوگ یا کرم نشٹھا کی ضرورت آپڑتی ہے

اگرچہ کرم اوپاسنا اور گیان تینوں ہی موکش کے کارن ہیں ان تینوں
میں سے کسی کے بغیر کام نہیں چلسکتا تینوں ہی کے سادھن کی ضرورت ہے
اور ان تینوں کی سادھن سے ہی موکش ملتی ہے اوپاسنا اور گیان کے بغیر صرف
کرم سے کام نہیں چلتا نہ کرم کے بغیر اوپاسنا اور گیان سے ہی کام چلتا ہے
اسی طرح گیان کے بغیر کیول کرم اور اوپاسنا سے ہی کام نہیں چل سکتا ۔ مطلب یہ ہے
کہ تینوں میں سے ایک بھی نہ رہنے سے دونوں بیکار ہوجاتے ہیں یہ ہمیشہ ایک
دوسرے کی اپیکشا یعنے امداد چاہتے رہتے ہیں ۔

اب ان تینوں میں بھید یہ ہے کہ کرم کرنے سے انتہ کرن شدھ ہوتا ہے
اوپاسنا سے چت ایکاگر ہوتا ہے اور گیان سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے اسلئے
گیتا کی پہلی ۶ ادھیائے میں کرم کانڈ کا برنن ہے دوسری ۶ ادھیائے میں اوپاسنا
کا برنن ہے اور باقی ۶ ادھیائے میں گیان نشٹھا کا برنن ہے ۔ اسطرح ۱۸ ادھیائے
اور سات سو شلوکوں میں گیتا سماپت کی گئی ہے جب منشیہ کرم یوگ اور اوپاسنا
میں پختہ ہوجاتا ہے تب اسکے سامنے گیان نشٹھا سُلبھ ہوجاتی ہے اور جب
وہ گیان نشٹھا میں بھی پختہ ہوجاتا ہے تب اُس کے سب دکھوں کا
ناش ہوکر اسے پرمانند کی پراپتی ہوجاتی ہے ۔

جس طرح وید مین کرم اوپاسنا اور گیان کا برنن کیا گیا ہے اوسی طرح اس گیتا
مین بھی کرم اوپاسنا اور گیان کا برنن کیا گیا ہے۔ گیتا مین اونچ نیچ کا بھید نہین ہے
گیتا کا اصل مقصد ہے کہ آتما سب مین برابر ہے سبھی برہم ہین اور جیو تتھا برہم مین بھید
نہین ہے ۔

کرشن نے ارجن کے اوپکار کے لئے جسطرح یہ برہم ودیا کا اپدیش دیا اور ارجن
نے جس پرکار ان اپدیشون کو دھیان سے سمجھکر اپنا کرم ٹھیک ٹھیک سادھن
کیا اوسی طرح مہرشی وید بیاس جی نے بھی جگت کے اوپکار کے لئے یہ بچار کر کہ
کچھ کال مین ایسا سمے آویگا کہ جب لوگ وید کو سمجھ نہ سکینگے اور برہم ودیا کو بھی نہ جان
سکینگے تب بھگوان کے منھ سے نکلے ہوئے برہم گیان کو ٹھیک استھان پر سجا کر اپنی لکھی
مہابھارت کے بھیشم پرب مین اسے جوڑ دیا اور اسی کا نام بھگوت گیتا رکھدیا۔

اسمین کوئی سندیہ نہین کہ گیتا ایسا گرنتھ ہے جسکی سمان اپدیش پورن
دوسرا کوئی گرنتھ نہین ہے جسکے پرمان سروپ مین کرشن بھگوان نے خود فرمایا ہے

गीताश्रयेऽहं तिष्ठामि गीता मे चोत्तमं गृहम् ।
गीताज्ञानमुपाश्रित्य त्रींल्लोकान्पालयाम्यहम् ॥

مین گیتا کے آسرے پر ہی رہتا ہون گیتا ہی میرا پرم اوتم گھر ہے اور مین
گیتا کے گیان کا آسرا لیکر ہی ترلوک کا بھرن پوشن کرتا ہون۔ اور بھی کہا ہے

चिदानन्देन कृष्णेन प्रोक्ता स्वमुखतोऽर्जुनम् ।
वेदत्रयीपरानन्दा तत्त्वार्थज्ञानसंयुता ॥

یہ گیتا برہم روپ چدانند سری کرشن نے اپنے مکھ سے ارجن کو سنائی
ہے اس سے یہ وید تری روپ سرکرم کانڈمئی اور ہمیشہ آنند اور تتو گیان کو دینے
والی ہے۔

بچارنے کی بات ہے کہ جس گیتا کے کہنے والے خود پورن برہم سری کرشن
ہین اور سننے والے ارجن سریکھے مہان دھنوردھر تیجسوی اور جتیندری پرش

ہین اور بنانے والے کرشن دویپا ئن بیاس جی سے مہاتما ہین پھر بھلا اُسکے بھوگنے
تریہ تاپ ناشنی اور تتوارتھ گیان دایی ہونے مین کیا شک ہے۔
اسمین تو کوئی سند یہہ ہی نہین ہے کہ گیتا سے بڑھ کر گیان کا کوئی دوسرا
گرنتھہ نہین ہے اُسکو سمجھہ کر پڑھنے سے منشیہ گیان سدھی پراپت کرتا ہے اور اخیر
مین جنم مرن سے چھٹکارا پاکر برہم روپ ہو جاتا ہے جو منشیہ شریر پاکر اس گیتا
روپی امرت کو نہین پیتا ہے وہ امرت چھوڑ کر ہلاہل زہر کو پان کرتا ہے اسلیے جنکو
جنم مرن کے کشٹون سے چھٹکارا پانا ہو جنکو سنسار ساگر سے پار ہونا ہو وے گیتا
کو سمجھ کر پڑھین پڑھا دین سنے اور سنا دین۔
گیتا کا سمجھنے کچھہ لینے مشکل ہے اسمین گیان کی باتین ہین۔ گیان کی باتین بنا سمجھے
بنا بدھی لڑائے سر مین نہین گھستین۔ جو بات سمجھہ مین نہین آتی جس بات مین عقل
کام نہین کرتی اُس بات کو صرف رٹ لینے سے کوئی پھل نہین ملتا گیتا سری کرشن کا دیا ہوا
اُپدیش ہے کسی کے اُپدیش کو رٹ لینے سے پھل نہین ہو سکتا اوپدیش کا ارتھ سمجھکر
اُسکے انوسار کاریہ کرنا چاہیے تب پھل ملتا ہے کہا ہے۔

गीतार्थश्रवणासक्तो, महापापयुतोऽपि वा ।
वैकुण्ठं समवाप्नोति, विष्णुना सह मोदते ॥

مہاپاپی بھی اگر گیتا کے ارتھ کو سننے مین آسکت ہوتا ہے تو وہ بھی بیکنٹھ
پاکر بشنو بھگوان کے پاس رہتا ہوا آنند کرتا ہے۔
اور بھی کہا ہے۔

गीतार्थं ध्यायते नित्यं, कृत्वा कर्माणि भूरिशः ।
जीवन्मुक्तः स विज्ञेयो, देहान्ते परमं पदम् ॥

جو انیک پرکار کے کرم کرتا ہوا بھی گیتا کے ارتھ کا ہمیشہ دھیان کرتا ہی
وہ مرنے پر پرم پد پاتا ہے۔
زیادہ سمجھانے کی بات نہین ہے جیسے جب تک کھانا نہین کھاتا

تب تک خون وغیرہ دھاتو نہین بنتے اوسی طرح جب تک اوپدیش سمجھ مین نہین آتا
تب تک منشیہ اُنکے انوسار کام بھی نہین کر سکتا اور اسی کارن سے کچھ پھل بھی نہین
ملتا اسلیئے اس گیتا روپی اُپدیش کے ایک ایک اکشر ایک ایک پد اور ایک ایک
شبد اور واک کو خوب سمجھ کر پڑھنا اور یاد رکھنا چاہیئے - سمجھکر پڑھنے سے ہی گیتا
پاٹھ کا یتھارتھ پھل مل سکتا ہے -

نیاس انگنیاس اور دھیان کی بدھی -

न्यास-ध्यान-विधानम् ।

ॐ अस्य श्रीभगवद्गीतामालामन्त्रस्य भगवान् वेदव्यासऋषिः, अनुष्टुप्छंदः श्रीकृष्णः परमात्मा देवता,

اوم - مہاواک یہ پرماتما کا نام ہے بطور منگلاچرن کے اول اسکو اوچارن کرتے
ہین یہ شبد وید اور اونیشد وغیرہ کے شروع مین آیا ہے اس منتر کی مہما
اونیشد ون مین مفصل لکھی ہوئی ہے اور اس بھگوت گیتا کے آٹھوین ادھیای
کے ۱۳ منتر مین اسکے دھیان کا طریقہ مختصر بیان کیا گیا ہے اور پندرھوین
ادھیائے مین مفصل درج ہے -

بھگوت گیتا مالا منتر کے شری بھگوان وید ویاس رشی ہین انشٹپ چھند
ہے اور شری کرشن پرماتما دیوتا ہین -

بھگوت گیتا کے ۷۰۰ منتر بمنزلہ دانون مالا کے ہین اور ذیل کے ۲ منتر
مانند دانہ سمیر کے ہین جسمین گیتا کے کل اصول انمین بصورت تخم موجود ہین -

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे इति बीजम् ।

یہ بیج منتر ہے جیسے بیج مین درخت وشاخ پتے پھول پھل موجود رہتے
ہین اور بونے سے پیدا ہوتے ہین ویسے ہی بیج منتر ان الفاظ کو کہتے ہین
جنکے معنی مین کل علم خود شناسی پوشیدہ رہتا ہے اور ترکیب علمی سے ظاہر ہوجاتا
ہے - یہ منتر گیتا کے دوسرے ادھیائے کے گیارھوین منتر کا آدھا حصہ ہے

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रजेति शक्तिः ।

یہ شکتی منتر ہے جسطرح بیج مین تمام علوم پوشیدہ تبلائے گئے ہین اسیطرح شکتی منتر وہ منتر ہے جسمین بھگتی گیان وغیرہ کے معنی شامل ہین - سب دھرمون کو چھوڑ دو اور میری شرن آؤ -

یہ آدھا منتر بھگوت گیتا کے اٹھارھوین ادھیاے کے ۶۶ منتر کا ہے

अहं त्वां सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुच इति कीलकम् ।

کیلک منتر - جسکے معنی یہ ہین کہ مین تجھے سب پاپون سے ازاد کردونگا تو فکر نکر -

جب حسب ہدایت بیج منتر کے اپنی نادانی سے آگاہ ہوکر اس شکتی منتر کا عامل ہوگا تب وہ وہم وغیرہ سے رہائی پاکر ایشور مین شامل ہوگا اور جو شک وشبہہ کریگا وہ ہمیشہ دنیاے ناپائدار کے پھندے مین پھنسا رہیگا

انگھہ کرنیاس

ذیل کے ۶ منتر کرنیاس کے ہین کرنیاس کا اشارہ اُن خیالات کی طرف ہے جو شغل کرنیوالے کو اپنے انتہ کرن مین قائم کرنے چاہئین جنکا بیان درج ذیل ہے -

करन्यासः ।

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावक इत्यङ्गुष्ठाभ्यां नमः । न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुत इति तर्जनीभ्यां नमः । अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च इति मध्यमाभ्यां नमः । नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातन इत्यनामिकाभ्यां नमः । पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रश इति कनिष्ठिकाभ्यां नमः । नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च इति करतलकरपृष्ठाभ्यां नमः ॥

(۱) اس جان کو نہ ہتھیار کاٹتے ہین نہ آگ جلاتی ہے - انگشت [illegible]

یہ منتر پڑھکر دونون ہاتھ کی ترجنی انگلیون سے دونون ہاتھ کے انگوٹھون کا سپرش کرتے ہین انگوٹھے کے پاس جو انگلی ہے اسکا نام ترجنی ہے۔

(۲) نہ اسکو پانی گلاتا ہے نہ ہوا خشک کرتی ہے۔ ترجنی بھیام نمہ یہ منتر پڑھکر دونون انگوٹھون سے دونون ترجنی انگلیون کا سپرش کرتے ہین۔

(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے نہ جل سکتی ہے نہ گل سکتی ہے اور نہ خشک ہو سکتی ہے مدھما بھیام نمہ۔

دونون انگوٹھون سے دونون مدھما کا سپرش کرے۔

(۴) یہ لازوال محیط قایم بالذات ساکن اور قدیم ہے۔ انامکا بھیام نمہ

(۵) ارجن دیکھ میرے روپ سینکڑون بلکہ ہزارون دونون کنشٹھکا بھیام نمہ

(۶) طرح طرح کے عجایبات اور رنگارنگ کے جلوے کرتل کرپرشٹھ بھیام نمہ یہ منتر پڑھکر پہلے داہنے ہاتھ کے نیچے بایان ہاتھ رکھتے ہین پھر بائین ہاتھ کے نیچے داہنا ہاتھ رکھتے ہین۔ یہ سب مدھی گرو کے بتلانے سے اچھی طرح آجاتی ہے۔

انگنیاس

اوپر کے ۶ منترون کے حصۂ اول بطور انگنیاس نیچے لکھے جاتے ہین

अङ्गन्यासः ।

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणीति हृदयाय नमः । न चैनं क्लेद-यन्त्याप इति शिरसे स्वाहा । अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमिति शिखायै वषट् । नित्यः सर्वगतः स्थाणुरिति कवचाय हुं । पश्य मे पार्थ रूपाणीति नेत्रत्रयाय वौषट् । नानावि-धानि दिव्यानीति अस्त्राय फट् ।

(۱) اس کو ہتھیار نہین کاٹتے ہین हृदयाय नमः ہردیاے نمہ یہ منتر پڑھکر پانچون انگلیون سے ہردے کا سپرش کرتے ہین۔

(۲) نہ اسکو پانی گلاتا ہے - शिरसे स्वाहा شرسے سواہا

(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے اور نہ جل سکتی ہے शिखायै वषट् شکھا ئی وشٹ

(۴) لازوال محیط اور قایم بالذات ہے कवचाय हुँ کوچا ے ہون

یہ منتر پڑھکر داہنے ہاتھ کو بایئں کندھے کا اور بایئں ہاتھ سے داہنے کندھے کا سپرش کرتے ہین -

(۵) ارجن دیکھ میرے روپ کو - آنکھون سے داہنے ہاتھ سے دونون آنکھون کو چھوتے ہین - نیترترا ے اوسٹ - नेत्रत्रयाय वौषट्

(۶) طرح طرح کے عجائبات استرا ے پھٹ - अस्त्राय फट्

یہ منتر پڑھکر داہنے ہاتھ کی ترجنی اور مدہما دونون انگلیان بایئں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے ہین -

پھر سنکلپ پڑھکر یہ خیال کرے کہ یہ پاٹھ شری کرشن چند رمہاراج کے پرسن ہونے کے لیے کرتا ہون -

دھیان

श्रीकृष्णप्रीत्यर्थे पाठे विनियोगः ॥

ध्यानम् ।

पार्थाय प्रतिबोधितां भगवता नारायणेन स्वयं
व्यासेन ग्रथितां पुराणमुनिना मध्ये महाभारते ।
अद्वैतामृतवर्षिणीं भगवतीमष्टादशाध्यायिनी-
मम्ब त्वामनुसंदधामि भगवद्गीते भवद्वेषिणीम् ॥१॥

کرک چھتر کے درمیان جو اینشور تیرتھ پر دونون سیناؤن کے بیچ مین رتھ پر سوار شری کرشن چند ربھگوان ارجن کو برہم گیان سنا رہے ہین یعنے جس بھگوت گیتا کا اپدیش اول خود شری کرشن بھگوان نے ارجن کو دیا پھر اسکو پرا چین منی بیاس نے مہا بھارت مین شامل کیا جس سے گیان روپی امرت برستا ہے جو اٹھارہ ادھیا ے ہین اور سنسار کا اگیان دور کرتے ہین

اسواسطے ہے ماتا تمکو مین من سے اپنے ہردے مین دھارن کرتا ہون - (۱)

नमोऽस्तु ते व्यास विशालबुद्धे फुल्लारविन्दायतपत्रनेत्र ।
येन त्वया भारततैलपूर्णः प्रज्वालितो ज्ञानमयः प्रदीपः ॥२॥

نمسکار ہے شری بیاس مہاراج کو جو وشال بدھی ہے جنکی اور کھولے ہوے کنول کے چوڑے پتے کے مانند نیتر ہین جنکے ان دونون مثالون کا مطلب یہ ہے کہ بھوت بھوشیت برتمان کال کی باتین بیاس جی سب دیکھتے اور جانتے ہین کیونکہ سروگیہ ہین اور جنھون نے مہابھارت روپی تیل سے بھرا ہوا گیان کا چراغ روشن کیا - (۲)

प्रपन्नपारिजाताय तोत्त्रवेत्रैकपाणये ।
ज्ञानमुद्राय कृष्णाय गीतामृतदुहे नमः ॥ ३ ॥

شری کرشن مہاراج کو نمسکار ہے کیسے ہین شری مہاراج بھگتون کے لئے کلپ برکش ہین جنکے ہاتھ مین نازک چھڑی ہے اور گیان مودرا ہے جنکی یعنے ترجنی انگلی سے انگوٹھا ملائے ہوئے ارجن کو سمجھاتے ہین اور جنھون نے گیتا کا امرت نکالا ہے - (۳)

کرشن مہاراج سارے جگت کو برہم ودیا کا گیان دینے والے اور گرو ہین گیتا بیشک وہ امرت ہے جسکا پینے والا حیات ابدی پاتا ہے اور موت کے ڈر سے رہا ہو جاتا ہے -

सर्वोपनिषदो गावो दोग्धा गोपालनन्दनः ।
पार्थो वत्सः सुधीर्भोक्ता दुग्धं गीतामृतं महत् ॥ ४ ॥

سب اپنشد مانند گئو کے ہین کرشن دوہنے والے ہین ارجن سُندر بدھی بچھڑا پینے والا اور گیتا روپی عمدہ امرت دودھ ہے - (۴)

वसुदेवसुतं देवं कंसचाणूरमर्दनम् ।
देवकीपरमानन्दं कृष्णं वन्दे जगद्गुरुम् ॥ ५ ॥

بسودیوجی کے پتر دیوتا کنس اور چانڈورکے مارنے والے دیوکی کو پرم آنند دینے والے جگت گرو کرشن کو نمسکار کرتا ہون - (۵)

भीष्मद्रोणतटा जयद्रथजला गान्धारनीलोत्पला
शल्यग्राहवती कृपेण वहनी कर्णेन वेलाकुला।
अश्वत्थामविकर्णघोरमकरा दुर्योधनावर्तिनी सोत्तीर्णा
खलु पाण्डवैः कुरुनदी कैवर्तके केशवे ॥ ५ ॥

بھیشم اور درون جسکے کنارہ ہین اور جیدرتھ جل گندھاری کے پتر جیسین نیلے کمل ہین اور شلیہ گراہ ہے کرپاچارج بہنے والے اور کرن کرکے بیل چھائی ہوئی ہے اشوتھامان اور وکرن جیسین خوفناک مگر ہین اور دُریودھن چکر یعنے بھنور ہے اُس کورُون کی ندی سے کرشن جی کی ملاحی کی بدولت پانڈون کی کشتی پار ہوئی - (٦)

पाराशर्यवचः सरोजममलं गीतार्थगन्धोत्कटं
नानाऽऽख्यानककेसरं हरिकथासंबोधनाबोधितम्।
लोके सज्जनषट्पदैरहरहः पेपीयमानं मुदा
भूयाद्भारतपङ्कजं कलिमलप्रध्वंसि नः श्रेयसे ॥ ६॥

بھارت روپی کمل ہمارے کلیان کرنے والا ہو کیونکہ بھارت کمل کلجگ کے پاپون کا ناش کرنے والا وید بیاس جی کے بچن روپی تالاب مین جما ہے گیتا کا جوارتھ ہے وہی تیز سوگندھ ہے اور شری کرشن مہاراج کی کتھا دُن کا جو گیان سمجھایا ہے اوس سے وہ کمل کھلا ہوا ہے جگت مین بجن روپ بھونرے آنند سے ہر روز اوسکے رس کو پان کرتے ہین مطلب یہ ہے کہ جس مہا بھارت مین بھگوت سمبندھی کتھائین ہین اور جسکے درمیان شری بھگوت گیتا براجمان ہے جسکو اچھے پرش آنند سے پڑھتے و سنتے ہین ایسا نردوس مہا بھارت کا کمل ہمارا بھلا کرو - (٦)

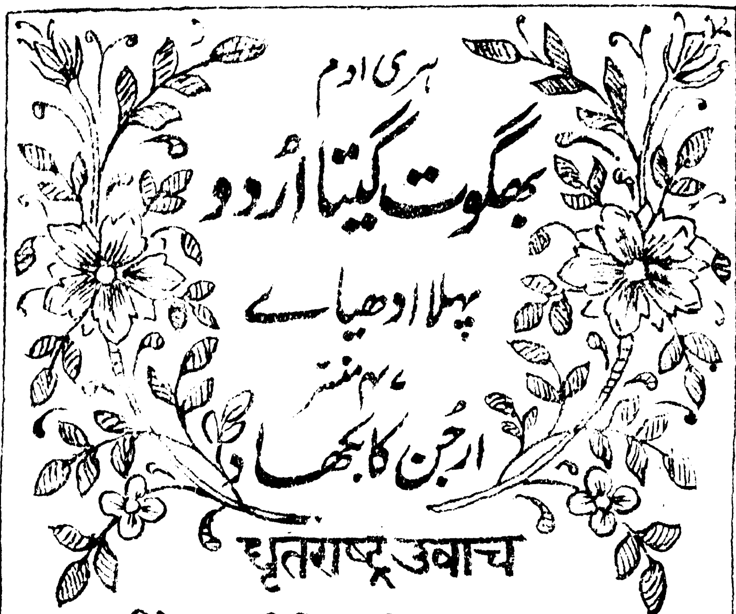
मूकं करोति वाचालं पंगुं लङ्घयते गिरिम् ।
यत्कृपा तमहं वंदे परमानन्दमाधवम् । ॥ ७ ॥

جس کی شکتی گونگے کو بولنا سکھاتی ہے اور لنگڑے پہاڑ کو عبور کر جاتے
ہین اُس پرمانند سری کرشن بھگوان کو نمسکار کرتا ہون۔

यं ब्रह्मावरुणेन्द्ररुद्रमरुतः स्तुन्वन्ति दिव्यैः स्तवै-
र्वेदैः साङ्गपदक्रमोपनिषदैर्गायन्ति यं सामगाः ।
ध्यानावस्थिततद्गतेन मनसा पश्यन्ति यं योगिनो
यस्यान्तं न विदुः सुरासुरगणा देवाय तस्मै नमः ॥६॥

جسکی برہما۔ ورن۔ اندر۔ رود رمرت گن وغیرہ عمدہ عمدہ استوترون
سے استت کرتے ہین اور شام وید کے گانے والے انگ پد کرم کے ساتھ
وید اور اونپشد جسکی تعریف مین گاتے ہین اور یوگی دھیان مین قائم ہوکر
اور اُس مین من لگا کر جسکو دیکھتے ہین اور جسکے راز کو دیوتا و اسُر لوگ نہین
جانتے ہین اُس کرشن دیو کو نمسکار ہے۔





धृतराष्ट्र उवाच

धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः ।
मामकाः पाण्डवाश्चैव किमकुर्वत सञ्जय ॥१॥

ہے سنجے۔ میرے اور پانڈو کے پتروں نے دھرم بھومی کرکشیتر میں یدھ کی اچھا سے جمع ہوکر کیا کیا؟ (۱)

راجہ دھرتراشٹر یہ بات جانتے تھے کہ میرے اور پانڈو کے پتر یدھ کی اچھا سے یدھ کشیتر میں گئے ہیں۔ اسی حالت میں انکا سنجے سے یہ پوچھنا کہ انھوں نے وہاں کیا کیا ٹھیک نہیں جان پڑتا۔ ان کو یہ پوچھنا چاہیئے تھا کہ انھوں نے یدھ میں کیا کیا کیسے لڑائی شروع ہوئی ایسے سوال نہ کرکے انھوں نے الٹی بات پوچھی اس سے یہ جان پڑتا ہے

سلہ سنجے راجہ دھرتراشٹر کے سارتھی اور بیاس جی کے چیلے تھے راجہ اندھا ہونے کی وجہ سے یدھ کشیتر میں نہیں گئے تھے اس لئے سنجے اُن کے ساتھ راجدھانی میں رہگیا تھا اس زمانہ میں تار یا ٹیلیفون تو تھے ہی نہیں اور راجہ یدھ کا حال جاننا چاہتے تھے اس لیے مہرشی بیاس جی نے اپنے تپوبل سے سنجے کو ایسی شکتی (طاقت) عطا کی کہ جس سے وہ راجدھانی میں بیٹھا ہوا یدھ کا حال پرتکش دیکھتا تھا اور راجہ کو سناتا تھا۔

کہ اُن کے دماغ مین راگ دویش چکر مار رہے تھے اور اُن کی یہ اچھا تھی کہ پانڈو دھرماتما ہونے کے کارن یُدھ سے نقصان بچار کر نہ لڑین اور راج میرے پتروں کے ادھکار مین رہے۔ اور ساتھ ہی اُن کو یہ بھی اندیشہ تھا کہ دھرم کشیتر کے پربھاد سے کہین میرے پتروں کا انتہ کرن شُدھ نہ ہوجاے اور وہ اپنا چھل کپٹ سے جیتا ہوا راج پانڈوں کو واپس نہ کر دین کیونکہ پانڈوں کا یُدھ سے برکت (منحرف) ہوجانا اُنکو پسند تھا مگر اپنے بیٹوں دوارا راج کا واپس دیا جانا پسند نہ تھا اس لئے انھون نے سنجے سے ایسا بے میل سوال کیا۔

یون تو راجہ اندھے تھے ہی مگر پتر سنیہ کے کارن اُن کی گیان رُوپی آنکھوں پر بھی پردہ پڑا ہوا تھا اُنکو صرف یہ ہی لالسا (آرزو) تھی کہ جس طرح ہوسکے راج ہمارے ہی پتروں کے ہاتھ میں رہے اور ہمارے پتر پانڈوں کو اُن کا راج واپس نہ کرین سنجے بُدھیمان تھا۔ وہ اندھے راجہ کے من کی بات تاڑ گیا اور اُسنے سنکلپ بھاو سے یُدھ کا برتانت سنانا آرمبھ کیا۔

सञ्जय उवाच ।

दृष्ट्वा तु पाण्डवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा ।
आचार्यमुपसंगम्य राजा वचनमब्रवीत् ॥ २ ॥

سنجے نے کہا

راجہ دُریودھن پانڈو سینا کی ویوہ رچنا دیکھکر دُرونا چاریہ کے پاس گئے اور یہ بولے[۲]
راجہ دریودھن پانڈون کی سینا کو یُدھ کشیتر مین لڑائی کے قاعدون سے مورچون میں استر شستر سے ڈٹی ہوئی دیکھکر من مین گھبرایا اور اپنے من کا بھاو من میں چھپا کر

[۲] گرو درونا چاریہ بھاردواج رشی کے پتر تھے اُس وقت یُدھ بدیا مین اِنکے جوڑ کے یودھا انے گنے لینے ایکا دُکا تھے اُسی کارن سے یہ راج کمارون کو یُدھ بدیا سکھاتے تھے کورو اور پانڈون کے علاوہ اور بھی انیک راج کمارون کو انھون نے یُدھ بدیا سکھلائی مگر پانڈون سے یہ زیادہ خوش تھے اور انمین بھی ارجن پر زیادہ کرپا تھی مگر لڑائی مین انھون نے کورون کا ہی ساتھ دیا۔

چھپاکر گرو کے پاس گیا۔ اُس کے من میں ایسا سندیہہ تھا کہ کہیں گرو درونا چاریہ پانڈون کے پریم کے مارے اُن میں نہ جا ملیں یہ گرو کو اپنے پکش میں مضبوط کرنے اور پانڈون پر اُنکا کرودھ پیدا کرنے اور بھکانے کے لیے اُنکے پاس گیا۔

راجہ دھرتراشٹر کے بچار اُنسار دُریودھن کا انتہ کرن دھرم کشیتر میں بھی شُدّھ نہیں ہوا تھا۔ اُس کے دل مین خود گرو دُرون اور پتامہ بھیشم کی طرف کا کھٹکا تھا اُسی سے وہ راگ دویش اور چھل کپٹ سے بھری ہوئی باتین کرنے لگا۔

دریودھن درونا چاریہ سے کہتا ہے

पश्यैतां पाण्डुपुत्राणामाचार्य्य महतीं चमूम् ।
व्यूढां द्रुपदपुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥ ३ ॥

گروجی مہاراج! پانڈون کی اس بڑی سینا کو دیکھیے آپ ہی کے شاگرد بُدّھمان دھرشٹ دُمن[1] نے اُس کی بیوہ (व्यूह) رچنا یعنے مورچہ بندی کی ہے (۳)

گروجی ذرا آنکھین کھول کر دیکھیے تو سہی یہ بڑی بھاری فوج جو سامنے کھڑی ہوا اسکی بیوہ رچنا آپ کے بیری کے پُتر یعنے دشمن کے لڑکے آپ ہی کے سکھائے ہوئے بدھمان دھرشٹ دُمن نے کی ہے افسوس کا مقام ہے کہ آپ ہی کا چیلہ آپ کو کچھ نہ سمجھکر آپ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوا ہے آپ نے دشمن کے بیٹے کو یُدّھ ودیا سکھائی اسی سے آج آپ کا اُپمان ہو رہا ہے اگر آپ اُسے یُدّھ ودیا نہ سکھاتے تو آج یہ نوبت نہ ہوتی آپ اپمان سے بچتے اور ہم خرابی سے بچتے آپکا اُسے ودیا سکھانا سانپ کو دودھ

[1] دھرشٹ دمن راجہ دُرپد کا پتر دروپدی کا بھائی اور پانڈون کا سالا تھا کسی سمے راجہ دُرپد اور گرو دُرون مین بڑا میل ملاپ تھا آپس مین گاڑھی متر تا تھی ایک وقت گرو دُرونا چاریہ راجہ دُرپد کے پاس گئے دُرپد نے راج مد سے اندھے ہو کر اُنکا اپمان کیا گرو دُرون نے راجہ کو پراست کیا اُسی وقت سے اُنمین بیر ہو گیا راجہ نے اُنسے بدلا لینے کی غرض سے بلوان پُتر کے لیے تپ کیا اُسی کے عیوض میں اُنہین دُرونا چاریہ کو مارنے والا یہ پُتر ملا اوپر کے اشلوک میں دریودھن نے دبی ہوئی پرانی بیر کی بات دُرونا چاریہ کو یاد دلائی ہے۔

پلانے کے سمان ہوا۔ خیر اب آپ اپنا پڑانا بیر یاد کر کے ایسی بیوہ رچنا کیجئے کہ پانڈوں کی بیوہ رچنا آپ کی بیوہ رچنا کے سامنے کوئی چیز نہ رہے مگر اس سے پہلے ایک بار آپ شترو کے شور بیروں کو ایک نظر دیکھ جائیے۔

अत्र शूरा महेष्वासा भीमार्जुनसमा युधि ।
युयुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥ ४ ॥

धृष्टकेतुश्चेकितानः काशिराजश्च वीर्यवान् ।
पुरुजित्कुन्तिभोजश्च शैब्यश्च नरपुंगवः ॥ ५ ॥

युधामन्युश्च विक्रान्त उत्तमौजाश्च वीर्यवान् ।
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः ॥ ६ ॥

اس پانڈو سینا میں بھیم اور ارجن کے برابر لڑنے والے بڑے بڑے دھنش دھاری شور بیر مہارتھی[1] یویودھان[2] - ویراٹ[3] - دُرپد[4] بلوان دھرشٹ کیتو[5] چیکتان - کاشی راج پرشوں میں اُتّم پُرجیت[6] کنتی بھوج - شیو یہ پراکرمی یودھا منیو بلوان اُتموجا ابھیمنیو اور دروپدی کے پانچوں پُتر جو سبھی مہارتھی ہیں یہاں موجود ہیں۔ (۴ - ۵ - ۶)

سا [1] مہارتھی جو اکیلا دس ہزار دھنش دھاریوں سے لڑسکے اُسے مہارتھی کہتے ہیں۔

سا [2] (یویودھان) یہ نام ساتیکی کا ہے جو بہت زور سے لڑنے والا ہو اُسے یویودھان کہتے ہیں

سا [3] ویراٹ جو دشمنوں کو خوب چکر کھلادے اُسے ویراٹ کہتے ہیں پانڈوں نے (اپنے بن باس کا تیرہواں آخیری برس) گیات باس یعنے پوشیدہ رہکر بھیس بدل کر انہی کے راج میں کاٹا تھا اور آخیر میں اُن کی گؤوں کو ارجن کوروں سے چھوڑا لایا۔ راجہ نے یہ دیکھکر اپنی راجکماری اُتّرا ارجن کے پُتر ابھیمنیو سے بیاہ دی۔

سا [4] (دروپد) جس کی دھجا یعنے جھنڈے پر درخت کا نشان ہو اُسے دروپد کہتے ہیں وے پانڈوں کے سمبندھی تھے دروپدی اُن کی کنیا تھی۔

سا [5] (دھرشٹ کیتو) جسکی دھجا دیکھنے سے شترو خوف کھائے اُس کو دھرشٹ کیتو کہتے ہیں۔

سا [6] (پروجیت) جیتنے والا جو بہتوں کو جیتے اُسے پُروجیت کہتے ہیں۔

گرو جی مہاراج اِس شترو سینا میں ایک دھرشٹ دُمن ہی ہوشیار چالاک یودھا نہیں ہے اس سینا میں دھرشٹ دُمن کے علاوہ بڑ یودھان براٹ آدستر یودھاوں میں سے ہر ایک مہارتھی اور بھیم ارجن کے سمان لڑنے والا ہے ان کے سوا سے گھٹوتکچ وغیرہ اور بھی انیک بلوان یودھا موجود ہیں پانڈوں کا نام لینے کی تو ضرورت ہی نہیں کیونکہ وے تو ترلوک پرسدھ ہیں ۔ میں نے یہ تو اپنے یودھاون کے نام گنائے ہیں جن میں سے ہر ایک اکیلا دس دس ہزار یودھاون سے لڑ سکتا ہے رتھی اور ادھ رتھیون کی تو گنتی ہی نہیں ہے ۔

گرو جی مہاراج میرے کہنے کی تو ضرورت بھی نہیں مگر موقع دیکھکر کہنا ہی پڑتا ہے کہ آپ ان پراکرمی شترون کی اُپیکشا (لاپرواہی) نہ کیجیے انکو سمجھئے یہ بڑے پربھاوشالی دشمن ہیں آپ انکو پراجت یعنے شکست کرنیکی تدبیروں میں سے کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھئے ۔ ایک بات اور بھی ہے کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں پانڈو سینا کے یودھاون کو دیکھ کر ڈر گیا ہوں سو ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اپنی سینا میں بھی بڑے بڑے بلوان یودھا موجود ہیں دیکھ لیجیے آپکی جانکاری کے لیے اپنی طرف کے شورویروں کے نام بھی شمار کر لے دیتا ہوں ۔

अस्माकं तु विशिष्टा ये तान्निबोध द्विजोत्तम ।
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान्ब्रवीमि ते ॥ ७॥

ہے برہمن اب آپ میری سینا کے بہت مشہور یودھاون اور میری فوج کے افسروں کے نام سُن لیجیے میں آپ کی جانکاری کے لیے اُن کے نام آپ کے روبرو گنتا ہوں ۔ (۷)

ہے دوِج اُتم ۔ آپ شترو سینا کے بلوان سینا پتیوں کے نام سُنکر میں اور بات نہ سمجھیے ۔ ہماری طرف کے دو ایک سیناپتی پانڈوں سے محبت رکھتے ہیں اگر وے لوگ اُن میں جا بھی ملیں تو بھی میری ہانی نہیں ہے لہ

لہ درون اور بھیشم پانڈون کو بہت چاہتے تھے اور دل سے اُن ہی کی فتح مناتے تھے مگر دھرم کو نمن کی طرف سے لڑنے کو تیار تھے دریودھن کے من میں انہی کی طرف کا کھٹکا تھا اس سے اس نے درون کو چترائی سے یہ بات سنادی ہے کہ اگر آپ شترو کی طرف بھی ہو جاوین تو بھی میری کچھ ہانی نہیں ہو سکتی دریودھن نے کڑھ کر ہی ورون آچاریہ کو دوِج اُتم کہا ہے ۔

میری فوج مین بھی انیک بلوان یُدّھ بدیا بشارد تجربہ کار سیناپت اور بے شمار یودھا ہین میری فوج کا کوئی سیناپت اور یودھا آپ سے پوشیدہ نہین ہے۔ تو بھی آپ کا خیال دلانے کی غرض سے مین اپنے بہادر سیناپتیون مین سے چند سرب سریشٹھ پرسدھ یودھاؤن کے نام آپ کو سناتا ہون سنیئے۔

भवान्भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिञ्जयः ।
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैव च ॥ ८ ॥

میری فوج مین آپ ہین بھیشم ہین۔ کرن ہین۔ سنگرام بجئی کرپا چاریہ ہین۔ اشوتھامان ہین [له]۔ بکرن ہین اور سوم دتّ کا پتر بھوری شرد ہے۔ (۸)

अन्ये च बहवः शूरा मदर्थे त्यक्तजीविताः ।
नानाशस्त्रप्रहरणाः सर्वे युद्धविशारदाः ॥ ९ ॥

میرے لیے پرانوں کی پرواہ نہ کرنے والے اور بھی کتنے ہی شور بیر ہین جو نانا پرکار کے شستر چلانے ہین اور سب کے سب ہی یُدّھ بدیا مین ہوشیار ہین۔ (۹)

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभिरक्षितम् ।
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभिरक्षितम् ॥ १० ॥

اگرچہ تو بھی بھیشم دوارا محفوظ ہماری فوج سمرتھ نہین جان پڑتی اور پانڈو سینا بھیم دوارا رکشت ہونے سے سمرتھ جان پڑتی ہے۔ (۱۰)

گروجی مہاراج آپ یہ نہ سمجھیئے کہ میری طرف بھیشم کرن کرپ بکرن بھوری شروا وغیرہ یودھاؤن ہین یہ تو مین نے تکھیہ مکھیہ یعنے خاص خاص یودھاؤن کے نام شمار کرائے ہین انکے علاوہ میری طرف اور بھی شلیہ بھگدت وغیرہ خوفناک کرم کرنے والے ہین انیک

[له] درونا چاریہ کے خوش کرنے کے لیے دُریودھن نے سب سے پہلے درونا چاریہ کا اور اپنے بھائی بکرن کے بیشتر اُنکے پتر اشوتھامان کا نام لیا ہے وہ مطلب کی خوشامد ہے۔

یودھا ہین اِن سب نے میری فتح کے لیے اپنے جیون کی بھی بازی لگادی ہے میری سینا اور سنیاپت پانڈون کی سینا اور سنیا پتیون سے کسی بات مین کم نہین ہین بلکہ کتنی ہی باتون مین اُن سے زیادہ ہین۔ سبھی میری بھکتی چاہنے والے اور میرے لیے جان دینے کو تیار ہین۔

اس کے علاوہ میری فوج گیارہ اکشوہنی اور دشمن کی سات اکشوہنی ہے ہماری فوج کے خبرگیران پردھان سیناپت بھیشم پتامہ[ف] ہین۔ پتامہ برِدھ انوبھوی اور نہایت عقلمند ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری سینا شتر دسنیا سے بلوان ہے کیونکہ بھیم سین اگرچہ جوان اور بلوان ہین مگر لڑائی کی بدّیا مین بالکل گنوار ہین پھر بھی مجھے اگر کچھ کمزوری جان پڑتی ہے تو بھیشم کی طرف سے ہی جان پڑتی ہے کیونکہ وے بوڑھے ہین سب طرف اپنی نظر نہ رکھ سکین گے ایسا نہ ہو کہ شترو انھین دھوکا دین اور اپنا کھیل چوپٹ ہو جاوے اس کے علاوہ بھیشم پانڈون سے اندرونی محبت بھی رکھتے ہین اس سے مجھے اندیشہ ہے کہ وے کہین میری ہی فوج کو نہ کٹوا دین۔

अयनेषु च सर्वेषु यथाभागमवस्थिताः ।
भीष्ममेवाभिरक्षन्तु भवन्तः सर्व एव हि ॥ ११ ॥

اس لیے آپ بھی سیناپت سینا کے علیحدہ علیحدہ حصون مین اپنے مورچون پر ڈٹ کر سب طرف سے بھیشم کی ہی رکشا کرین۔ (۱۱)

گرو جی مہاراج۔ آپ سارے ہی سیناپت سیناپتیون کے جُدے جُدے

ف بھیشم پتامہ دریودھن اور درونا چاریہ کو باہم گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کرتاڑ گئے کہ راجہ کے من مین ہماری طرف سے کھٹکا ہے اس لئے انھون نے بچار کر لیا کہ دنیا ہم کو بُرا کہے خواہ بھلا ہم کو دُریودھن کے لئے لڑنا اور اپنا شریر چھوڑنا ہی پڑے گا اس سے اب دیر کرنا بیفائدہ ہے۔

حصون پر جم کر بھیشم پر نظر رکھیں کیونکہ بھیشم بوڑھے ہین اور وے ہی پردھان سیناپت ہین ایسا نہ ہو کہ شترو اُنہے گھیر لین یا وہ اپنی فوج کو جان بوجھکر آپ ہی کٹوا دین۔

دونون طرف کی فوجین لڑنیکو تیار ہین

तस्य सञ्जनयन्हर्षं कुरुवृद्धः पितामहः।
सिंहनादं विनद्योच्चैः शङ्खं दध्मौ प्रतापवान् ॥१२॥

دُریودھن کو خوش کرنے کے لیے کوروبنش کے برِدھ پرتاپی بھیشم پتامہ نے سنگھ کے سمان گرج کر اپنا شنکھ[سلہ] بجادیا۔ (۱۲)

ततः शङ्खाश्च भेर्यश्च पणवानकगोमुखाः।
सहसैवाभ्यहन्यन्त स शब्दस्तुमुलोऽभवत् ॥१३॥

تب شنکھ بھیری مردنگ نقارہ رن سنگھا و انیک پرکار کے باجے بجنے لگے اُن کا بھاری کولاہل کاری شبد ہوا (۱۳)

سنجے نے دھرتراشٹر سے کہا کہ ہے راجن بوڑھے پتامہ بھیشم نے اپنے پہلے نسچے انوسار اچھا نہ ہوتے ہوے بھی اپنا شنکھ زور وشور سے گرج کر بجادیا پردھان سیناپت کا شنکھ بجتے ہی دوسرے طرف بھی سنیاپتیون کے شنکھ بھیری مردنگ نقارہ وغیرہ لڑائی کے باجے بجنے لگے۔

سلہ جس طرح آج کل بگل لڑائی کے وقت کام میں لایا جاتا ہے پہلے زمانہ مین یعنے اب سے پانچ ہزار برس پہلے کے زمانہ مین بھارت ورش مین یُدھ مین بگلون کی جگہ شنکھ کام مین لایا جاتا تھا۔

اُس کے بعد سفید گھوڑون کے رتھ[1] مین بیٹھے ہوے مادھو[2] اور پانڈو پتر[3] نے بھی اپنے الوکیک سنکھ بجائے (۱۴)

पाञ्चजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनञ्जयः ।
पौण्ड्रं दध्मौ महाशङ्खं भीमकर्मा वृकोदरः ॥१५॥

ہرشی کیش[4] نے پانچ جنیہ[5] دھننجے[6] نے دیودت[7] اور بھیانک کرم کرنے والے برکودر[8] نے اپنا پانڈر نامی مہاسنکھ بجایا (۱۵)

---

[1] - ایک دفعہ کھانڈو بن کو جلا کر ارجُن نے اگن دیو کو پرسن کیا تھا اُنھون نے ارجُن کو یہ سفید گھوڑون کا رتھ دیا۔ وہ رتھ الوکیک تھا اُسے شستر وچلائمان نہین کر سکتے تھے۔

[2] مادھو۔کرشن کا نام ہے۔ انھون نے مدھو نامک دیت کو مارا تھا۔

[3] پانڈو پتر۔ پانڈو کا پتر یہ شبد ارجن کے لیے استعمال ہوا ہے۔

[4] ہرشی کیش۔ جو اندریون کا سوامی یعنے انکو اپنے اپنے کرم مین لگانے والا ہو اُسے ہرشی کیش کہتے ہین جس مین یہ گُن ہون وہ انتریامی ایشور ہے یہ کرشن کا دوسرا نام ہے

[5] پانچ جنیہ۔ یہ کرشن کے سنکھ کا نام تھا انھون نے ایک بار پانچ جن نامک بلوان دیت کو سمدر مین مارا تھا اُس کے پیٹ سے یہ سنکھ نکلا تھا اس لیے اسکا نام پانچ جنیہ پڑا۔

[6] دھننجے۔ یہ ارجُن کا نام ہے ارجُن جن جن دیشون پر چڑھ کر گیا اور وہان وہان اُنکی جیت ہوئی اور سب راجاون کو شکست دیکر انکا دھن جیت لیا اس لیے اسکا نام دھننجے یعنی دھن جیتنے والا پڑا

[7] دیودت۔ یہ ارجن کے سنکھ کا نام تھا کیونکہ وہ دیوتاؤن نے ارجُن کو دیا تھا۔

[8] برکودر۔ یہ نام بھیم سین کا ہے اس کا ارتھ ہے بیل کے مانند پیٹ والا بھیم سین کا یہ نام اس واسطے رکھا گیا تھا کہ وہ بیل کی طرح بہت سا کھانا پچا سکتا تھا اسی سے وہ بہت بلوان تھا۔

अनन्तविजयं राजा कुन्तीपुत्रो युधिष्ठिरः ।
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ ॥ १६ ॥

کُنتی پُتر راجہ یُدھشٹھر[۱] نے اننت بجے نکُل نے سُگھوش اور سہدیو نے منی پُشپک شنکھ بجایا۔ (۱۶)

काश्यश्च परमेष्वासः शिखण्डी च महारथः ।
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः ॥१७॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते ।
सौभद्रश्च महाबाहुः शङ्खान् दध्मुः पृथक्पृथक् १८

مہا دھنُردھر کاشی[۲] کے راجہ مہارتھی شکھنڈی[۳] دھرسٹ دُمن وبراٹ کسی سے بھی ہار نہ کھانے والے ساتیکی راجہ دُرپد دروپدی کے پانچون بیٹے اور اے پرتھوی ناتھ مہا باہو[۴] ابھمنیو[۵] ان سب نے اپنے اپنے شنکھ بجائے۔ (۱۷-۱۸)

[۱] - جس وقت یدھ ہونے والا تھا اس وقت یدھشٹھر کے ہاتھ مین ایک گانون یا ایک بگھہ بھر زمین بھی نہ تھی مگر دے دھرماتما تھے راج کے سچے مالک تھے انھون نے سب دیشون کو جیت کر راجسو یہ یگیہ کیا تھا اسی سے سنجے نے انکے لیے راجہ شبد کا استعمال کیا تھا اور اندھے راجہ کو یہ دکھلایا کہ وے دھرم راج کے بردان سے پیدا ہوے یہ کُنتی کے پربھاو شالی پُتر تھے فتح انکے نام کے ساتھ ہے راجہ پد کے سچے ادھکاری وہی ہین اور آخر مین اُنہی کی جیت ہو [۲] کاشی آجکل بنارس کو کہتے ہین [۳] شکھنڈی جس کے منھ پر مونچھ نہ ہو شکھنڈی پچھلے جنم مین ایک راج کنیا تھی اسکی بھیشم پتامہ سے دشمنی ہوگئی تھی اس لیے اپنا عیوض لینے کے واسطے اُس کنیا نے راجہ کے گھر مین جنم لیا تھا یہ پنجاب کے راجہ تھے [۴] مہا باہو جس کی بھُجا گھٹنا تک پہونچتی ہون اسے مہا باہو کہتے ہین [۵] ابھمنیو شری کرشن بھگوان کا بھانجہ سُبھدرا سے پیدا ہوا ارجُن کا پُتر تھا وہ بڑا بلوان تھا۔ تنہا اکیلا چھ مہارتھیون سے لڑا تھا

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत् ।
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन् ॥ १९ ॥

بڑے بڑے شنکھونکی اس آوازنے آکاش اور پرتھوی مین گونجکر دھرتراشٹر کے پُترون کلیجے پھاڑ ڈالے ۱۹

ہے راجہ دھرتراشٹر جب آپکی سینا کی باجہ بجکر ختم ہوئے تب پانڈو کی سینا کی طرف سے سنسار کے ہرتاکرتا بدھاتا سرب ایشور شری کرشن بھگوان نے اپنا شنکھ بجایا اُس کے بعد ارجن بھیم یُدھشٹر وغیرہ نے اپنے اپنے سنکھ بجائے - آپ کی طرف کے شنکھون کی آواز سنکر پانڈو سینا تو اسی طرح کھڑی رہی مگر پانڈو سینا ہتیوں کے شنکھون کی آواز سے آپ کے پُترون کے ہردے پھٹ گئے اس سے ہے راجن آپ کی سنیا کی کمزوری دکھتی ہے۔

ہے راجن جس پانڈو سینا مین ویش بدیش کو جیت کر دھن لانے والے اپنے یُدھ سے مہادیو کو خوش کرنے والے اگن دیو سے ملے ہوئے سفید گھوڑون کے رتھ مین بیٹھنے والے شری کرشن کے دوست ارجُن ہین جس فوج مین بھیانک بھیانک اور تعجب انگیز کام کرنے والے بلوان بھیم سین ہین جس سینا مین بہروپی چھل کے بھوگنے والے دھرم راج کے بردان سے پیدا ہوے کنتی پُتر یدھشٹھر ہین جس سینا مین دس دس ہزار یودھاؤن سے لڑنے والے شکھنڈی اور راست گفتار نہایت عقلمند دھرشٹدمن ہین جس فوج مین کسی سے کبھی نہ ہارنے والے ساتکی اور کرشن کے بھانجہ سبھدرا اور ارجُن کے بیٹے مہا با ہوابھیمنو ہین اور سب سے اوپر جس سینا کے رکشک یعنی محافظ خود ہرشی کیش بھگوان ہین اور اُنھون نے ہی پہلے شنکھ کا شری گنیش کیا ہے بھلا اُس سینا سے - ہے راجن تیرے پُترون کی سنیا کس طرح فتحیاب ہوگی آگے کیا ہوا - سنیے مہاراج -

ارجن کا شترو سنیا پر نظر ڈالنا

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान्कपिध्वजः ।
प्रवृत्ते शस्त्रसम्पाते धनुरुद्यम्य पाण्डवः ॥ २० ॥

ہے پرتھوی ناتھ جب ارجن نے دیکھا کہ کورو سب طرح سے لڑنے کو تیار کھڑے ہین اور ہتھیار چلایا ہی چاہتے ہین تب اُس نے اپنا گانڈیو دھنش سنبھالکر شری کرشن سے یہ کہا (۲۰)

अर्जुन उवाच ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्युत ॥ २१ ॥
यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान् ।
कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन्रणसमुद्यमे ॥ २२ ॥
योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः ।
धार्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः ॥ २३ ॥

ارجن نے کہا

ہے اچُیت (شری کرشن) دونون سنیا کے درمیان میرا رتھ کھڑا کرو مین اچھی طرح سے دیکھنا چاہتا ہون کہ کون کون مجھ سے یدّھ کرنا چاہتے ہین اور کن کن کے ساتھ مجھے یدّھ کرنا اُچت یعنے مناسب ہے مین انھین اچھی طرح دیکھنا چاہتا ہون جو دھرتراشٹر کے کُبدّھی پُتر دریودھن کی بھلائی کی خواہش سے یُدّھ کرنے کے واسطے اس سمر استھان مین آئے ہین۔ (۲۱-۲۲-۲۳)

ہے دھرتراشٹر ارجن کرشن سے کہتا ہے کہ ہے انیاشی ہے نربکار آپ میرے رتھ کو اسی استھان مین دونون سنیاؤن کے درمیان کھڑا کیجئے جہان سے مین اچھی طرح دیکھ سکون کہ کون کون لڑنے آئے ہین اور مجھے کن کن سے لڑنا چاہیئے۔

یہ سب دیکھا بھالی کرنے کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ یہ لڑائی سمبندھی سمبندھیون کی ہے اسین کوئی ہمارا ماما کوئی چاچا کوئی گرو کوئی بھائی ہے اور کوئی متر ہے اگر یہ لڑائی آپس والون کی نہ ہوتی تو مین آپ سے ایسا نہ کہتا اور مجھے وہان

چل کر دیکھنا ہی کیا تھا مجھے شترو سے لڑنا ہی تھا مگر یہان تو بات اور ہی ہے مجھے
اُمید نہین ہے کہ جھون نے کم عقل دُریودھن کا ساتھ دیا ہے جو دُریودھن کو جتانے
کی خواہش سے ہی لڑنے کو آئے ہین اور اسمین دُریودھن کی بھلائی سمجھتے ہین کہ باہم
میل کرا دینگے مین تو صرف لڑنے والون کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہون رہی یہ بات
کہ وہ استھان کہ جہان مین آپ سے رتھ لے چلنے کو کہتا ہون بلاشک بڑے
جوکھم کا استھان ہے مگر آپ کے لیے کہین جوکھم نہین ہے اور نہ آپ کو کہین خوف
ہے کیونکہ آپ اناشی ہین اس بھومنڈل ہی کا کیا ترلوکی مین بھی کوئی آپکا سامنا
کرنے والا نہین ہے ہان ایک بات اور ہے کہ مین نے داس ہوکر جو سوامی کی
طرح آپ کو اگیا دی ہے اس کے لیے آپ مجھے معاف کرینگے مین جانتا
ہون کہ آپ اچیُت نربکار ہین کرودھ وغیرہ بکار آپ سے کوسون دور
بھاگتے ہین۔

सञ्जय उवाच ।
एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम् ॥ २४ ॥
भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम् ।
उवाच पार्थ पश्यैतान्समवेतान्कुरूनिति ॥ २५ ॥

سنجے نے کہا

ہے بھارت گُڈاکیش[1] کے ایسا کہنے پر کرشن بھگوان نے اس اُتم رتھ کو
دونون سنیاون کے بیچ مین کھڑا کرکے بھیشم درون اور تمام راجاؤن کے سامنے
ارجن سے کہا کہ ہے پارتھ ان کورون کے جمگھٹ کو دیکھ لے (۲۴-۲۵)

[1] گُڈاکیش - جو نیند کا سوامی ہو یا جس نے نیند کو جیت لیا ہو اُسے گُڈاکیش کہتے
ہین ارجن نے نیند قابو مین کر رکھی تھی اس لیے اُسے گُڈاکیش بھی کہتے تھے۔

سربے شور کرشن ارجن کی سوامی کے سمان اگیا سنکر ذرا بھی ناراض نہ ہوئے کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے بھگتون کے ادھین ہین انھون نے جلدی ہی رتھ لیجا کر وہان کھڑا کردیا جہان خود بھیشم وردن اور انیک راجہ مہاراجہ موجود تھے انھین کس کا خوف تھا جو الوکک رتھ خود اگن دیو نے ارجن کو دیا تھا جس رتھ کے دھجا پر ہنومان جی براجمان تھے اور جس مین بیٹھنے والے ترے لوک بجئی مہا دھنردھر ارجن تھے اور جس رتھ کے ہانکنے والے سرب شکتمان کرشن بھگوان تھے اس رتھ کی چال کو کون روک سکتا تھا۔

جب رتھ بھشم دردن اور دیگر راجاؤن کے سامنے کھڑا ہوگیا تب کرشن بھگوان نے ارجن کے من کو تاڑ کر اس کی ہنسی کرکے کہا۔

ہے شوک موہ مین ہمیشہ ڈوبی رہنے والی ماتا پرتھا کنتی کے پتر تیرے ڈھنگ سے جان پڑتا ہے کہ تجھے شوک اور موہ نے دھر دبایا ہے اب تو لڑنا نہین چاہتا میری سمجھ مین نہین آتا کہ تو یہان کیون آیا ہے خیر اب آ تو گیا ہے تو دیکھ لے کورو لوگ کس طرح لڑنے کو فراہم ہوئے ہین — —

अर्जुन ने क्या देखा ?

तत्रापश्यत् स्थितान् पार्थः पितॄनथ पितामहान् ।
आचार्य्यान्मातुलान्भ्रातॄन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा २६॥
श्वशुरान्सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि

ارجن نے کیا دیکھا

وہان ارجن نے چاچا دادا گرو ماما بھائی بندھو پتر پوتر سکھا سسر اور متر ہی دونون سینا مین دیکھے۔ (۲۶)

کرشن کے یہ کہنے پر کہ ہے ارجن ان کورون کے جمگھٹ کو دیکھ لے ارجن نے شترو سینا پر نظر دوڑائی تو اسے ہر طرف بھوری شروا اِدِ چاچا بھیشم آدِ

داد اشلیہ سکُن آ و ماما در یودّھن و دو شاسن آ دِ بھائی اور اشوتھاما ان آدِ
متر اور پُتر پوتے وغیرہ دکھائی دیے اپنے سنیا مین بھی اُسے بھائی سالے سسُر بیٹے
پوتے آدِ دکھائی دیے۔

انکو دیکھکر ارجن کی کیا حالت ہوئی

तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धूनवस्थितान्
कृपया परयाऽऽविष्टो विषीदन्निदमब्रवीत् ।

اُن سب رشتہ دارون کو کھڑے ہوئے دیکھکر ارجن کے دل مین بڑی گہری دیا
اتپن ہو گئی اور وہ رنجیدہ ہو کر یہ کہنے لگا۔ (۲۷)

ارجن کے نراس بھرے شبد

ارجن نے کہا

अर्जुन उवाच ।
दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितम् ॥२८॥
सीदन्ति मम गात्राणि मुखं च परिशुष्यति ।
वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जायते ॥ २९ ॥

ہے کرشن یدّھ کرنے کی اچھا سے تیار کھڑے ہوئے اِن اپنے بھائی بندون
کو دیکھکر میرے انگ پرتّیِ انگ یعنے عضو بدن ڈھیلے پڑے جاتے ہین میرا مُنھ
سوکھا جاتا ہے میرا شریر کانپتا ہے اور میرے روم کھڑے ہو گئے ہین۔
(۲۹ - ۲۸)

गाण्डीवं स्रंसते हस्तात्त्वक्चैव परिदह्यते ।
न च शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ॥३०॥

گانڈیو[1] دھنش ہاتھ سے گرا چاہتا ہے میرا سارا شریر جلا جاتا ہے مجھ مین کھڑے رہنے کی شکتی نہین ہے میرا من چکر کھا رہا ہے۔ (۳۰)

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव ।
न च श्रेयोऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ॥ ३१ ॥

ہے کیشو[2] شگن بھی مجھے بہت برے دکھائے دیتے ہین لڑائی مین اپنے ہی بھائی بندون کے مارنے مین مجھے تو کچھ لابھ نہین دیکھتا (۳۱)

न काङ्क्षे विजयं कृष्ण नच राज्यं सुखानि च ।
किं नो राज्येन गोविन्द किं भोगैर्जीवितेन वा ३२ ॥

مجھے جے کی ضرورت نہین ہے کرشن مجھے راج کی درکار نہین مجھے سکھ بھوگنے کی اچھا نہین ہے۔ ہے گوبند[3] راج سکھ بھوگ اور جیون سے کیا لابھ ہوگا (۳۲)

एषामर्थेकाङ्क्षितन्नो राज्यं भोगाः सुखानि च ।
त इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ३३ ॥

جن کے لیے ہم راج بھوگ اور سکھ چاہتے ہین وے تو دھن اور پرانون کی بازی لگا کر یہان مرنے اور مارنے کو کھڑے ہین۔ (۳۳)

---

[1] گانڈیو۔ گانڈ گانٹھ کو کہتے ہین اس دھنش مین گانٹھ تھی اس لیے وہ گانڈیو کہلاتا تھا پہلے یہ دھنش پرجاپتی برہما اور برن وغیرہ کے پاس تھا۔

[2] کیشو (ک برہما + اِش ردر) یہ دونون برہما اور ردر پرلے کے وقت اُپادھی بھید کو چھوڑ کر ایک آتم سروپ مین رہتے ہین تب اُنھین کیشو کہتے ہین جو پانی پر شین کرتا ہے اسکو بھی کیشو کہتے ہین آتم سروپ ہونے سے بھگوان کا نام بھی کیشو پڑ گیا ہے جس کے بال خوب سندر ہون وہ بھی کیشو کہلاتا ہے۔

[3] گوبند کرشن کا نام ہے وے گوا رتھات اندریون کے پریرک ہین اس واسطے گوبند نام ہوا بید اشت سوتردن یا اُپ نشدون سے جس کو گیان ہو اُسے بھی گوبند کہتے ہین۔

आचार्याः पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः ।
मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः सम्बन्धिनस्तथा ३४

یہ ہمارے گرو پتا پتر دادا ماما سسر پوتے سالے اور سمدھی ہین (۳۴)

एतान्न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ।
अपि त्रैलोक्यराज्यस्य हेतोः किन्नु महीकृते ३५ ॥

ہے مدھوسودن یہ چاہے مجھے مار ڈالین مگر مین تو انھین تین[۲] لوک کے راج کے لیے بھی نہین مارنا چاہتا پھر اس پرتھوی کا راج کیا چیز ہے (۳۵)

निहत्य धार्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन ।
पापमेवाश्रयेदस्मान्हत्वैतानाततायिनः ॥ ३६ ॥

ہے جناردن[۱] دھرتراشٹر کے پُترون کو مار کر ہمین کیا سُکھ ملیگا۔ اِن مہا ادھرمیون کے مارنے سے ہمین پاپ ہی لگیگا۔ (۳۶)

तस्मान्नार्हा वयं हन्तुं धार्तराष्ट्रान्स्वबान्धवान् ।
स्वजनं हि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥३७॥

اس واسطے اپنے بھائی بند دھترراشٹر کے پترون کو مارنا ہمین اُچیت نہین ہے ہے مادھو بھلا اپنے ہی آدمیون کو مار کر ہم کیسے سکھی ہونگے۔ (۳۷)

اپنے سمبندھیون کو دیکھکر ارجُن کے دل مین دیا امڈ آئی۔ اُسے یہ خیال ہو گیا کہ میرے گرو بھائی بند آدِ میرے ہاتھ سے مارے جاوینگے اُس وقت وہ شریر کو آتما سمجھکر اور آتما کا اصلی سروپ نہ جانکر شوک موہ مین غوطہ کھانے لگا۔

وہ بھیشم درون اور پتر پوتے سالے سسرون اور دیگر سمبندھیون کو یُدھ کے لیے اکٹھی دیکھکر بیچین ہو گیا شوک کے مارے اسکا مُنھ سوکھنے لگا اُس کے سارے بدن مین آگ سی لگ گئی وہ اتنا ادھیر و بیقرار ہو گیا کہ اُس کے ہاتھ سے اُسکا گانڈیو دھنش بھی

[۱] جناردن۔ یہ بھی کرشن کا نام ہے سنسار کو برہم روپ سے پیدا کرنے کے باعث یا ملیچھ راجو منشیون کو پُرشارتھ اور مکت دے وہ جناردن کہلاتا ہے۔

گرنے لگا وہ کھڑے رہنے اور اپنا شریر سنبھالنے مین بھی اسمرتھ ہو گیا اور خوب سوچ بچار کر، کرشن سے کہا کہ ہے کرشن غیرون کے مارنے سے بھی پاپ لگتا ہے تب اپنے ہی آدمیون کے مارنے سے سواے پاپ کے کیا بھلائی ہوگی اپنے ہی بھائی بندون کے مارنے سے مجھے اسلوک اور پرلوک دونون مین کچھ لابھ نظر نہین آتا اگر یہ مان لیا جائے کہ پرلوک کی بات تو کون جانتا ہے اس دنیا مین تو ان کے مارنے سے راج ملیگا اور سکھ بھوگ پراپت ہونگے اور فتح ہوگی لیکن ہے کرشن نہ مجھے فتح کی خواہش ہے نہ سکھ بھوگ اور راج کی جب مجھے کسی چیز کی اچھا ہی نہین ہے تب کیون لڑکر اپنے ہی آدمیون کو مارون اور پاپ کی گٹھری اپنے سر پر دھرون ہان منو مہاراج کے اس بچن انوسار اپنے بوڑھے ماں باپ پتی برتا ستری چھوٹے چھوٹے بچون پترون کے لیے نہ کرنے لایق سیکڑون کام کرکے بھی پالن پوشن کرنا چاہیے مین سب کچھ کرنے کو تیار ہون مگر جن کے لیے مین یہ پاپ کرم بھی کرون وے سب تو دھن اور پران کی آشا تیاگ کر لڑنے مرنے کو اس یدھ کشیتر مین ڈٹ رہے ہین پھر فرمائیے کس کے لیے پاپ بٹورون دیکھیے یہ بھی تو ہمارے سمبندھی ہین کوئی گرو ہے کوئی دادا ہے کوئی ماما ہے کوئی سسر ہے اور کوئی پوتا و سالا ہے اگر یہ کہا جاوے کہ میرے نہ لڑنے پر بھی تو یہ مجھے مار ہی ڈالینگے تو بھی ہے کرشن مین تو اپنے ہتھیار نہ چلاؤنگا مین تو ترلوک کا راج ملتا دیکھکر بھی انھین نہ مارونگا پھر اس پرتھوی کے راج کے لیے مین انھین کب مارنے چلا یہ چاہے تو مجھے خوشی سے مار ڈالین گرو وغیرہ کے علاوہ دھرتراسٹر کے پترون کو بھی جو کہ مہا ادھرمی ہین مین انکو مارنا پسند نہین کرتا ان کے مارنے سے بھی بجز پاپ بٹورنے کے کچھ لابھ نہین ہے مجھے تو اس یدھ سے انیک پرکار کی ہانیان اور برائیان ہی دکھائی دیتی ہین۔

یُدّھ کی بُرائیون سے ارجن کو دُکھ

यद्यप्येते न पश्यन्ति लोभोपहतचेतसः ।
कुलक्षयकृतं दोषं मित्रद्रोहे च पातकम् ॥ ३८ ॥
कथं न ज्ञेयमस्माभिः पापादस्मान्निवर्तितुम् ।
कुलक्षयकृतं दोषं प्रपश्यद्भिर्जनार्दन ॥ ३९ ॥

اگرچہ راجکے لوبھ سے اُنکی عقل ماری گئی ہے انہین کُل کے ناش مین پاپ اور متّرون سے شترتا کرنے مین پاتک دکھائی نہین دیتا تو بھی ہے جناردن ہین تو کُل کے ناش مین بُرائیان نظر آتی ہین تب ہم اس پاپ سے بچنے کا اُپای کیون نہ کرین
(۳۸-۳۹)

कुलक्षये प्रणश्यन्ति कुलधर्माः सनातनाः ।
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभिभवत्युत ॥ ४० ॥

کُل کے ناش ہونے سے سناتن کُل دھرم ناش ہوجاتا ہے۔ دھرم کے ناش ہونے سے سارے کُل مین اَدھرم چھاجاتا ہے۔ (۴۰)

अधर्माभिभवात्कृष्ण प्रदुष्यन्ति कुलस्त्रियः ।
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसङ्करः ॥ ४१ ॥

ادھرم کے پھیل جانے سے۔ ہے کرشن کُل کی استریان بھی خراب ہوجاتی ہین ہے وارشنیی[1] استریون کے خراب ہوجانے سے برن[2] سنکر ہوجاتا ہے۔ (۴۱)

---

[1] کرشن درشنی کُل مین پیدا ہوئے تھے اس لیے انکا نام وارشنیی پڑا جو برہما نند روپ امرت کو برساتا ہے اتھوا جس سے پورن گیان جانا جاتا ہے اُسے وارشنیی کہتے ہین۔

[2] برن سنکر۔ دُراچاری بدچلن عورتون کی اولاد کو برن سنکر کہتے ہین جب نیچ ذات کی استری کا اچھے خاندانی پُرش کے ساتھ یا اونچی ذات کی استری کا نیچ جات کے پُرش کے ساتھ سنسرگ ہوتا ہے اور اس سے جو سنتان پیدا ہوتی ہے وہ برن سنکر کہلاتی ہے جب ایسا اونچ نیچ کا سنسرگ ہوتا ہے تب برن یا ذات نہین رہتی تب گڈمڈ ہوجاتا ہے۔

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च ।
पतन्ति पितरो ह्येषां लुप्तपिण्डोदकक्रियाः ॥ ४२ ॥

سنکر کل کے ناش کرنے والون اور کل کو نرک مین پہونچاتے ہین کیونکہ اُن کے پتر پنڈ اور جل نہ ملنے سے نرک مین گرجاتے ہین۔ (۴۲)

दोषैरेतैः कुलघ्नानां वर्णसंकरकारकैः ।
उत्साद्यन्ते जातिधर्माः कुलधर्माश्च शाश्वताः ४३ ॥

کُل کے ناش کرنے والون کے اِن برن سنکر پھیلانے والے دوشون سے جات اور کُل کے سناتن دھرم کا ناش ہوجاتا ہے۔ (۴۳)

उत्सन्नकुलधर्माणां मनुष्याणां जनार्दन ।
नरके नियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम ॥ ४४ ॥

ہے جنارون جن لوگون کے کُل دھرم ناش ہوجاتے ہین وے ہمیشہ نرک مین پڑے رہتے ہین ایسا ہم نے سنا ہے۔ (۴۴)

ہے کرشن دُریودھن وغیرہ کورو دُیدھکی ہانیون پر ذرا بھی بچار نہین کرتے لوبھ نے انکی مت ہی ہرلی ہے لوبھ کے مارے اُنھین بھلائی بُرائی کا گیان نہین ہے لوبھ کے مارے اُنھین اتنا نہین سوجھتا کہ کُل کے ناش ہونے سے کیا کیا برائیان پیدا ہونگی مگر ہمین تو آپ کی دیا سے کچھ گیان ہے پھر ہم جان بوجھکر پاپ کیون ٹھورین جنھین لوبھ ہو وہی پاپ کی گٹھری باندھین۔

ہے کرشن جب کُل کے بڑے بوڑھے مرجاتے ہین تب کُل کے اِگن ہوتر آدِ کرم بند ہوجاتے ہین گھر مین کوئی دھرم کی راہ پر چلانے والا نہین رہتا تب بالک اور استریان ادھرم سے گھیر کر پاپ مارگ پر چلنے لگتی ہین سر پر کسی کے نہ رہنے سے استریان پتی برت دھرم کو بھول کر بھبھ چارنی ہوجاتی ہین اُس وقت استریان اونچ نیچ جات اتھوا جات کو جات کا خیال نہ کرکے جس منش دیکھکے سنسرگ سے سنتان پیدا کرتی ہین تب براہمن کشتری ویشیہ شودر سب ایک ہوجاتے ہین اس سے وہ برن سنکر سنتان کُل کے ناش کرنے والون کو اور کل پترون کو نرک مین لیجا پہونچاتا ہے کیونکہ اس طرح کے

پیدا ہوئے پتروں سے استری کا اصلی خاوند پنڈ جل آدی کا ادھکاری نہیں رہتا تب اس کے باپ دادا کس طرح ادھکاری ہو سکتے ہین ایسی حالت مین اُن پتروں کو سُرگ سے اولٹا نرک مین آنا پڑتا ہے برن سنکر پیدا ہونے سے جات نشٹ ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی کل دھرم ناش ہو جاتے ہین پھر ہمارے پتروں کو ہمیشہ نرک مین ہی رہنا پڑتا ہے۔

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ।
यद्राज्यसुखलोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यताः ॥ ४५ ॥

ہاے بڑے دُکھ کی بات ہے جو راجکے لوبھ سے ہم لوگ بھاری پاپ کرنے کو تیار ہین۔ (۴۵)

यदि मामप्रतीकारमशस्त्रं शस्त्रपाणयः ।
धार्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेमतरं भवेत् ॥ ४६ ॥

دھرتراشٹر کے پُتر ہاتھوں مین ہتھیار لیکر مجھے ایسے اسہائی یعنے غیر محفوظ حالت مین جبکہ میرے ہاتھ مین ہتھیار نہ ہو اور مین انکا مقابلہ بھی نہ کروں مجھے مار ڈالین تو یہ کہین اس سے اچھا ہوگا۔ (۴۶)

सञ्जय उवाच ।

एवमुक्त्वाऽर्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत् ।
विसृज्य सशरं चापं शोकसंविग्नमानसः ॥ ४७ ॥

یُدھ کشیتر مین اس پرکار کی باتین کہہ کر اور دھنش بان کو ایک طرف پھینک کر شوک سے دُکھی ہو کر ارجن رتھ مین پیچھے کی طرف سرک کر بیٹھ گیا۔ (۴۷)

ہے کرشن اہنسا ہی سب سے بڑا دھرم ہے لوگوں کو راج لوبھ سے مارنا کل دھرم ناش کرنا برن سنکر پیدا کرنا اس لوک مین بدنامی اور پرلوک مین نرک کی نشانی سمجھتا ہوں مجھے تو اس سے کوئی لابھ نہین جان پڑتا۔

اگر کورو لوگ ان ہانیوں کو نہ سمجھ کر یُدھ کرنا چاہین تو کرین مین تو ہاتھ مین ہتھیار نہ رکھونگا اور اگر وے لوگ ہتھیار لیکر مجھ بے ہتھیار کو مارنے آوینگے تو مین آتم رکشا

کے لیے بھی اُنھین ہتھیار چلانے سے نہ روکونگا ان سب کے ساتھ لڑ کر انیک انرتھون کا بیج بو کر راج حاصل کرنے سے میرا مرنا بہت اچھا ہے ایسا کہہ کر دھنش پھینک کر ارجن رتھ مین پیچھے کی طرف تکیہ کے سہارے بیٹھ گیا۔ اور لڑنے کا ارادہ بالکل چھوڑ دیا۔

دوسرا ادھیاے سانکھیہ یوگ منتر

جب دھرتراسٹر نے یہ سُنا کہ ارجن کو مار کاٹ پسند نہین ہے اور وہ پران تیاگ کو مہا پاپ سمجھتا ہے تیاگ کے راج پانے سے بھیکھ مانگ کر گذارا کرنا کہین اچھا تصور کرتا ہے تب وہ یہ خیال کرکے کہ اب ارجن لڑیگا تو نہین اور راج میرے پُترون کے قبضہ مین بنا رہیگا بہت خوش ہوئے اور انھون نے اُس کے آگے کا حال جاننا چاہا تب سنجے کہنے لگا۔

ارجن کی کایرتا اور بھگوان دوارا اسکی نندا

अध्याय २

सञ्जय उवाच ।

तं तथा कृपयाविष्टमश्रुपूर्णाकुलेक्षणम् ।

विषीदन्तमिदं वाक्यमुवाच मधुसूदनः ॥ १ ॥

سنجے نے کہا

اس طرح دیا سے بھرپور ان آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اُداس ارجن سے مدھوسودن[1] بھگوان یہ کہنے لگے اپنے بھائی بند بھیشم دُریودھن وغیرہ کو لڑائی کے میدان مین

[1] مدھوسودن۔ کرشن نے مدھو نامی دیت کو مارا تب سے انکا نام مدھوسودن پڑا سنجے نے اس موقع پر کرشن کے استھان مین مدھوسودن نام لیکر دھرتراشٹر کو یہ دکھایا ہے کہ جن کا سوبھاؤ دشٹون کے ناش کرنے کا ہے وہ ارجن کو تمھارے پُترون کے ناش ہی کرنے کی صلاح دینگے اتھوا ارجن کو براے نام بناکر خود انکا ناش کرینگے ایسی حالت مین جبکہ کرشن ارجن کے متر اور سارتھی ہین تمکو اپنے پُترون کے لیے جیت کی آشا ہرگز نکرنی چاہیے۔

مرنے مارنے کو تیار دیکھ کر ارجُن کا ہردے موہ کے مارے دیا سے بھر گیا اور اُنکے
ناش ہونے کے خیال سے وہ بہت ہی دُکھی ہوا پھر یہ سمجھ کر مین اپنی آنکھون سے
آگے ہونے والے بھیانک کانڈ اپنے بھائی باندھون کے مرن کو کیسے دیکھون گا
اس کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور چہرہ پر ایک پرکار کی گھبراہٹ جھلکنے لگی جب کہ
ارجُن کی ایسی حالت ہو رہی تھی تب سوبھاؤ سے ہی دئیون کے ناش کرنے والے
مدھوسودن بھگوان ارجُن سے ترک بترک اور یُکتیون کے ساتھ یہ کہنے لگے۔

श्रीभगवानुवाच ।

कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ।
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥ २ ॥

شری بھگوان نے فرمایا

ہے ارجُن اس رن کشیتر مین یہ کایرتا بزدلی تجھ مین کہان سے آئی اس پرکار
لڑائی سے منھ موڑنا آریون کو نہین سوہتا اس سے نہ سُرگ ملتا ہے نہ کیرتی پھیلتی ہے (۲)

क्लैब्यं मास्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते ।
क्षुद्रं हृदयदौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परन्तप ॥ ३ ॥

ہے پرتھا پُتر ایسے کایرست نہو یہہ کایرتا تمھارے یوگیہ نہین ہے اے شترسودن
اپنے من کی اس تچھ دوربلتا کو تیاگ کر یُدھ کے لیے کھڑے ہو جاؤ (۳)
ہے ارجُن اپنے بھائی بندون کو اپنا اور اپنے تئین خود ان کا سمجھ کر تو موہ اور شوک مین
ڈوب گیا ہے آنکھون مین آنسو بھر کر جو کمزوری یا کایرتا تم نے اس وقت دکھائی ہے
یہ تجھ مین کہان سے آئی۔ لڑائی سے منھ موڑنا اناریون نیچون کو سوبھاو دیتا ہے تجھ جیسے
شریشٹھ پُرش کو یہ نہین سوہتا کیا تو سمجھتا ہے کہ اس لڑائی مین نہ لڑنے سے میری
موکش ہو جائیگی اتھوا مجھے سُرگ ملجاویگا یا میری نیکنامی ہوگی اگر تیرا ایسا خیال ہے۔ تو
تو غلطی پر ہے اُس کایرتا سے نہ تیری موکش ہوگی نہ سُرگ ملیگا اور نہ تیرا جس ہی
پھیلیگا۔ ہے ارجن تو اندر کے بردان سے پیدا ہونے کے کارن جنم سے ہی

بلوان ہے تم نے ایک دفعہ ساکشات شیوجی سے یُدھ کر اپنے کو جگت پرسدھ کیا ہے تیرا پربھاو تین لوک مین پرگٹ ہے تیرا نام ہی شترو سودن ہے تو اپنے ہردے کی دُربلتا کو تیاگ اور اپنے نام کے اُن روپ کام کر۔ اگر تو موکش سُرگ یا کیرتی اِن مین سے کسی ایک کو بھی چاہتا ہے تو پہلے اپنے چھتریون کے کرتب کو پالن کر سنسار کے بندھن شوک موہ سے کنارہ کشی کر اور لڑنے کے لیے تیار ہو جا۔

ارجن بھگوان سے شنکشا دینے کی پراتھنا کرتا ہے

अर्जुन उवाच ।

कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन ।

इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हावरिसूदन ॥ ४ ॥

ارجن کہتا ہے

ہے مدھوسودن بھیشم اور درون میرے پوجیہ ہین یُدھ مین اُن پر بان کیسے چلاؤن۔ (۴)

ہے کرشن مین شوک اور موہ کے کارن یُدھ سے منھ نہین موڑتا میرا اس یُدھ سے کنارہ کرنا اس غرض سے ہے کہ اُس یُدھ مین سوائے ادھرم کے دھرم نہین دیکھتا بھیشم درون ہمارے بڑے اور گرو ہین آپ ہی کہئے اُن بزرگ لوگون کا ہین خوب سنمان کرنا چاہیے یا تیر بانون کی برکھا کرنی چاہئے اُن سے لڑنا اور بان کی برکھا کرنا تو دور رہا مین تو اُن سے من مین بھی ورودھ یعنے بیر بھاو نندا کرنا مہا پاپ سمجھتا ہون

गुरूनहत्वा हि महानुभावान्

श्रेयोभोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके ।

हत्वाऽर्थकामांस्तु गुरूनिहैव

भुञ्जीय भोगान्रुधिरप्रदिग्धान् ॥ ५ ॥

اِن مہانو بھاو گرون کو مارنے کے بجائے بھیکھ مانگ کر زندگی بسر کرنا اچھا ہے تو بھی اگر گرو جنون کو مین ماردون تو اس لوک مین ہی مین خون سے ستے ہوئے بھوگون کو بھوگون گا۔

ہے کرشن اگرچہ یہ گرو جن لوبھ کے بس بھوت ہین لوبھ کے مارے انھون نے
دھرم آدھرم کا بھی خیال نہین کیا ہے دھن کے لوبھ سے ہی انھون نے ہم پیارے
شاگردون کا ساتھ چھوڑ دیا ہے دھن کے لوبھ سے ہی انھون نے کورون کا ساتھ دیا
ہے اگرچہ یہ بڑے ہی پربھاوشالی ہین۔ بھیشم نے اپنے پتا کے لیے اپنا سارا سنسار سکھ
چھوڑ دیا اور کام دیو کو جیت کر برہمچاری دھرم پالن کیا ہے درونا چاریہ بڑے تپسوی اور
بدھیمان ہین اُن کے طرح طرح کے گنون کے روبرو انکا یہ ذرا سا دوش کچھ بھی نہین ہے
اور ان کے ذرا سے دوشون کے کارن مجھکو ان سے لڑنا ہرگز پسند نہین ہو انکے مار ڈالنے
سے اگر مین جیت گیا تو مجھے راج دھن اور سکھ بھوگ ضرور ملیگا مگر اس طرح راج اور سکھ بھوگون کے
حاصل کرنے سے میری اس لوک مین نندا ہوگی اور پرلوک مین وے میرا ساتھ نہ دینگے پھر ہمیشہ قائم نہ رہنے
والے راج اور سکھ بھوگنے سے کیا فایدہ۔

न चैतद्विद्मः कतरन्नो गरीयो
यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः ।
यानेव हत्वा न जिजीविषाम-
स्तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्तराष्ट्राः ॥ ६ ॥

ہے کرشن مین نہین جانتا کہ بھیکھ مانگ کر گذر کرنا یا یدھ کرنا ان مین سے کون ہمارے
لیے اچھا ہے مین یہ بھی نہین جانتا کہ ہم کورون کو فتح کرینگے یا وے ہمین جیتینگے جنھین مار کر
ہم زندہ رہنا نہین چاہتے وے کورو ہی ہمارے مقابلہ کو کھڑے ہوئے ہین۔ (۶)
ہے کرشن مین جانتا ہون کہ چھتریون کے لیے بھیکھ مانگ کر وقت کاٹنا اُنچت اور یدھ
کرنا اُچت ہے پرنتو اس موقع پر میرے سمجھ مین کچھ بھی نہین آتا کہ دوسرے کو مار کر بھیکھ
مانگنا اچھا ہے یا اپنے چھتری دھرم انسار دشمنون سے لڑنا اگر اپنے دھرم کے انسار
مین لڑنے کو ہی اچھا سمجھ لون تو بھی صاف نہین معلوم ہوتا کہ کون فتحیاب ہوگا مان لیجئے
کہ وے ہی جیتینگے اور ہم یدھ مین مارے نہ گئے تو ہمین آخر مین بھیکھ مانگ کر گذر کرنی ہوگی
اگر بتقدیر آپکی کرپا سے ہم ہی جیت گئے تو کیا ہوگا ایسی جیت کو بھی ہم اپنی
ہار ہی سمجھینگے کیونکہ جنھین مار کر ہم جینا نہین چاہتے وے ہی تو ہم سے یدھ
کرنے کو کھڑے ہین۔

कार्पण्यदोषोपहतस्वभावः पृच्छामि त्वां धर्मसम्मूढचेताः ।
यच्छ्रेयः स्यान्निश्चितं ब्रूहि तन्मे शिष्यस्तेऽहं शाधि मां त्वां प्रपन्नम् ॥७॥

اگیان سے میری بدھ ماری گئی ہے کیا میرا دھرم ہے اس بارہ مین مجھے سندیہ ہو رہا ہے اس لیے جو دھرم ہو اور ایسے وقت پر جو کرتبیہ ہو وہ کرنے کی اِچھا سے مین آپ سے پوچھتا ہون کہ جو بالکل ٹھیک ہو جس سے میری بھلائی ہو وہی مجھے تبلائیے مین آپ کا شاگرد ہون آپ کی شرن آیا ہون مجھے اُپدیش دیدیجئے۔ (۷)

ہے کرشن اگرچہ مین سب دھرم وکرم جانتا ہون تو بھی ابھی تک تتو گیان نہ جاننے سے اگیانی ہی ہون اس اگیان کی وجہ سے ہی شوک موہ میرے پیچھے لگے ہین بھیشم درون آدِ مین میری ممتا اُتپن ہو گئی ہے اُن کے مرن کا خیال آنے سے مجھے دُکھ ہوتا ہے اسی سے میرا چھتری سوبھاؤ اس وقت نشٹ ہو گیا ہے۔

دھرم کیا ہے ادھرم کیا ہے یہ میری سمجھ مین نہین آتا بھیشم درون آدِ کو مارنا یا اُن کا پالن پوشن کرنا راج کرکے پرتھوی پالن کرنا اتھوا بن باس کرکے بھکشا مانگنا ان مین سے کونسا دھرم کا ہے یہ میری سمجھ مین نہین آتا۔

ہے کرشن آپ بزرگ ہین آپ گیانی ہین مین تو آپ کا شِشیہ ہون آپکی شرن آیا ہون آپ کا خاص بھگت ہون اس لیئے دیا کرکے مجھے ایسا راستہ تبلائیے جس سے مجھے ہمیشہ سُکھ ملے اور میرا شوک دور ہو۔

नहि प्रपश्यामि ममापनुद्याद्
यच्छोकमुच्छोषणमिन्द्रियाणाम् ।
अवाप्य भूमावसपत्नमृद्धं
राज्यं सुराणामपि चाधिपत्यम् ॥८॥

اگر مین شترہین دھن دھان سے پورن ساری پرتھوی کا اکیلا راجہ ہو جاؤن اتھوا سُرگ کا راج بھی میرے ہی ہاتھ مین آجاوے تو بھی مجھے نہین دکھتا کہ میری اندریون کا جلانے والا شوک دور ہو جائیگا۔ (۸)

ہے کرشن شوک کے مارے میری اندریان جلی جاتی ہین یہ شوک مجھے بہت دکھ دے رہا ہے اگر آپ کہین کہ ممتا چھوڑکر یُدھ کیون نہین کرتے جس سے راج اور سب طرح کے سُکھ اور بھوگ ملین کیونکہ راج ہاتھ مین آنے پر تم کو شوک نہ رہیگا لیکن ہے کرشن اگر مجھے ساری دُنیا کا راج ملجاوے اور پرتھوی پر میرا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ رہے اور دھن دھان وغیرہ پدارتھون کی کمی نہ رہے سُرگ کا راج بھی میرے ہاتھ مین آجائے اندرا دِ دیوتاؤن پر بھی حکمرانی کرنے لگون تو بھی مجھے اُمید نہین کہ اتنا سُکھ ہونے پر بھی میرا شوک دور ہو۔

ہے کرشن اسلوک اور پرلوک کے سُکھ وبھوگ مجھے ہمیشہ رہنے والے نہین جان پڑتے ایک دن نہ ایک دن اُنسے مجھے الگ ہونا پڑیگا جبتک بھوگ نہین ملتے تب تک منشیہ انکے پانے کے لیے شوک کرتا رہتا ہے اور جب اُن کی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔ تب اُنکے ناش ہو جانیکے کھٹکے سے رنج بنا رہتا ہے اور جب وے ناش ہو جاتے ہین، تب اُنکی جدائی سے شوک ہوتا ہے اس دنیا اور سُرگ کے پدارتھ انتھ یعنے ہمیشہ قائم رہنے والے نہین ہین ناشوان ہین اِس لئے اُنسے ہمیشہ شوک ہی ہوتا ہے خیال فرمائیے کہ اس لڑائی مین ہماری ہی جے ہو اور ہم ساری پرتھوی کے راجہ ہو جاوین تو کیا ہمارا یہ راج ہمیشہ بنا رہیگا اگر نہ بنا رہا تو پھر ایسے راج کے لیے لڑنے سے کیا فائدہ جو ہمارا ہو کر بھی ہمارے پاس نہ رہیگا اور آخر مین شوک پیدا کرے گا۔

सञ्जय उवाच ।
एवमुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परन्तपः।
न योत्स्य इति गोविन्दमुक्त्वा तूष्णीं बभूव ह ॥९॥

سنجے نے کہا

ہے دھرتراشٹر دشمنون کو دُکھ دینے والا نیند کو جیتنے والا ارجن گوبند سے ایسا کہکر کہ مین یُدھ نہین کرونگا چپ ہو گیا۔ (۹)

तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये विषीदन्तमिदं वचः ॥ १० ॥

ہے بھارت دونون سیناؤن کے بیچ مین دُکھی ارجن سے بھگوان کرشن نے ہنستے ہوئے یہ کہا۔ (۱۰)

صرف اتم گیان ہی سے دُکھ ناش ہوتا ہے

گرو۔ دادا چاچا بھائی متر۔ سالے سسرے اور بہت سے سمبندھیوں کو دیکھکر ارجن کے من مین موہ پیدا ہو گیا اُس نے خیال کیا کہ مین انکا ہون اور یہ میرے ہین ہاے اِن سب سے مجھے الگ ہونا پڑیگا جس وقت ارجن پر شوک اور موہ نے اپنی چھاپ نہین جمائی تھی وہ اپنے چھتری دھرم اُنسار لڑنے کو تیار تھا لیکن جبکہ موہ اور شوک نے اسپر قبضہ کر لیا تو وہ لڑنے سے انکار کر گیا اس سمَی اپنا چھتری دھرم تیاگ کر بھکشا مانگ کر زندگی بسر کرنا اچھا جانا بلکہ شوک و موہ کے پھندے مین پھنس کر اس بات پر ذرا بھی بچار نہ کیا کہ خیرات مانگ کر جیون نرواہ کرنا براہمن ذات کا دھرم ہے چھتری کا دھرم لڑکر زندگی بتانا ہے سُرتی سمرتی کے اگیا اُنسار اپنا دھرم تیاگ کر دوسرے کا دھرم گرہن کرنا اچھا نہین ہے۔

ارجن کی طرح بہت سے آدمی جبکہ اُن کی عقل شوک اور موہ سے ماری جاتی ہے اپنا اصلی دھرم تیاگ کر ایسے دھرم پر چلنے کے لیے اُتارو ہو جاتے ہین جو ان کے لیے دھرم شاستر مین منع ہے بہت سے آدمی ایسے ہین جو اپنے دھرم مین لگے تو رہتے ہین مگر ان کے ہر ایک بچار ہر ایک کام ہر ایک بات مین اہم بھاو پایا جاتا ہے یعنے مین یہ کام کرتا ہون اس کے علاوہ وے اپنے ہر ایک کام کے واسطے عوض کی خواہش رکھتے ہین اس طرح کے بچارون سے وے دھرم آدھرم کی گٹھری باندھتے ہین اور دھرم آدھرم کے جمع ہونے سے اُنھین بارمبار بُری بھلی یونیون مین جنم لینا پڑتا ہے اور سُکھ دُکھ بھوگنے پڑتے ہین اُنکا سنسار بندھن سے کبھی پیچھا نہین چھوٹتا یہ میرا ہے مین اُس کا ہون

اس کے کرنے سے پاپ ہوگا اس کے کرنے سے دھرم ہوگا ایسے بچارون سے شوک اور موہ پیدا ہوتا ہے شوک اور موہ ہی سنسار کے کارن ہین ان دونون کے ناش ہو جانے سے سنسار روپی سمدر سے پار ہوتا ہے اور جنم مرن آدی دکھون سے نجات ملتی ہے مگر شوک و موہ کا ناش کرمون کے تیاگنے اور اتم گیان ہونے سے ہی ہو سکتا ہے اس لیے بھگوان سارے سنسار کے ادھار کے لیے ارجن کو دوسرے ادھیاے کے ۱۱ اشلوک سے اتم گیان کا اپدیش دیتے ہین۔

گیان اور کرمونکا سنجوگ ہونا چاہیے

کچھ لوگون کا مت اس کے برخلاف ہے وے کہتے ہین کہ اگر سب کرم پہلے سے ہی تیاگ دیے جاین تو کیول اتم گیان نشٹھا سے ہی موکش نہین ہو سکتی تب کس سے موکش ہو سکتی ہے۔ ضرور ہی موکش گیان اور کرمون کے سنجوگ سے ہو سکتی ہے شرتی سمرتیون مین جو اگن ہوتر وغیرہ کی آگیا ہے وہ اُچت ہے اس مت کے پختہ کرنے کو وے گیتا کے دوسری ادھیاے کا ۳۳ و ۴۷ اور چوتھے ادھیاے کا ۱۵ اشلوک بطور پرمان کے پیش کرتے ہین۔

ہے ارجن اگر تو اس موقع پر بھی اپنے چھتری دھرم انسار لڑائی نہ کریگا تو تیرا دھرم نشٹ ہو جائیگا کیرتی جاتی رہیگی اور تجھے پاپ لگیگا۔ ادھیاے ۲۔ اشلوک ۳۳

ہے ارجن کرم ہی مین تیرا آدھکار ہے پھل مین ہرگز ادھکار نہین جو کرم تو کرے اس کے ہیتو یا اُس کے پھل کا بھوگنے والا مت ہو تم نے کہا کہ مین یدھ نہین کرونگا ایسے اکرم مین تیری نشٹھا نہ ہو۔ ادھیاے ۲۔ اشلوک ۴۷۔

پہلے راجہ جنک آدِ موکش چاہنے والون نے بھی اوپر بیان کی ہوئی تمام باتین سمجھکر کرم کیا تھا اس سے اب تم بھی وہی کرم کرو جو پورب پرشون نے پہلے کیا تھا ادھیاے ۴۔ اشلوک ۱۵

یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیے کہ وید مین لکھی ہوئی کرم پدھتی پر چلنے سے یا وید کی آگیا انسار

کرم کرنے سے بیرحمی ہوتی ہے اور وہ وحشت ہے کیونکہ ہمارے بھگوان کہتے ہین کہ یدھ کرنا چھتریون کا مکھیہ دھرم ہے اگرچہ لڑنے سے گرجن بھائی بندون وغیرہ پر سختی ہوتی ہے یہ خوفناک کرم ہے توبھی اس سے پاپ نہین لگتا اپنے ذاتی دھرم تیاگنے کے بارہ مین بھگوان نے اور بھی کہا ہے اپنا دھرم اور کیرتی تیاگنے سے تجھے پاپ لگیگا۔ ادھیاے ۲ اشلوک ۳۳

ان سب باتون سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ وید کی اگیا انسار کرم کرنے سے بہتون پر بیرحمی ہوتی ہے توبھی اُن کے کرنے سے پاپ نہین لگتا۔

سانکھیہ اور یوگ مین بھید

گیان اور کرمون کے سنجوگ سے ضروری موکش ہوتی ہے یہ اُپدیش ٹھیک سا نہین ہے بھگوان نے گیان نشٹھا اور کرم نشٹھا کو الگ الگ مانا ہے کیونکہ ان دونون کی بنیاد علحدہ علحدہ اصولون پر قایم ہے بھگوان نے اس دوسری ادھیاے کے ۱۰ اشلوک سے ۳۰ اشلوک تک جو آتما کا واستونک سُروپ برنن کیا ہے اُسے سانکھیہ کہتے ہین اتنے انس پر بچار کرنے سے یہ لبتواس ہوتا ہے کہ آتما مین جنم وغیرہ تبدیلیان نہ ہونے سے آتما کسی کام کا کرتا نہین ہے اِسے سانکھیہ بدّھی کہتے ہین اور جو لوگ اس مت پر چلتے ہین اُنھین سانکھیہ کہتے ہین۔

یوگ مین اس خیال کے اُٹھنے سے پہلے کہ آتما جنم مرن وغیرہ بکارون سے رہت ہونے کے کارن کسی کرم کا کرتا نہین ہے کرم کرنے ہوتے ہین اور کرمون کو موکش کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے آتما شریر سے الگ ہے وہی کرم کرنے والا اور بھوگنے والا ہے یہ سمجھکر دھرم ادھرم کا گیان رکھنا ہوتا ہے یہی یوگ بدھی ہے جو اس مت پر چل کر کرم کرتے ہین وے یوگی ہین۔

اس مت کے اُنسار بھگوان نے اسی ادھیاے کے ۳۹ اشلوک اور تیسری ادھیاے کے ۳ اشلوک مین کہا ہے۔

یہ مین نے تجھے آتم گیان بتایا اب کرم یوگ کو سُن جس سے گیان پراپت ہوکر
تیرے کرم بندھن چھوٹ جائینگے ادھیاے ۲-شلوک ۳۹

ہے ارجن مین پہلے کہہ چکا ہون کہ اس جگت مین دو پرکار کی رستہ ہین سانکھیہ والون
کو گیان یوگ اور یوگیون کے لیے کرم یوگ۔ ادھیا ۳-شلوک ۳

تات پریہ (مطلب) یہ ہے کہ بھگوان نے ایک ہی آدمی مین ایک ہی وقت گیان
اور کرم کے سنجوگ کو ناممکن دیکھ کر سانکھیہ اور یوگ کے سمبندھ مین دو راستہ بتائے
ہین جن مین سے ایک کی بنیاد تو اسپر ہے کہ آتما اکرتا اور ایک ہے اور دوسرے کی
بنیاد اسپر ہے کہ آتما کرتا ہے اور وہ بہت ہے اس سے پرگٹ ہے کہ وید کی آگیا
انسار کرم کرنا اُسے اُچت ہے جس کے من مین اچھا ہے اور جس کو آتما کے سروپ کا
گیان نہین ہے۔

لیکن جو خواہش نہین رکھتا اور صرف آتم یوگ کی کھوج مین ہے اسے کرمون کے
کرنے کی ضرورت نہین ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ بھگوان کا مطلب ایک ہی وقت
مین گیان اور کرم کے سنجوگ سے ہے تو دو پرکار کے علیحدہ علیحدہ لوگون کے لیے
اُن کا دو راستہ بتانا اُچت نہ ہوگا۔

گیان اور کرم کا سنجوگ اوتربھاگ کے برخلاف ہے

ایک ہی وقت ایک ہی آدمی کو گیان یوگ اور کرم یوگ پر چلنا ناممکن ہے اگر
بھگوان ایسا اپدیش دیتے تو ارجن بھگوان سے تیسرے ادھیاے کے پرتھم شلوک
مین یہ پرشن نہ کرتا۔

ہے کرشن اگر آپ کرم یوگ سے گیان یوگ کو اچھا سمجھتے ہین تو مجھے آپ اس
بھیانک (خوفناک) کام مین کیون لگاتے ہین۔

اگر گیان اور کرم کا سنجوگ سب کے لیے ہوتا تو وہ ارجن کے واسطے بھی ہوتا اگر یہ
بات ہوتی تو ارجن دو مین سے صرف ایک کے بِشے مین نہ پوچھتا۔

ہے کرشن آپ کرمون کے چھوڑنے کو اچھا کہتے ہین پھر کرمون کے کرنے کو اچھا کہتے ہین مجھے نشچے کرکے بتایئے کہ ان دونون مین سے کون اچھا ہے۔

اگر کوئی وید کسی آدمی کو پت سے ادہن گرمی کی شانت کے لیے ایسی دوا تجویز کرے جس مین ایک شیرین اور دوسری سیتل شامل ہون تو اس وقت ایسا سوال نہین ہوسکتا کہ ان دونون چیزون مین سے صرف کسی ایک ہی چیز سے گرمی شانت ہوسکتی ہے۔

اگر یون کہین کہ ارجن نے بھگوان کے اپدیشون کو بھلی بھانت نہ سمجھ سکنے کے کارن ایسا سوال کیا تو اُس حالت مین بھگوان کو ارجن کے سوال کے موافق یہ جواب دینا چاہیے تھا۔

میرا مطلب گیان اور کرم کے سنجوگ سے تھا تجھے کیون بھرم ہوگیا ہے مگر بھگوان نے ایسا اتر نہ دیکر یہ جواب دیا کہ مین پہلے کہہ چکا ہون کہ اس جگت مین دو پرکار کی راہین ہین سانکھیہ والون کو گیان یوگ کی اور یوگیون کے لیے کرم یوگ کی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بھگوان کا مطلب گیان اور کرم کے سنجوگ سے نہین ہے اگر ایسا ہوتا تو دے دو پرکار کے منشیون کو دو راہین (راستہ) نہ بتاتے۔

اگر یہ کہین کہ گیان کا سنجوگ صرف اپنے کرمون سے ہوسکتا ہے جنکی سمرتیون مین آگیا ہے یعنے ایک ہی شخص گیان یوگ اور کرم یوگ دونون کا ایک ہی وقت مین سادھن کرسکتا ہے مگر گیان یوگ کے ساتھ ان ہی کرمون کو کرسکتا ہے جنھین دھرم شاستر نے کرنا اُچت بتلایا ہے ایسی حالت مین بھگوان سانکھیہ لوگون کو گیان یوگ اور یوگیون کو کرم یوگ کی دو الگ الگ راہین نہ بتلاتے اگر بھگوان کا منشا یہ ہی ہوتا کہ ارجن گیان یوگ بھی سادھن کرے اور دھرم شاستر کی آگیا انسار اپنے چھتری دھرم کے کام بھی کرے تو ارجن تیسری ادھیاے کے شروع مین ایسا سوال نہ کرتا کہ مجھے آپ اس بھیانک کام مین کیون لگاتے ہین کیونکہ وہ خود جانتا تھا کہ چھتریون کا کام دھرم شاستر انسار لڑنا ہے ان سب دلیلون سے ثابت ہوگیا کہ گیان کے ساتھ

ایسے کرمون کا سنجوگ نہین ہوسکتا جن کی کہ دھرم شاستر مین آگیا ہے یعنے ایک ہی آدمی ایک ہی وقت مین گیان یوگ اور کرم یوگ دونون کا سادھن نہین کرسکتا بلکہ گیان نشٹھا کے ساتھ ان کرمون کو بھی نہین کرسکتا جن کی دھرم شاستر مین آگیا ہے ۔ ایک ہی وقت مین ایک آدمی گیان یوگ کا سادھن کرسکتا ہے تو اُسی سمے مین دوسرا کرم یوگ کا ۔ البتہ ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی پہلے کرم یوگ کا سادھن کرے اور جب اسے اس یوگ مین سدھی ملجاے اور اُس کا انتہ کرن شُدھ ہوجاوے ۔ تو دوسرے وقت اس کے بعد گیان یوگ کا سادھن کرسکتا ہے اصل نتو گیان یوگ ہی ہے اُس سے موکش ملتی ہے مگر بغیر کرم یوگ کے گیان یوگ سادھن نہین ہوسکتا کیونکہ پہلے کرم یوگ سے جب انتہ کرن شُدھ ہوجاتا ہے تب منشیہ گیان یوگ کے لایق ہوتا ہے ۔ اسے اُسی طرح سمجھیے کہ جبتک بدیارتھی مٹیرکولیشن امتحان مین پاس نہین ہوتا ایف ۔ اے ۔ بی ۔ اے ۔ پڑھنے لایق نہین ہوتا ۔

نشکام یوگ کے کچھ اُداہرن

اگر کوئی شخص جو اگیانتا سے سنساری موہ جال یا خراب سبھاؤ کے کارن پہلے برے کرمون مین لگا رہے اور پھر یگیہ کرم دان تپ وغیرہ سے اپنے انتہ کرن کو شُدھ کرکے اس دھرودست پر پہونچ جائے اور خیال کرے کہ یہ سب ایک پورن برہم ہے یہ کچھ نہین کرتا اس وستھا کے پراپت ہونے پر اگر وہ دوسرون کو اُداہرن دکھانے کو کرم کرتا رہے تو کرم اور ان کے پھل اُسے اپنی طرف نہ کھینچ سکینگے جو دھرو ستہ کو جان جاتا ہے وہ ایسا خیال نہین کرتا مین کام کرتا ہون اور وہ نہ پھلون کی اچھیا کرتا ہے ایسی حالت مین کرم منشیہ کو سنسار بندھن مین نہین باندھ سکتے دوسرا اُداہرن لیجیے ۔ مان لو کہ کوئی آدمی سرگ یا دوسری چیزون کے پراپت کرنے کی آرزو سے اگنی ہوتر آدی یگیہ کرم کرتا ہے تو ایسے کرم کو کامیہ کرم کہتے ہین جبکہ یگیہ آدھا پورا ہوا اُسوقت کرنے والے کے من مین سُرگ وغیرہ کی خواہش نہ رہے لیکن وہ اپنا یگیہ ادمی

طریقہ سے بغیر کسی اِچھا کے کرتا رہے تو اسے کامیہ کرم نہین کہتے ایسی حالت مین کرم
کرتا ہوا بھی منشیہ کرم بندھنون مین نہین بندھتا کیونکہ بھگوان نے کہا ہے۔

جو کرم یوگی ہے جس کا چیت بالکل شُدھ ہے جس نے اپنی اندریون کو جیت لیا ہے
جو اپنی آتما کو تمام پرانیون کی آتما سے علحدہ نہین مانتا وہ کرم کرتا ہوا بھی کرم بندھنون
سے الگ رہتا ہے ادھیائے ۵ اشلوک ۷

آتما نہ کرم کرتا ہے اور نہ کرم پھل مین لپت ہوتا ہے ادھیائے ۱۳ اشلوک ۳۲

بھگوان نے گیتا کے ۳ و ۴ ادھیائے مین نیچے لکھے ہوئے بچن کہتے ہین۔

ہے ارجن موکش چاہنے والون نے پہلے بھی کرم کئے اس لیے تم بھی کرم کرو ادھیائے ۴
اشلوک ۱۵۔

جنک وغیرہ گیانی لوگ کرم کرتے کرتے ہی پرم پد پا گئے اس لیے تجھے بھی سنسار کی
بھلائی پر نظر رکھکر کام کرنا چاہیے ادھیائے ۳ اشلوک ۲۰

بھگوان کے اوپر کہے ہوئے بچنون سے ہم دو ارتھ نکالتے ہین (۱) یا ان لوک کہ
جنک وغیرہ موکش چاہنے والے وہر دستی کو جانکر بھی کرم مین لگے رہے انھون نے
کرم اس غرض سے کئے کہ لوگ انہین دیکھکر کرم کرتے رہین اور بھٹکتے بھٹکتے اولٹے راستہ
نہ چلے جاوین۔ جس وقت وے لوگ کرم کرتے تھے اور انھین اس بات کا نشچے تھا کہ
اندریان ہی اپنے وشیون مین لگی ہوئی ہین آتما کا اُن سے کچھ بھی سروکار نہین ہے کیونکہ بھگوان نے
کہا ہے جو شخص ستو آدگُن اور اُن کے کرمون کے بھاگ کو جانتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ
ستو آدگُن خود کام کر رہے ہین اور اس لیے وہ اُنمین آسکت نہین ہوتا۔ ادھیائے ۳
اشلوک ۲۸۔

پہلے موکش چاہنے والے کرم کرتے تھے مگر انھین گُنون دوارا کیا ہوا سمجھتے تھے
آتما سے انکا کچھ سمبندھ نہ سمجھتے تھے اور اسی سے کرمون مین آسکت نہ ہوتے تھے
پس اس طرح کرم کرنے سے کیول صرف گیان کے ذریعہ وے موکش پد پا گئے۔
اگرچہ وے کرمون کے تیاگ کی اونتھا کو پہونچ گئے تھے مگر انھون نے بڑی ہمت

کرم تیاگ کے بغیر بھی مُکت پائی۔

(۲) اگر ہم یہ مان لیں کہ جنک وغیرہ پہلے موکش چاہنے والے دھرم وستو کو نہ جانتے تھے تب مذکورۂ بالا بچنوں کو یوں سمجھنا چاہیے کہ وے یوگ کرم کرتے تھے مگر انھیں ایشور ارپن کر دیتے تھے اسی سے اُنکا انتہ کرن شدّھ ہو گیا تھا اُن کے ہردے میں ستّ گیان کا اودے ہو گیا اسی کے سمبندھ میں بھگوان نے کہا ہے۔

شریر سے من سے اور کیول اندریوں سے یوگی لوگ کرم پھل کی اچھّا چھوڑ کر آتما کی شدھی کے لیے کرم کرتے ہیں ادھیائے ۵ شلوک ۱۱۔

جس انتریامی پرماتما سے بھوتوں کی پرورتّی ہوتی ہے۔ یعنے جس کی ستّا سے سب جگت چیشٹا کرتا ہے جس سے یہ جگت بیاپت ہو رہا ہے اس سے پرماتما کو جو اپنے اُچت کرموں سے پوجتا ہے کسے سِدھی ملتی ہے ادھیائے ۱۸ شلوک ۴۶

سدھی کو پا کر منشیہ کسی طرح برہم کے پاس پہونچ جاتا ہے تو مجھ سے سن ادھیائے ۱۸ اشلوک ۵۰۔

ان سب بحث مباحثہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ کرم صرف انتہ کرن کی شُدھی کے لیے کئے جاتے ہیں انتہ کرن کے شدّھ ہو جانے سے منشیہ کے ہردے میں گیان کا اودے ہوتا ہے اور صرف گیان سے ہی منشیہ کو موکش ملتی ہے گیان اور کرموں کے سنجوگ سے موکش نہیں ملتی یہ ہی ساری گیتا کا سار ہے یہی گیتا کا اُپدیش ہے جو آگے کے ادھیایوں میں اُلٹ پلٹ کر سمجھایا جائیگا۔

آتما اِنیاسی ہے

شوک کے مہا سمندر میں ڈوبتے ہوئے اپنے کرتبیہ کرم سے پیچھے ہٹے ہوئے ارجن کو ٹھیک راستہ پر لانے اور اُس کا اُدّھار کرنے کی غرض سے بھگوان نے اُس کی بھلائی کے لیے آتم گیان سے بڑھ کر اور اوپائے نہ دیکھکر اُسے نیچے لکھے ہوئے شبدوں میں آتم گیان کا اُپدیش دینا شروع کیا۔

श्रीभगवानुवाच ।
अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे ।
गतासूनगतासूंश्च नानुशोचन्ति पण्डिताः ॥ ११ ॥

شری بھگوان نے کہا

تم تو ایسے لوگون کی چنتا کر رہے ہو جن کی چنتا نہین کرنی چاہیے اُپر سے پنڈتون کی سی باتین بھی بناتے ہو لیکن پنڈت لوگ جیتے ہوے اور مرے ہوے کے لیے شوک نہین کرتے ہے ارجن جت بھیشم درون کا آدین ہیشہ شدہ ہے جو در اصل سوبھاو سے ہی امر اناشی نتیہ سدا زندہ رہنے والی اور انت (अनन्त) کال تک قائم رہنے والے ہین اُن کے لیے تو بھا شوک کرتا ہے یہ ہر کہ یت انکی مرتیو کا کارن ہوا اُنکے نہ رہنے پر اُن کے بغیر مجھے راج اور سکھ بھوگون سے کیا لابھ تو اُن کے لیے شوک کرتا ہے اور ساتھ ہی پنڈتون کی سی لمبی چوڑی باتین بھی بناتا ہے اُن باتون سے یہی جان پڑتا ہے کہ اصل مین تو گیان کو ذرا بھی نہین سمجھتا کیونکہ گیانی آتما کو جاننے والے تو جیتے اور مرے ہوے کا شوک کبھی نہین کرتے جو آتما کو نہین پہچانتے وے گیانی نہین کہلاتے جو آتما کو جانتے ہین وے ہی گیانی کہلاتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ تو ایسے لوگون کے لیے شوک کرتا ہے جو اناشی اور انت کال تک رہنے والے ہین اور جن کے لیے شوک کرنا نامناسب ہے اس لیے تو مورکھ ہے۔

سوال۔ اُنکے لیے شوک کرنا نامناسب کیون ہے۔ جواب کیونکہ وے اناشی اور انت کال استھائی ہین۔ سوال۔ اناشی اور انت کال تک رہنے والے کس طرح ہین
جواب بھگوان کہتے ہین۔

न त्वेवाहंजातु नासं न त्वं नेमे जनाधिपाः ।
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम् ॥ १२ ॥

بھگوان نے کہا

کیا مین تم اور یہ راجہ مہاراجہ پہلے کبھی نہین تھے سو نہین۔ اور اُسی طرح اس دیہ کے

چھوٹنے پر ہم سب لوگ نہ رہینگے سو بھی نہین۔ (۱۲)

کیا مین پہلے کبھی نہین تھا یا تو نہین تھا یا یہ سب راجہ مہاراجہ نہ تھے یا آیندہ آنے والے وقت مین اس شریر کو چھوڑ کر ہم سب پھر نہ ہونگے مطلب یہ ہے کہ مین تو اور یہ راجہ مہاراجہ پہلے بھی تھے اب بھی ہین اور آیندہ بھی اسی طرح ہونگے انت کال سے ہم جنم[سلہ] لیتے اور مرتے چلے آرہے ہین ہم نے ہزارون بار شریر چھوڑا اگر ہم کبھی نہ مرے اس مرتبہ دیہہ چھوڑکر بھی ہم پھر اسی طرح دوسرے شریر مین پیدا ہونگے آتما نیتہ امر اور اناشی ہے بھوت بھوشیت برتمان ان تینون کالون مین اُسکا ناش نہین ہے۔

سوال۔ جیو کو ہم ہر روز پیدا ہوتے اور مرتے دیکھتے ہین پھر اُسے اناشی کیسے کہہ سکتے ہین۔

جواب۔ آگے جواب دیکھئے

देहिनोऽस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा।
तथा देहान्तरप्राप्तिर्धीरस्तत्र न मुह्यति ॥ १३ ॥

جس طرح دیہہ مین رہنے والے دیہی کا ایک ہی شریر مین بچپن جوانی اور بوڑھاپا ہوتا ہے اُسی طرح اُس کا ایک شریر چھوڑکر دوسری دیہہ بدلتا ہے دھیر پرش اس بات مین موہ نہین کرتے۔ (۱۳)

ہم دیکھتے ہین کہ دیہہ مین رہنے والے دیہی کی برتمان دیہہ مین بغیر کسی تبدیلی کے بچپن جوانی اور بوڑھاپا تین طرح کی اوستھائین ہوجاتی ہین مگر شریر کے اندر رہنے والا جیو آتما جیسا کا تیسا نبا رہتا ہے یعنے شریر کی اوستھا بدلنے پر اسکی اوستھا مین کچھ بھی

سلہ یہان لفظ جنم الگ الگ شریرون کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آتما ایک سے زیادہ ہے حقیقت مین جیو آتما ایک ہی ہے منشیہ کی دیہہ ہی منشیہ نہین ہے اصل مین اُس دیہہ کو دھارن کرتا ہوا ہر دے کے اندر جو ایک سوکشم پدارتھ ہے وہی منشیہ کہلاتا ہے وہی جیو اتما ہے اُسکو دیہی بھی کہتے ہین۔ ۱۲

پھیر پھار نہین ہوتا بچپن کی اوستھا کے انت مین وہ مر نہین جاتا اور جوانی کی اوستھا کے شروع مین وہ جنم نہین لیتا وہ بغیر کسی تبدیلی کے بچپن سے جوانی اور جوانی سے بوڑھاپے کے شریر مین چلا جاتا ہے اس وقت منشیہ یہ سمجھکر کہ ہمارا برتمان شریر تو تباہی ہوا ہے صرف شریر کی اوستھا مین بدل گئی ہیت رنج نہین کرتا لیکن برتمان شریر کے ایک دم چھوڑنے کے وقت اسے موہ کے باعث رنج ہوتا ہے مگر ایسا شوک صرف اگیانیون کو ہی ہوتا ہے گیانیون کو نہین ہوتا سچ پوچھئے تو شوک ورنج کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے پورانے سڑے گلے بیمار شریر کے چھوڑتے ہی دوسرا عمدہ تازہ شریر فی الفور ہی ملتا ہے پھر اس مین شوک کی کون سی بات ہے سمجھ مین نہین آتا جبکہ ہم جوانی کے موٹے تازہ سندر بلوان شریر کو کھو کر بوڑھاپے کا بدشکل دُربل اور روگ پورن شریر پاتے مین تو اس نکمے و بدصورت شریر مین ہی بڑے خوش رہتے ہین جب ہم تندرست و اچھا شریر دوسرے دن کا نشٹ ہوتا ہوا دیکھتے ہین تو کچھ شوک نہین کرتے تب ہمارا بوڑھاپے کے خراب شریر کے لیے شوک کرنا محض ناوانی ہے بلکہ اس موقع پر ہمین خوب خوش ہونا چاہیے کیونکہ پورانے کے عیوض جدید شریر ملیگا۔ شریر کے اندر رہنے والا آتما مسافر ہے اور شریر سراے کے مانند ہے کیا مسافر ایک سراے چھوڑنے پر دوسری سراے مین جانے کے وقت رنج کرتا ہے ہرگز نہین اسی طرح ایک جسم کو چھوڑکر دوسرے مین جانے کے وقت رنج نہ کرنا چاہیے مان لو کر موہن نامی آدمی ایک ایسے مکان مین رہتا ہی جو بالکل خراب سیلا ہی جسمین جگہہ جگہہ پانی ٹپکتا ہی اور جسمین سوائے دُکھ کے ذرا بھی آرام نہین ہی۔ اگر اس کے لیے اُسکا باپ ایک بہت ہی سندر نیا مکان بنوا دے اور اس سے کہے کہ تم اُس پورانے سڑے گلے مکان کو چھوڑکر نئے مکان مین چلے جاؤ تو کیا موہن اُس وقت رنجیدہ ہوگا پس انہی سب باتون کو بچار کر بدھمان پرش ایک شریر چھوڑکر دوسرے مین جانے کے وقت مطلق رنج نہین کرتے۔

سوال۔ اگر ہم کہین کہ اس شریر کے سواے اور آتما ہے ہی نہین تو آپ کیا کہینگے

جواب - اگر دیہہ کے سوا اسے دیہہ مین رہنے والا اور کوئی آتما نہ ہوتا تو ایسا اُنبھو
نہ ہوتا مین جو پہلے بچپن کے چھوٹے سے شریر مین تھا اس وقت جوانی کے شریر مین
ہون مین جو پہلے جوانی کے شریر مین تھا اب بوڈھے اور بگڑے ہوئے شریر مین
ہون جسے ایسا جان پڑتا ہے کہ وہ ہی شریر مین رہنے والا ہے اُسے ہی بچپن جوانی
ضعیفی وغیرہ اوستھاون کا اُنبھو ہوتا ہے جسے ایسا گیان اور اُنبھو ہے وہ کوئی
چیتن بستو ہے اور وہ شریر سے علیحدہ ہے کیونکہ شریر جڑ یعنے اچیتن ہے اور
اُسے ایسی حالت مین تبدیلیون کا کچھ گیان نہین ہوسکتا بالک مان کے پیٹ سے
باہر آتے ہی بھوکھ آدِ کی شانت کے لیے چیشٹا کرتا ہے اُس کے پیدا ہوتے
चेतन्य
ہی انیک پرکار کی چیشٹائین کرتے دیکھکر انومان ہوتا ہے کہ شریر مین ایک چیتن بستو ہے
اور وہی اپنے پہلے جنم کے سنسکارون کے کارن کام کر رہی ہے کیونکہ شریر جو اچیتن
ہے وہ ایسی چیشٹائین نہین کرسکتا شریر کا ارتھ یہان پر استھول ڈھانچہ اندریون
تھا من سے ہے اب بچپن ہے اب جوانی ہے اب بڑھاپا ہے یہ گیان شریر اندریون
تھا من کو نہین ہوتا مگر اس گیان کا اُنبھو ایک اور ہی چیز کو ہوتا ہے اور جس کو یہ
گیان اُنبھو ہوتا وہ چیتن ہے اور وہی آتما ہے اُسکا کبھی ناش نہین ہوتا۔

سوال - بچپن جوانی بوڈھاپا ان اوستھاون مین تو بیشک یہ گیان ہوتا ہے کہ مین
وہی ہون جو بچپن کے شریر مین تھا وہی جوانی اور بوڑھاپے کے شریر مین ہون مگر مرنے
پر دوسرے شریر مین تو یہ گیان نہین رہتا کہ فلان فلان شریرون مین رہنے والا وہی
مین اس شریر مین ہون اس سے جان پڑتا ہے کہ شریر کے ساتھ کوئی آتما یا چیتن بستو
پیدا تو ہوتی ہے مگر شریر کے ناش ہوتے ہی وہ بھی ناش ہو جاتی ہے اُس کے
جواب مین آپ کیا کہتے ہین۔

جواب - مان کے پیٹ سے نکلتے ہی بالک کو ہرکھ شوک بھئے آدی ہونے لگتے ہین
اس سنسار کا تو اس تت کال کے پیدا ہوئی بچہ کو ذرا بھی اُنبھو نہین ہوتا پھر وہ
کیون ہنستا ہے روتا ہے اور ڈرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پہلی دیہہ

چھوڑکر اس نوین شریر مین آیا ہے اُسے اپنے پہلے جنم کے ہرکھ و شوک بھئے پیدا کرنے والی باتین یاد ہین اس لیے وہ ہنستا ہے ڈرتا ہے روتا ہے اگر حال کا پیدا ہوا بچہ بالکل نیا جنم لیتا یعنی اس کا پہلا جنم نہ ہوا ہوتا یا اس نے پہلے جنم نہ لیا ہوتا تو وہ پیدا ہوتے ہی اپنی بھوکھ بجھانے کو ماتا کے استنون سے نہ لگ جاتا قاعدہ ہے کہ جیتن پرانی جو کرتے ہین اپنی بھلائی و برائی بچار کر کرتے ہین بچہ نے پہلے کئی بار جنم لیے ہین اس نے کئی دفعہ جنم لینے کے وقت اپنے جسم کو موٹا تازہ کرنے کے لیے ماتاؤن کے استن پان (स्तनपान) کئے ہین اس بار بھی اُسے اپنے پہلے جنم کی بات یاد ہے اُسے استنون کے ذریعہ دودھ پینے کا انبھو ہے اسے دودھ پینے سے جو لابھ ہوگا اُسکا گیان ہے اسی سے وہ اِس جنم مین پیدا ہوتے ہی بغیر کسی کے سکھائے وانبھو کئے ہی استن پینے لگتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ترت کے پیدا ہوئے بچہ کے اندر جیتن سبتو آتما ہے اور وہ پہلے جنم مین بھی تھا اُسی آتما نے اپنا پہلا شریر تیاگ کرتے ہی جدید شریر مین پرویش کیا ہے شریر کے ساتھ جیتن سبتو آتما کا ناش نہین ہوتا وہ پورانے شریرون کو چھوڑ کر نئے نئے شریر دھارن کرتا ہے آتما تو وہی ایک ہے مگر شریر بہت سے ہین شریر ناش ہوتے جاتے ہین مگر آتما کا کبھی ناش نہین ہوتا۔

سہن شیلتا گیان کی ایک اوستھا ہے

(۱) اتنا سمجھانے پر بھی ارجن کے من مین ایسی ایسی اشنکائین اُٹھتی ہین ہے کرشن آپنے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل سچ ہے آپکے سمجھانے سے مین سمجھ گیا کہ آتما اِناشی ہے اور شریر کے ناش ہونیسے جو ہان ہوتی ہے وہ کچھ ہان نہین ہے کیونکہ ایک شریر کے ناش ہونے پر دوسرا اچھا شریر ملجاتا ہے اسلیے بھیشم درون آو کیلیے شوک کرنا برتھا ہے کیونکہ انکا یہ شریر ناش ہو جائیگا تو وے خود ناش نہین ہو جائینگے انکے رہنے کے لیے برتمان شریر سے اچھا تازہ شریر ملجاویگا مگر اس بات کا دُکھ ضرور مجھے ہوگا کہ مین انہین دیکھ نہ سکونگا پیار نہ کر سکونگا بات چیت نہ کر سکونگا کیونکہ مین انھین دیکھنے اور ملنے جلنے اور گفتگو یا

یا بار تالاپ کرنے سے مجھے بڑا انند اور سُکھ ہوتا ہے اُن کے نہ رہنے سے
میرا وہ سُکھ ہی ناش ہو جاویگا اور ساتھ ہی انکا کٹا پھٹا زخمی شریر دیکھ کر مجھے دکھ ہوگا (۲)
آپ کے سمجھانے سے مجھے اس بات کا تو نشچے ہوگیا کہ اس شریر کے چھوڑنے پر دوسرا اس سے
بہتر اور اچھا شریر ملیگا مگر یہ شک ہے کہ وہ دوسرا شریر اچھا ملے یا بُرا ملے اور اس مین
گرمی سردی کا آرام ہو یا نہ ہو ایسے ایسے اُتم پدارتھ پھر اُس شریر مین ملین یا نہ ملین اِسی
کارن مجھے پیارے پدارتھون کی جدائی کے خیال سے دُکھ ہوتا ہے کیونکہ وئے سب تو
اِس شریر کے ناش ہوتے ہی مجھ سے چھوٹ جائینگے۔ (۳)
ہے کرشن آتما اناشی ہے وہ انیک شریر دھارن کرتا ہے اس بارہ مین مجھے شنکا نہین
ہی مگر سارے شریرون مین ایک ہی آتما ہی یہ سمجھ مین نہین آتا اگر سارے شریرون مین ایک ہی آتما ہوتا تو ایک
شریر مین سُکھ ہونیسے سارے ہی شریرون مین سُکھ ہوتا اور ایک مین دُکھ ہونیسے سب مین دُکھ ہوتا لیکن تو آنکھون
سے دیکھتے ہین وہ اس کے برخلاف ہے ایک شریر مین سُکھ دُکھ ہونے سے سب
مین نہین ہوتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ شریر شریر مین الگ الگ آتما ہین سب
شریرون مین ایک ہی آتما نہین ہے ارجن کی سب شنکا مین قریب قریب ایک
ہی سی ہین بھگوان اسکا سندیہہ دور کرنے کے لیے یہ کہتے ہین۔

मात्रास्पर्शास्तु कौन्तेय शीतोष्णसुखदुःखदाः ।
आगमापायिनोऽनित्यास्तांस्तितिक्षस्व भारत १४॥

ہے کُنتی پُتر اندریون کے ہمراہ بشیون کا سنجوگ ہونے سے ہی گرمی سردی اور سُکھ
دُکھ ہوتے ہین وے ہمیشہ قائم نہین رہتے آتے ہین اور جاتے ہین ہے بھارت تو اُن کو
برداشت کر (۱۴)

اندریان جب شبد آدی بشیون کا اُنبھو کرتی ہین (یعنی جب کان سے شبد سنائی دیتا
ہے آنکھ سے کوئی چیز دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ یا اور کسی حصہ کے چمڑے کے باہری بستو
چھو جاتی ہے زبان کسی چیز کا ذائقہ لیتی ہے یا ناک کسی شئے کو سونگھتی ہے تب ہی سُکھ
دُکھ یا خوشی و رنج یا سردی گرمی معلوم ہوا کرتی ہے مگر یہ جو اندریون کا بشیون سے سمبندھ ہے

ہمیشہ نہین رہتا گرمی سردی سُکھ اور دُکھ آیا اور جایا کرتے ہین آج ہین تو کل نہین ایسی انکی حالت ہے اس لیے تم انکو دھیرتا سے سہو۔

آنکھ کان ناک زبان اور چمڑا یہ پانچ اندریان ہین اور روپ رس شبد گندھ اور سپرش یہ پانچ بشے ہین جب ان اندریون اور بشیون کا سنجوگ ہوتا ہے تب منشیون کو سُکھ دُکھ سردی گرمی معلوم ہوتی ہے جب آنکھ کسی روپ وتی چیز کو دیکھتی ہے تب سُکھ معلوم ہوتا ہے لیکن جب وہی آنکھ کسی بدصورت و نفرت انگیز چیز کو دیکھتی ہے تب دُکھ معلوم ہوتا ہے اسی طرح جب ہم کان سے اچھا دلپسند گانا سنتے ہین تو سُکھ ہوتا ہے مگر جبکہ گالی گلوج یا اور کوئی خراب بات سنتے ہین تو دُکھ ہوتا ہے اسی طرح ناک زبان اور چمڑے کے بشے بھی جاننے۔ اگر ہم آنکھ بند رکھین اور کوئی اچھی یا بُری چیز نہ دیکھین اور کان سے کسی طرح کی اچھی یا بُری آواز نہ سنے تب ہم کو سُکھ دُکھ کیون ہونے لگا مگر سنسار مین ایسا ہونا مشکل ہے۔ آنکھ کے سامنے جب کوئی خوبصورت چیز آویگی تب سُکھ ضرور ہوگا مگر جب وہی چیز نظر سے پوشیدہ ہوجاویگی تب دُکھ ہوگا یعنی آنکھ کے سامنے اچھی چیز آنیسے سُکھ ہوگا گر بُری چیز آنیسے دُکھ ہوگا اسی طرح دوسری اندریون اور انکے ساتھ بشیون کے سمبندھ سمجھ لو۔ اب یہ امر صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ جب اندریون اور اُن کے بشیون کا سمبندھ ہوتا ہے تب ہی سُکھ دُکھ گرمی سردی جان پڑتی ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف اندریان اور اُن کے بشے اور اُن کا گیان ہی خواہ وے اچھے ہون یا بُرے کیا سُکھ دُکھ پیدا کرسکتے ہین۔ نہین۔ بلکہ ان سے بھی یہ کام نہین ہوسکتا ہان اُنکے ساتھ اگر ابھمان (غرور) اور ملا دیا جاوے تب ہی سُکھ دُکھ وغیرہ ہوسکتے ہین یہ ابھمان تین ۳ طریقون مین پیدا ہوسکتا ہے۔

۱- پرانی پدارتھون کو اچھا سمجھے اور اُسی کارن سے اُنسے پریم کرے۔

۲- دوسرے اُنکو خراب سمجھے اور اُن سے نفرت کرے۔

۳- پرانی ایسا مورکھ ہوجاوے کہ وہ شریر من اور اندریون کا آتما سے دائمی سمبندھ سمجھے ایسی حالت مین اُس کو اپنی آتما اور ناشوان چیزون مین فرق

معلوم نہ ہوگا مطلب یہ ہے کہ اندریون اور اُن کے بشیون اور ابھمان کا جب ساتھ ہوتا ہے تب ہی سُکھ دُکھ آدِ معلوم ہوتے ہین۔

کیا اس پرکار سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ آد اتما پر اپنا اثر کرتے ہین (نہین) اتما سے سُکھ دُکھ آدِ کا کوئی سمبندھ نہین ہے اُنکا سمبندھ انتہ کرن سے ہے گرمی سردی اتما کو معلوم نہین ہوتی مگر انتہ کرن کو معلوم ہوتی ہے سُکھ دُکھ وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور ناش ہو جاتے ہین انتہ کرن بھی پیدا ہوتا اور ناش ہو جاتا ہے اس لیے سُکھ دُکھ آدِ انتہ کرن کو ہی ہوتے ہین کیونکہ دونون ہی اُتپتّی اور بناش مین برابر ہین اتما اِن کے برخلاف نتیہ اور ادِت رہت ہے اسکا سمبندھ نتیہ تھا پیدا ہونے والے اور ناش ہونے والے سُکھ دکھون سے ہرگز نہین ہوسکتا قاعدہ ہے کہ جن دو چیزون مین فرق نہ ہوگا وہی دونون آپس مین ملینگی سرتی مین بھی کہا ہے کہ یہ اتما سب نہ شاکشی چیتن لاثانی اور نرگن ہے جو اتما نرگن نراکار اور نِکار رہت اور نتیہ ہے اُسے نتیہ سُکھ دُکھ گھیر نہین سکتے۔ وے جیسے آپ انتیہ ہین ایسی ہی انتیہ انتہ کرن کو گھیرتے ہین اب صاف طرح سمجھ مین آجاویگا کہ دُکھ سُکھ آدِ دھرمون کا خزانہ انتہ کرن ہے اتما سے انکا کچھ بھی سروکار نہین ہے اتما کو کبھی کوئی دُکھ نہین ہوتا اور اندریان اور من رُوپی آپادھیون سے شامل ہو کر اتما کرتا اور بھوکتا معلوم ہوتا ہے پرنتو یہ سب دھرم ابھمان یا اہنکار کے ہین کاریہ اور کارن کے بھید نہ ہونے سے بُدّی کے دھرم ہی اہنکار دھرم ہوتے ہین اوپادھو دھرم متھیا ہونیسے نہ وہ کرتا ہے نہ بھوگتا ہے اگیان سے اتما کا بندھن معلوم ہوتا ہے۔ یہ صرف بھرم ہے یہ بھرم گیان سے ناش ہوتا ہے سارانش یہ کہ ابھمان کے کارن تتھا بشیون اور اندریون کے سمبندھ سے سُکھ دُکھ آدِ پیدا ہوتے ہین اور وے انتہ کرن کو معلوم ہوتے ہین اتما کو اُنسے ذرا بھی سروکار نہین ہے۔

یہ اوپر دکھلا آئے ہین کہ سُکھ دُکھ آدِ دھرمون کا سمبندھ انتہ کرن سے ہے نہین اتما سے نہین سب جُدے جُدے شریر ان مین اتما تو ایک ہی ہے مگر انتہ کرن الگ الگ ہین اسی کارن سے ایک کو سُکھ ہونے سے سب کو سُکھ اور ایک کو دُکھ ہونے سے سب کو دُکھ نہین ہوتا۔ اسکو ذیوہ سرب بھوتن گودھا

एकोदेवः सर्वभूतेषु गूढ़ः آیادی شرتیون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اتما تمام شریرون مین ایک ہے اچھا مطلب سننے لگا بھئے آدمن سے سمبندھ رکھتے ہین جو ایسا سمجھتے ہین کہ اتما کو سُکھ ہوتا ہے اور دُکھ ہوتا ہے تتھا شریر شریر مین الگ الگ اتما ہین وے بھول کرتے ہین۔

بھگوان کہہ چکے ہین کہ سکھ دُکھ آدِ انتیہ ہین یعنی ہمیشہ نہین رہتے آتے ہین اور جاتے ہین پیدا ہوتے ہین اور ناش ہوجاتے ہین اِس لیے منشیہ کو اِن کی وجہ سے خوشی یا رنج نہ کرنا چاہیے سُکھ دُکھ آدِ کو سپن دت (خواب) سمجھکر برداشت کرنا ہی بُدھمانی ہے۔

سوال ۔ جو سردی گرمی اور سُکھ دُکھون کو سہن کرتا ہے اُسے کیا لابھ ہوتا ہے۔

(اُوتّر سنو)

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ।
समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते॥ १५॥

ہے پرشوتم جس گیانی پُرش[1] کو یہ تکلیف نہین پہونچاتے جو سُکھ اور دُکھ کو سمان سمجھتا ہے وہ موکش پانے کے لایق ہوجاتا ہے۔ (۱۵)

وہ آدمی جس کو سُکھ اور دُکھ سمان ہین جو سُکھ کی حالت مین انند سے بھول نہین جاتا اور دُکھ کی اوستھا مین اُداس نہین ہوتا۔ جو گرمی سردی آدِ سے اپنی اتما کو بالکل الگ سمجھتا ہے جو اپنی اتما کے نیتیہ ہونے کا درڑھ نشچے کرکے شانتی سے گرمی سردی آدِ کو برداشت کرتا ہے وہ موکش پانے کا ادھکاری ہوجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو مان اپمان دُکھ سُکھ آدِ کو پہلے کئے ہوئے کرمون کا بھوگ سمجھکر شانتی سے سہتا ہے اور اُنسے اپنی اتما کی ہان نہین سمجھتا وہ گیانی ہے اور وہ ہی موکش کا ادھکاری ہے۔

[1] یہان پُرش شبد دو ارتھ پرکٹ کرنے کو استعمال کیا گیا ہے (۱) شریر کا بچار تھ گیان رکھنے والا۔ (۲) پورن برہم کو جاننے والا جو شریر کا یتھارتھ گیان رکھتا ہے اور جو برہم گیانی ہے وہی سُکھ دُکھ مان اپمان کو سمان سمجھ سکتا ہے۔

ست اور اَست

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।
उभयो रपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥१६॥

جھوٹھ کی ہستی نہین ہے اور سچ کو فنا نہین ہے تتو گیانیون نے ان دونون کی مریادا دیکھ لی ہے۔ (۱۶)

تتو گیانی پُرشون نے اچھی طرح بچار کر دیکھ لیا ہے کہ جو چیز باطل ہے درحقیقت مین نہین ہے وہ نہین ہے اور جو سچ ہے وہ یتھارتھ مین ہے اس کا کبھی ناش نہین ہوتا یعنی جو چیز سچ مچ ہے وہ ہمیشہ رہیگی اور جو چیز واستو مین نہین ہے وہ نہین ہی ہے اور جو چیز است (باطل) ہے اصل مین نہین ہے وہ ناشوان ہے لیکن جو ست ہے یعنی اصل مین ہے اس کا کبھی ناش نہین ہو سکتا۔

یہ شریر است ہے۔ یعنی اصل مین نہین ہے اس ہی سے یہ ناشوان ہے لیکن آتما ست ہے اور اصل مین ہے اسی سے اسکا کبھی ناش نہین ہوتا بھرم سے یہ دیہہ ایسی معلوم ہوتی ہے لیکن اصل مین یہ نہین ہے کیونکہ اگر یہ اصل مین ایسی ہوتی تو ہمیشہ رہتی۔

اسی طرح گرمی سردی اور اُنکے کارن بھی اَست ہین انکا بھاو اُنکی ستّا یا ہستی نہین ہے۔ یہ گرمی سردی وغیرہ جو اندریون کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے بالکل سچّی نہین ہے کیونکہ یہ گُن روپانتر یا بکار ہین اور ہر ایک بکار تھوڑی دیر رہنے والا ہی اس لیے یہ باطل ہے سچی چیز کا ناش نہین ہے اُن کے مقابلہ مین آتما ست بستو ہے کیونکہ اُسکا روپانتر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ آتما ست اور یتھارتھ ہے اور گرمی و سردی وغیرہ اَست ہے۔ یتھارتھ بستو مین ست بستو کا ناش نہین ہے لیکن اَست بستوؤن کی ستّا (ہستی) ہی نہین ہے سارانش یہ ہے کہ کیول ایک آتما ہی ست ہے اسکا ناش ہی نہین ہے باقی جو کچھ ہے وہ اَست ہے اور وہ بھی ناشمان ہے

اتما کے علاوہ سنسار مین جو سکھ دُکھ آدِ تھا شریر وغیرہ دکھائی دیتے ہین اصل مین وے کچھ نہین ہین جس طرح ریگستان مین جل نہ ہونے پر بھی (مرگ ترشنا) جل کی شکل جس طرح نظر آتی ہے اُسی طرح اصل مین یہ کچھ نہونے پر بھی جل کی شکل جس طرح دکھتی ہے اُسی طرح اصل مین یہ کچھ بھی نہ ہونے پر بھی بھرانت یا بھرم سے اصلی چیزون کی طرح دکھائی دیتے ہین۔

جو برہم گیانی ہین جو ہمیشہ صرف ست کے پیچھے لگے رہتے ہین وے رات دن اتما اناتما ست است کے دھیان مین مشغول رہتے ہین اُن کے دھیان مین یہ سدھانت کہ ست بستو ہمیشہ رہتی ہے اور است کچھ ہے ہی نہین۔ مگر ہمیشہ نبار رہتا ہے ایسے ہی تتو گیانیون نے اس ست است کا خوب اچھی طرح پتہ لگا لیا ہے۔

ہے ارجن تو ان تتو گیانیون کے مت پر چل شوک موہ سے الگ ہو اور شانت سے گرمی سردی آدِ دوندون کو سہن کر۔

وہ کیا چیز ہے جو ہمیشہ ست ہے۔ سُن۔

अविनाशि तु तद्विद्धि येन सर्वमिदं ततम् ।
विनाशमव्ययस्यास्य न कश्चित्कर्तुमर्हति ॥१७॥

ہے ارجن جس سے یہ سارا جگت بیاپت ہو رہا ہے اُسے تو اناشی سمجھ اُس اناشی کو کوئی ناش نہین کر سکتا۔ (۱۷)

ہے ارجن جو اس تمام دنیا اور اکاش مین چھا رہا ہے وہ اتم سروپ برہم ہے وہ برہم ست وابناشی ہے وہ اکشئے ہے کیونکہ گھٹتا بڑھتا نہین کسی چیز کی کمی ہو جانے سے وہ کم نہین ہوتا کیونکہ اسکی یعنی اتما کی اپنی کوئی چیز ہی نہین ہے اُس اکشئے ابناشی برہم کا کوئی بھی ناش نہین کر سکتا منشیہ کی تو بات ہی کیا ہے خود ایشور پرم پرماتما بھی اتما کا ناش نہین کر سکتا اس لیے کہ اتما ہی خود برہم ہے پس کوئی بھی اپنا ناش آپ نہین کر سکتا۔

جب کہ اتم سروپ برہم ست ابناشی ہے تب اَست ناشوان

کیا ہے۔ سنو۔

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत ॥१८॥

شریر مین رہنے والا اتما نِتیہ اناشی اور اپرمیئی ہے کنتُ یہ شریر جس مین وہ رہتا ہی ناشوان ہے اس لیے ہے بھارت تو یُدھ کر۔ (۱۸)

اتما شریر مین رہنے والا ہے شریر اس کے رہنے کا استھان ہے شریر مین رہنے والا اتما نِراکار نربکار ہے اتما کا کوئی آکار نہین ہے اُس مین کسی پرکار کا روپانتر (تبدیلی) بھی نہین ہے وہ ہمیشہ ایک حالت مین رہتا ہے وہ شوکشم ہے اس لیے عقل وغیرہ سے جانا بھی نہین جا سکتا وہ ناش رہت نِتیہ اناشی ہے مگر شریر ساکار ہے اُسکی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اُس مین روپانتر بھی ہوتا ہے غرضکہ وہ ناشوان ہے مطلب یہ ہے کہ شریر مین رہنے والے اتما کا کبھی بھی ناش نہین ہوتا مگر اُس کے رہنے کے استھان شریر کا ناش ہو جاتا ہے۔

جبکہ اصل چیز شریر مین رہنے والے اتما کا ناش کبھی ہوتا ہی نہین مگر اس رہنے والے کے مکان یعنی شریر کا ناش ہو جاتا ہے تب اسمین دُکھ کی کیا بات ہے پُرانا مکان جب ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیگا تب مکان مین رہنے والا جدید مکان مین جا رہیگا یہ تو اُلٹی خوشی کی بات ہے کہ پُرانی چیز کے عوض مین نئی ملجائیگی اس لیے ہی ارجن تجھے جو شوک موہ دکھ دے رہے ہین وہ تیری نافہمی ہے تو اصل اور نقل ناش رہت اور ناشوان کو نہین سمجھتا اب تو۔ تو سب کچھ سمجھ گیا ہوگا اب تجھے اتما کے نِتیہ اور اناشی ہونے مین سندیہہ نہ رہا ہوگا۔ شریر واستو مین کچھ نہین ہے دھوکھے کی ٹٹی ہے اُسے تو خواب کی سی مایا یا بازیگری کی کرامات سمجھ اصل چیز اتما کو جان جو ہمیشہ رہیگی جس کا کوئی ناش ہی نہین کر سکتا اب سب بھرم تیاگ کر کھڑا ہو اور یُدھ کر۔

آتما کا کسی کام سے تعلّق نہین ہے

بھگوان کہتے ہین کہ ہے ارجن تو اپنے مَن مین یہ سمجھتا ہے کہ بھیشم آدِ میرے ذریعہ یدّھ مین مارے جائین گے مین انکا مارنے والا ہونگا اور اُن کے مارنے کا پاپ تو مجھے ضرور ہی لگیگا سو تیرا یہ خیال جھوٹھا ہے۔ کس طرح۔؟

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम् ।
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते ॥१९॥

جو یہ سمجھتا ہے کہ اتما مارنے والا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ اتما مارا جاتا ہے وے دونون مورکھ ہین اتما نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ آپ مارا جاتا ہے۔ (۱۹)

جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ اتما اُس اتما کو مارنے والا ہے اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اتما اُس اتما سے مارا گیا ہے وے دونون ہی اگیانی ہین۔ انھین اتما کے نتیہ انباشی ہونے مین بشواس نہین ہے اتھوا جو یہ سمجھتا ہے کہ مین مارتا ہون یا شریر کے ناش ہونے پر یہ خیال کرتا ہے کہ مین مارا گیا ہون وے اہنکاری ہین وے اتما کے اصلی سروپ کو ٹھیک طور پر نہین جانتے وے غلطی پر ہونے سے اتما کو دیہہ سے الگ نہین جانتے اور اتما کے نتیہ انباشی ہونے کا خیال بھول کر نادانی سے اوٹ پٹانگ بکتے ہین اتما نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ آپ کسی سے مارا جاتا ہے اتما کرتا کرم بھاو سے رہت ہے اُسکا کسی کام سے سمبندھ نہین ہے جو ایسا سمجھتے ہین اُن سے پُن پاپ ہزارون کوس دور بھاگتے ہین اصل مین اتما کچھ نہین کرتا اس سے۔ ہے ارجن تو اتما کو اکرتا سمجھکر پاپ پُن کا خیال چھوڑ دے اور یدّھ کر۔

آتما مین کبھی تبدیلی نہین ہوتی

न जायते म्रियते वा कदाचि-

न्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः ।

अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो

न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ २० ॥

آتما نہ کبھی جنم لیتا ہے نہ کبھی مرتا ہے اسی پرکار ایسا بھی کبھی نہین ہوتا کہ وہ پہلے نہ ہو اور بعد کو ہو یا پہلے ہو اور بعد کو نہ ہو۔ اُس کا جنم ہی نہین ہوتا وہ ہمیشہ رہتا ہے اُس مین کمی بیشی نہین ہوتی وہ نیا نہین ہوا ہے بلکہ پراچین ہے شریر کے ناش ہونے پر بھی اُسکا ناش نہین ہوتا۔ (۲۰)

بھگوان نے یہان یہ دکھایا ہے کہ نہ آتما پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے اسکی اوستھا مین کوئی پھیر پھار نہین ہوتا معمولی بول چال مین مرا ہوا اُسے کہتے ہین جو ایک بار ہوکر پھر نہین ہوتا لیکن آتما ایک بار ہوکر پھر ہوتا ہے اس لیے اُسے مرا ہوا نہین کہہ سکتے۔ جو پہلے نہ ہوکر پیچھے ہوتا ہے اُسے پیدا ہوا کہتے ہین لیکن آتما پیدا نہین ہوتا ہی وہ شریر کی طرح پہلے نہ ہوکر نہین ہوتا اس سے اسے اجنما کہتے ہین کیونکہ وہ مرتا نہین ہے اس لیے اُسے نتیہ کہتے ہین اس کے شریر نہین ہے اس واسطے وہ کم و بیش نہین ہوتا آتما جیسا پراچین کال مین تھا ویسا ہی اب ہے اور آگے بھی ویسا ہی رہیگا۔ یہ سدا یکسان رہتا ہے شریر کے ناش ہونے پر بھی اُسکا ناش نہین ہوتا شریر کے روپانتر ہونے سے اسکا روپانتر نہین ہوتا۔

پیدا ہونا۔ استھتو۔ بڑھنا۔ روپانتر ہونا۔ گھٹنا۔ اور ناش ہونا یہ چھ بھاو وکار کہلاتے ہین یہ چھ دیہہ کے دھرم ہین یعنی شریر پیدا ہوتا ہے بڑھتا گھٹتا ہے اُسمین پھیر پھار ہوتا ہے اور اُس کا ناش ہوتا ہے شریر کی چھ اوستھائین ہین مگر آتما جیسا ہے ویسا ہی بنا رہتا ہے اُسمین کچھ بھی تبدیلی نہین ہوتی ساری دنیا ان چھ بھاو وکارون کے ادھین ہے لیکن آتما ان سب وکارون سے کچھ تعلق نہین رکھتا یہی بات بھگوان نے اس جگہ کہی ہے۔

گیانی کو کرم چھوڑنے پڑتے ہین

بھگوان نے اس ادھیاے کے ۱۹ شلوک مین کہا ہے کہ آتما نہ مارنے کی کریا کا کرتا ہے اور نہ کرم ہے اور اگلے شلوک مین اپنے کتھن کا کارن یہ تبلایا ہے کہ وہ بکارون سے رہت ہے اسپ رسے یہ سدھانت نکالتے ہین۔

वेदाविनाशिनं नित्यं य एनमजमव्ययम् ।
कथं स पुरुषः पार्थ कं घातयति हन्ति कम् ॥ २१ ॥

ہے ارجن جو اس آتما کو ابناشی نتیہ اجما اور بکار رہت جانتا ہے وہ کسی کو کیسے مار یا مروا سکتا ہے (۲۱)

جو سمجھتا ہے کہ آتما اتم بکار مرتیو سے رہت ابناشی ہے جو جانتا ہے کہ وہ ردپانتر رہت سناتن ہے جو سمجھتا ہے کہ وہ جنم اور مرتیو سے رہت ہے اجنما اور اکشے ہے پھر بھلا ایسا گیانی کس طرح مارتا ہے اتھوا دوسرے سے مروا سکتا ہے بھگوان نے جو کہا ہے کہ آتما کو ابناشی سناتن اجما اور اکشے جاننے والا گیانی نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی کو مرواتا ہے اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جس طرح گیانی مارنے والا اتھوا مروانے والا کام نہین کرتا اسی طرح وہ کوئی بھی کام نہین کرتا اس جگہ نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی کو مرواتا ہے اس سے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ وہ خالی مارنے و مروانے کا ہی کام نہین کرتا مگر اور سب کام کرتا ہے۔ بھگوان نے نہ مارنے اور نہ مروانے کی بات صرف اُداہرن کے طور پر کہی ہے اصل مین اُن کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آتما بکار رہت ہونے کے کارن سے گیانی کوئی کام نہین کرتا یعنی سب ہی کامون سے دور رہتا ہے۔

شنکا - بھگوان یون کہکر کہ کیسے ایسا آدمی مار سکتا ہے گیانی مین کرم کا ابھاو بتاتے ہین یعنی کہتے ہین کہ گیانی جس طرح مارنے اور مروانے کا کام نہین کرتا اُسی طرح وہ کوئی بھی کام نہین کرتا یہ بات تو سمجھ مین آگئی مگر ہم کو اسکا کوئی خاص سبب معلوم نہ ہوا۔

(جواب) ابھی کہہ آئے ہین کہ آتما بکار رہت ہے اُس کے بکار رہت ہونے کے کارن ہی وہ سب کامون سے الگ ہے کریا رہت ہے۔

(سوال) ٹھیک ہے یہ بات جو ابھی کہی گئی ہے لیکن یہ کوئی خاص کارن نہین ہے کیونکہ گیانی پُرش اور ہے اور بکار رہت آتما اور ہے یعنی بکار رہت آتما سے گیانی پُرش جُدا ہے یہ بات کوئی نہین کہہ سکتا کہ جو آدمی کسی اٹل وستو کو جان جاتا ہے وہ کوئی کام نہین کرتا۔

(جواب) یہ اعتراض بیجا ہے گیانی پُرش آتما سے بھِنّ ہے یعنی گیانی پُرش اور آتما ایک ہی ہین اُن مین علحدگی نہین ہے دیہ وغیرہ آدی کے سمُدائے سے سمبندھ نہین رکھتی اس واسطے جبکہ ہم اسباب کو منظور کرتے ہین تو ہم کو ماننا چاہیئے کہ گیانی پُرش اور آتما ایک ہی ہے وہ شریر سمُدائے کے انترگت نہین ہے وہ دو نرکار اور استھر ہے آتما کے اکرتو روپ ہونے کے کارن بھگوان صرف مارنے کی کریا کا ہی نشیدھ نہین کرتے لیکن اور اور سبھی کرمون کا نشیدھ کرتے ہین یعنی گیانی کے پکش مین کوئی بھی کام سمجھو نہین ٹھہراتے انکا کہنا ہے کہ گیانی صرف مارنے ہی کا کام نہین کرتا بلکہ اور بھی کوئی کام نہین کرتا اور بھات نہ وہ مارنیکا کام کرتا ہے اور نہ کوئی دوسرا کام کرتا ہے وہ سب کامون سے علحدہ ہے اور ایک دم کرتا رہت ہے گیانی کے واسطے کوئی کام نہین ہے۔

بار بار کہا گیا ہے کہ آتما بکار رہت اٹل ہے لشیون کے گرہن کرنے والی اندریان اور بدھی وغیرہ ہین لیکن لوگ آتما کو بُدھ کی برتی سے الگ نہ کرکے اگیان سے لشیون کا گرہن کرنے والا جانتے ہین اسی طرح آتما مین کسی بھی پرکار بکار دیا نتر یعنی تبدیر بھاو رہت ہونے پر بھی لوگ ناوانی کے کارن ہی اُسے گیانی سمجھتے ہین حقیقت مین وہ ایک رس ہے اسمین کوئی بکار یردھل نہین ہوتا اسلیے بھگوان نے کہا ہے کہ آتما کسی کریا کا کرتا ہے اور نہ پریوجک کرتا ہے وہ آکاش کے مانند ہمیشہ اٹل ہے اور کسی بھی کام کا کرنے والا نہین ہے اسی کارن سے گیانیون کو بھگوان سب کرمون سے الگ کہتے ہین اور شاستر مین جن کرمون کے کرنیکی آگیا ہے اُنھین اگیانیون کیلئے ٹھہراتے ہین مطلب یہ ہے کہ گیانیون کے لیے کوئی کام نہین ہے سارے کام اگیانیون کے لیے ہین۔

کرم کرنا اگیانیون کے لیے ہے

(شنکا) جس طرح کرم اگیانیون کے لیے ہین اُسی طرح گیانیون کے لیے گیان بھی ہے جس طرح پسی ہوئی چیز کو پیسنا فضول ہے اسی طرح گیان وان کو گیان دینا بے ارتھ ہے اس سے جان پڑتا ہے کہ کام اگیانیون کے لیے ہے انھو اگیانیون کے لیے یہ بھید بتانا مشکل ہے۔

(جواب) یہ شنکا ٹھیک نہین ہے کس کے کرنے کو کچھ ہے اور کسی کے کرنے کو کچھ نہین ہے ان دونون باتون سے علحدہ علحدہ بھید معلوم ہو جاتا ہے جیسے اگیانیون کو شاستر کی اگیاؤن کے ارتھ سمجھکر اگنی ہوتر وغیرہ کرم کرنے کے لیے ہین وہ سمجھتا ہے کہ مجھے اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ سمبندھی کرم کرنے ہین اس لیئے اُن کے بنے کی ضروری باتین مجھے جاننی چاہئے اُس کے علاوہ یہ بھی کہتا ہے کہ مین کرتا ہون میرا یہ دھرم ہے اسکے برخلاف اسی ادھیائے کے ۲۰ شلوک اور اُسکے آگے کے شلوکون مین اتما کے اصلی سروپ کے بارہ مین جیسی اپدیش پورن باتین بیان کی گئی ہین اُن کو اچھی طرح جان لینے اور سمجھ لینے پر کچھ بھی کام کرنیکو باقی نہین رہتا یعنے جو پرش اتما کے یتھارتھ سروپ کو جان جاتا ہے اور اس کی اصلی سروپ یا صورت کو پہچان لیتا ہے اور اُسے ابناشی نتیہ سناتن پورن نرنکار دیکھتا ہے سمجھتا ہی نہین بلکہ اسپر پختہ بشواس کر لیتا ہے اُسے کوئی کام کرنے کو نہین رہتا تا ہو وقت اس کے سوائے کوئی بات دل مین نہین اُٹھتی کہ اتما ایک ہے اور وہ اکرتا ہے اب جس بھید کے سمجھانے کی بات کہی گئی تھی وہ ابھی طرح شلوک سے سمجھ مین آسکتا ہے۔

اب رہی اس کی بات جو اتما کو کامون کا کرتا سمجھتا ہے اس کے دل مین ضرور یہ خیال پیدا ہوگا کہ مجھے یہ کام کرنا ہے جس منشیہ کی ایسی سمجھ ہے وہ کرم کرنے یوگیہ ہے شاسترون مین اُس کے لیے کام کرنیکی اگیا ہو ایسا آدمی جو اتما کو کامون کا کرتا جانتا ہے اگیانی ہے بھگوان نے اُسی ہی ادھیاے کے ۱۹۔ شلوک مین کہا ہے۔

جو یہ سمجھتا ہے کہ آتما مارنے والا ہے اور آتما مارا جاتا ہے وے دونون نادان ہین آتما نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ آپ مارا جاتا ہے اسی ادھیاے کے ۲۱ شلوک مین گیانی کی بات خاص روپ سے کہی گئی ہے اور اُس کے لیے ایسا آدمی کیسے مار سکتا ہے ان شبدون مین کامون کا تیاگ کیا گیا ہے اِس واسطے اُس گیانی پُرش کو جس نے نرنکار غیر متغیر آتما کو جان لیا ہے اور اُس پُرش کو جو صرف موکش مکتی چاہتا ہے صرف کامون کا تیاگ کرنا پڑتا ہے اِس لیے بھگوان گیانی سانکھیون اور اگیانی کرم کرنے والون کو دو فرقون مین تقسیم کرتے ہین اور اُنکو علیحدہ علیحدہ راستہ بتلاتے ہین اسی گیتا کے تیسرے ادھیاے کے شلوک ۳ مین بھگوان سانکھیہ والون کو گیان یوگ کی طرف اور یوگیون کو کرم یوگ کی راہ بتلاتے ہین اسی طرح بیاس جی اپنے پُتر سے کہتے ہین اب یہ ویدون کی دو راہین ہین ایک کرم کرنے کی راہ ہے اور دوسری اُس کے بعد کام تیاگنے کی راہ ہے بھگوان اس بھید کو بار بار اس گیتا شاستر مین سمجھا دینگے (دیکھو ادھیاے ۳ کے شلوک ۲۰ و ۲۶ اور پانچوین کے شلوک ۱۳ وغیرہ)

نرنکار آتما کا گیان ہونا کٹھن ہے

(شنکا) اس کے سمبندھ مین کچھ گمنٹی کی دنیا بھائی یون کہتے ہین کسی کے دل مین یہ بشواس پیدا نہین ہو سکتا کہ مین ادھکاری آتما ہون اور تیکی ہون اگر تا ہون سبھ جنم مرن وغیرہ بھاو سے نیارا ہون کیونکہ ان کا سارا سنسار ہے اُن کے ادھین مین نہین ہون اور ایسا گیان اور بشواس پیدا ہونے پر بھی سب کامون کے تیاگ دینے کی اگیا ہے۔

سلہ جو موکش چاہتا ہے اگر اسمین ابھی تک آتم گیان کا ابھاو ہے تو اسے شاستر کی اگیا انوسار کرم کرنا ضروری ہے اس پرکار شاستر کی اگیا انوسار کرم کرنے سے اُس کے گیان یوگ مین بادھا نہین پڑیگی۔

(جواب) اس موقع پر یہ شنکا درست نہین ہے اگر یہ ہی بات ہو تو شاستر کا اُپدیش برتھا ہوگا آتما نہ جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے وغیرہ۔ ایسے ایسے گیتا کے اپدیش بیکار ہو جاوینگے اُن اعتراض کرنے والون سے پوچھنا چاہیے کہ دھرم شاستر مین دھرم آدھرم کے استتو کا گیان اور دھرم یا ادھرم کرنے والے کے مرکر جنم لینے کی بات جس طرح کہی گئی ہے اُسی طرح آتما کے دوسرے کام واکرتاپن وا کیتا وغیرہ کی باتین کیون نہین کہی گئین۔

(شنکا) کیونکہ آتما تک اندریون مین سے کسی بھی اندری کی پہونچ نہین ہوسکتی۔

(جواب) یہ بات نہین ہے دھرم شاستر مین تو کہا ہے کہ وہ آتما صرف من سے جانا جاتا ہے من شم دم سے نرمل ہونا چاہیئے جس وقت من صاف وشدھ ہو جاتا ہے یا جبکہ انسان غیر من اور اندریون کو اپنے اختیار مین کر لیتا ہے اور گرو تھا دھرم شاستر کے اُپدیشون سے سچ سچا کرتا رہو جاتا ہے اُس وقت وہ آتما کو دیکھنے لگتا ہے شاستر اور انوان سے جب ہم آتما کی نربکارتا کا اپدیش پاتے ہین تب یہ کہنا کہ ایسا گیان نہین ہو سکتا آتما کے نربکار ہونے کا گیان ہونا غیر ممکن ہے۔

بدھمان کو گیان یوگ کا آشریہ لینا چاہیئے

یہ ماننا ہی ہوگا کہ اس پرکار جو گیان پیدا ہوتا ہے وہ اگیان کا ناش ضرور کرتا ہے اس اگیان کے بارہ مین بھگوان اسی ادھیائے کے ۱۹ وین اشلوک مین کہہ چکے ہین۔

وہان یہ اپدیش دیا گیا ہے کہ آتما کے مارنے کی کریا کا کرتا یا کرم کہنا اگیان کا پھل ہے یہ بات مارنے کی کریا کے علاوہ اور جسقدر کریا ہین سبھی کے سمبندھ مین کہی ہے کیونکہ آتما اکبکار یہ ہے اس لیے بدھمان یا گیانی کسی بھی کریا کا ساکشات یا پریوجک کرتا نہین ہے مطلب یہ ہے کہ گیانی یا بدھمان کا کسی بھی کام سے کچھ بھی سمبندھ نہین ہے

اُس کے کرنے کو کوئی کام نہین ہے۔
(سوال) تب اسکو کیا کرنا چاہیئے۔
(جواب) اسکا جواب بھگوان نے تیسری ادھیائے کے ۳ شلوک مین دیا ہے کہ سانکھیہ والون کو گیان یوگ کا سہارا لینا چاہیے اور کامون کے تیاگ کے بارہ مین بھگوان نے پانچوین ادھیائے کے ۱۳ شلوک مین کہا ہے شُدّھ انتہ کرن والا شریر کا مالک جیو من سے سارے کرمون کو تیاگ کر نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا نو دروازہ والے شریر روپی نگر مین سکھ سے رہتا ہے۔
(شنکا) اس جگہ شبد من سے یہ پرگسٹ ہوتا ہے کہ شریر اور بانی کے کامون کا تیاگ نہ کرنا چاہیئے۔
(جواب) نہین اس جگہ سارے کرمون کے تیاگ کی بات صاف صاف کہی ہے
(شنکا) سارے شبد سے سارے مانسک کرمون سے مطلب معلوم ہوتا ہے۔
(جواب) نہین شریر اور بانی کے سارے کامون کے پہلے من کام کرتا ہے من کے پہلے کام نکرنے کی حالت مین شریر اور بانی کے کرمون کا استتھو ہی نہین ہوتا
(شنکا) تب اُسمے اور بھی سارے مانسک من سمبندھی کامون کا تیاگ کر دینا چاہیئے صرف انکا تیاگ نہ کرنا چاہیئے جن کو شاستر اگیا نو سار شریر اور بانی کے کامون کے کرنے کے لیے ضرورت ہے۔
(جواب) نہین اُس جگہ یہ کہا ہے نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا۔
(شنکا) تب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھگوان نے جو سارے کرمون کا تیاگ کہا ہے وہ مرتے ہوئے منشیہ کے لیے کہا ہے زندہ آدمی کے لیے نہین۔
(جواب) نہین یہ بات نہین ہے اگر ایسی بات ہوتی تو ایسا نہ کہا جاتا۔ نو دروازہ کے نگر شریر مین رہتا ہے اس حالت مین اس بیان سے کچھ مطلب نہین نکلتا کوئی آدمی مرتا ہوا ساری حرکتین تیاگ دینے پر شریر مین رہتا ہوا نہین کہا جا سکتا۔

سِدّھانت یہ نکلتا ہے کہ جیسے آتم گیان ہو جائے کیول اسے تیاگ کا آسرا لینا چاہیے۔ ایسے آتم بدیا سیکھ لینے والے کو کاموں کی طرف رُخ کرنے کی ضرورت نہیں اس گیتا کے اگلے ادھیایوں میں جہاں آتما کا ذکر ہوگا۔ وہاں یہ ہی باتیں سمجھائی جائیں گی۔

آتما نربکار کس طرح ہے

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय
नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि
तथा शरीराणि विहाय जीर्णा-
न्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥२२॥

جس پرکار منشیہ پرانے پھٹے پارچہ کو پھینک کر نئے کپڑے پہنتا ہے اسی پرکار شریر کے اندر رہنے والا آتما پرانے شریر کو پھینک کر دوسرے نئے شریر کو دھارن کرتا ہے۔ (۲۲)

جس طرح منشیہ اس جگت میں پرانے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کو اتار کر الگ پھینک دیتا ہے اور اُن کی جگہ دوسرے جدید کپڑے پہن لیتا ہے اُسی طرح سنساری آدمی کے موافق شریر کے اندر رہنے والا آتما اپنے شریر کو چھوڑ کر شریر کی پرکار کے دُکھ پا کے دوسرے نئے شریر میں گُھس جاتا ہے۔

کپڑے ہی پرانے ہوتے ہیں پھٹے کٹے اور میلے ہوتے ہیں اُن کے روپ رنگ آدی میں تبدیلی ہوتی ہے مگر اُن کپڑوں کے پہننے والے میں کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوتی اسی طرح شریر بھی پیدا ہوتا ہے شریر ہی گھٹتا بڑھتا ہے شریر ہی پرانا اور دُربل ہوتا ہے اور اسکا ہی ناش ہوتا ہے مگر شریر روپی کپڑے کے پہننے والی آتما میں کوئی بکار یا تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس سے صاف طور پر سمجھ میں آتا ہے کہ شریر اور اندری آدی سے آتما علیحدہ ہے وہ اچھے سے اور سب بکاروں سے رہت نربکار ہے ارجن اب تو سمجھے آتما کے ابناشی اور نربکار ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا ہوگا

اور یہ بھی تم نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ آتما نہ کسی کریا کا کرتا ہے نہ پریرک ہے اور نہ کسی کریا کا کرم ہے۔ آتما کو نہ کوئی گھٹا سکتا ہے اور نہ کوئی اُس کو مار ہی سکتا ہے اب کیا تجھے آتما سے شریر کے الگ ہو جانے کا سوچ ہے یا یہ فکر ہے کہ نہ جانے آئندہ دوسرا شریر اس برتمان شریر سے اچھا ملیگا یا بُرا۔ اگر تیرے دل مین یہ فکر ابھی تک موجود ہی ہے تو اس فکر کو چھوڑ ایسی باتون کی چنتا پاپیون کو ہونی چاہئے۔ دھرماتماؤن کو ایسے سوچ بچار کی ضرورت نہین کیونکہ دھرماتماؤن کو اُن کے پُن پھل کے باعث اچھے اچھے دیوتاؤن کے شریر ملتے ہین انھین دیولوک مین اس سنسار سے بھی بڑھیا بڑھیا سکھ بھوگ کے سامان ملتے ہین جو لوگ پاپ اور پُن دونون کرتے ہین انھین اسی لوک مین منشیہ شریر ملتے ہین لیکن پاپ ہی پاپ کرنے والے کو اُن کے پاپ کے انوسار نرک کا شریر ملتا ہے پاپیون کو بھی سانپ بچھو مگر مچھ یا مُہری کے کیڑے وغیرہ کی جون ملتی ہے جو برہم بدیا نہین جانتے اور اُتم اُتم سکھ بھوگون کی خواہش رکھتے ہین اُن کے پراپت کرنے کے لیے انیک پرکار کے دھرم پُن وغیرہ کرتے ہین انھین اُن کے پُن انوسار دیو شریر ملتے ہین اور اگر وے ایک طرف پُن کرتے ہین اور ساتھ ہی پاپ بھی کرتے ہین تو انھین منشیہ شریر ملتے ہین مطلب یہ ہے کہ پاپی اور پُن آتما سب کو ایک شریر کے بعد دوسرا شریر ضرور ملتا ہے اس لیے اچھے بُرے شریر کے لیے سوچ کرنا محض نادانی ہے۔

گیانی پُرش منشیہ شریر تو منشیہ شریر دیو شریر کو بھی پسند نہین کرتے شریر نہ ملے اس کے لیے وے برہم بدیا سیکھتے ہین رات دن برہم مین ہی لین رہتے ہین برہم بدیا مین کامل ہونے والے گیانیون کو شریر بندھن سے چھٹکارا ملجاتا ہے بلکہ پرم پد موکش ملجاتی ہے

ہے ارجن بھیشم درون بڑے مہا پُرش ہین انھون نے سب اچھے ہی اچھے پُن کرم کئے ہین بھیشم نے اپنے پتا کے سکھ دینے کے واسطے تمام عمر کام دیو کو اپنے اختیار مین رکھا درونا چاریہ نے بھی خوب تپسیا کر کے اپنے شریر کو دربل کر ڈالا ایسے مہاپرشون کو بلا شک اُتم شریر ملین گے مگر جبتک وے لوگ اس شریر کو نہ چھوڑینگے تب تک ان کو اسے اچھے

کاموں کا پھل نہ ملیگا اسلیے انکے اِن شریرون کا ناش ہونا ضروری ہے -
اُن کے یہ برتان شریر سُرگ سکھ بھوگنے مین رُکاوٹ پیدا کرتے ہین پس ہے ارجن
تو اُن کے سچی بھلائی پر نظر رکھ کر اُن کے شریرون کو ناش کر ڈال تاکہ وے آیندہ اچھے اچھے
شریر پاوین اور الوکِک سُکھ بھوگین -

کن کارنون سے آتما ہمیشہ نِرلکار ہی

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः ॥ २३ ॥

اِسے ششتر چھید نہین سکتے اگن جلا نہین سکتی پانی گلا نہین سکتا اور ہوا سُکھا
نہین سکتی - (۲۳) -
اس آتما کے انگ پرتینگ نہین ہین اس لیے تلوار وغیرہ ہتھیار اسے کاٹکر ٹکڑے
ٹکڑے نہین کر سکتے اسی طرح آگ بھی جلاکر راکھ نہین کر سکتی پانی اسے گلا نہین سکتا-
جو چیز کتنے ہی حصون کے جوڑنے سے بنتی ہے پانی زور سے گلا گلا کر اُن حصون کو
الگ الگ کر دیتا ہے لیکن آتما ابھاگ رہت ہے اس لیے پانی کا بھی اس پر کچھ قابو نہین چلتا
جس چیز مین نمی ہوتی ہے اُسے ہوا خشک کر کے ناش کر ڈالتی ہے لیکن اسمین وہ بات
نہین ہے اس لیے ہوا بھی اُسکا کچھ بگاڑ نہین کر سکتی اس سے آتما سرتھا نرلکار ہی

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च ।
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः ॥ २४॥

یہ نہ تو کاٹا جا سکتا ہے نہ جلایا جا سکتا ہے نہ بھگویا جا سکتا ہے نہ سکھایا جا سکتا ہے یہ
حقیقیہ سرب بیاپک اٹل اچل اور سناتن ہے - (۲۴) -
اس اتما کو تلوار وغیرہ ہتھیار کاٹ نہین سکتے- اس لیے یہ نتیہ ہے سرب بیاپک ہی ہے سو
بیاپک ہوا سیلیے ستھون کی طرح اٹل ہے یہ اٹل ہے اس لیے اچل ہے یہ کسی کارن سے

پیدا نہین ہوا ہے جدید نہین ہے اِس لیے یہہ سناتن ہے یعنے اس کا شروع اور آخر (آدِ انت) نہین ہے۔

خلاصہ۔ بھگوان نے اس ادھیائے کے بیسوین شلوک مین آتما کو سناتن اور نربکار آدِ کہا ہے اسلیے بعد اِن چار شلوکون مین بھی یہ ہی بات گھما پھرا کر سمجھائی ہے جدید بات کچھ نہین کہی ہے اس سے پُنرکت دوش معلوم ہوتا ہے اصل مین اِسے دوش نہ سمجھنا چاہیئے آتما کا سُروپ بڑی مشکل سے سمجھ مین آتا ہے آتما کا جاننا سہل نہین ہے اس لیے بھگوان ایک ہی بات کو بار بار کئی طرح کے شبدون مین کہتے ہین کہ جس سے سنساری لوگ کسی نہ کسی طرح تتو کی بات سمجھ جاوین اور اُن کا سنسار بندھن سے پیچھا چھوٹ جائے

شوک کو استھان نہین ہے

अव्यक्तोऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते ।
तस्मादेवं विदित्वैनं नानुशोचितुमर्हसि ॥ २५ ॥

کہتے ہین کہ آتما ابکیت اچنتیہ اور ابکار یہ ہے اس لیے اُسے ایسا سمجھ کر تجھے شوک نہ کرنا چاہیئے (۲۵)

آتما ابکیت اپرگھٹ مورتی رہت ہے یعنے ظاہر نہین ہے اور وہ مورتمان بھی نہین ہے اِسلیے اُسے آنکھ سے دیکھ نہین سکتے آنکھ ہی کیا کسی بھی اندری سے اُسے ہم جان نہین سکتے وہ اچنتیہ ہے اس لیے اُسکی صورت بھی دھیان مین نہین آتی جو چیز اندریون سے جانی جاتی ہے اسی کا منشیہ دھیان یا خیال کرسکتا ہے لیکن تمام سبھی اندریون کی پہونچ سے باہر ہے یعنے بیہ لسندر اچنتیہ ہے وہ ابکار یہ ہے اسمین بکار یعنے پھیر پھار نہین ہوتا وہ کوئی دودھ جیسی چیز نہین ہے کہ اس مین ذرا سا دہی ملانے سے اُسکی شکل بدل جائے وہ اس کارن سے بھی ابکار یہ ہے کہ

اس کے حصّے نہین ہین جس چیز کے حصّے نہین ہوتے اُس کی تبدیلی ہو ہی نہین سکتی کیونکہ آتما بکار رہت ہے اُس مین کسی طرح کی تبدیلی نہین ہوسکتی۔ آتما کو نتیہ سرب بیاپک اٹل اچل سناتن ابیکت اچنتیہ ابکار یہ سمجھکر تو شوک کو چھوڑ دے اور یہ بھی مت سمجھ کہ تو انکا مارنے والا ہے اور وے تیرے ذریعہ سے مارے گئے ہین۔

خلاصہ۔ آتم گیان ایسا کٹھن بشے ہے کہ بھگوان کے اسقدر سمجھانے پر بھی ارجن اپنے من مین سوچتا ہے کہ آتما ہے تو نتیہ ابناشی مگر اسے یہ چولا چھوڑنے اور نیا دھارن کرنے کے وقت دُکھ تو ضرور ہی ہوتا ہوگا اس یُدھ کشیتر مین موت تو نشچت ہے اگر یُدھ مین میرے بھائی بند مارے گئے تو وے ضرور ہی دُکھی ہون گے اور اسی سے میرا شوک دور نہین ہوتا بھگوان ارجن کے من کی تاڑ گئے اس لیے وے اب آتما کو نتیہ نہ مانکر ارجن کو سمجھاتے ہین۔

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम् ।
तथापि त्वं महाबाहो नैवं शोचितुमर्हसि ॥ २६ ॥

اگر تو اس آتما کو ہمیشہ جنم لینے والا اور سدا مرنے والا مانتا ہے تو بھی ہے مہاباہو ارجن تجھے شوک نہ کرنا چاہیے۔ (۲۶)

ہے ارجن اگر تو سادھارن لوگون کی طرح آتما کو دیہہ کے ساتھ بارمبار جنما ہوا اور دیہہ کے ناش کے ساتھ بارمبار مرا ہوا سمجھتا ہے یعنے یہ جانتا ہے کہ شریر کے تیار ہوتے ہی اُس کے ساتھ ہی آتما پیدا ہو جاتا ہے اور شریر کے ناش ہونے پر آتما بھی ناش ہو جاتا ہے مگر اُس کے مرنے اور جنم لینے کا کام برابر جاری رہتا ہے اگر تیرا ایسا خیال ہے تو بھی تجھے شوک نہ کرنا چاہیے کیونکہ جس نے جنم لیا ہے اُس کی مرتیو اٹل ہے اور جو مر گیا ہے اس کا جنم لینا اٹل ہے۔

اگر تو اس استھول شریر کو ہی آتما مانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ شریر بارمبار مرتا ہے اور پیدا ہوتا ہے تو اس اوستھا مین بھی تجھے شوک نہ کرنا چاہیے کیونکہ تیرے اس خیال سے ہی صاف ظاہر ہے کہ مر کر ضرور ہی جنم لینا پڑتا ہے اور پیدا ہو کر ضرور ہی مرنا پڑتا ہے ایسی حالت

مین بھی موت زندگی اٹل ہین مرنا اور جنم لینا ضروری ہے جو بات کسی طرح ٹل نہین سکتی اُس کے لیے شوک کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

تیرا یہ خیال کرا ایک دفعہ مرکر ہمیشہ کو مرجاتا ہے ٹھیک نہین ہے کیونکہ منشیہ پہلے جنم مین جو برُے بھلے کرم کرتا ہے اُس کے پھل بھوگنے کو جنم لیتا ہے اور جو کرم اس جنم مین کرتا ہے اُس کے پھل بھوگنے کو اُسے ضرور ہی مرکر جنم لینا ہوتا ہے۔

بنا کرم پھل بھوگے پیچھا نہین چھوٹتا جس کو گیان ہوجاتا ہے جو آتما کو کرتا نہ مانکر کرم کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہی ایک بار مرکر سدا کو مرجاتا ہے یعنے پھر جنم نہین لیتا مطلب یہ ہے کہ جبتک مکت نہین ہوجاتی اس کو بارمبار جنم لینا اور مرنا ہی پڑتا ہے۔ یہی بھگوان کہتے ہین۔

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ।
तस्मादपरिहार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि ॥ २७ ॥

جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور ہی مریگا اور جو مرگیا ہے وہ ضرور ہی پیدا ہوگا اس لیے تجھے اس اٹل ہونہار بات پر سوچ نہ کرنا چاہیے۔ (۲۷)

ہے ارجن جس نے جنم لیا ہے اس کی موت ضرور ہوگی جو مرگیا ہے اس کا جنم ضرور ہوگا جنم لینے والے کو ہم اپنی آنکھون سے مرتے دیکھتے ہین اسلیے اس بارہ مین پرمان کی ضرورت نہین ہے اب رہی یہ بات کہ جو مرگئے ہین یا مرینگے انھین ضرور دوسرا جنم لینا ہوگا کیونکہ انھون نے اپنے پہلے جنم کے کرمون کے بھوگنے کیلئے یہ برتمان جنم لیا تھا جب اُسکے پہلے جنم کے کرمون کا ناش ہوگیا تب وے مرگئے اب اس جنم مین جو انھون نے کرم کیے ہین اُنکو بغیر پھر جنم لیے نہ بھوگ سکینگے بنا کرمون کے پھل بھوگ کیے پنڈ نہین چھوٹتا یعنے جو مرگئے ہین اور مرینگے انھین ضرور ہی جنم لینا ہوگا اور اپنے اس برتمان جنم کے کرمون کے پھل بھوگنے ہونگے۔ اس سے یہ سدھانت نکلتا ہے کہ جبتک جیو کرم بندھن مین بندھا رہتا ہے جبتک اُسکی موکش نہین ہوتی تب تک اس کو بارمبار پیدا ہونا اور مرنا ہوتا ہے جنم اور مرن ضرور ہونیوالا ہے جس کا علاج نہین ہے جو اٹل ہے اسکا سوچ مور کھتا کے سوا اور کیا ہے اگر

تو ان بھیشم آدی سے نہین لڑیگا تو بھی یہ تو اپنے پورب جنم کے کرمون کے پورے ہو جانے کے کارن ضرور ہی مرینگے ان کو اپنے اس شریر سے ضرور ہی الگ ہونا پڑیگا کیونکہ جس نے جنم لیا ہے اُس کی مرتیو ضرور ہو گی جب جنم لینے والے کی موت اٹل ہے اسکو کوئی بچا نہین سکتا تب پھر شوک کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

بھگوان کے اسقدر سمجھانے بجھانے پر ارجن من مین کہنے لگا اب مین خوب اچھی طرح سمجھ گیا کہ آتما شریر مین رہنے والا نتیہ ہے اُس کا ناش ہو ہی نہین سکتا مین اب آتما کے لیے رنج نہ کرونگا مگر مجھے ان پرتھوی جل اگن وغیرہ سے بنے ہوے شریرون کا شوک تو ضرور ستاتا رہیگا۔ بھگوان ارجن کے من کی جانکر آگے سمجھاتے ہین کہ شریر اور آتما کو تو الگ الگ سمجھتا ہے۔ یہ بھی جانتا ہے کہ سب شریرون مین ایک ہی آتما ہے آتما کا نہ نام ہے اور نہ روپ ہے جب آتما شریر مین آتا ہے تب شریر کا نام اور روپ ہوتا ہے شریر کو ہی چاچا بھائی سالا وغیرہ نام سے تمھارا ارجن یدھشٹھر وغیرہ نامون سے پکارتے ہین اس شریر کے لیے تو شوک مت کر سیونک۔

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत ।
अव्यक्तनिधनान्येव तत्र का परिदेवना ॥ २८ ॥

شریر کا آدی ابیکت ہے مدھ بیکت ہے اور انکا انت بھی ابیکت ہے پھر اُنکے بنشے مین شوک کرنے کی کون بات ہے یعنے یہ شریر شروع مین نظر نہین آتے ہین درمیان مین دکھائی دیتے ہین اور آخر مین مرنے بعد پھر نہین دکھائی دیتے پھر اُن کے لیے شوک کیون کرین۔ (۲۸)

اشٹوا

پرانی شروع مین ابیکت یعنے پوشیدہ ہی رہتے ہین ارتھات وے کسی کو دکھائی نہین دیتے درمیان مین نظر آتے ہین اور مرنے پر پھر گم ہو جاتے ہین اسمین شوک کرنے کی کیا بات ہے۔

اٹھوا

ہے ارجن پیدا ہونے کی پیشتر بھیشم وردن آدِ کا نام روپ کچھ بھی نہ تھا اور مرتیو کے بعد بھی کچھ نہ رہیگا صرف درمیانی حالت مین نام روپ آدِ دکھائی دیتے ہین ایسون کے لیے شوک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہے ارجن جن کو تو بھیشم وردن وادا چاچا بیٹا پوتا کہتا ہے یہ اٹھول شریر ہے یہ سب پرتھوی جل ہوا اگن اور اکاش ان پانچ تتون کے یوگ سے بنے ہین پیدا ہونے کے پہلے پھر ہم کو نہین دیکھتے تھے پیدا ہونے کے بعد اب ہم کو دیکھتے ہین اسی طرح ناش ہونے کے بعد پھر نظر نہ آوینگے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ شروع مین نہین دیکھتے درمیان مین دیکھتے ہین اور مرنے بعد آخر مین پھر غائب ہو جاتے ہین جو چیز شروع اور آخر مین نظر نہ آوے صرف درمیان مین دکھائی دے اُسے کچھ نہ سمجھنا چاہیے خواب مین جو چیز دکھائی دیتی ہے وہ خواب کے پہلے اور خواب کے بعد جاگنے پر دکھائی نہین دیتی ہے خواب کی چیز ادِ کال اور انت کال مین نہین دکھائی دیتی صرف درمیانی اوستھا حالت خواب مین نظر آتی ہین اس طرح یہ پرانی آدِ کال اور انت کال مین نہین دکھائی دیتے صرف حصہ کال مین جب پیدا ہوتے ہین نظر آتے ہین اب ہر شخص اچھی طرح جان سکتا ہے کہ استری پتر باپ دادا سالے خسر اور بیٹے پوتے آدِ خواب کے مانند ہین جو بات خواب کی چیزون مین ہے وہی اُن مین بھی ہے سپن کی چیزون کے واسطے مورکھ بھی سوچ نہین کرتا پس جو چیزین سپن کی چیزون کے سمان ہین اُن کے لیے کون شوک کریگا۔

خواب مین جو ہم دیکھتے ہین وہ سپن اوستھا مین ہی دکھائی دیتا ہے سپن کی ادل اوستھا اور سپن کے بعد کی اوستھا یعنے جاگرت اوستھا مین وہ ہمین نہین دکھائی دیتا خواب مین ہم نے ایک سندر سُرگ کی اپسرا دیکھی تھی کیسی سندر ہی اور وہی استری ہم نے سپن کے بیشتر نہین دیکھی تھی اور اب ہم جاگ گئے ہماری آنکھین کھل گئی ہین تو اِس وقت وہ نظر نہین آتی اس لیے ہم کو اُس سندری کے واسطے کچھ سوچ یا فکر

نہ کرنا چاہیے اگر وہ کچھ چیز حقیقت مین ہوتی تو خواب سے پہلے بھی دکھتی اور آنکھ کھولنے پر بھی نظر آتی وہ پہلے نہین تھی اور اب بھی نہین ہے صرف درمیان مین نظر آگئی اس لیے وہ بھرم کے سوا اور کچھ بھی نہین ہے اسی طرح یہ دادا گرو سالے سسر وغیرہ پہلے تم نے نہین دیکھے اس وقت تم ان کو دیکھ رہے ہو مگر ناش ہونے یا مرنے کے بعد پھر نہ دیکھو گے یہ خواب کی چیزون کی طرح ہین انیتیہ اور ناش وان ہین۔ یہ شریر مٹی جل اگن بایو اور اکاش ان پانچ تتون کے یوگ سے بنا ہے ناش ہونے مرنے پر پھر اُن مین مل جاویگا یہ پرتھوی (مٹی) جل اگن وغیرہ پانچ تتو بھی جب ابیکت چیتن سے پیدا ہوئی ہین پرلے کال مین پھر اُسی مین سماہین گے۔

برہدارنیک کے چوتھے براہمن مین لکھا ہے کہ یہ جگت اپنے پیدایش کے پہلے نہین دکھتا تھا سرشٹی رچنا کے وقت یہ نام اور روپ سے پرگٹ ہوا جو اپنے درمیانی حالت مین سب کو دکھ رہا ہے بعد از ان جس سے پیدا ہوا ہے اُسی مین سماجائے گا جب اس پرتھوی وغیرہ کی ہی کوئی گنتی نہین ہے تب ان تُچھ شریرون کی کیا بات ہے خوب یاد رکھیے کہ سنسار سپن کی سی مایا ہے۔ اصل مین یہ کچھ نہین ہے بھرم ایسا دکھلائی دیتا ہے تو اسی ٹھیک سیپی کی چاندی یا رسی کے سانپ کے مانند جھوٹھا تصور کر اور اس ناشوان سنسار کے لیے ہرگز رنج نہ کر۔

مہابھارت کے استری پرب کی ادھیائے ۲۔ اشلوک ۱۳ مین بھی ایسا ہی لکھا ہے وہ ابیکت سے آیا اور اُس ہی ابیکت مین پھر چلا گیا وہ نہ تیرا ہے اور نہ تو اُس کا ہے پھر برتھا شوک کیون کرتا ہے جو چیزین بازیگر کی مایا کے سمان پہلے دکھائی نہین دیتین درمیان مین نظر آتی ہین اور آخر مین پھر غایب ہو جاتی ہین اُن کے واسطے دکھ کرنے کی کون سی ضرورت ہے۔

آتما کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔ یہ کوئی سنساری چیز کی طرح نہین ہے جو جلدی سمجھ مین آجاوے آتما جلدی سمجھ مین کیون نہین آتا۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेनमाश्चर्यवद्वदति तथैव चान्यः ।
आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित् ॥ २९ ॥

اس آتما کو کوئی آشچریہ جنک چیز کی طرح دیکھتا ہے کوئی اسے عجائب چیز کی طرح بتاتا ہے کوئی آشچریہ جنک چیز کی طرح سنتا ہے۔ سنکر بھی کوئی اسے سچ مچ نہیں سمجھتا۔

اتھوا

کوئی آتما کو اس طرح دیکھتا ہے مانو یہ کوئی آشچریہ پیدا کرنے والی چیز ہے کوئی اسکے بارہ مین آشچریہ پیدا کرنے والی چیز کی سی باتین کرتا ہے کوئی اس کے بارہ مین سنکر اسی کو آشچریہ پیدا کرنے والی چیز کی طرح جانتا ہے مگر دیکھکر کہکر سنکر بھی اسے کوئی ٹھیک ٹھیک نہین سمجھتا۔

ایک آتما کو آشچریہ جنک چیز کی طرح ادبھت عجیب چیز کے مانند یکایک دیکھی ہوئی چیز کے موافق بغیر دیکھی ہوئی چیز کی طرح دیکھتا ہے دوسرا اسکے بشے مین ایسی باتین کہتا ہے مانون کوئی تعجب انگیز چیز ہے کوئی اس کے بارہ مین اس طرح سنتا ہے گویا وہ کوئی ادبھت چمتکارک چیز ہے مگر اسے دیکھکر سنکر اور کہہ کر بھی اُسے کوئی شخص بھی بالکل نہین سمجھتا کہ وہ کوئی لوکک پدارتھ نہین ہے جو سہج ہی سمجھ مین آجاوے درحقیقت وہ الوکک اور آشچریہ پیدا کرنے والی بستو ہے وہ ابکت اچنتیہ اور اوکاریہ ہے اس لیے وہ اندریون اور انتہ کرن کی رسائی کے باہر ہے اس کا دیکھنا سننا کہنا جاننا اور انوبھو کرنا بڑا مشکل ہے۔

جو آتما کو آشچریہ جیسی چیز کی طرح دیکھتا ہے اُس کے بارہ مین کہتا اور سنتا ہے ایسا آدمی ہزارون مین ایک پایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آتما کا جاننا بڑا کٹھن کام ہے۔

مادھواچاریہ کرت بھاشیہ مین لکھا ہے جو اس آتما کو اج اور اویناشی پرماتما کی پرتیمورت جانتا ہے اور اس کو تتپت رد پ سے اسی پرماتما کے ادھین جانتا ہے ایسا آدمی ہی سچ مچ آشچریہ ہے اسیطرح ایسا آدمی جو اُس آتما کی چرچا کرتا ہے اتھوا

اُس کے بارہ مین سنتا ہے وہ بڑی مشکل سے کہین ملتا ہے۔

یونتو ہر شخص جب وہ اپنے ہی آتما کے بشے مین سوچتا اور کہتا ہے تب آتما کو سمجھتا ہوا معلوم ہوتا ہے ایسی حالت مین ہم کس طرح کہہ سکتے ہین کہ آتما کو جاننے اور سمجھنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے معمولی طور پر آتما کے بشے کی باتین کوئی سُن سکتا ہو اُسے دیکھ سکتا ہو اور اُسکی چرچا بھی کرسکتا ہے لیکن آتما کا یتھارتھ سُروپ ٹھیک طرح پر اور پورے طور سے سمجھنے اور جاننے والا سچ مُچ ہی بڑی مشکل سے ملتا ہے جو جیو ایشور کی پرت مورت ہے اُسکا روپ ہے اسکا عکس ہے اُس کو جیو سمجھنے والا ہی مشکل سے ملتا ہے تب اُس مہا مہاوان پرتاپی ایشور اور اُس کی شکتیون کے سمجھنے اور جاننے والا کوئی شاید ہی سلے۔

بھگوان نے اس ادھیاے کے ۱۱ شلوک سے آتما اور اناتما کا تذکرہ اُٹھایا تھا اب وے ۳۰ شلوک مین اس طرح ختم کرتے ہین۔

देही नित्यमवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत ।
तस्मात्सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितुमर्हसि ॥३०॥

ہر ایک پرانی کے شریر مین رہنے والا آتما سدا غیر فانی ہے اس لیے ہی بھارت تجھے کسی پرانی کے لیے شوک نہ کرنا چاہیے۔ (۳۰)

خواہ کسی بھی پرانی کا شریر ناش کیون نہ ہو جائے مگر آتما کا ناش کبھی نہین ہو سکتا تب تجھے کسی پرانی کے لیے خواہ بھیشم ہو یا اور کوئی ہو ہرگز شوک نہ کرنا چاہیے مطلب یہ ہے کہ آتما تو ابناشی ہے۔ اُس کا ناش کبھی ہوتی نہین سکتا اس لیے آتما کے لیے شوک کرنے کی ضرورت نہین رہی اپنے شریر کی بات سو یہ تو ناشوان ہے ہی ایک نہ ایک دن ضرور ناش ہوگا اس کا ناش اٹل ہے پھر اس کے واسطے بھی شوک کرنا لاحاصل ہے۔

چھتریون کو یُدّہ کرنا ضروری ہے

بھگوان نے یہ بات تو ثابت کر ہی دی ہے کہ آتما اور شریر کے لیے شوک موہ کرنا برتھا ہے اب وے یہ دکھاتے ہین کہ چھتری دھرم کے انوسار چھتریون کو یُدّھ کرنے سے پاپ نہین لگتا بلکہ یُدّھ کرنا اُنکا خاص دھرم ہے بلکہ یُدّھ چھتریون کے لیے سُرگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے -

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकंपितुमर्हसि ।
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य न विद्यते॥३१॥

اپنے چھتری دھرم کا خیال نہ کر کے بھی تجھے یُدّھ سے نہ ہچکچانا چاہیے کیونکہ چھتریون کے لیے دھرم یُدّھ سے بڑھ کر کوئی اُتّم کام نہین ہے (۳۱)

آتما اَبناشی ہے اُس کا ناش کبھی نہین ہوسکتا شریر کا ناش ضرور ہونے والا ہے ان باتون کو بچار کر ہی تجھے شوک موہ سے الگ رہنا چاہیے بلکہ یُدّھ کو چھتریون کا خاص دھرم جانکر بھی تجھے شوک موہ سے رہت ہونا چاہیے یُدّھ سے مُنھ موڑنا لڑائی مین پیٹھ نہ دکھانا یہ چھتریون کا خاص دھرم ہے -

یُدّھ کو ادھرم سمجھکر اُس مین ادھرم کی جھوٹھی کلپنا کر کے تجھے یُدّھ سے مُنھ پھیرنا نہ چاہیے -

تو نے کہا ہے کہ اپنے ہی بھائی بندھون یا رشتہ دارون کے مارنے سے مجھے سکھ نہ ہوگا بھیشم درون وغیرہ کو تین لوک کے راج کے واسطے بھی نہین مار سکتا اُن کے مارنے سے بھیکھ مانگ کر رہنا اچھا ہے سو تیری ان باتون سے جان پڑتا ہے کہ تو نے شاستر کی باتون پر ذرا بھی بچار نہین کیا اگر تو شاستر پر خیال رکھکر کچھ کہتا تو وہ اس بھانت بیہودہ نہ ہوتا تیری پچھلی باتون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تجھے شاستر کا بھی ٹھیک ٹھیک گیان نہین ہے منو نے اپنی سنگھتا کے ساتوین ادھیاے مین یہی بات کہی ہے -

समोत्तमाधमै राज्ञा चाहूतः पालयन्प्रजाः ।
न निवर्त्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥
संग्रामेष्वनिवर्तित्वं प्रजानां चैव पालनम् ।
शुश्रूषा ब्राह्मणानां च राज्ञां श्रेयस्करं परम् ॥ ८८॥

پرجاؤن کو پالن کرنے والے راجا کو اگر سمان بل والے یا ادھک بل والے یا کم طاقت والے رڑنے کو للکارین تو اُسے اپنے چھتری دھرم کو یاد رکھ کر رڑائی سے مُنھہ نہ موڑنا چاہیے یُدّھ مین پُشت نہ دکھانا پرجا کا پالن کرنا اور براہمنون کی سیوا کرنا یہ تینون کام راجہ کی بہت ہی بھلائی کرنے والے ہین۔

ہے ارجن ہر طرح بچارنے پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تو اپنے چھتری دھرم کو بچار کر یُدّھ سے مُنھہ مت موڑ کیونکہ یُدّھ ہی تیرا سرب اُدتم دھرم ہے اسمین ڈرنے گھبرانے اور کانپنے کی کوئی بات نہین ہے چھتریون کے لیے دھرم یُدّھ سے بڑھکر اور اُتّم کوئی کام نہین ہے۔

اس یُدّھ مین رڑنے سے کیا لابھ ہے؟

سو بھگوان کہتے ہین

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ।
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥ ३२॥

ہے پارتھ بنا کوشش کے اپنے آپ ملا ہوا یُدّھ کرنے کا ایسا موقع کھُلا ہوا سرگ کا دروازہ ہے ایسا موقع بھاگوان چھتریون کے ہی ہاتھ لگتا ہے۔ (۳۲)

ہے ارجن بغیر تدبیر کوشش و چیشٹا کے دیو یوگ سے ایسا یُدّھ کا موقع تجھے ملا ہے اگر اس یُدّھ مین تو جیتے گا تو تجھے ساری پرتھوی کا راج اور جس ملے گا اگر اس یُدّھ مین تو رڑتا ہوا مر گیا تو بنا روک ٹوک سرگ مین جائے گا تو پُنیہ وان ہے اسی سے تجھے ایسا موقع ملا ہے یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دے۔

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ।
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥ ३३ ॥

لیکن اگر تو اس دھرم یُدّھ مین نہین لڑیگا تو اپنے دھرم اور کیرت سے ہاتھ دھوکر پاپ کا بھاگی بنیگا۔ (۳۳)

ہے ارجُن تو چھتری ہے اور چھتری کا خاص دھرم لڑنا ہے یُدّھ کا موقع بھی تیرے ہاتھ خوب آیا ہے ایسا موقع بھاگوان چھتریون کو ہی ملتا ہے اگر اس موقع پر تو نہ لڑیگا تو تیرا چھتری دھرم ناش ہوجاویگا ساتھ ہی تو نے جو دیش دیشانتر کے مہابلی بہی پالون کو پراجیت کر کے تھاشاکتسات ایشور کرات روپ مہادیوجی سے یُدّھ کر کے جو اچل کیرت پراپت کی ہے وہ خاک مین ملجاویگی اس کے علاوہ سب کچھ کھوکر بھی تجھے پاپ کا بھاگی بننا ہوگا تیرے لڑنے یا نہ لڑنے پر ہی یُدّھ کا دارومدار نہین ہے تیرے نہ لڑنے سے یُدّھ رُک نہ جائیگا دُریودھن وغیرہ تو بغیر لڑے نہ مانینگے وہ لوگ تیرے مارڈالنے مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھین گے اگر تجھے وے لوگ مارڈالین گے تو ساری پرتھوی کا بے کھٹکے راج کرینگے اور ساتھ ہی تیرے کئے ہوئے پُنیہ کے بھاگی ہونگے تو اپنا دھرم اپنی کیرت کھوکر اُن کے کیے ہوئے پاپون کا بھاگی ہوگا منو نے اپنی سنگھتا کے ساتوین ادھیاے مین کہا ہے۔

यस्तु भीतः परावृत्तः संग्रामे हन्यते परैः ।
भर्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ६४ ॥
यच्चास्य सुकृतं किञ्चिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ ६५ ॥

لڑائی کے میدان سے ڈرکر بھاگا ہوا آدمی اگر دشمن دوارا مارا جاتا ہے تو وہ مارنے والے کے سب پاپون کا بھاگی بنتا ہے لڑائی سے بھاگے ہوئے اور مارے جانے والے پُرش نے سُرگ وغیرہ پانے کی کامنا سے جو پُنیہ کرم کیئے تھے اُن کا مالک مارنے والا ہوتا ہے اِن سب باتون پر غور کر کے آئے ہوئے یُدّھ سے منھ نہ موڑ یُدّھ سے

بھکھ ہونے پر تو اپنے دھرم اور کیرتی سے ہاتھ بھی نہ دھوئیگا بلکہ اور بھی چند بُرائیاں ہونگی!

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम् ।
सम्भावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥ ३४ ॥

منشیہ ہمیشہ ہی تیری نندا کیا کرینگے بھلے آدمیون کو تو نندا مرن سے بھی زیادہ دُکھ دائی ہے۔ (۳۴)

اگر تو نہین لڑیگا تو دنیا کے لوگ ہمیشہ تیری بدنامی کرینگے بلکہ یہ کہین گے کہ ارجن کایر تھا اس لیے لڑائی کے میدان سے پران لیکر بھاگ گیا۔

جو دنیا مین بڑا بلوان بیر دھرماتما اور طرح طرح کے اُتم گُن والا سمجھا جاتا ہے اور جس کی تمام دنیا عزت کرتی ہے ایسے شخص کے لیے بدنامی اٹھانے سے مرنا بہتر ہے۔ اس کے سوای-

भयाद्रणादुपरतं मंस्यन्ते त्वां महारथाः ।
येषां च त्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम् ॥ ३५ ॥

مہارتھی لوگ سمجھینگے کہ ارجن ڈر کر رن سے بھاگ گیا جو لوگ تم کو آج مانتے ہین اُنکی نظرون سے تم گر جاؤگے۔ (۳۵)

ارجن اگر تو یُدھ نہ کریگا تو دریودھن وغیرہ مہارتھی خیال کرینگے کہ ارجن دیا کے مارے نہین بلکہ کرن وغیرہ کے ڈر سے لڑائی کے میدان مین ٹھہر نہ رہا اور منھ موڑ کر بھاگ گیا جو ایسا سمجھین گے۔ وے کون ہین یہ وہی شخص ہین جو آج تجھے انیک اُتم اُتم گُنون سے پری پورن سمجھتے ہین اور جن کو تیری یاد یا خیال آنے سے رات کو سُکھ سے نیند نہین آتی جن کی نظرون مین آج تو اتنا اونچا چڑھا ہوا ہے کل اُنہین کی نظرون مین حقیر ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ۔

अवाच्यवादांश्च बहून्वदिष्यन्ति तवाहिताः ।
निन्दन्तस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नु किम् ॥ ३६ ॥

تمھارے شترو تمھاری سامرتھ کی نندا کرتے ہوئے تم پر گالیون کی بوچھار کرینگے

طعنہ مارینگے اور طرح طرح کی باتین سنا دینگے اس سے بڑھکر اور کیا دُکھ ہوگا (۳۶)

دُریودھن کرن دوشاسن جیدرتھ اَشوتھاما تیرے پراکرم کی ہنسی اُڑائینگے اور کہینگے
کہ ارجُن کی کیا طاقت جو ہم لوگون کا سامنا کرے وہ ہیچ ہے نامرد ہے اس لیے
یُدّھ بھوم سے منہہ موڑکر بھاگ گیا بھیشم درون آدِ کے ہارنے سے جو دُکھ ہوگا وہ سب
بدنامی کے دُکھ کے سامنے کوئی چیز نہین ہے شتری جیسے معزز عالی خاندان کی ہنسی
کرین یا طعنہ مارین اور طرح طرح کی بھدّی باتین کہین اس کے لیے تو زندہ رہنے سے
مرنا ہزار ہزار درجہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح سے ہوئی بدنامی کے دُکھ سے بڑھکر اور
دُکھ ہی نہین ہے۔

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥ ३७ ॥

اگر تو یُدھ مین مارا گیا تو تجھے سُرگ ملیگا یا جیت جائیگا تو پرتھوی کا راج بھوگ
ملیگا اس لیے ہے ارجُن یُدھ کے لیے پکا بچار کرکے کھڑا ہو۔ (۳۷)

ہے ارجن اس یُدّھ مین تیرے دونون ہاتھ لڈّو ہین ارتھات ہر طرح تیری بھلائی ہو اور جیت مین بھی
تیری بھلائی ہو اگر تو اس یُدّھ مین مارا جائیگا تو سُرگ کے سکھ بھوگ کریگا اگر کرن وغیرہ مہارتھیون
کو اس یُدّھ مین پراست کرکے مار ڈالیگا تو نشکنٹک ہوکر اس ساری پرتھوی کا راج
بھوگیگا اور سُکھ چین کریگا یعنے اوپر اور نیچے ہار جیت دونون مین تیرا لابھ ہے اس لیے
اب یہ بچار کرکے کہ مین شتروکو فتح کرونگا یا مارا جاؤنگا لڑنے کے لیے تیار ہو جا۔
اگر تیرے من مین گرو براہمنون کے مارنے سے پاپ کا خوف ہے تو مین تجھے جو صلاح
دیتا ہون اُسے دھیان دیکر سُن۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥ ३८ ॥

سُکھ دُکھ لابھ ہان اور ہار جیت کو سمان سمجھکر یُدّھ کی تیاری کر اس طرح یُدّھ کرنے سے
تجھے پاپ نہین لگیگا۔ (۳۸)

ہے ارجن سب دکھون کا کارن نفع نقصان ہے اور نفع نقصان کا کارن ہار جیت ہے تو ان سُکھ دکھون کو یکسان جانکر سکھ کی خواہش مت رکھ اور دُکھ سے نفرت مت کر اسطرح اپنا من سادھ کر اور لڑنے کو اپنا دھرم سمجھکر بغیر کسی طرح کی کامنا کے لڑ۔ اس طرح راگ دویش سے رہت ہوکر یُدھ کرنے سے تو پاپ کا بھاگی نہین ہوگا۔

ارجن کے من مین اس اُپدیش کو شنکر شنکا ہوتی ہے کہ پہلے تو بھگوان نے گیانی ودوان کے لیے سب پرکار کے کرمون کو منع کیا اور اس جگہ کہتے ہین کہ تو اپنے کو کسی بھی کرم کا نہ کرنے والا اور اس کے پھل کو نہ بھوگنے والا سمجھ کر بلاکسی کامنا کے یُدھ کر کہین کہتے ہین کہ کام کرنا انوچت ہے اور کہین کہتے ہین کہ کرم کرنا اُوچت ہے ایک ہی آدمی کرم نہ کرنے والا اور کرنے والا کیسے ہو سکتا ہے ایک ہی آدمی مین ایک ہی وقت مین دونون پرکار کا گیان اسمبھو ہے۔

رات اور دن کیا ایک ساتھ ہو سکتے ہین جس طرح اندھیرا اور اُجالا ایک ساتھ نہین ہو سکتا۔ اسی طرح کرم کرنا اور کرمون کا تیاگنا ایک ہی آدمی مین ایک ہی وقت مین نہین ہو سکتا۔ بھگوان ارجن کے من کی شنکا سمجھ کر یہ بات دکھاتے ہین کہ ایک ہی پرش کو عقلمندی اور مورکھتا کے بھید سے دونون پرکار کے اُپدیش ایک ہی وقت مین دیے جا سکتے ہین۔

یوگ

اس ادھیاے کے دسوین شلوک تک تو ارجن اور بھگوان کا باہمی مباحثہ ہے ان شلوکون مین ارجن نے شوک موہ کے آدھین ہوکر راج پاٹ سے نفرت دکھائی ہے اور اسی کارن لڑنے سے انکار کیا ہے۔

بھگوان نے اُسکا شوک موہ دور کرنے کے لیے گیارھوین شلوک سے تیسوین شلوک تک آتم گیان یا برہم گیان کا اپدیش کیا کیونکہ وہ گیان روپی یُدھ جنم مرن آدسب انرتھون سے بچاتی ہے تیس ۳۰ سے اڑتیسوین شلوک تک بھگوان نے اسکو دنیاوی بچارون سے سمجھایا ہے لیکن اس موقع تک دونون طرح سمجھانے پر بھی ارجن کا من شُدھ نہین ہوا اسکے من

من کا وہم نہین مٹا شنکاؤن نے اُس کا پنڈ نہین چھوڑا اس لیے اُنھون نے سمجھ لیا
کہ ارجن کا من ملین ہے ابھی وہ آتم گیان کو نہین سمجھا پہلے اُس کا انتہکرن نرمل
اور صاف ہونا ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی نیچے کی سیڑھیون کو چھوڑکر ایک دم
اوپر کی سیڑھیون پر چڑھ نہین سکتا (جس طرح آجکل کے ودیارتھی بغیر انٹرنس
پاس کیے ایف اے بی اے کورس کے پڑھنے کے لائق نہین ہوتے) اس لیے
وے پہلے ارجن کا چت شدھ کرنے کے لیے اب چالیسوین شلوک سے کرم یوگ
کا اپدیش کرتے ہین کرم یوگ کے اپدیش سے ارجن کا انتہکرن شدھ
ہو جائیگا تب وہ برہم گیان کو سمجھنے لگیگا کیونکہ کرم یوگ کے بنا چت شدھ نہین
ہوتا اور بغیر چت شدھ ہوے آتم گیان کا اپدیش اثر نہین کرتا۔ اس لیے پہلے
اگیانی کو کرم یوگ کا اپدیش کرنا ہی لازم ہے۔ یہان یہ بات بھی سدھ ہوتی
ہے کہ بھگوان بدھمانون کو کہ جن کا چت شدھ ہے اور جنھین برہم گیان ہو گیا
ہے کرمون کے کرنے سے منع کرتے ہین مگر جن کا چت شدھ نہین ہے اُن کے
لیے کرمون کے کرنے سے منع نہین کرتے ایسے لوگون کو نشکام کرم یوگ کا اپدیش
ادھیت سمجھ کر بھگوان ارجن کو اب کرم یوگ کی راہ دکھاتے ہین اسی استھان پر
بھگوان نے دو راستون کی بنیاد ڈال دی ہے جن کا ذکر دوسرے تیسرے ادھیاے
کے تین شلوکون مین کرینگے اس طرح دو حصہ کر دینے سے گیتا شاستر سب کی
سمجھ مین آسانی سے آویگا۔

بھگوان کہتے ہین

एषा तेऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमां शृणु ।
बुद्ध्यायुक्तो यया पार्थ कर्मबन्धं प्रहास्यसि ॥ ३९ ॥

ہے ارجن یہ مین نے تجھے آتم گیان بتایا اب کرم یوگ کو بھی سن جس سے گیان
پراپت ہو کر تو کرم کے بندھنون سے رہائی پا جائیگا۔ (۳۹)

ہے ارجن اب تک جو کچھ مین نے تجھ سے کہا ہے وہ آتم گیان یا سانکھیہ[۱] بُدّھ سے سمبندھ رکھتا ہے آتم گیان سے آتما کے اصل سروپ کا گیان ہوجاتا ہے آتما کے اصل سروپ کے نہ جاننے سے ہی موہ مین پھنسنا ہوتا ہے اور آتم گیان نہ ہونے سے ہی شوک موہ آدی کے ادھین ہونا پڑتا ہے مطلب یہ ہے کہ آتم گیان ہونے سے سنسار بندھن اور شوک موہ وغیرہ سے پیچھا چھوٹ جاتا ہے لیکن آتم گیان سہج مین نہین ہوتا اس لیے اب مین تجھے کرم یوگ[۲] کا اپدیش دونگا کرم یوگ آتم گیان کا دروازہ ہے اور یہی آتم گیان کی کنجی ہے۔

جو تو اس کرم یوگ کو جو گیان یوگ کا ذریعہ ہے اچھی طرح سمجھ جائیگا اور اس پر عمل کریگا تو تیرا چت شدّھ ہوجائیگا پاپ ہتیہ آدی کرم بندھنوں سے تیرا چھٹکارا ہوجائیگا کرم بندھن سے الگ ہونے پر الیشور کرپا سے تجھے آتم گیان برہم گیان کی پراپتی ہوجائیگی پھر تجھے جنم مرن سے رہائی ملجائیگی۔

(شنکا) یگیہ آدی کلیہ کرم جب پورے ہوجاتے ہین تب پھل ملتا ہے اگر بگھن وغیرہ ہونے پر وے ادھورے رہجاتے ہین تو سب کیا کرایا مٹی ہوجاتا ہے کچھ بھی پھل نہین ملتا۔ اگر اسی طرح میرا کرم یوگ بگھنون کے کارن پورا نہ ہوا تو سب کیا کرایا برباد ہوجائیگا۔

(جواب) اس کرم یوگ مین ایسی بات نہین ہے۔ سُن:۔

یوگ کا راستہ محفوظ ہے

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते ।
स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥ ४० ॥

اس مین جو کوشش کی جاتی ہے وہ بے ارتھ نہین جاتی اور نہ اسمین پاپ لگتا ہے۔ یہ دھرم تھوڑا سا بھی بڑے بھاری خوف سے رکشا کرتا ہے۔ (۴۰)

سلہ ۱ سانکھیہ۔ ایشور اور آتما کے اصلی سروپ کا گیان۔

سلہ ۲ یوگ جس کے ذریعہ کوئی چیز حاصل کی جائے۔

کھیتون مین ہل چلاتے ہین تخم ریزی کرتے ہین سینچتے ہین اور انیک پرکار کی
تکلیف اٹھاتے ہین اگر پھل پھلنے کے پہلے ہی پالا مار جائے یا پانی کی طغیانی آجائے
یا ضرورت کے وقت بارش نہ ہووے یا ٹڈی آجاوے تو سب کیا کرایا مٹی ہوجاتا
ہے کرم یوگ مین اس طرح کی کوئی بات نہین ہے اس مین اگر ذرا سا بھی کام کیا
جاتا ہے تو وہ بیکار نہین جاتا اسین کیا ہوا کام ادھورا رہنے پر بھی نشپھل نہین جاتا
اس مین جسقدر کام کیا جاتا ہے اُتنا پھل ضرور ملتا ہے جس طرح منتر جپنے مین بھول
ہوجانے سے منتر جپنے والے کو پاپ لگتا ہے اتھوا وید کی بھول سے اچھی طرح
بغیر سمجھے بوجھے دوا دینے سے اکثر روگی کا پران ناش ہوجاتا ہے اسی طرح اسین
کسی طرح کا پاپ نہین لگتا اور نہ کچھ نقصان ہی ہوتا ہے تب کیا نتیجہ نکلتا ہے اس
یوگ کی راہ مین اس دھرم مین تھوڑا تھوڑا کام بھی کیون نہ کیا جائے وہ منشیہ
کو سنسار کے بھئے یعنے جنم مرن کے بھاری خوف سے بچاتا ہے مطلب یہ ہے
کہ یوگ مارگ مین کسی پرکار کا خوف و خطر نہین ہے اسی سے اس راستہ کو
محفوظ راستہ کہتے ہین۔

بُدّھی ایک ہے

व्यवसायात्मिका बुद्धिरेकेह कुरुनन्दन ।
बहुशाखा ह्यनन्ताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम् ॥ ४१ ॥

ہے کُرونندن اس موکش مارگ مین نشچے سروپنی بُدّھ ایک ہے جنکا نشچے دڑھ نہین
ہے انکی انیک شاخ والی اننت بُدّھی ہین۔ (۴۱)

ہے ارجن سانکھیہ بُدّھی سے منشیہ کی موکش ہوجاتی ہے اسی طرح یوگ بُدّھی
سے نشکام ایشور کی اُپاسنا وغیرہ کرنے پر انتہ کرن کی شُدّھی دوارا برہم گیان ہونے پر
موکش ہوجاتی ہے اسی طرح سانکھیہ بُدّھی اور یوگ بُدّھی سے ایک ہی پھل موکش

ملتا ہے جب سانکھیہ سمبندھی اور یوگ سمبندھی بُدھی سے ایک ہی پھل ملتا ہے تب وہ بدھی ایک ہی ہے کیونکہ دونون کا کام ایک ہی آتما کا نسچے کرنا ہے - یہ بُدھ گیان کے سچے اُتپت استھان وید سے پیدا ہوتی ہے یہ نسچل یا ہوسایاتمکا ہے یہ نسچل بُدھی نردوش استھان سے پیدا ہونے کے کارن اپنے برخلاف انیک شاخ والی بُدھیون کا ناش کردیتی ہے یہ نسچل بُدھی ایک اور سب سے اُتم ہی کیونکہ اسی بُدھی والے کو پرم پد موکش ملجاتی ہے اسی نسچل بُدھی کے برخلاف جو انیک پرکار کی انیک شاخون والی بدھیان ہین وے ٹھیک نہین ہین کیونکہ اُنکے انوسار کام کرنیسے منشیہ سدا سنسار بندھن مین بندھا رہتا ہے اس دُکھ سے اسکا پیچھا کبھی نہین چھوٹتا لیکن جب یہ نسچل بُدھ اپنے برخلاف نانا پرکار کی بُدھیون کا ناش کرکے صرف جب تنہا رہجاتی ہے تب یہ منشیہ کو سنسار ساگر سے پار کرکے پرم پد کو پہونچادیتی ہے اور اسکے برخلاف چنچل مت والے لوگون کی انیک شاخ والی انیک بُدھیان ہین اسی سے وے بھٹکتے ہوے مرکر بار بار جنم مرن کے جال مین پھنستی ہین مطلب یہ ہے کہ جو نسچل مت ہین اُنکی ایک بُدھ ہے وے ایک بدھ والے یوگ مارگ پر چلکر انتہ کرن کو شُدھ کرکے برہم گیان کو پراپت ہوجاتے ہین اور آخر مین سب جنجالون سے رہائی پاکر پرمانند سروپ برہم مین ملجاتے ہین لیکن جو چنچل مت ہین جنکی مت ایک جگہ قائم نہین رہتی وے انیک رستون پر بھٹکتے پھرتے ہین اور آخر مین اپنی منزل مقصود کو نہین پہونچتے -

کامیون کے لیے کوئی بُدھی نہین ہی

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदन्त्यविपश्चितः ।
वेदवादरताः पार्थ नान्यदस्तीति वादिनः ॥ ४२ ॥
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्मकर्मफलप्रदाम् ।
क्रियाविशेषबहुलां भोगैश्वर्यगतिं प्रति ॥ ४३ ॥
भोगैश्वर्यप्रसक्तानां तयाऽपहृतचेतसाम् ।
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते ॥ ४४ ॥

جو وید کے روچک بچنون پر لٹو ہین جو کہتے ہین کہ اُس کے سوا اور کچھ نہین ہی

جو خواہشات نفسانی سے بھرے ہوئے ہین جو سرگ کو پرم پرشارتھ مانتے ہین وے مورکھ ہین وے یہ کہتے ہین کہ کرمون کے پھل سے جنم ملتا ہے اور فلان فلان کریاؤن کے کرنے سے سُکھ اور ایشوریہ کی پراپت ہوتی ہے۔

جو لوگ سُکھ اور ایشوریہ مین پھنسے ہوئے ہین جن کا چت ایسی ایسی میٹھی میٹھی باتون سے بہکا ہوا ہے ان کے انتہ کرن مین بیوسای اتمک بدھی نہین ہوتی۔ یعنے اُن کے بدھی آتما کے شناکشات کار مین استھر (قائم) نہین ہوتی (۴۲-۴۳-۴۴)

جو مورکھ ہین جو بچار وان نہین ہین وے ویدون کے باہری ارتھ مین لگے رہتے ہین سچے گیان کی طرف دھیان نہ دیکر وے اپنے مطلب کا ارتھ ویدکی رچاؤن سے نکال لیتے ہین یعنے انکا کہنا ہے کہ کرمون کے سوا اور کچھ ہے ہی نہین کرمون کے کرنے سے ہی سرگ دھن پُتر ادِ اچھا انوسار پدارتھ ملتے ہین وے لوگ رات دن خواہشات دنیوی مین ڈوبے رہتے ہین اچھا کو ہی آتما سمجھتے ہین یعنے اپنی اچھا سے بڑھ کر کسی چیز کو نہین سمجھتے وے لوگ سرگ کو اپنا مکھیہ اور زیادہ مطلب کا سمجھتے ہین یعنے وے لوگ یگیہ ہون ایشور اپاسنا وغیرہ جو کرتے ہین وہ سرگ پانے کی خواہش سے کرتے ہین اُنکے مُنھ سے جو شبد نکلتے ہین وے پھول والے درخت کے مانند سندر ہوتے ہین جن کے سُننے سے چت پرسن ہوتا ہے انکا کہنا ہے کہ کرمون کے پھل سے جنم ہوتا ہے وے لوگ سرگ دھن وھانیہ سنتان اور سکھ تتھا ایشوریہ کی پراپت کے لیے انیک پرکار کے اگن ہوتر ادِ یگیہ بتاتے ہین۔ وے سب مورکھ لوگ ایسی ایسی باتین بناتے ہوئے سنسار مین گھوما کرتے ہین۔ وے سُکھ اور ایشوریہ کو ہی بہت ضروری سمجھتے ہین انکا دل وہین لگا رہتا ہے اُن کے سوائے اُنھین اور کچھ نہین دیکھتا ایسے لوگ مورکھ ہین جن سکھ اور ایشوریہ کے پریمی لوگون کا چت ایسی باتون مین پھنس جاتا ہے یعنے جن کے دلون پر ایسے اپدیسون کا اثر ہوجاتا ہے اُنکی عقل ماری جاتی ہے اور اُن کو سب طرف کرم ہی کرم دکھائی دیتے ہین انکا کبھی چت شانت نہین ہوتا

وے رات اور دن اسلوک اور پرلوک کی چنتا مین لگے رہتے ہین ایسے لوگون کے دلون مین نہ تو آتما کا خیال اٹھتا ہے نہ انکا دل مضبوطی سے کسی بات پر جمتا ہے اور نہ سانکھیہ یا یوگ سے سمبندھ رکھنے والی بُدّھی کا ہی اُن کے دل مین اُدے ہوتا ہے

یوگی کے لیے صلاح

त्रैगुण्यविषया वेदा निस्त्रैगुण्यो भवार्जुन ।
निर्द्वन्द्वो नित्यसत्त्वस्थो निर्योगक्षेम आत्मवान् ॥ ४५ ॥

ویدون مین ترگُن کا برنن ہے۔ ہے ارجُن تو ترگُن سے رہت ہو دُندون سے رہت ہو نتیہ ستو مین استھت ہو یوگ اور کشیم سے رہت ہو اور آتما مین ساودھان رہ (۴۵)

اتھوا

ویدون مین ست رج تم ان تین گنون کے کاریہ سنسار کا ذکر ہے۔ ہے ارجُن تو ان تین گنون سے الگ ہو جا یعنے اِچّھا رہت ہو جا سُکھ دکھ کا کچھ خیال مت کر دھیرج دھارن کر جو چیز نہین ہے اس کے حاصل کرنے کی اور جو ہے اُس کے بچانے کی چنتا مت کر لشیون مین نہ پھنسکر آتم چنتن کر۔

اتھوا

ویدون مین تین گنون سے سمبندھ رکھنے والے سنسار کا ذکر معلوم ہوتا ہے ہے ارجُن تو تینون گنون کے کاریہ سے الگ ہو جا یعنے گناتیت نشکام ہو جا سُکھ اور دُکھ کا کچھ خیال مت کر ہر ساعت پرماتما کا خیال رکھ جو چیز نہین ہے اُسکی پراپت کرنے کی اور جو ہے اسکی حفاظت کرنے کی فکر مت کر ایشور کو اپنا مالک جانکر نرنتر اُس کے دھیان مین رہ۔

(مادھو)

ست رج اور تم یہ تینون گُن ہین اِن تینون کے کاریہ یا پرنام کو ترگُن یا سنسار

کہتے ہین گیان اگیان آلس نرالس کرودھ اہنکار وغیرہ ان کے روپ ہین ان کے
کارن سے منشیہ دھرم اور ادھرم کرتا ہے منشیہ ہر ایک کام کسی نہ کسی کامنا اِچھا کے
بس ہوکر کرتا ہے کامنا کے انوسار پھل روپی شریر منشیہ کو دھارن کرنا پڑتا ہے
اور کامنا ہی کے مطابق کیے ہوئے کام کا ثمرہ (پھل) ضرور بھوگنا ہوتا ہے اور
وہ پھل بغیر دیہہ دھارن کئے بھوگا نہین جا سکتا اگر کامنا یا اچھا کے ادھین ہوکر
جو کام کیا جاتا ہے اُسکا پھل یا انعام اخفوا پرسکار لینے کے لیے منشیہ کو اسلوک
مین آنا ہی ہوتا ہے یا سُرگ مین جانا پڑتا ہے اس آواگمن کو ہی سنسار کہتے ہین
وید گیان کے بھنڈار ہین انمین سب کچھ ہے اُنسے موکش چاہنے والون کا بھی کاریہ
سدھ ہو سکتا ہے اور سنساری لوگون کا بھی۔ ویدون کے تین حصہ (یا انش)
مین کرم کانڈ سمبندھی میٹھی میٹھی باتین بھری ہین کامی لوگ انکی باہری باتون پر ہی
دھیان دیتے ہین۔ ویدون مین سُکھ سُرگ آدی کی پراپت کرنے کی انیک کریائین
لکھی ہین منشیہ جس بستو کے پراپت کرنے کی کامنا کرتا ہے اُن مین اسی کے پراپت کرنے
کی کریا ملجاتی ہے سُرگ کی کامنا رکھنے والون کو سُرگ پراپت کرنے کی اور دھن
پُتر استری آدی کی کامنا رکھنے والے کو اُن کے پراپت کرنے کی کریا مل جاتی ہے
جو سُرگ کی کامنا سے وید بدھ انوسار یگیہ کرتا ہے اُسے سُرگ ملتا ہے جو دھن پُتر
استری یا راج کی کامنا سے یگیہ وغیرہ کریائین کرتا ہے اسے وہی پھل حسب دلخواہ
مل جاتے ہین مطلب یہ ہے کہ کامنا۔ اچھا کے بس ہوکر جو کرم کئے جاتے ہین انھین
اپنے کئے ہوئے کرمون کے پھل پانے یا بھوگنے کو منشیہ کا جنم لینا پڑتا ہے اور جو
جنم لیتا ہے وہ مرتا ضرور ہی ہے اس سے یہ بات سدھ ہوتی ہے کہ اس سنسار مین
آنے جانے یا پیدا ہونے مرنے کا۔ کارن صرف کامنا ہی ہے اسی سے اس سنسار
کو کام سولاک کہتے ہین جو لوگ بنا کسی پرکار کی کامنا یا خواہش کے وید بہت اگن ہوتر
آدی کرم کرتے ہین انھین نہ تو اس سنسار یا لوک مین آکر جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے
اور نہ سُرگ وغیرہ کے بھوگنے جھنجھٹ مین پھنسنا پڑتا ہے جو اپنے کئے کام کا پھل

یا انعام چاہتے ہین انکو اپنے چاہے ہوئے پھلون کے بھوگنے یا لینے کو نانشان شریر دھارن کرنے پڑتے ہین انھین کو جنم مرن آدِ بکارون سے ادھین ہونا پڑتا ہے لیکن جو لوگ بنا کامنا کے بغیر کسی پرکار کی خواہش کے کام کرتے ہین انھین سنسار بندھن مین آنے کی کیا ضرورت ہے۔

مطلب یہ ہو کہ سب برائیون کی جڑ کامنا یا خواہش ہے پس انسان کو کامنا رہت ہونا بہتر ہے اس لیے بھگوان ارجن سے کہتے ہین کہ تو (نِرگُناتیت) یعنے نشکام ہو جا کسی پرکار کی خواہش ہی نہ رکھ۔

اُس کے لیے لابھ ہان گرمی سردی مان اپمان شترو مِتر اور دُکھ سُکھ کو یکسان سمجھ لابھ سے خوش مت ہو اور ہان سے دکھی نہ ہو ہار جیت کو سمان سمجھ سُکھ دُکھ کو پہلے جنم کے کرمون کا پھل جانکر شانتی سے سہن کر گھبرا مت دھیرج دھارن کر دھیرج سے بھیانک سے بھیانک دُکھ۔ دُکھ معلوم نہین ہوتے اتھوا ہر ساعت آتما پرماتما کا دھیان رکھ جو ہر وقت پرماتما کا دھیان رکھتے ہین دُکھ سُکھ انکا کچھ بھی بگاڑ نہین کرسکتے اس کے سوا جو چیز نہین ہو اُس کے پراپت کرنے کی فکر نہ کر اور جو پاس موجود ہے اُس کی رکشا کے فکر مین مت پڑ کیونکہ جو شخص اپراپت لستو کے پراپت کرنے اور پراپت لستو کے رکھنا کی فکر مین لگا رہتا ہے اُس سے آتم چنتن یا ایشور آرادھن نہین ہوسکتا اگر یہ کہو کہ مین درکار چیز کے لانے کی فکر نہ کرون گا یا اپنے پاس کی چیز کو چور ڈاکو آگ و پانی وغیرہ سے نہ بچاؤنگا تو کون یہ کام کریگا یہ بیہودہ بات ہے جس انتریامی کے دھیان مین تم لگے رہوگے تو وے ہی تمھاری ضرورتون کی خبر لیگا اس کے علاوہ اندریون کے لستیون سے بھی ساودھان رہ ایسا نہ ہو کہ وے تجھے اپنے بس مین کر لین۔

ہے ارجن جب تو اپنے کرتب کرم کو کرے تب تو میری اس صلاح پر چل۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ کسی مطلب یا خواہش کے بس ہو کر کام کرتے ہین اُن کا نہ تو چیت شانت ہوتا ہے نہ انھین سانکھیہ یا یوگ بُدھی کی پراپتی ہوتی ہے اور نہ

انکی موکش ہی ہوتی ہے اس کے برخلاف جو لوگ بنا کسی پرکار کی کامنا کے اپنے
دھرم کارج کرتے ہین اُن کا چت شانت رہتا ہے اُن کے چت مین ایک پرکار
کی باتین بلنہین اُٹھتین انھین گیان ہو جاتا ہے اور وے مکت ہو جاتے ہین مطلب
یہ ہے کہ منشیہ کو کرم تو ضرور کرنے چاہیے مگر اُن کے پھل کی امید یا آشا نہ رکھنی چاہیئے
یعنے کرم کرتے وقت چت مین کامنا کو استھان نہ دینا چاہیئے۔

(شنکا) آپ کہتے ہین کہ کرم تو ضرور کرنے چاہیئین مگر نا کامنا کے کرنے مناسب
ہین بغیر کسی کامنا کے کرم کرنے سے اس کا پھل تو ملتا نہین جب ایسا ہے تو بنا
کامنا کے کرم کرنے سے کیا فائدہ۔

ویدبہت (مطابق) کریاون کے کرنے سے کامنا کے انوسار منکھ دکھ آدی بھوگ
ملتے ہین مگر آپ کے اگیا انوسار نشکام کرم کرنے سے کچھ نہین ملتا اس سے میری
دانست ہین تو کامنا سہت کرم کرنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے ویدک کرم وان تو کرنا
اور اُن کے پھل سروپ جو اننت لابھ ہین انکی خواہش نہ رکھے پھر اُنکے
کرنے اور انکو ایشور ارپن کرنے سے کیا لابھ وفائدہ ہے۔

(شنکا) آپ کا کہنا ہے کہ گُناتیت نشکام ہو یا دکرم کرو مگر اچھا رہت ہو کر
کرو کرم کرتے وقت کرم کے پھل کی چاہنا مت رکھو یعنے کامیہ کرمون سے پرہیز
رکھو اور نیز سب لوگ ابھیاس کرو مگر مجھے آپ کی یہ رائے ٹھیک نہین معلوم
ہوتی کیونکہ جو لوگ صرف کرم کرتے ہین انھین گیانیون کے ملنے والے پھل نہین
ملتے اور جو لوگ خالی گیان مارگ پر چلتے ہین انھین کرم کرنے والون کے پھل نہین ملتے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گیان مارگ اور کرم مارگ دونون الگ الگ ہین اور اپنے اپنے
استھان پر دونون کی شکت سامرتھ سمان (برابر) ہے گیان مارگ سے کرم مارگ چھوٹا یا بڑا نہین ہے
اسی طرح کرم مارگ سے گیان مارگ نیچا یا اونچا نہین۔ ایسی حالت مین ایک کو
دوسرے سے اونچا تصور کرنا یا ایک کو اچھا کہنا اور دوسرے کو بُرا کہنا انوچت ہے
مطلب یہ ہے کہ کامیہ کرم کرنے والے بھی اچھے ہین اور نشکام کرم کرنے والے

برہم گیانی ہونے والے بھی اچھے ہین۔
جبکہ دونون راستون پر چلنے والے اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچتے ہین تب یہ بات منشیہ کی اِچّھا پر منحصر ہے کہ وہ اپنا سوبھیتا دیکھکر جا ہے جس راہ پر چلے۔
ان شنکاؤن کا جواب نیچے دیا جاتا ہے۔

کرم یوگ

यावानर्थ उदपाने सर्वतः सम्प्लुतोदके ।
तावान्सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥ ४६ ॥

جتنا مطلب کنوئین باوڑی تالاب اور ندّی وغیرہ سے نکلتا ہے اُتنا ہی ایک سمدر سے نکلتا ہے اسی طرح جسقدر انند انیک پرکار کے وید وکت کرم کرنیسے ملتا ہے اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ نشکام برہم گیانی براہمنون کو ایک برہم بدیا سے ملجاتا ہے۔ (۴۶)
کنوئین کے جل سے پینے نہانے دھونے آدکا کام نکل سکتا ہے لیکن کنوئین مین منشیہ غوطہ لگا کر اسنان نہین کرسکتا اسمین وہ تیر نہین سکتا جل کریڑا نہین کرسکتا ہے پانی پینے کا کام منشیہ کنوئین باوڑی سے نکال لیتا ہے مگر تیرنے اور کشتی وغیرہ کی سیر کے لیے اُسے تالاب یا ندی وغیرہ پر جانا ہوتا ہے جتنے کام منشیہ کے کنوئین باوڑی تالاب ندی آدسب سے جگہہ جگہہ بھٹکنے سے ہوتے ہین اتنے ہی سب کام بلکہ اس سے زیادہ کام صرف ایک سمدر یا جل کے بڑے بھاری سموہ سے سدھ ہوجاتے ہین اسی پرکار جو سُرگ سکھ بھوگ راج پُتر استری آد انیک طرح کے وید مہت کرم اگن ہوتر اشومیدھ آد کرنے سے ملتے ہین یعنے سُرگ اور استری پُتر آد سے جو انند ملتا ہے اتنا ہی بلکہ اس سے بہت زیادہ انند نشکام برہم گیانی براہمنون کو ایک ماتر برہم بدیا یا ایشور کے گیان سے

ملجا تلب ہے اس انند اور اُس انند مین صرف اتنا فرق ہے کہ سُرگ سکھ بھوگ استری پتر
آدِ سے جو انند ملتا ہے وہ انند پرنام مین دُکھ دائی اور تھوڑے دن ٹھہرنے والا ہی
مگر جو انند برہم گیان سے ملتا ہے وہ انند پرمانند ہے وہ انند سُرگ وغیرہ کے
انند کی طرح کم رہنے والا نہین ہے بلکہ سدا سربدا رہنے والا ہے آنند وہی اچھا
ہوتا ہے جو ہمیشہ رہے جو انند آج ہے کل نہین ہے اُسے انند نہین کہہ سکتے
اگر یہ بشئے صاف ہو گیا کہ کامیہ کرم کرنے سے نشکام کرم کرنا اچھا ہے کامیہ کرم کرنے
والے سے برہم گیانی کو بہت اونچا پھل ملتا ہے اس لیے برہم گیانی ہونا سب سے
شریشٹھ ہے۔ اسی سے بھگوان ارجن سے کہتے ہین کہ تو تغیر قائم سکھ دینے والے
کرمون کو ترک نشکام ہو کر کرم کر یوگ کا آسرا لے یوگ سے تیرا چت شُدھ ہو جائے گا
یوگ تجھے گیان کی راہ دکھا دیگا اُس سے تجھے اننت کال استھائی اکشئے انند بلکہ
انند ہی نہین پرمانند ملیگا۔
(شنکا) آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دید وکت طریقہ سے کامیہ کرم کرنے والے
کو سُرگ سکھ بھوگ پرتھوی کا راج دھن پُتر آدِ ملتے ہین لیکن یہ سب سُکھ تھوڑی دیر
رہنے والے اور آخر مین دُکھ دائی ہین اس کے برخلاف سنسار تیاگی بدیا دان
برہم گیانی کو جو سکھ ملتے ہین وہ ان سے بہت بڑھ چڑھ کر اور اننت کال تک رہنے
والے ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ برہم گیانی ہونا سب سے بہتر ہے کیونکہ اُس سے
اچھے اچھے سدا رہنے والے پھل ملتے ہین ہمارا مطلب تو پھلون سے ہے ہین آم کھانے ہین
درخت گنے نہین ہین اس لیے مجھے آپ سرب اوپر برہم گیان کا اپدیش دیجئے
کامیہ کرمون کی تو اب مین بات بھی نہ کرون گا لیکن مین نشکام کرم کرنے کو بھی برا
سمجھتا ہون کیونکہ پھل تو برہم گیانی ہونے سے ملین گے نشکام کرم کرنے سے تو کچھ بھی
نہین ملیگا اس لیے میرے پیچھے کرم یوگ اپاسنا آدِ کا جھگڑا نہ لگا دیجئے سیدھا
برہم گیان کا راستہ بتلا دیجئے۔
(جواب) اُس کا اُتر بھگوان اگلے شلوک مین دیتے ہین۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि ॥ ४७ ॥

تمھارا کیول کرم کرنے کا ادھکار ہے کرم پھلون سے تمہارا کوئی سمبندھ نہین جو کرم تم کرو اس کے پھل کی اچھا مت کرو اسی پرکار کرم کرنا بھی مت چھوڑو۔ (۴۷)

اتھوا

تیرا سمبندھ کیول کرمن سے ہے کرم پھلون سے تیرا سمبندھ ہرگز نہین ہے کرم پھل تیرا اُتپتی کا کارن نہ ہو اکرم مین تیری پریت نہ ہو (میرا یہ ہی اپدیش اور آشیرباد ہے) ہے ارجن تو ابھی کرم کرنے یوگ ہے گیان مارگ کے لایق تو ابھی نہین ہے اسلیے کرم کر جبکہ تو کام کرے تو کسی حالت مین بھی اپنے کرم کے پھلون کی کامنا مت کر لیکن یہی بنا اچھا کامنا کے کرم کر کرم پھل کے لالچ سے کرم مت کر اگر تو کرمون کے پھلون کی چاہنا رکھیگا تو تجھے دے پھل کاٹنے ہونگے اس لیے کرم پھلون کو اپنا ہتو مت بنا جب کوئی آدمی کام کے پھل یا انعام کے لیے کوئی کام کرتا ہے تب اُسے اُس کے پھل بھوگنے کی ضرور خواہش رہتی ہے۔ یا جو شخص کام کے پھل پانے کی اچھا سے کرم کرتا ہے اُسے اپنے کئے ہوئے کام کا پھل پانے کے لیے پھر جنم لینا پڑتا ہے کیونکہ کرم پھل کی چاہنا ہی جنم مرن کی جڑ ہے۔

جب کرم کرکے سورگ آدی پھلون کے پراپت کرنے کی ضرورت نہین تب ان دکھدای کرمون کے کرنے سے کیا فایدہ ہے یہ سوچکر اکرم مین پریت نہ کر اتھات کام کرنے سے منہہ مت موڑ نشکام ہوکر کرم کرنا ہی سب سے بہتر ہے۔

(شنکا) اگر منشیہ کرم پھلون کی اچھا سے اُتجت ہو کر کرم نہ کرے تو پھر کسطرح کرے اسکا جواب نیچے ہے

योगस्थः कुरु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा धनञ्जय ।
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥ ४८ ॥

ہے دھننجے یوگ مین استھت ہوکر تو اپنے کرمون کے پھلون کی لالسا تیاگ کر سبندھ سے رہت

مین سمان ہوکر کرم کرسم بھاو کو یوگ کہتے ہین۔ (۴۸)

اتھوا

ہے ارجن یوگ مین وڑھ چت ہوکر تو اپنے کرمون کے پھلون کی محبت تیاگ کر سپھلتا اسپھلتا کو سمان جانکر کام کر سپھلتا یا اسپھلتا کی سمانتا ہی (یوگ) ہے۔

ہے ارجن یوگ گیان کا راستہ ہے اس مارگ مین استھر چت ہوکر اپنے کرتبیہ کرم کر اُس وقت اپنے من مین ایسے ایسے خیال مت دوڑا کہ مین اِس کام کا کرنے والا ہون میرے یہ کرم کرون گا تو مجھے سُرگ ملیگا یا سیرے پُتر ہوگا۔ مطلب یہ کہ اپنے کو کرتا نہ سمجھ اور جو کرم کرے اُس کے پھل مین من نہ لگا کام کے ہونے یا نہ ہونے کی چنتا مت کر کام جو ہوجاے تو اچھا نہ ہووے تو بھی چاہا پھل ملے تو بھلا اور نہ ملے تو بھلا کام سدھ ہوجاے تو خوش نہ ہو اگر سدھ نہ ہو تو رنج مت کر اس استھان پر پہونچنے سے تیرا کرم پھلون سے مت چھوٹ جائیگا سدھی اسدھی کو برابر سمجھے ہر حالت مین ہرش بکھاد رہت رہنے کو یوگ کہتے ہین جب کرم پھل کی اچھا تیاگ کر کیے جاتے ہین تب چت شدھ ہوجاتا ہے۔ چت کے شدھ ہونے سے گیان کی پراپت ہوجاتی ہے۔ گیان کی پراپت ہونا ہی سدھی ہے اُس کے برخلاف جب کہ کامنا کے بشی بھوت ہوکر کرم کیے جاتے ہین تب من شدھ نہین ہوتا اور بغیر من شدھ ہوے گیان کی پراپت نہین ہوتی گیان کی پراپت نہ ہونا ہی اسدھی ہے۔ ہے ارجن سدھی اسدھی کو برابر سمجھکر کام کرنے سے تیرا من اچھا رہت ہوجائیگا اور اچھا رہت ہوکر کرم کرنے سے چت ضرور شدھ ہوجائیگا اس لیے تو یوگ مین اٹل چت ہوکر صرف ایشور کے لیے کرم کر۔

(سوال) یوگ کی پربھاشا کیا ہے۔

(جواب) سدھی اسدھی مین چت کی سمتا کو یوگ کہتے ہین

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगाद्धनञ्जय ।
बुद्धौ शरणमन्विच्छ कृपणाः फलहेतवः ॥ ४९ ॥

ہے دھننجے بدھی یوگ سے کرم بہت نیچا ہے اس لیے تو بدھی کی شرن لے جو لوگ پھل کی کامنا سے کرم کرتے ہین وے نیچ ہین - (۴۹)

اتھوا

ہے ارجن نشکام کرم سے سکام کرم بہت نیچے درجہ کا ہے اس لیے تو پرماتما بشیک بدھی اتھوا الیشور ییٔ گیان کے لیے نشکام کرم یوگ کا اشرے لے جو لوگ کرم پھل پانے کی ترشنا سے کرم کرتے ہین وے مورکھ اگیانی ہین -

ہے دھننجے - کرم پھل کی اچھا تیاگ کر چت کی سمتا کے ساتھ جو کام کیا جاتا ہے وہ کرم پھل کی کامنا رکھ کر کئے ہوئے کام سے بہت شریشٹھ ہے پھل کی کامنا تیاگ کر چت کی سمتا سے جو کام کیا جاتا ہے اس سے آتما یا پرماتما کا گیان اودے ہوتا ہے اور پرماتما کے گیان سے سنسار بندھن سے چھٹکارا مکر سہیشہ پرمانند کی پراپتی ہوتی ہے یعنے جب نشکام کرم کے کرنے سے آتما یا پرماتما کا گیان ہوتا ہے وہی شریشٹھ کرم ہے اس لیے تو نشکام کرم یوگ کا اشرے لے جب کرم یوگ شدھ ہو جائے گا تب سب تجھے پرماتما کا گیان ہو جائے گا - ہے ارجن پرماتما کا گیان ہی سب سے اچھا ہے تو اس مین من لگا لیکن ابھی تیرا چت شدھ نہین ہے اس سے مین تجھے نشکام کرم یوگ کی صلاح دیتا ہون کیونکہ بنا کرم یوگ کے پرماتما کا گیان ابھی ہونا مشکل ہے آتما پرماتما بشیک بدھی کا سادھن نشکام کرم یوگ ہے اس ہی سے اسے بدھی یوگ بھی کہتے ہین تاتپریہ یہ ہے کہ جو لوگ آتم گیان یا الیشوریہ گیان کی پراپت کے لیے نشکام کرم یوگ کا سادھن کرتے ہین یعنے سدھ اسدھ مین چت کو سمان رکھ کر نشکام کرم کرتے ہین وے شریشٹھ ہین اون کے برخلاف جو سکام کرم کرتے ہین وہی بارمبار نیچی اونچی جون مین جنمتے مرتے ہین مگر انھین الیشوریہ گیان نہین ہوتا اس سے انھین اگیانی مندبھاگی کہتے ہین لسرتی کہتی ہے کہ ہے گارگی جو منشیہ دیہہ پاکر اس لوگ سے اپناسی اکشر پرماتما کو بنا جانے ہی چلا جاتا ہے وہ اگیانی مندبھاگی ہے -

یوگ بدھی کی تعریف

اب یہ سنو کہ چت کی سمتا کے ساتھ اپنا دھرم کاریہ کرنے والے کو کیا پھل ملتا ہے

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ।
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥ ५० ॥

جو بدھی یوگ چت کی سمتا سے کرم کرتا ہے وہ اپنے پنیہ پاپ دونون کو اسی لوک مین چھوڑ دیتا ہے اس لیے تو یوگ کی چیشٹا کر کیونکہ کامون کے درمیان یوگ بہت بلوان ہے۔ (۵۰)

جو سدھ اسدھ مین سم بھاو رکھکر کرم کرتا ہے اُس کا چت سم بدھ سے شدھ ہو جاتا ہے چت کے شدھ ہونے پر گیان کی پراپت ہو جاتی ہے گیان سے پنیہ پاپ اس ہی دنیا مین چھوٹ جاتے ہین مطلب یہ کہ چت کی سمتا والا اپنے یوگ بل سے پنیہ پاپ دونون سے اسی لوک مین پیچھا چھڑا لیتا ہے کرمون کے درمیان مین یوگ ہی کراماتی ہے کیونکہ جو کرم بندھن سروپ ہین وہی جب چت کی سمتا یوگ بدھی سے کیے جاتے ہین تب اُلٹا بندھن چھڑانے والے ہو جاتے ہین یعنے جو کرم منشیہ کو سنسار بندھن مین پھنساتے ہین وہی کرم یوگ کے بل سے بلوان ہو کر منشیہ کے ہردے مین گیان پیدا کر کے سنسار بندھن سے چھڑا دیتے ہین اسلیئے ارجن تو یوگی ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ سکھ دکھ اور سب پرکار کی لابھ ہانیون کو یکسان جاننے والا منشیہ کیا اس لوک مین اور کیا پرلوک مین کبھی پاپ پنیہ کا بھاگی نہین ہوتا وہ جس پرکار اچھے کرم کر پنیہ کی آشا چھوڑ دیتا ہے اسی پرکار اُس کے ہاتھون اگر کوئی بُرا کام ہو جائے تو اُس کا پاپ اُس کو نہین لگتا اس لیے تم سکھ دکھ کا بچار چھوڑ دونون کو یکسان سمجھو سکھ دکھ لابھ ہان ہار جیت آدِ کو سمان جاننا ہی یوگ ہے جو انکو سمان سمجھتا ہوا کام کرتا ہے اُس کے کئے ہوئے پنیہ و پاپ اسی دنیا مین رہ جاتے ہین۔

کرم یوگ کے پھل

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ।
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥ ५१ ॥

بدھی یوگ یکت پرش کرم پھل کے تیاگنے سے آتم گیانی ہوکر جنم بندھن سے چھوٹ کر اُس استھان کو چلے جاتے ہین جہان کسی پرکار کا بھی دُکھ نہین ہے (۵۱)

اتھوا

جو لوگ کرم پھل کے تیاگ سے گیان پراپت کرتے ہین وے نسچے ہی گیانی ہوجاتی ہین اور جنم کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہین تتھا اس پرم پد کو پہنچ جاتے ہین جہان کسی پرکار کا بھے اور اپدرو نہین ہے۔

جن بدھماؤن کے چت مین سمتا ہے جو سکھ دُکھ سدھی اسدھی کو سمان بھاو سے دیکھتے ہین وے کرمون کے پھل کو تیاگ دیتے ہین ارتھات وے کرمون کے پھل سروپ سرگ نرک آدی کی چاہنا نہین رکھتے وے جو کام کرتے ہین وہ ایشور کے لیے کرتے ہین اپنے کیئے ہوئے کام سے اپنا کچھ سروکار نہین رکھتے اس بھانت بنا اپنے کسی مطلب کے کرم کرتے رہنے سے انکا چت شدھ ہوجاتا ہے تب انھین آتم گیان ہوجاتا ہے پھر آتم گیان کے پربھاو سے وے جیتے جی ہی جنم بندھن سے چھوٹ کر لشنو کے اُس پرم پد موکش اوستھا کو پراپت ہوجاتے ہین جو سب پرکار کے کلیش اور سنتاپون سے رہت ہے۔

جو لوگ یوگ ریت سے چت کو ہر حالت مین یکسان رکھکر نشکام کرم کرتے ہین اور نشکام کرم کرکے گیان پراپت کرنا چاہتے ہین انھین نسچے ہی تتو گیان ہوجاتا ہے تتو گیان کے پربھاو سے وے نسچے ہی جنم بندھن سے چھوٹ کر اس موکش اوستھا کو پراپت ہوجاتے ہین جو سب پرکار کے دُکھ اور کلیشون سے رہت ہی

(سوال) کرم یوگ دوارا انتہ کرن کے شُدھ ہوتے ہی جس اتم گیان کی پراپت ہوتی ہے وہ اتم گیان مجھے کب پراپت ہوگا یعنے کبتک مجھے نِشکام کرم کرنے ہونگے کب میرا انتہ کرن شُدھ ہوگا کب مین برہم گیان اتھوا آتم گیان کا ادھکاری ہونگا اور کب مجھے اُسکی پراپت ہوگی۔

(جواب) بھگوان اگلے دو اشلوکون سے ان پرشنون کا اُتر دیتے ہین۔

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ।
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥ ५२ ॥

جب تیرا انتہ کرن موہ اگیان روپی کیچڑ سے پار ہو جائیگا تب جو کچھ تو نے سنا ہے اور جو کچھ بھی سننے یوگ ہے اس سے تجھے بیراگ ہو جائیگا۔ (۵۲)

اتھوا

نِشکام ہوکر کرم کرتے کرتے جب تمہارا انتہ کرن اگیان کے دلدل کو پار کر جائیگا تب آجتک کرم کے سُرگ آدِک پھلون کے سمبندھ مین جو کچھ تم نے سُنا ہے اور جو کچھ تم سننے یوگ سمجھتے ہو یا سنوگے اُس سے تمھارا من ہٹ جائیگا یعنے تم کو بیراگ پراپت ہو جائیگا۔

ہے ارجن تیرا انتہ کرن موہ روپی کیچڑ مین پھنسا ہے اُسپر اگیان روپی میل جما ہوا ہے اسی سے تو شریر آدِ کو آتما سمجھتا ہے اور شریر تھا آتما کو الگ الگ نہین سمجھتا اگیان کے ہی کارن سے تیرا من سُنسی بھوگون کی طرف چلتا ہے اور موہ سے ہی تو یہ میرے ہین مین انکا ہون۔ ایسی ایسی اگیان مولک باتین کہتا ہے اگیان کے ہی پربھاو سے تجھے راج پاٹ سُکھ بھوگ اور سُرگ وغیرہ اچھے معلوم ہوتے ہین۔

جس وقت تیرا انتہ کرن (بُدھی) موہ روپی کیچڑ کے پار ہو جائیگا اور جبکہ اسکے اوپر سے اگیان روپی میل دور ہو جائیگا جس سمے وہ رجوگن اور تموگن کو تیاگ کر شُدھ ستوبھاو کو پراپت ہو جائیگا اس وقت تو آتما اور شریر کا بھید جانے گا اُس وقت تجھے سب ہی پرانیون مین ایک ہی اَبناشی آتما دکھائی دینے لگیگا اور اُسی سمے

تجھے اس لوک کی استری پُتر دھن رتن محل مکانات باغ باغیچہ گاڑی گھوڑے نوکر چاکر وغیرہ پدارتھون اور تمام بھومنڈل کا راج نکمّا اور توچھ جان پڑیگا اُس سمے تجھے سورگ اور اُس کے سُکھ بھوگ بھی بے ارتھ معلوم ہونے لگین گے۔ اُس وقت تجھے یہ جگت بازیگر کے کھیل یا سُپن کی مایا کے سمان بالکل جھوٹھا معلوم ہونے لگیگا اتنا ہی نہین بلکہ اُس سمے تو نے جو کچھ دیکھا اور سنا ہے اور جو آئندہ دیکھے اور سُنیگا سب سے نفرت ہو جائیگی اُس وقت تجھے اُس لوک اور پرلوک کے سبھی سکھ بھوگ جنجال اور آفت کی جڑ معلوم ہونگے اس ہی اوستھا کو پورن بیراگ کہتے ہین جس سمے تجھے ٹھور بیراگ ہو جائے تیرا من سب سے کنارہ کر جائے تب تو سمجھ لینا کہ میرا انتہ کرن شُدّھ ہو گیا۔ میری بُدّھی اگیان کی کیچ سے نکلکر شُدّھ ہو گئی کیونکہ بنا انتہ کرن اتھوا بُدّھی کے شُدّھ ہوئے بیراگ نہین ہوتا جب بیراگ ہوگا تب انتہ کرن پہلے شُدّھ ہوگا اور جب انتہ کرن شُدّھ ہو جائیگا تب بیراگ ضرور ہوگا۔

श्रुतिविप्रतिपन्ना ते यदा स्थास्यति निश्चला ।
समाधावचला बुद्धिस्तदा योगमवाप्स्यसि ॥ ५३ ॥

جب تمھاری بُدّھی جو انیک شُرتیون کے سننے سے بکشیپ کو پراپت ہو گئی ہے بکشیپ اور بکلپ سے رہت ہو کر آتما مین استھت ہو جائیگی تب تمھین سمادھی یوگ پراپت ہوگا۔ (۵۳)

اتھوا

نانا پرکار کے پھلون کا لوبھ دینے والے منترون کے سننے سے تمھاری بُدّھی بِکل ہو گئی ہے جب اُسکی بکلتا جاتی رہیگی اور جب اُسکے تمام سنشئے دور ہو جائین گے تب وہ اچل اور اٹل روپ سے آتما کے دھیان مین لگ جائیگی اس وقت تمھین یوگ کی پراپت ہوگی۔

ہے ارجن تو نے انیک پرکار کے شاستر پڑھے ہین نانا پرکار کے وید منتر سنے

ہین انمین انیک پرکار کی کریائین اور انکے پھلون کی باتین بھری پڑی ہین انکے سننے پڑھنے سے جو تجھے گیان ہوا ہے وہ نربھاو نہین ہے اسی سے تیری بدھی مین گھبراہٹ اور سندیہہ پیدا ہو گئے ہین۔ تیری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا کرنا لازم ہے اور کیا کرنا انوچت ہے جب تیری بدھی اور سرتی سمرتیون کا جھگڑا مٹ جائیگا تب تجھے بچار تھ اپدیش پرکھنچے ہوگا تب تیری بدھی کو انکی غلطی باتین یا سندیہہ ڈگا نہ سکین گے اس سمے وہ ایک بات پر جم کر استھر ہو جائیگی اس کے بعد تجھ مین گہری سمادھ کی یوگتا ہوگی جب تو ایک دم آتما یا پرماتما کے دھیان مین لگ جائیگا اس وقت دنیا کی کوئی بھی باہری چیز تیرے چت مین نہ گھس سکیگی تو ایسے گہرے دھیان مین ڈوبا رہیگا کہ اگر اس سمے تیرے سر پر بھیانک سے بھیانک بجر پات ہوگا تو بھی تیرا دھیان نہ ٹوٹے گا اور تو آتما کو جان جاویگا اور تیری رسائی براہ راست پرماتما تک ہو جائیگی اس وقت تجھے جیو اور برہم مین بھید نہ معلوم ہوگا سب جگہ پرماتما ہی پرماتما دکھائی دیگا اس وقت تجھے کرنے کو کچھ نہ رہیگا اور تو کرت کرتیہ ہو جائیگا۔ مگر یاد رکھ کہ اس اوستھا کی پراپت کے لیے بدھی تھواچیت کی شانتی واستھرتا بہت ضروری چیز ہے بغیر استھر بدھی کے سپھلتا ہرگز نہ ہوگی۔ یعنے تو استھت پرگیہ استھر بدھی والا ہونے کی کوشش کر۔

استھت پرگیہ اتھوا پورن برہم گیانی کے لکشن

پرشن کرنیکا دوسرا پکار ارجن بھگوان سے استھت پرگیہ پرش یا پورن برہم گیانی کی لکشن پوچھتا ہے

अर्जुन उवाच ।

स्थितप्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ।
स्थितधीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम् ॥ ५४ ॥

ارجن نے کہا

ہے کیشو سمادھ مین استھت ہوئے استھت پرگیہ پرش کے کیا لکشن ہین

استھت پرگیہ پُرش کس طرح بولتا ہے کس طرح بیٹھتا اور کس طرح چلتا پھرتا ہے (۵۴)
ہے کیشو جیسے اس بات کا پختہ لبشواس ہو گیا ہے کہ مین پرم برہم ہون اور
جو سمادھ مین تت پر ہے اُس کے کیا لکشن ہین ایسے منشیہ کے بشئے مین لوگ
کیا کہتے ہین وہی استھت پرگیہ آتم سروپ مین اٹل لبشواس رکھنے والا جب سمادھ
مین تت پر یا تیار نہین رہتا تب وہ کس طرح بولتا بیٹھتا اور چلتا ہے۔

جیون مکت پُرشون کے لکشن موکش چاہنے والون کے لیے موکش کے اُپاے
ہین اس لیے ادھیاتم شاستر مین موکش چاہنے والون کے لیے جیون مکت
پُرشون کے لکشن موکش پراپت کے واسطے سکھائے جاتے ہین ارجن نے یہ بھی
بات سمجھکر بھگوان سے استھت پرگیہ پُرش کے لکشن پوچھے ہین بھگوان اُس کے
چارون سوالون کے جواب سلسلہ وار اسی ادھیاے کے اخیر مین دینگے جس نے
شروع سے ہی سب کامون کو تیاگ کر گیان یوگ نشٹھا کی راہ پکڑ لی ہے اور
جس نے کرم یوگ دوارا چیت شُدھ کرکے اپنے کو گیان یوگ کا ادھکاری بنا لیا
ہے ایسے دونون پرکار کے لوگون کے لیے ہی اس ادھیاے کے پچپنوین
شلوک سے ادھیاے کے آخر تک بھگوان استھت پرگیہ کے لکشن اور آتم گیان
پراپت کرنے کے اُپاے بتا دینگے۔

(۱) آتما مین سنتوش

श्री भगवानुवाच -
प्रजहाति यदा कामान्सर्वान्पार्थ मनोगतान् ।
आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥ ५५ ॥

سری بھگوان کہتے ہین

جب منشیہ اپنے من کی ساری اِچھاؤن کو چھوڑ دیتا ہے اور آتما دوارا آتما مین ہی
سنتشٹ رہتا ہے تب اُسے استھت پرگیہ یا استھر بدھی والا کہتے ہین۔ (۵۵)

جب منشیہ اپنے من میں پرویش کرنے والی بھانت بھانت پرکار کی اچھاؤں کو بالکل تیاگ دیتا ہے اور اِس لوک تھا پرلوک کی کسی بھی چیز کی خواہش نہیں رکھتا آتما کے دھیان میں ہی مگن رہتا ہے آتما سے ہی سنتشٹ اور پرسن رہتا ہے آتما کے ساتھ ہی رمن کرتا ہے تب اُسے استھت پرگیہ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب منشیہ سب طرف سے من ہٹا کر سب پرکار کی تمنا تیاگ کر ایک آتما سے ہی ترپت رہتا ہے اپنی حالت میں ہی مگن رہتا ہے تب اسے استھت پرگیہ کہتے ہیں جب اُس کی یہ حالت ہو جاتی ہے تب وہ اپنے شریر میں ہی پرمانند سروپ پرمیشور کو انبھو کرتا ہے تب اُسے اُس کے سوا کچھ اچھا نہیں لگتا جس کی بُدھی پرفلّت روپ سے آتما میں ہی لگی رہتی ہے جس کی ترپتی ایک ماتر آتما سے ہی ہوتی ہے اُسے استھت پرگیہ یا استھر بُدھی کہتے ہیں۔

(۲) دُکھ سُکھ میں سمانتا

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः।
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते॥ ५६॥

جس کا من دُکھ کے سمے دُکھی نہیں ہوتا جو سُکھ کے سمے سکھ بھوگنا نہیں چاہتا جو راگ بھے اور کرودھ سے رہت ہے وہ استھت پرگیہ منشیہ کہلاتا ہے (۵۶)
جو منشیہ ادھیاتمک ادھی بھوتک اور ادھی دیوک کسی بھی پرکار کے دکھو کے آپڑنے سے من میں دُکھی نہیں ہوتا جو کسی پرکار کے سکھ بھوگنے کی اچھا نہیں رکھتا جو کسی چیز سے محبت نہیں رکھتا جو کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور جسکو کرودھ نہیں آتا وہ منشیہ استھت وبدھی منی کہلاتا ہے
پاپ کا پھل دُکھ ہے اور پنیہ کا پھل سکھ ہے پاپ اور پنیہ کے پھل اوسٹ ہیں بنا اُن کے بھوگے پیچھا چھوٹ نہیں سکتا ہم نے اس سے پہلے کے شریر میں جو پاپ کرم کئے ہیں اُن کا پھل دکھ ہیں اس جنم میں ضرور بھوگنا ہوگا بنا اُس کے بھوگے

ہمارا پیچھا ہرگز نہ چھوٹے گا جب ہمارے پاپ کا انت ہو جائیگا تب ہمارے دُکھ کا بھی انت ہو جائیگا۔

جبتک ہم اپنے پاپ کا ڈنڈ دُکھ نہ بھوگ لینگے تب تک ہم ہزار اُپاے کرین یعنی دین چلا دین کچھ نہ ہوگا پاپ کا پھل ضرور ہونے والا ہے اٹل ہے یہ سوچکر ہی بچاردان پرُش بھاری سے بھاری دُکھ مین نہین گھبراتا ہم نے گذشتہ جنم مین جو پُنیہ کرم کیے ہین اُنکا پھل سُکھ بھی ضرور بنا مانگے ملیگا۔

اس بھانت جو پُنیہ کرم کیے ہین اُنکا پھل سکھ بھی ضرور ملیگا اگر ہم نے پُنیہ کرم نہین کیے ہین تو ہمارے ہزار چاہنے کوشش کرنے پر بھی سُکھ نہ ملیگا جس طرح دکھ بنا چاہے اپنے سمے پر آجاتا ہے اُسی طرح سُکھ بھی بنا چاہے اپنے وقت پر آجاتا ہے اور حساب مین ہونے پر ملجاتا ہے جو چیز کھاتے مین نہین ہے وہ ہرگز نہین ملتی بنا پورب جنم کے پاپون کے چاہنے سے بھی دُکھ نہین ملتا۔ اسی طرح بنا پورب جنم کے پُنیہ کرمون کے چاہنے سے بھی سُکھ نہین ملتا جو اس مرم کی بات کو سمجھتے ہین وے دُکھون سے دُکھی نہین ہوتے اور سُکھون کی ترشنا مین نہین پھنستے۔

ہمارے پاس لاکھ روپیہ ہین۔ اُن سے ہماری پریت ہے پریت کے کارن ہمارے من مین سدا یہ خوف بنا رہتا ہے کہ چور چرا نہ لے جائے اتھوا زبردست راجہ چھین نہ لے اگر روپیہ یا اور کسی چیز سے ہماری پریت نہ ہو تو ڈر کس بات کا ہے پریت سے ہی بچانے مین اسمرتھ ہونے کے کارن خوف لگتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا مال لوٹا جاتا ہے ہم اُسے بچا نہین سکتے۔ تب ہین کرودھ آتا ہی یعنے جس کو کسی چیز سے راگ یا پریم ہے اُسے ہی بھئے اور کرودھ کے بشی بھوت ہونا پڑتا ہے اور جسے کسی سے راگ نہین اُسے خوف اور کرودھ کیون ہونے لگے۔

جو منی یہ بچاردان ہین وے سب کچھ سمجھنے کے کارن دُکھون سے نہین گھبراتے سُکھون کی چاہنا نہین رکھتے تھا راگ بھئے اور کرودھ سے الگ رہتے ہین

جس منشیہ مین یہ لکشن پائے جاوین اُسے اُتّم پرگیہ مُنی کہتے ہین کیونکہ
اُس کی بُدّھی بچار کرتے کرتے یتھارتھ پر جم گئی ہے۔

(نوٹ) دُکھ تین پرکار کے ہوتے ہین۔ (۱) ادھیاتمک (۲) آدھِ بھوتک (۳)
(ادھِ دیوک۔) شوک موہ آدِ تھا بجار کھانسی۔ اِتی سار آدِ روگون سے جو دُکھ ہوتے
ہین انھین آدھیاتمِک دُکھ کہتے ہین۔ شیر چیتا بھالو بھیڑیا سانپ وغیرہ
جانورون سے جو دُکھ ہوتے ہین انھین آدِھ بھوتک کہتے ہین۔ بہت تیز ہوا
بہت بھاری بارش برفون کی بوچھار آگ لگنے وغیرہ سے جو دُکھ ہوتے ہین انھین
ادھی دیوک دُکھ کہتے ہین اسی طرح سکھ بھی تین پرکار کے ہوتے ہین پیاری چیز کی
یاد یا اپنے بڑہائی وغیرہ کے گھمنڈ سے جو سُکھ ملتا ہے اُسے ادھیاتمک سُکھ کہتے
ہین استری پُتر بھائی بندھ اور رشتہ دارون و دوستون سے جو سکھ ملتا ہے اُسے
آدھِ بھوتک سُکھ کہتے ہین سیتل مند پون برسات کی ننھی ننھی پھواریں ندی نالون
کے بہنے وغیرہ سے جو سُکھ ہوتا ہے اُسے ادھی دیوک سُکھ کہتے ہین۔

(۳) اسینہہ ہرش دویش کا ابھاو

यः सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।
नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ५७ ॥

جو کسی چیز سے پریم نہین کرتا اچھی چیز کو پاکر خوش نہین ہوتا اور بری
چیزون کو پاکر دکھی نہین ہوتا اُسکی بُدّھی نشچل ہے (۵۷)

اتھوا

گیانی پرش اپنی دیہہ سے بھی پریت یا اسینہہ نہین رکھتا وہ سُکھ کے سمے آنند سے
پھول نہین جاتا اور دُکھ آپڑنے پر دُکھ کو دیکھکر غمگین نہین ہوتا جب وہ اس طرح
سکھ اور دکھ سے رہت ہو جاتا ہے تب اُسکے بیک ودوارا اُتپن ہوئی بُدّھی نشچل
(استھر) ہو جاتی ہے۔ سنسار کے پرانی ماتر پریم پھانس مین بندھے ہوئے ہین پریم

کارن ہی منشیہ کو سکھ دکھ جھیلنے یعنے برداشت کرنے پڑتے ہین اگر منشیہ کو کسی چیز سے پریم نہ ہو تو اُسے سکھ اور دکھ کے جھمیلے مین کیون پڑنا پڑے دھن پُتر استری آدِ کو ہم اپنی چیز جانتے ہین اُن سے پریم کرتے ہین تب ہی تو اُن کی ترقی ہونے پر ہم سکھی ہوتے ہین اور اُنکی تنزلی یا کمی ہونے یا اکبارگی ناش ہونے پر ہم دُکھی ہوتے ہین جس چیز سے ہم کو پریم یا محبت نہین ہے اس کے زیادہ ہونے سے ہمین خوشی کیون ہوگی۔ اور اس کے کم ہونے یا ناش ہونے سے رنج کیون ہوگا۔

اگر پریم کرنا چاہے تو ایسی چیز سے پریم کرنا چاہیے جو ہمیشہ رہے جس سے ہماری جدائی یا بیوگ نہ ہو جس سے ہمین کبھی سکھی ہو کر دُکھی ہونا نہ پڑے استری پُتر دھن آدِ ناشمان پدارتھ ہین سدا سے ہمارا انکا سنگ نہین ہے اور آئندہ بھی نہ ہوگا آج اِن کے ساتھ سنجوگ ہوا ہے تو آج ہی یا کل پرسون ضرور بیوگ ہوگا ایسے پدارتھون سے مُورکھ لوگ ہی پریم کرتے ہین اور وے اسی کارن سے ہمیشہ دُکھ سکھ کے جھنجھٹون مین پھنسے رہتے ہین۔ لیکن جو گیانی ہین اور بدھمان ہین جو اصل اور کم اصل کی پرکھ جانتے ہین وے اس لوک اور پرلوک کے پدارتھون کی اسارتا سنجوگ بیوگ آدِ کو بدھی سے بچار کر اُن سے پریم نہین کرتے وے ایسی چیز سے پریم کرتے ہین جس سے سدا اننت کال تک آنند ملتا ہے کبھی دکھ اٹھانے کا موقع ہی نہین آتا۔ کم سکھ دینے والی اور پرنام مین دکھ اٹھانے والی چیزون سے ہرگز پریم نہین کرتے۔ وے ایک ماتر اویناشی نِتیہ آتما سے پریم کرتے ہین کیونکہ اُس کے ساتھ پریم کرنے سے انھین دُکھ کبھی اٹھانا نہین پڑتا نہ اس مین کمی بیشی ہوتی ہے اور نہ کبھی اسکا ناش ہوتا ہے نہ اُس سے کبھی جدائی ہوتی ہے اگیانی لوگ اس تتو کی بات کو نہین سمجھتے اسی سے وے ان جھوٹی چیزون کے پریم مین پھنس کر دُکھ سکھ بھوگا کرتے ہین۔

گیانی لوگ اِن سب باتون کو اچھی طرح سمجھتے ہین اِسی سے وے استری پُتر دھن راج آدِ سے تو کیا اپنی دیہہ سے بھی پریم نہین رکھتے اور جب وے اِن فانی

سنسار کے پدارتھوں سے پریم نہین رکھتے تب ہی وے سُکھ دُکھ کے جھمیلے سے بچکر ایکاگرچت سے آتما کے دھیان اور اُس کے پریم مین مگن رہتے ہین آتما کے پریم مین مگن رہنے سے انھین کسی دُکھ کے درشن بھی نہین ہوتے پرمانند سدا اُس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ گیانی آتما کے سواے شریرادی سبھی پدارتھون سے پریم نہین رکھتا شریر سے بھی پریم نہ رکھنے کے علاوہ گیانی پُرش سُکھ اور دُکھ کو یکسان نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سُکھ پورب جنم کے پُنیہ کاریہ کا پھل ہے اور دُکھ پورب جنم کے پاپ کاریہ کا پھل ہے اِسی سے وہ سُکھ پاکر بھی آنند مین بھول کر اُس کی تعریف نہین کرتا اور دُکھ پاکر اُس کی نندا نہین کرتا اس کے برخلاف اگیانی پُرش اپنے سُکھ کے سامانون کی بڑائی کرتا پھرتا ہے اور اپنے دُکھون کا رونا رویا کرتا ہے کیونکہ وہ سُکھ اور دُکھ کو اپنے ہی کئے ہوئے پُنیہ اور پاپ کا پھل نہین سمجھتا۔

اگیانی لوگ بھول کر نہ سمجھنے کے کارن اپنے سُکھ بھوگون کی بڑائی چھوڑ نکا کرتے ہین وے اس بات پر بچار نہین کرتے کہ اس تعریف سے دوسرے کو کیا لابھ ہوگا جو اپنی پرالبدھ سے ہمین ملا ہے وہ ہمارے ہی واسطے ہے بڑائی یا شیخی مارنا بالکل بے فائدہ ہے اِسی طرح اگیانی لوگ دوسرے کی اُنتی، دوسرے کا دھن ویبھو آدِ دیکھ کر کُڑھ جاتے ہین اور اُس کی نندا کر کمر باندھ لیتے ہین پرائی نندا سے پرایا سُکھ پرایا دھن اور مرتبہ وغیرہ کسی کو مل نہین جاتا اتھوا اصلی مالک کے پاس سے چلا نہین جاتا گیانی ان باتون کو جانتا ہے اس ہی سے وہ نہ اپنی تعریف کرتا ہے اور نہ پرائی نندا کرتا ہے راگ دویش نندا تعریف وغیرہ تامسی برتیان ہین ان ہی کے کارن سے انتہ کرن چلایمان رہتا ہے جب منشیہ کو دیہہ آدِ پدارتھون سے نسبت نہین رہتی اور جب راگ دویش نندا تعریف وغیرہ سے رہت ہوجاتا ہے تب اُس کا من نرمل ہوکر آتم تتو مین لو نین

ہو جاتا ہے ان سب باتون پر بچار کر کے بھی گیانی نہ کسی سے پریم کرتا ہے اور نہ پیاری چیز کو پا کر اُس کی تعریف کرتا ہے اور نہ غیر مرغوب چیز پا کر اُس کی نندا کرتا ہے اُس کے لیے بُرا بھلا سب برابر وسمان ہے اس لیے وہ نندا استت سے رہت ہو کر سدا اُداسین رہتا ہے جب ببیک بچار کے کارن وہ اچھے بُرے کے جھگڑے سے الگ ہو جاتا ہے تب اُسکی بُدھی استھر ہو جاتی ہے۔

(۴) بشیون سے اندریون کو ایکدم ہٹا لینا

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता॥ ५८॥

جس طرح کچھوا سب طرف سے اپنے انگون کو سمیٹ لیتا ہے اُسی طرح جب وہ اندریون کو بشیون سے ہٹا لیتا ہے تب اُس کی بُدھی استھر کہی جاتی ہے۔ (۵۸)

ہے ارجن جس بھانت کچھوا ڈر کے مارے اپنے سر اور پانون وغیرہ کو سمیٹ کر اپنے شریر مین گھسا لیتا ہے اُسی طرح سمادھی سے اُٹھا ہوا یوگی راگ ودویش آدی کے خوف سے اتھوا سمادھی مین مگن ہونے کے بھیجے سے اپنی آنکھ کان ناک وغیرہ اندریون کو اُن کے بشیون سے روک لیتا ہے اُس سمئے اس یوگی کی بُدھی کو استھر کہتے ہین۔

(پرشن) یون تو نراہار روگی کی اندریان بھی جبکہ وہ اندریون کے بشیون کو بھوگ نہین سکتا بشیون سے ہٹ جاتی ہین لیکن بشیون کی لذت وہ کب بھولتا ہے۔

اُتر سنو

विषया विनिवर्तन्ते निराहारस्य देहिनः।
रसवर्जं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्तते॥ ५९॥

نراہار روگی پرش کی بشیون سے نبرتی ہو جاتی ہے لیکن بشیون سے اُس کی

پریت نہین جاتی مگر استھر بدھ پُرش کی بشیون سے پریت بھی آتم شاکشات کار ہونے سے مٹ جاتی ہے ۔ (۵۹)

جو ردگی نرا ہار رہتے رہتے ایک دم دُربل ہو جاتا ہے اُس کو بشیون کے بھوگنے کی اچھا نہین رہتی وہ اسمرتھ ہونے کے کارن بشیون کی اچھا نہین کرتا مگر اُس کے من مین بشیون کی لذت تو بنی رہتی ہے اس لیے اُنکا من ہمیشہ بشیون کو چاہتا رہتا ہے بشیون کی پریت اُن کے دل سے نہین جاتی اسی طرح وہ مورکھ منشیہ جو گھور تپ کرتا ہے بشیون سے پرہیز کرتا ہے۔لیکن اُس کے من مین بشیون کی لذت بنی رہنے کے کارن بشیون سے پریت نہین چھوڑتا لیکن وہ یوگی جو پرماتما کو ساکشات دیکھ لیتا ہے اور من مین بچار کرتا ہے کہ مین خود وہ ہون اُس کے من مین بشیون کی پریت نہین رہتی اُس کو اندریون کے بشیون کا گیان بھی نیست و نابود ہو جاتا ہے اس طرح وہ بُرائی کی جڑ کو بھی ناش کر دیتا ہے لیکن ردگی مین یہ بات نہین ہوتی وہ بشیون کو بھوگنا تو چاہتا ہے مگر لاچاری سے اُنکو بھوگنے کی اچھا نہین کرتا اُسکے من مین بشیون کی لذت اور اُنمین پریت بنی رہتی ہے لیکن یوگی کو آتما کی درشن ہونے پر ان مین پریت ہی نہین رہتی مطلب یہ ہے کہ جب تک آتما سے ساکشات کار نہین ہوتا تب تک بشیون کی پریت نہین جاتی اس لیے اصلی گیان کرانے والی بُدھ کو استھر کرنا ضروری ہے جب بُدھ استھر ہو جائے گی

سلہ جیسے بیٹیا کے یہان جانا پاپ سمجھنے والا برہمچاری بیٹیا کی طرف دیکھنا ہی پاپ سمجھتا ہے آنکھ سے ہی اُس بیٹے کو نہ دیکھین گے تو اُس بستو کی کیا سامرتھ ہے جو ہمین لُبھا سکے آنکھون سے نہ دیکھنا کان سے نہ سننا زبان سے ذائقہ نہ لینا وغیرہ اہی اندریون سے کام نہ لینا کہا جاتا ہے ان اندریون سے اگر کام لیا جائے اُنھو برہمچاری استری کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے تو اُسکو اُس بستو کی پریت جاگ اُٹھیگی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اندریون سے کام لینا بند کرنے پر بھی اُسکی پریت کیا یک نہین ہٹتی یہ پریت بھی اکثر جاتی جاتی ہے ۔

تب بشیون سے ایک دم پریت ہٹ جائیگی اگر ہم یون کہین کہ اِچھاؤن کے ناش ہونے پر شُدّھ گیان کا اُدے ہوتا ہے اور شُدّھ گیان کے اُدے ہونے پر خواہشون کا ناش ہوجاتا ہے تو اِس مین کوئی تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ جب گیان کا پرکاش ہونے لگتا ہے تب اِچھا مین اسھول روپ مین نا ہت ہو جاتی ہین مگر سوکشم روپ سے من مین بنی رہتی ہین البتہ جب گیان نسچل اور پورن ہو جاتا ہے تب وے کامنا مین بھی ناش ہو جاتی ہین۔

مطلب یہ ہے کہ استھت پر گیہ ہونے یا پرگیا کی استھرتا کے لیئے من اور اندریون کو بش مین کرنا ضروری ہے جبتک من اور اندریان بش مین نہین ہوجائین تب تک پرگیا استھر نہین ہوسکتی پس جن کو استھت پرگیہ ہونا ہو یا جو پرگیا کو استھر کرنا چاہین اُنھین پہلے اپنی اندریون کو قابو مین کرنا چاہیے اگر اندریان قابو مین نہ کی جائینگی تو وے نقصان پہونچاوینگی۔ اب بھگوان پہلے یہ دکھلاتے ہین کہ باہری اندریون کے بش مین نہ کرنے سے کیا دوش ہوتا ہے۔

यततो ह्यपि कौन्तेय पुरुषस्य विपश्चितः ।
इन्द्रियाणि प्रमाथीनि हरन्ति प्रसभं मनः ॥ ६० ॥

ہے ارجن اُپای کرتے ہوئے بُدّھان پُرش کی بھی زور اور اندریان اُس کے من کو زبردستی سے اپنے قابو مین کرلیتی ہین۔ (۶۰)

ہے ارجن جو پُرش بُدّھان ہے جو اندریون کے بش نہ کرنے کے دوش کو سمجھتا ہے اور دوش کے جاننے کے کارن ہر وقت اُنکو بش کرنے کی کوشش مین لگا رہتا ہے ایسے پُرش کے من کو بھی آنکھ کان ناک آدِ اندریان اپنے ادھین کرلیتی ہین کیونکہ اندریان بہت ہی بلوان ہین جس وقت یہ حملہ کرتی ہین اُس وقت پراکرمی سے پراکرمی اور بچار وان سے بچاروان کی ایک بھی نہین چلتی جب یہ زور باندھ کر حملہ آور ہوتی ہین تب بیبک اور بچار کو بھی بیٹھ دکھانی ہی پڑتی ہے۔

(سوال) اگر اندریان ایسی بلوان ہین تو مین انھین اپنے بش مین کیسے کر سکونگا
(جواب) ان کے ادھین کرنے کا اُپاے سُن۔

(۵) ایشور کی بھکتی

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ।
वशे हि यस्येन्द्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६१ ॥

اُن سب کو بش مین کر کے منشیہ کو درڑھتا وشواس سے مجھ مین لَو لگا کر بیٹھنا چاہیے جس کی اندریان بش مین ہین اُس کی بُدھی استھر ہے۔ (۶۱)

ارتھوا

اُن سب اندریون یعنے من آنکھ کان ناک زبان اور چمڑہ ان پانچون کرم اندریون کو اپنے بس مین کر کے چت کو سرتھا درڑھ کر کے منشیہ کو میرے ہی دھیان مین تولین ہو جانا چاہیئے جس نے اسپرکار اندریون کو ادھین کر لیا ہے اُس کی بُدھی استھر ہے۔

جو آدمی پانچون گیان اندریون پانچون کرم اندریون اور من کو اپنے بش مین کر کے شانتی سے بیٹھا ہوا مجھ باسدیو سب کے انتر آتما کے دھیان مین مگن ہو جاتا ہے اُسپر اندریون کا زور نہین چلتا جب تک منشیہ میری شرن مین نہین آتا میرا اننیہ بھگت نہین ہو جاتا تب ہی تک اندریان اپنا زور چلاتی ہین میری شرن آئے ہوئے پر اندریون کا بش نہین چلتا ارتھات جو یہ سوچتا ہوا بیٹھتا ہے کہ مین ہی سچدانند سروپ ادویت ہون میرے سواے اور کوئی پدارتھ ہی نہین ہے ایسے منشیہ پر اندریون کا زور نہین چلتا اور جو اندریون کو اپنے بس مین کر لیتا ہے اس کی بُدھی نشچل ہے۔

مطلب یہ ہے کہ گیانی پُرش جس کی بُدھی نشچل ہے اپنی اندریون کو اپنے قابو مین کر کے مجھ آتما کے دھیان مین بیٹھا رہتا ہے۔

بشیون کا دھیان برائی کی جڑ ہے

جو منشیہ بشیون کے بھوگ کی اچھا نہین چھوڑ سکتا اسکی بری ورگت ہوتی ہے وہ بشیون نہ پاکر من ہی من بشیون کا دھیان کیا کرتا ہے۔ بشیون کا دھیان کرنے سے کیا برائیان ہوتی ہین وہی بھگوان آگے بتاتے ہین۔

ध्यायतोविषयान्पुंस: सङ्गस्तेषूपजायते ।
सङ्गात्सञ्जायते काम: कामात्क्रोधोऽभिजायते ॥६२॥
क्रोधाद्भवति सम्मोह: सम्मोहात्स्मृतिविभ्रम: ।
स्मृतिभ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति ॥ ६३ ॥

بشیون کے دھیان کرنے والے منشیہ کے من مین پہلے بشیون کے لیے پریت اتپن ہوتی ہے۔ پریت سے اچھا پیدا ہوتی ہے اچھا سے کرودھ پیدا ہوتا ہے کرودھ سے بھرم ہوتا ہے بھرم سے اسمرتی کم ہوتی ہے اسمرتی یا یادداشت نہ ہونے سے بدھی نشٹ ہو جاتی ہے بدھی کے نشٹ ہونے سے منشیہ بالکل نشٹ ہو جاتا ہے۔ (۶۲-۶۳)

من ہی من بشیون کے دھیان کرنے والے پرش کی پہلے تو بشیون مین پریت (محبت) پیدا ہوتی ہے پریت سے اسے بشیون کے پانے کی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے جب کسی کارن سے اچھا سپھل نہین ہوتی تب اچھا سپھل ہونے کی راہ مین الجھن آتے ہین تب منشیہ کو کرودھ آتا ہے۔ کرودھ کے کارن کرودھی گروتک کا اپمان کر بیٹھتا ہے۔ کرودھ کے باعث منشیہ کو بھلے برے کا بچار نہین رہتا اسے کچھ نہین سوجھتا کہ وہ کیا کر رہا ہے کرودھ کے مارے منشیہ کی اسمرتی مین دوش پیدا ہو جاتا ہے اسمرتی دوش کے کارن منشیہ شاستر اور گرو کے اپدیشون کو بھول جاتا ہے اس کے سارے گیان پر پانی پھر جاتا ہے اسمرن شکتی کے ناش ہونیسے بدھی

نشٹ ہو جاتی ہے۔ یعنے انتہ کرن ایسا اسمرتھ ہو جاتا ہے کہ وہ کاریہ اکاریہ اچھے بُرے کو نہین جان سکتا۔ جب بُدّھی یا انتہ کرن اس پرکار نشٹ ہو جاتا ہے تب منُشیہ بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ منشیہ تب ہی منشیہ ہے جبکہ اس کا انتہ کرن بھلے بُرے کا بچار کر سکے جب انتہ کرن اس لائق نہین رہتا یعنے وہ بھلے بُرے کا بچار نہین کر سکتا اُس وقت اُسے نشٹ ہوا سمجھنا چاہیئے۔ مطلب یہ ہے کہ انتہ کرن بُدّھی کے نشٹ ہونے سے منشیہ بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے کیونکہ جس کے بدہی نشٹ ہو جاتی ہے وہ کوئی پُرشارتھ نہین کر سکتا سارانش یہ ہے کہ بشیون کا دھیان کرنا ہی سب انرتھون کا مول ہے اگر من کے ذریعہ بشیون کا دھیان ہی نہ کیا جائے تو انھین پریت کیون ہو کیون اچھا ہو اچھا پورن نہ ہونے سے کیون کرودھ ہو اور آخر مین منُشیہ کیون عقل کھو کر برباد ہو۔

دھیان من سے ہوتا ہے من مین دھیان ہونیکے بعد اندریان اپنا کام کرتی ہین اگر من بس مین ہو تو اندریان کچھ نہ کر سکین اگر من بس مین نہ ہو تو اندریان بش مین کر لی جائین تو کچھ بھی مطلب سدّھ نہ ہوگا اگر اندریان بش مین نہ بھی کی جائین مگر من بس مین کر لیا جائے تو اندریان کچھ بھی نہ کر سکینگی من سارتھی ہے اور اندریان گھوڑے ہین گھوڑے سارتھی کے بس مین ہین وہ اُنھین جدھر چلاتا ہے اُدھر ہی جاتے ہین جو شخص اپنے من کو بس مین کر لیتا ہے اُسکی اندریان بھی بس مین ہو جاتی ہین جن کا من بس مین نہین ہے وہی من سے طرح طرح کے بشیون کا دھیان کرتا ہوا نشٹ بھرشٹ ہو جاتا ہے اس لیئے بُدھمان کو چاہیئے کہ من کو خوب دبا کر اپنے ادھین کرے، تاکہ بشیون کا دھیان ہی نہ ہو جب اِن کا دھیان ہی نہ ہوگا تب انرتھ کہان سے ہوگا۔

اندریون کے نرودھ سے سُکھ اور شانتی کی پراپتی ہوتی ہی

اوپر یہ بتایا گیا ہے کہ بشیون کا دھیان ہی سب بُرائیون کی جڑ ہے اب آگے بھگوان موکش کے اُپاے تبلاتے ہین۔

रागद्वेषवियुक्तैस्तु विषयानिन्द्रियैश्चरन् ।
आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति ॥ ६४ ॥

جس نے اپنے من کو بس مین کر رکھا ہے وہ پُرش تو راگ دویش رہت من کے ادھین اندریون کے بشیون کو بھوگتا ہوا بھی شانتی لابھ کرتا ہے۔ (۶۴)

جب من راگ دویش کی طرف نہین جھکتا تب جاننا چاہیے کہ من بس مین ہوا من کے بس ہوتے ہی راگ دویش من سے بھاگ جاتے ہین جب من مین راگ دویش نہین رہتے تب اندریون مین کیسے رہ سکتے ہین راگ دویش کے کارن ہی اندریان اوربتھ کرتی ہین جب راگ دویش نہین رہتے تب اندریان اپنا کام نہین کرتین لیکن پورب جنم کے کرمون کے کارن اندریان ضرور کام کرتی ہین کیونکہ کوئی بھی برہم گیانی ایسا نظر نہین آتا جو اندریون سے سُننا دیکھنا ال موتر آدِ تیاگنے کا کام نہ لیتا ہو اندریان اپنا سوبھاوک کرم کرتی ہین بشیون کو بھوگتی ہین جس طرح برہم گیانی بشیون کو بھوگتا ہے اُسی طرح اگیانی بھی بھوگتا ہے فرق دونون مین یہ ہی ہے کہ گیانی بھوگ بھوگتے وقت بشیون مین راگ دویش نہین رکھتا جو بلغے ترک کرنے قابل ہین جن کے بھوگے بنا شریر نہین چل سکتا انکو وہ بغیر پریت اور نفرت کے بھوگتا ہے لیکن اگیانی راگ دویش سے بشیون کو بھوگتا ہے جو گیانی من کو بس مین کر کے راگ دویش رہت ہو کر اپنے ادھین کی ہوئی اندریون سے شاستر کی اگیانوسار بشیون کو بھوگتا ہے وہ بشیون کو بھوگتا ہوا بھی شانتی لابھ کرتا ہے

مطلب یہ ہے کہ اگیانی راگ دویش سے شامل ہو کر اندریون کے ذریعہ

بشیون کا سیون کرتا ہے سنسار بندھن مین ایسے منشیون کا چت کبھی شانتی لابھ نہین کرتا بنا چت کے صاف ہوئے پرماتما کے درشن یوگ نہین ہوتا۔ لیکن گیانی پہلے اپنے من کو بش مین کرتا ہے اُس مین سے راگ دویش کو باہر نکال پھینکتا ہے من کو بس مین کرکے من کے ادھین راگ دویش رہت اندریون سے سب ضروری بشیون کا سیون کرتا ہے تب اُس کا چت پرماتما کے درشن کرنے یوگ صاف ہوجاتا ہے تب اُسے خوب شانتی ملتی ہے

(سوال) شانتِ کے ملنے سے کیا لابھ ہوتا ہے۔

(جواب) سنو۔

प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्योपजायते ।
प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठते ॥ ६५ ॥

شانتی کے ملجانے سے اُس کے سارے دُکھ ناش ہوجاتے ہین کیونکہ شانت چت پرش کی بُدھی جلدی اِستھر ہوجاتی ہے۔ (۶۵)

جب شانتی ملجاتی ہے تب یوگی کے شریر اور من سے سمبندھ رکھنے والے سب دُکھون کا انت ہوجاتا ہے کیونکہ شُدھ چت والے پرش کی بُدھی جلدہی استھر ہوجاتی ہے یعنے وہ مضبوطی سے آتما کے دھیان مین لگ جاتی ہے ارتھات جس کا چت شُدھ ہوجاتا ہے جس کی بُدھی اِستھر ہوجاتی ہے۔ اُسکا سب کام بنجاتا ہے اس لیئے یوگیون کو راگ دویش رہت اندریون سے کیول ان بشیون کو سیون کرنا چاہیئے۔ جن کی شاستر مین ممانعت نہین ہے اور جن کے سیون بنا کام نہین چل سکتا۔

استھر بُدھی والون کو جو لابھ ہوتا ہے وہ استھر بُدھی والون کو نہین ہوسکتا بھگوان یہی کہتے ہوئے شانتی کی تعریف کرتے ہین۔

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य न चायुक्तस्य भावना ।
न चाभावयतः शान्तिरशान्तस्य कुतः सुखम् ॥ ६६ ॥

جس نے چت کو بش مین نہین کیا ہے اُس کی بُدھی استھر نہین ہو سکتی اور جسکی بُدھی استھر نہین ہے اُسے آتم گیان نہین ہو سکتا جس کو آتم گیان نہین ہے اُسے شانتِ نہین مل سکتی۔ اور جسے شانتِ نہین ہے اُسے سُکھ کہان سے مل سکتا ہے (۶۶)

جس نے اپنے چت کو بش مین نہین کیا ہے اسمین آتما کا نشچے کرنیوالی بیوسایاتمکا بُدھی پیدا نہین ہوتی یعنے وہ آتما کے اصل سُروپ کو نہین جان سکتا جو آتما کے سُروپ کو نہین جانتا وہ اُس کا دھیان کیسے کرسکتا ہے جو آتما کے دھیان مین مشغول نہین رہتا اُسے شانتِ کیسے مل سکتی ہے جس کو شانتِ نہین جس کا چت ٹھکانے نہین اُسے سُکھ کیسے مل سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ بنا آتم گیان کے پرمانند نہین مل سکتا۔ اصل بات یہ ہی کہ جب تک اندریون کے بشیون مین ترشنا رہتی ہی تب تک سُکھ نہین ملتا جب بشیون مین ترشنا نہین رہتی تب سُکھ ملتا ہے۔

اندری نگرہ سے بدھی کی استھرتا

(سوال) جس کا چت شانت نہین ہے اُسمین آتم بشئک بُدھی کیون اتپن نہین ہوتی

(جواب) سنو۔

इन्द्रियाणां हि चरतां यन्मनोऽनुविधीयते ।
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवाम्भसि ॥ ६७ ॥
तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६८ ॥

من بشیون مین بھٹکنے والی اندریون مین سے جس ایک اندری کے ادھین ہو جاتا ہے وہی اندری اگیانی کی بُدھی اس بھانت ہر لیتی ہے جس طرح ہوا پانی پر ناؤ کو گھماتی ہی (۶۷) اس لیے ہے ارجن جس نے اپنی اندریون کو سب بشیون سے بالکل روک لیا ہی

اس ہی کی بُدّھی استھر ہے۔ (۶۸-۶۷)

اگیانی کی اندریان جب سے بشیون مین بھٹکتی ہین اُس وقت اگر من کسی ایک اندری کے آنوسار ہو جاتا ہے تو وہ اندری جس کا ساتھی من ہوا ہے یوگی کی آتم بشیک بُدھی کو ناش کر دیتی ہے جس طرح ہوا ملاح کی چاہی ہوئی راہ سے ناؤ کو بھٹکا کر اِدھر اُدھر لیجا کر پھینکتی ہے اسی طرح من یوگی کی آتم بشیک بُدھی کو ہر کر اُسے بشیون مین لگا دیتا ہے بشیون مین بھٹکنے والی اندریون سے ساری بُرائیان پیدا ہوتی ہین اس لیے اُس یوگی کی بُدھی استھر ہے جس نے اپنی اندریون کو شبد ادک سب بشیون سے ہٹا لیا ہے۔

گیانی کے لیے جگت سُپن ماتر ہے

وہ پُرش جس مین بیبک بُدّھی ہے اور جس کی بُدّھی استھر ہو گئی ہے۔ اُس کا لوکک اور بیدک تمام بدارتھون کا انجوابدیا کے ناش ہونے پر ناش ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ابدیا کا کارن ہے۔ یعنے گیان کے اُدے ہوتے ہی ابدیا ناش ہو جاتی ہے۔ ابدیا ناش ہونے پر سنسار بھرم نہین رہتا اسی مطلب کے صاف کرنے کے لیے بھگوان کہتے ہین۔

या निशा सर्वभूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ।
तस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥६९॥

جو سب پرانیون کی رات ہے وہ من کے جیتنے والے پُرشون کے لیے جاگنے کا (۶۹) وقت ہے اور جو سب پرانیون کے جاگنے کا سمے ہے وہ مُنی کے لیے رات ہے

جو گیان نشٹھا اگیانی کرم نشٹھا کے لیے رات ہے وہ گیان نشٹھا من سمیت اندریون کے بس کرنے والے کے لیے دن ہے جو کرم نشٹھا اگیانی کرم نشٹھ کے لیے دن ہے وہی کرم نشٹھا برہم تتّو کو دیکھنے والے گیانی کے لیے رات ہے اتھات

بشیون مین پھنسے ہوئے لوگون کے لیے آتم گیان رات کے سمان ہے اور وہی
آتم گیان اندریون کے جیتنے والے پرشون کو دن کے سمان ہے اس ہی
بھانت سنسار کے بشیون کا سکھ اگیانیون کے لیے دن ہے مگر وہ یوگیون کے
لیے رات کے سمان ہے وے بشئے بھوگون کو کچھ نہین سمجھتے۔

جبتک منشیہ نیند سے نہین جاگتا تب تک ہی وہ نانا پرکار کے خواب دیکھتا ہے
پر آنکھ کھول لینے و جاگنے پر کچھ نہین دیکھتا اسی طرح یوگیہ پرش کو جبتک تتو گیان
(آتم گیان) نہین ہوتا تب ہی تک اُسے یہ سنسار بھرم رہتا ہے جب اُسے
تتو گیان ہوجاتا ہے تب یہ تتو دیکھنے لگتا ہے تب اُسے سنسار بھرم نہین
ہوتا یعنے تتو گیان ہوجانے پر گیانی سنسار اور اُس کے بشئے بھوگون کو سپن
کی مایا سمجھتا ہے اب آگے بھگوان اداہرن دیکر یہ سمجھاتے ہین کہ وہی یوگی جو
سدھ ہان ہے جس نے اچھاؤن کو تیاگ دیا ہے اور جس کی بدھی استھر ہے موکش
لابھ کرسکتا ہے لیکن وہ جس نے تیاگ تو نہین کیا۔ لیکن سکھ بھوگون کی خواہش
رکھتا ہے موکش لابھ نہین کرسکتا

आपूयमाणमचलप्रतिष्ठ
समुद्रमाप: प्रविशन्ति यद्वत् ।
तद्वत्कामा यं प्रविशन्ति सर्वे
स शान्तिमाप्नोति न कामकामी ॥ ७० ॥

جس سمدر مین چارون طرف سے پانی آکر مل رہا ہے مگر جس کی سیمان (حد)
جیون کی تیون بنی رہتی ہے اُس سمدر کے سمان ہی گمبھیر رہتا ہوا جو منشیہ نانا پرکار
کی اچھاندیون کے آملنے سے گھٹتا بڑھتا نہین وہی شانت پراپت کرتا ہے جو
ان اچھاؤن کے پھیر مین پڑتا ہے اُسے شانت پراپت نہین ہوتی (۷۰)

سب طرف سے بہہ بہہ کر پانی سمدر مین جاتا ہے انیک ندیان اُسمین گرتی ہین مگر
چارون طرف سے پانی کے آنے پر بھی اُس کی حالت مین کچھ تبدیلی نہین ہوتی وہ اپنی
مریادا نہین چھوڑتا اسی طرح جس گیانی مین سب پرکار کی اچھائین سب طرف
سے آکر پرویش کرتی ہین مگر اُن سے اُنہین سمدر کی طرح کچھ بکار نہین ہوتا جو بشیون

موجود ہوتے ہوئے بھی انکے ادھین نہیں ہوتا اُسے شانت موکش ملتی ہے لیکن جو بھوگ بھوگنے کی اِچھیا رکھتا ہے اُسے مکش نہیں ملتی۔

سمدر نہیں چاہتا کہ اُس میں آکر ندیاں گریں اور بارش کا پانی آنکر ملے نہ وہ انکو بلاتا ہے کیونکہ اُسے ان کی اچھیا نہیں ہے پرنتو پرکرت کے قاعدہ انوسار ساری ندیاں اور برسات کا جل اسمیں جاکر آپ سے آپ گرتا ہے وہ آپ ہی بھرا پورا ہے۔ اسمیں اتھاہ پانی ندی وغیرہ کا جاتا ہے مگر وہ ویسا ہی رہتا ہے مرجاد سے باہر نہیں جاتا اندر ہی اندر رہتا ہے۔

اسی طرح پرکرت کے نیم انوسار پرالبدھ کے کھینچے ہوئے سب پرکار کے بھوگ نشکام گیانی کو آپ سے آپ آتے ہیں۔ وہ گیانی بھوگوں کی خواہش نہیں رکھتا سب بھوگوں کے پراپت ہونے پر بھی اس میں سمدر کے مانند وکار پیدا نہیں ہوتا اس سے اُسے شانت پراپت ہوتی ہے لیکن جو بھوگوں کی اچھیا رکھتا ہے اُسکا من ہمیشہ خراب رہتا ہے اور اسی لیے اُسے شانتی نہیں ملتی کیونکہ ایسی بات ہے اس لئے

विहाय कामान्यः सर्वान्पुमांश्चरति निःस्पृहः ।
निर्ममो निरहंकारः स शान्तिमधिगच्छति ॥ ७१ ॥

جو سب پرکار کی کامناؤں کو تیاگ کرتا اور نرہنکار رہتا ہوکر بے پرواہ ہوکر بچرتا ہے اُسکو شانت ملتی ہے (۷۱)

جو سنیاسی اتھوا تیاگی پرش سب پرکار کی کامناؤں کو سرتیا تیاگ دیتا ہے وہ پھر شریر رکھنا کے لیے شریر کی ضرورتوں کی بھی اچھیا نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے شریر کے قائم رہنے کی بھی اچھیا نہیں رکھتا مگر پرالبدھ انیک پرکار کے پدارتھوں کو پاتا ہے اُن میں اسکی محبت نہیں ہوتی بلکہ اسمیں اپنے گیان کا اہنکار بھی نہیں ہوتا وہ استھر بدھی والا برہم گیانی شانت (نروان) لابھ کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ برہم ہی ہوجاتا ہے۔

ارجن نے شری کرشن بھگوان سے استھت پرگیہ استھر بدھی والے کے لکشن پوچھے تھے اس لیے انہوں نے شری کا انکو بتلایا اور بھگوان کرم یوگ کے

بھل سروپ گیان نشٹھا کی مہارن کرتے ہوئے اس ادھیاے کو سماپت کرتے ہین

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति ।
स्थित्वाऽस्यामन्तकालेऽपि ब्रह्म निर्वाणमृच्छति ॥७२॥

ہے پارتھ یہ براہمی ستھتی ہے اسکو پراپت ہوکر کوئی موہ نہین ہوتا انت کال مین بھی اس براہمی ستھتی مین رہنے سے برہم نروان کی پراپتی ہوتی ہے (۷۲)

ہے پارتھ مین نے ابتک جس اوستھا کا ورنن کیا ہے وہ براہمی اوستھا ہے جو اس اوستھا کو پہونچ جاتا ہے وہ مایا موہ مین نہین پھنستا اگر کوئی اوستھا کے چوتھے بھاگ انت سمے مین بھی اس اوستھا مین رہتا ہو تو اسکو برہم نروان کی پراپت ہوجاتی ہی جو بدیارتھی ادھستھا مین سنیاس دھارن کرکے اس براہمی اوستھا مین رہتے ہین انکو موکش ملجاتی ہے اس کے کہنے کی ضرورت نہین ہے۔

تیسرا ادھیاے کرم جوگ نام

سہم سنتر

अर्जुन उवाच ।

ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ।
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن۔ اگر آپ کرم یوگ سے گیان یوگ کو اچھا سمجھتے ہین تو مجھے آپ اس بھیانک کام مین کیون لگاتے ہین۔ (۱)

پہلے کرشن نے گیان یوگ کا اپدیش دیا پھر کرم یوگ اور لڑائی کا کرم کرنے کا اپدیش دیا ارجن کے سمجھ مین نہ آیا کہ انکا کام ہوتا ہے اسکی بابت پرشن کر

ارجن شری کرشن سے کہتے ہین کہ اگر آپ کی راے مین کرم کرنے سے گیان یوگ ہی اچھا ہے تو آپ مجھے اس گھور کرم یُدّھ مین کیون لگاتے ہین جب مجھے راج پاٹ دھن دولت کی اِچھّا ہی نہین تب یُدّھ کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ کے کہنے کا سارانش تو مجھے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ اب مجھے یُدّھ وغیرہ کچھ بھی نہ کرنا چاہیے۔

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥ २ ॥

آپکی پچھلی پیچیدہ باتون کے سننے سے میری بدّھی چکر کھا رہی ہے اس لیے نشچے کرکے ایسی ایک راہ بتائیے کہ جس پر چلنے سے میری بھلائی ہو۔ (۲)

کبھی آپ کرم کو اچھا بتاتے ہین اور کبھی گیان کو کرم سے شریشٹھ بتاتے ہین کبھی اِچھّا اُن کے چھوڑ دینے مین میری بھلائی کہتے ہین اور کبھی کہتے ہین کہ ہے ارجن اُٹھ اور یُدّھ کر آپکی ایسی پیچیدار اور اُلجھن مین ڈالنے والی باتون سے اُلٹی میری عقل گم ہو گئی ہے مین ابتک یہ نشچے نہین کر سکا ہون کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اس لیے آپ کرپا کرکے ایسی ایک بات بتائیے کہ جس کے مطابق چلنے سے میرا بھلا ہو۔

ارجن کی یہ بات سنکر کرشن کہتے ہین۔

श्रीभगवानुवाच ।
लोकेऽस्मिन्द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मयाऽनघ ।
ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम् ॥ ३ ॥

شری بھگوان کہتے ہین

ہے ارجن مین پہلے کہہ چکا ہون کہ اس جگت مین دو پرکار کی راہ ہین سانکھیہ والون کو گیان یوگ کی اور یوگیون کے لیے کرم یوگ کی (۳)

न कर्मणामनारम्भान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ।
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥ ४ ॥

کام نہ کرنے سے کوئی کرم کے بندھنوں سے رہائی نہین پاسکتا اور نہ کیول کرمون کے چھوڑ دینے سے ہی سدھی پراپت ہو سکتی ہے - (۴)

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کام نہ کرنے سے منشیہ نشکام تو گیان کو نہین پاسکتا کیونکہ کیول سنیاس لینے سے بنا چت کی برتیون کے شدھ کئے ہوئے کوئی شدھی نہین پاسکتا۔

न हि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ।
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥ ५ ॥

اصل مین کوئی پل بھر بھی بنا کام کئے نہین رہ سکتا کیونکہ پرکرت کے ست رج اور تموگن کے کارن سے منشیہ کو لاچار ہو کر کام کرنا ہی پڑتا ہے (۵)

اگر کوئی شخص کسی پرکار کا کام کرنا ہی نہ چاہے تو یہ بات اس کی اچھا کے مطابق ہو نہین سکتی اسے پرکرت کے ستوگن رجوگن اور تموگن کی وجہ سے کام کرنا ہی پڑیگا کیونکہ منشیہ پرکرت کے تینون گنون کے ادھین ہین اگر منشیہ بالکل کام کرنا چھوڑنا بھی چاہے گا تو پرکرت کے اوپر وکت گن اسے کایک مانسک یا باچک کرم کرنے کو لاچار کرینگے اور اس سے کوئی نہ کوئی کام ضرور کرینگے مطلب یہ ہے کہ کام چھوڑ دینا منشیہ کے ہاتھ کی بات نہین ہے۔

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ।
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥ ६ ॥

جو منشیہ کرم اندریون کو بس مین کرکے کچھ کام تو نہین کرتا مگر من مین اندریون

سلہ ہاتھ پاؤن منھ اور لنگ گدا یہ پانچ کرم اندریان ہین۔ ان پانچون کے پانچ بشے ہین۔ ہاتھ کا بشے کام کرنا پاؤن کا چلنا منھ کا بولنا گدا کا مل تیاگ کرنا اور لنگ کا پیشاب کرنا ہے۔

کے بشیون کا دھیان کیا کرتا ہے وہ منشیہ جھوٹھا اور پاکھنڈی ہے۔ (۶)
اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ منشیہ کو ہاتھ پانون منہہ گدا اور لنگ اِن پانچ اندریون کو بس مین کر لینے اور اُن سے کام نہ لینے سے کچھ بھی لابھ نہین ہے ان اندریون سے تو انکا کام لینا ہی چاہیے۔ مگر آنکھ کان ناک زبان اور توچا (چمڑے) کو بس مین کرنا چاہیے یہ پانچ گیان[1] اندریان ہین اُنھین کا بش کرنا یا اُن کو اپنے اپنے بشیون سے روکنا ضروری ہے۔
سارانش یہ ہے کہ ہاتھ پانون آدِ کرم اندریون کے روکنے سے کوئی فائدہ نہین ہے فائدہ ہے آنکھ کان وغیرہ گیان اندریون کے روکنے سے۔
بہت سے آدمی دکھاوٹ کے لیے اتھوا ظاہر مین سِدّھ بننے کے لیے ہاتھ پانون آدِ کرم اندریون سے کام نہین لیتے بالکل نکمّے بیٹھے رہتے ہین مگر من مین طرح طرح کے اندریی بشیون کی اِچھا کیا کرتے ہین۔ شری بھگوان کہتے ہین کہ جو ایسا کرتے ہین وہ پاکھنڈی ہین وے لوگون مین سیدھائی پھیلانے یا اپنے کو پُجانے کے لیے جھوٹھا ڈھونگ کرتے ہین سب سے اچھا اور سِدّھ پرش وہی ہے جو ظاہر تو کام کیا کرتا ہے مگر اندر سے اپنے من اور اندریون کو بشئے باسنا سے روکتا ہے۔

---

[1] آنکھ کان ناک زبان اور توچا یعنے چمڑا یہ پانچ گیان اندریان ہین ان پانچون کے بھی پانچ بشے ہین آنکھ کا بشئے دیکھنا کان کا سُننا ناک کا سونگھنا زبان کا بشئے ذائقہ لینا ہے پانچوان توچا یعنے چمڑا ہے اُسکا بشئے چھونا ہے چمڑے سے ہی اِسپرش کا گیان ہوتا ہے اگر کوئی آدمی ہمارے بدن پر آگ کا انگارا رکھ دے تو ہمین توچا اندری ہی سے اُسکی گرمی کا گیان ہوگا۔
گیتا کے دل سے سمجھنے والون کو دسون اندریون کے نام اور اُنکے بشئے اچھی طرح جان لینا چاہیے تاکہ گیتا کے پڑھنے مین بڑی آسانی ہو۔

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ।
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥ ७ ॥

ہے ارجن جو من سے آنکھ کان وغیرہ اندریون کو بس مین کرکے اور اندریون کو بشیون مین نہ لگا کر کرم یوگ کرتا ہے وہی شریشٹھ ہے۔

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ।
शरीरयात्राऽपि च ते न प्रसिध्येदकर्मणः ॥ ८ ॥

ہے ارجن تو اپنا نتیہ کرتبیہ کرم کر کیونکہ کام نہ کرنے سے کام کرنا بہتر ہے اگر تو کام کرنا چھوڑ دیگا یعنے کچھ کام نہ کریگا تو تیرا یہ شریر بھی قائم نہ رہیگا۔ (۸)
شری کرشن بھگوان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو ہاتھ پر ہاتھ دھرے خالی ہرگز نہ رہنا چاہیے ہاتھ پاؤن مُنھ گدا اور لنگ ان پانچون کرم اندریون سے ضرور ہی کام لینا چاہیے اگر منشیہ اُن سے کچھ بھی کام نہ لیگا تو اُن کی کایا بھی ناش ہو جاویگی تب وہ گیان یوگ کیسے کرسکیگا اس لیے منشیہ کو کرم اندریون سے کام لینا ضروری ہے۔

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसंगः समाचर ॥ ९ ॥

منشیہ یگیہ اتھوا بھگوان کے لیے جو کرم کرتا ہے وہ ٹھیک ہے یگیہ اتھوا ایشور پراپتی کے سواے جو کرم کیا جاتا ہے اُسی سے منشیہ کرم بندھن مین بندھ جاتا ہے اس لیے ارجن تو نشکام ہو کر اور من مین کچھ اچھا نہ رکھکر یگیہ کے لیے کرم کر (۹)

सहयज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ।
अनेन प्रसविष्यध्वमेष वोऽस्त्विष्टकामधुक् ॥ १० ॥

پراچین سمے سرشٹ رچنا کال مین پرجاپت نے یگیہ سہت پرجا کو پیدا کرکے کہا اس سے تمہاری ترقی ہو اور یہ تمہاری اچھاؤن کو پورن کرے۔ (۱۰)
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرشٹا رچنا کے زمانہ مین برہمانے انوجات کو پیدا کرکے

کہا کہ تم لوگ یگیہ کرو یگیہ کرنیسے تمھاری بردھی ہوگی اور اُس سے تمھاری من چاہے پدارتھ ملین گے یعنے جس طرح اندر کی کام دھینو گاے مانگنے والے کو بن مانگے پدارتھ دیتی ہے ویسے ہی یہ یگیہ تمھارے لیے کام دھینو کی طرح کام دیگا۔ (۱۰)

देवान्भावयतानेन ते देवा भावयन्तु वः ।
परस्परं भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥ ११ ॥

یگیہ سے تم دیوتاؤن کی پوجا کرو اور انھین بڑھاؤ دیوتا لوگ تمھاری بردھی کرین گے اس طرح آپس مین ایک دوسرے کی بردھی کرنے سے تمھارا سب کا بھلا ہوگا۔ (۱۱)

इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यन्ते यज्ञभाविताः ।
तैर्दत्तानप्रदायैभ्यो यो भुंक्ते स्तेन एव सः ॥ १२ ॥

یگیہ سے سنتشٹ ہوکر دیوتا تم کو تمھارے من بانچھت سُکھ دینگے جو کوئی اُنکے دیے ہوئے پدارتھون کو اُن کے بغیر دیے ہی خود بھوگ کرتا ہے وہ نشچے ہی چور ہے۔ (۱۲)

مطلب یہ ہے کہ یگیہ کرنے سے دیوتا خوش ہوتے ہین اور پرسن ہوکر بارش کرتے ہین جس سے غلہ پیدا ہوتا ہے غلہ سے منشیہ کی جیون رکشا اور انکی بردھی ہوتی ہے مگر جو منشیہ دیوتاؤن سے بذریعہ بارش غلہ وغیرہ پاکر پھر انکی پرسنتا کے لیے یگیہ نہین کرتا وہ چور ہے

यज्ञशिष्टाशिनः सन्तो मुच्यन्ते सर्वकिल्बिषैः ।
भुञ्जते ते त्वघं पापा ये पचन्त्यात्मकारणात् ॥ १३ ॥

جو یگیہ سے بچے ہوئے انّ کو کھاتے ہین وے سارے پاپون سے چھوٹ جاتے ہین مگر جو اپنے لئے ہی انّ پکاتے ہین وے پاپی نشچے ہی پاپون کا بھوجن کرتے ہین۔ (۱۳)

مطلب یہ ہو کہ جو منشیہ بلی بیشوا آدی پنچ یگیہ کرنیکے بعد جو انّ بچ رہتا ہو اُسے کھاتے ہین وے پاپون سے چھٹکارا پا جاتے ہین مگر جو بغیر یگیہ کئے آپ ہی بھوجن کرتے ہین وے دُکھ بھوگا کرتے ہین۔

अन्नाद्भवन्ति भूतानि पर्जन्यादन्नसम्भवः ।
यज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञः कर्मसमुद्भवः ॥ १४ ॥

ان سے سب پرانی پیدا ہوتے ہین اَن بارش سے پیدا ہوتا ہے بارش یگیہ سے ہوتی ہے یگیہ کرم سے ہوتا ہے۔ (۱۴)

اِس کا صاف مطلب یہ ہے کہ غلہ بارش سے پیدا ہوتا ہے بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور اَن کھانے سے منشیہ کی جیون رکشا ہوتی ہے ناج جب پیٹ مین پہونچتا ہے تب اُس کا رس کھینچتا ہے رس سے رکت (خون) بنتا ہے خون سے مانس میدا استھے مجا آدِ دھاتو بنتی ہین یہ ہی ساتون دھاتو شریر کو دھارن کرتی ہین اِن سب کی ترقی سے منشیہ کی زندگی قائم ہے اور اُن کے ناش سے منشیہ کا ناش ہو جاتا ہے لیکن ان سب دھاتون کی پُشٹ اور کمی پورا کرنے والا غلہ ہے یعنے پرانیون کی پران رکشا کے لیے اَن ہی پردھان چیز ہے اَن برکھا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اگر بارش نہ ہو تو غلہ پیدا ہی نہ ہو اسلئے غلہ کا پیدا ہونا بارش پر منحصر ہے پانی یگیہ کرنے سے برستا ہے اگر یگیہ نہ کیا جاے تو بادل نہ بنے اور جب بادل ہی نہ ہو تو برکھا کہان سے ہو۔

مطلب یہ ہے کہ بارش کیواسطے یگیہ کرنا ضروری ہے لیکن یگیہ کرم سے ہوتا ہے اگر کرم ہی نہ کیا جائے تو یگیہ کہان سے ہو اس بچار کا مطلب یہ ہی کہ سب مین کرم پردھان ہے نا کرم جگت کا کوئی کام نہین چل سکتا کرم کیے بنا یہ سرشٹ بھی نہین رہ سکتی۔

شری کرشن بھگوان کا یہ اُپدیش صرف ہم بھارت باسیون کے لیے نہین ہے بلکہ تمام جگت کے واسطے ہے یہ کیسا اچھا اور سکھدائی ہے۔

آجکل ہمارے دیش مین جو ہر سال اکال پڑا کال پڑتے ہین لاکھون جیو بنا موت کال کے گال مین سما جاتے ہین وہ سب دُکھ ہم بھارت باسیون کو شری کرشن بھگوان کی اگیا نہ پالن کرنے سے ہی بھگتنے پڑتے ہین ایک زمانہ تھا جب اِس آریہ بھوم کے بن بن اور گھر گھر مین نیتیہ یگیہ ہوا کرتے تھے اور کبھی یہان

اکال دیوتا کے درشن بھی نہ ہوتے تھے آج وہ زمانہ ہے کہ لوگ گیہون کا نام بھی نہین لیتے اس ہی سے اکال ہر سال منھ بائے کھانے کے لیے کھڑا رہتا ہے صرف گیتا کو گلے کا ہار بنانے سے کچھ نہ ہوگا۔
جو ہوگا وہ گیتا مین لکھے ہوئے شری کرشن کے بچن جاننے اور اس پر عمل کرنے سے ہوگا۔

कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माऽक्षरसमुद्भवम् ।
तस्मात्सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥ १५ ॥

کرم برہم یعنی شریر سے ہوتا ہے اور برہم شری اکشر پر برہم سے پیدا ہوتا ہے اس لیے یگیہ مین اننت سرب بیاپک پر برہم سدا موجود رہتا ہے۔ (۱۵)

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ।
अघायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥ १६ ॥

ہے ارجن جو اس چکر کے انوسار نہین چلتا ہے وہ اندریون کے بشیون مین لگا ہوا اپنی زندگی کھوتا ہے اسکا جینا بے ارتھ ہے۔ (۱۶)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ جس چکر کا اوپر ذکر آیا ہے اُسے ہم پہلے سمجھا آئے ہین ان یعنے غلہ سے شریر ان برکھا سے برکھا یگیہ سے یگیہ کرم سے اور کرم شریر سے ہوتا ہے یہ ہی ایشور کا چکر ہے جو منشیہ یگیہ نہین کرتا مگر اپنی اندریون کے سُکھ دینے مین ہی لگا رہتا ہے اسکا جیون نشپھل ہے یہان یگیہ کی مہا بڑھاتے ہوئے بھی کرشن بھگوان کرم کی بڑھتا ہی سدھ کر رہے ہین اب تک شری کرشن بھگوان کرم نہ کرنیوالوں کو دوشی کہتے آئے ہین۔ آگے چلکر وے یہ بھی دکھاتے ہین کہ کسے کرم نہ کرنیسے دوش نہین لگتا

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः ।
आत्मन्येव च सन्तुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते ॥ १७ ॥
नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृतेनेह कश्चन ।
न चास्य सर्वभूतेषु कश्चिदर्थव्यपाश्रयः ॥ १८ ॥

جو منشیہ آتما مین ہی مگن رہتا ہے یعنے آتم سروپ مین ہی آنند مانتا ہے آتما مین
ہی ترپت رہتا ہے اور آتما سے ہی سنتشٹ رہتا ہے اس کے لیے نیہ سندیہہ کچھ بھی
کام نہین کرنا ہے اُس کے لیے کام کرنے یا نہ کرنے سے کچھ بھی لابھ نہین ہے۔
اُسے پرانی ماتر کا آسرا لینے کی بھی ضرورت نہین ہے۔ (۱۷-۱۸)

جس منشیہ کی آتما سے ہی محبت ہے جس کی آتما سے ہی ترپتی ہو جاتی ہے
اُسے ان دغیرہ کی ضرورت نہین ہوتی جو آتما سے ہی خوش رہتا ہے یعنے جو منشیہ
ایشور پریم مین ہی مگن رہتا ہے اور جسے کھانے پینے دغیرہ کی خواہش نہین
ہوتی وہ کوئی کام کرنے کے واسطے مجبور نہین ہے اگر وہ کام کرے تو پنیہ
نہین ہوتا اور نہ کرے تو کوئی پاپ نہین لگتا اُسے کسی پرکار خواہش نہین ہوتی
اس واسطے اُس کو کسی پرکار کے منشیہ کا سہارا ٹٹولنے کی ضرورت نہین ہوتی۔

तस्मादसक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ।
असक्तो ह्याचरन्कर्म परमाप्नोति पूरुषः ॥ १९ ॥

ہے ارجن تو اندریون کے ادھین نہ ہو کر اپنا کرتبیہ کرم کر۔ اندریون کو جیت کر
کام کرنے والا پرماتما تک پہنچ جاتا ہے۔ (۱۹)

یہان شری کرشن کہتے ہین کہ ہے ارجن آتمانندی پرش سب کام چھوڑ کر
نردوش رہ سکتا ہے مگر تو ویسا آتمانندی یا تتوگیانی نہین ہے۔
تو دھن ودولت راج پاٹ اور کٹمب پروار مین پھنسا ہوا ہے تجھ سے ایسا نہین سکتا ہو
اور تم کو ویسا کرنا بھی نہ چاہیے اگر کوئی شخص گیان اندریون کو ادھین کر کے یا
کرمون مین محبت نہ کر کے اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کام کرے تو وہ پرم پد یا
پرماتما کو پا سکتا ہے تو بھی اسی طرح اس یدھ کو کر۔

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ।
लोकसंग्रहमेवापि सम्पश्यन्कर्तुमर्हसि ॥ २० ॥

جنک دغیرہ گیانی لوگ کرم کرتے کرتے ہی پرم پد پا گئے ہین۔ اس لیے تجھے

بھی سنسار کی بھلائی پر نظر رکھکر کام کرنا چاہیئے (۲۰)

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ।
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥ २१ ॥

بڑے لوگ جس چال پر چلتے ہین دوسرے لوگ بھی اُنہی کی چال پر چلتے ہین بڑا آدمی جس بات کو چلا دیتا ہے دنیا اُسی پر چلنے لگتی ہے۔ (۲۱)

न मे पार्थास्ति कर्तव्यं त्रिषु लोकेषु किञ्चन ।
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त एव च कर्मणि ॥ २२ ॥

ہے ارجن تین لوک مین ایسا کوئی کام نہین ہے جو مجھے کرنا ہی چاہیے ایسی کوئی چیز نہین ہے جو مجھے نہین مل سکتی اور نہ مجھے کسی چیز کے حاصل کرنے کی خواہش ہی ہے تو بھی مین کام کرنے مین لگا رہتا ہون۔ (۲۲)

यदि ह्यहं न वर्तेयं जातु कर्मण्यतन्द्रितः ।
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥ २३ ॥

ہے پرتھا پتر ارجن اگر مین الس چھوڑ کر کام مین نہ لگا رہون تو سب لوگ میری نقل کرینگے یعنے کام کرنا چھوڑ دینگے۔ (۲۳)

اگر مین کام نہ کرونگا تو دُنیا کہنے لگے گی کہ اگر کرم شریشٹھ ہوتا تو شری کرشن بھی کرتے کام کرنا اچھا نہین تھا تب ہی کرشن نے کام نہین کیا۔

उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम् ।
सङ्करस्य च कर्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः ॥ २४ ॥

اگر مین کام نہ کرون تو تر لوکی نشٹ ہو جائیگی مین برن سنکر کرنے والا اور ان پرجاؤن کو نشٹ کرنے والا ٹھہرونگا۔ (۲۴)

میری طرف دیکھ کر پرجا کرم کو توچھ سمجھیگی اور بالکل کرم نہ کریگی کرم کے لوپ ہونے سے دھرم نشٹ ہو جائیگا دھرم کے ناش ہونے سے تینون لوک نشٹ ہو جائینگے کسی کو خوف نہ رہیگا سب جگت من مانی کرنے لگیگا جس کی لاٹھی اُس کی

بھنبس والی کہاوت جگت مین مشہور ہونے لگیگی مریادا ناش ہو جائیگی سنسار مین کو کرم اور دُراچار بڑھ جاویگا دراچار سے برن سنکر جنم لینے لگین گے اپنی پرجا کا آپ ہی ناس کرنے اور برن سنکر پیدا کرنے کا دوش میرے ہی سر پر رہیگا ان ہی دوشون سے بچنے اور پرجا کو مریادا پر چلانے کے لیے مین کرم کرتا ہون

सक्ताः कर्म्मण्यविद्वांसो यथा कुर्व्वन्ति भारत ।
कुर्य्याद्विद्वांस्तथासक्तश्चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥ २५ ॥

جس طرح مورکھ لوگ کرم مین اسکنت ہوکر کرم کرتے ہین اسی بھانت بدھمان لوگون کو بھی لوگون کی بھلائی کی اِچھا سے کرمون مین اسکنت نہ ہوکر کرم کرنے چاہئین۔ (۲۵)

اِسکا مطلب یہ ہے کہ اگیانی لوگ تو کرمون مین مشغول ہوکر کام کرتے ہین مگر گیانیون کو کرمون مین موہ نہ رکھکر لوگون کو تعلیم دینے کے لیے کرم کرنا چاہیے جس سے دھرم مارگ چلتا رہے اور لوک مریادا بنی رہے۔

न बुद्धिभेदं जनयेदज्ञानां कर्मसंगिनाम् ।
जोषयेत्सर्वकर्माणि विद्वान्युक्तः समाचरन् ॥ २६ ॥

ہے ارجن جن اگیانی لوگون کا من کام مین پھنسا ہوا ہے اُنکا من گیان والون کو کام سے ہرگز نہ پھیرنا چاہیے اُنکو لازم ہے کہ آپ کام کرے اور اُنکو اُپدیش دیکر اُن سے بھی کرم کراوے۔ (۲۶)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ گیان یوگی منشیہ کو کرمون مین پھنسے ہوئے لوگون کو آتم گیان کا اپدیش دیکر اُنکا دل کام سے نہ پھیرنا چاہیئے بلکہ وہ آپ کرمون مین موہ نہ رکھکر کام کرے اور دوسرون سے کراوے کیونکہ اگر کرمون مین پھنسے ہوئے لوگون کا دل کام سے ہٹ گیا اور انکو آتم گیان بھی نہ ہوا تو وہی مثل ہوگی کہ دُبدھا مین دونون گئے نہ مایا ملی نہ رام وہ بیچارے دھوبی کے کُتّے کی طرح گھر اور گھاٹ کہین کے نہ رہینگے۔

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ।
अहंकारविमूढात्मा कर्ताऽहमिति मन्यते ॥ २७ ॥

سارے کام پرکرت کے ست رج اور تم ان تین گنون کے دوارا ہوتے ہین
مگر جس کا آتما اہنکار سے موڈھ ہوگیا ہے وہ سمجھتا ہے کہ مین کرتا ہون۔ (۲۷)

तत्त्ववित्तु महाबाहो गुणकर्मविभागयोः ।
गुणा गुणेषु वर्तन्त इति मत्वा न सज्जते ॥२८॥

لیکن جو شخص ست آدِ گُن اور ان کے کرمون کے بھاگ کو جانتا ہے وہ یہ ہی
سمجھتا ہے کہ ست آدِ گُن خود کام کرا رہے ہین اور اسی لیے وہ اُن مین آسکت
نہین ہوتا۔ (۲۸)

پہلے بھگوان نے کہا تھا کہ جو اگیانی منشیہ کام مین آسکت ہین انھین گیانی کام
سے بند نہ کرے بلکہ خود کام کرے اور اُن سے بھی کراوے۔

اسپر یہ بچار اُٹھتا ہے کہ اگر گیانی بھی اگیانی کی طرح کام کریگا تو گیانی اور اگیانی
مین کیا فرق رہیگا اسی سندیہہ کے مٹانے کے لیے بھگوان نے کہا ہے کہ پرکرتی
اندریون کے ذریعہ آپ کام کراتی ہے آتما کچھ نہین کرتا لیکن جو مورکھ ہین جنکی
بدّھ اہنکار سے ماری گئی ہے وہی یہ خیال کرتے ہین کہ سب کام ہم ہی کرتے
ہین مگر دراصل وے کچھ بھی نہین کرتے مایا ہی سب کچھ کراتی ہے اگیانیون کی
اس بھول کا کارن یہ ہی ہے کہ وے لوگ اندریون کو آتما سمجھتے ہین مگر گیانی
لوگ اندریون سے آتما کو جُدا سمجھتے ہین اور پرکرت دوارا اندریون سے کرائے
ہوئے کام کو اپنا کیا کام نہین خیال کرتے یعنے اپنے کو کرمون سے الگ جانتے
ہین جو لوگ اندریون اور کرم سے اپنے کو علیحدہ سمجھکر تتو کو جانتے ہین وے ہی
تتوگیانی ہین سارانس یہ ہے کہ تتوگیانی پرکرت کے ذریعہ اندریون کو کرم کرتے
ہوئے سمجھتے ہین اندریون کے کامون کو اپنا کیا ہوا نہین خیال کرتے لیکن اگیانی
اندریون کے کامون کو اپنا کیا ہوا جانتے ہین۔

प्रकृतेर्गुणसम्मूढाः सज्जन्ते गुणकर्मसु ।
तानकृत्स्नविदो मन्दान्कृत्स्नविन्न विचालयेत् ॥ २९ ॥

جو پرکرت کے گنون کی بھول مین پڑے ہین وے گنون کے کامون مین پھنسے رہتے ہین اُن مورکھون کو گیانی لوگ کرم مارگ سے نہ ہٹاوین۔ (۲۹)

मयि सर्वाणि कर्माणि संन्यस्याध्यात्मचेतसा ।
निराशीर्निर्ममो भूत्वा युध्यस्व विगतज्वरः ॥ ३० ॥

ہے ارجن سب کرمون کو مجھ پر چھوڑ کر آتما مین چت لگا کر آشا اور اہنکار کو تیاگ کر شوک سنتاپ سے رہت ہو کر یدھ کر (۳۰)

مطلب یہ ہے کہ شری کرشن ارجن سے کہتے ہین کہ تم اپنے چھتری سبھاؤ کے انسار یدھ کرو من مین ایسا مت سمجھو کہ مین یدھ کرتا ہون بلکہ یہ خیال کرو کہ مین بھگوان کے ادھین ہو کر جو وہ کراتے ہین سو کرتا ہون نہ میرا یہ کام ہے اور نہ مین اسکا کرنیوالا ہون اور یہ بھی اُمید مت کرو کہ مجھے اس سے یہ پھل ملیگا نہ اپنے بھائی بندھون دوست اور سمبندھیون کے مرنے کا شوک سنتاپ ہی من مین رکھو۔

ये मे मतमिदं नित्यमनुतिष्ठन्ति मानवाः ।
श्रद्धावन्तोऽनसूयन्तो मुच्यन्ते तेऽपि कर्मभिः ॥ ३१ ॥

جو منشیہ میرے اس اپدیش پر ہمیشہ وشواس رکھ کر چلتے ہین اور اسمین دوش نہین نکالتے ہین وے کرم بندھن سے چھٹکارا پا جاتے ہین (۳۱)

ये त्वेतदभ्यसूयन्तो नानुतिष्ठन्ति मे मतम् ।
सर्वज्ञानविमूढांस्तान्विद्धि नष्टानचेतसः ॥ ३२ ॥

جو آدمی میرے اپدیشون کی برائی کرتے ہین اور میری ہدایت انسار نہین چلتے ہین اُن ہیئے کے اندھون اور اگیانیون کو نشٹ ہوئے سمجھو۔ (۳۲)

اوپر کے دونون شلوکون سے شری کرشن نے اپدیش ماننے اور نہ ماننے والون کی ہان اور لابھ بتلائے ہین اُنھون نے کہا ہے کہ جو منشیہ میرے

اُپدیش پر سدا بشواس اور شردّھا سے چلینگے اور اُن مین عیب جوئی یا نکتہ چینی نہ کرینگے وے کرم کرتے کرتے ہی کچھ دنون مین کرم مُکت ہو جاوینگے لیکن جو میرے مت مین دوش لگا دینگے اور اُس کے انُسار عمل نہ کرینگے وے اگیانی مہا مندمت اگیانتا کے گڈّھے مین پڑے پڑے کسی کام کے نہ رہینگے اور سدا کرمون کی بیڑیون مین پھنسے رہینگے۔

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञानवानपि ।
प्रकृतिं यान्ति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥ ३३॥

گیانی منشیہ بھی اپنی پرکرت سُبھاو کے انُسار چلتا ہے تمام پرانی پرکرت انُسار چلتے ہین اندریون کے روکنے سے کیا ہوگا۔ (۳۳)

اگر کوئی شنکا کرے کہ جب اندریون کے بس کرنے اور اِچھا کے تیاگ سے ہی سِدّھی ہوتی ہے تب سب سنسار ہی ایسا کیون نہ کرے۔ اس شنکا کے دور کرنے کے لیے بھگوان کہتے ہین کہ گیانی سے گیانی بھی پرکرت کے انُسار کام کرتا ہے پرکرت بلوان ہے جب گیانی کا بھی پرکرت سُبھاو پر بس نہین چلتا تب بیچارے اگیانیون کو کیا دوش ہے۔ سارے جگت کو ہی اپنی پرکرت کے انُسار چلنا پڑتا ہے سُبھاو یا پرکرت کے مقابلہ مین اندریون کو کوئی روک نہین سکتا۔

इन्द्रियस्येन्द्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ।
तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपन्थिनौ ॥ ३४ ॥

ہر ایک اندری کو اپنے اپنے انکول نستیون مین پریم اور پرتِ کول نستیون مین دویش ہے راگ دویش کے بسی [illegible] ہونا ٹھیک نہین ہے کیونکہ راگ اور دویش ہی موکش مین وگھن کرنے والے ہین۔ (۳۴)

مطلب یہ ہے کہ کوئی اندری کسی چیز کو چاہتی ہے اور کسی کو نہین چاہتی یعنے کسی چیز سے اُسے پریم ہوتا ہے اور کسی سے نفرت مطلب یہ ہے کہ ہر ایک اندری اپنی انکول

چیز سے پریم کرتی ہے اور پرتکول سے بیر کرتی ہے اندریون کا راگ دویش کے ادھین ہونا یعنی کسی چیز سے پریم کرنا اور کسی سے نفرت کرنا موکش کے راستہ مین بگھن کرنے والے ہین اگرچہ راگ اور دویش سُبھاو سے ہوتا ہے تو بھی ان کے بس نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ ہے ارجن اس وقت جو تم مین دیا بھاو پیدا ہو گیا ہے اُسے چھوڑ دو اور یُدّھ کرو۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥ ३५ ॥

پرائے سرب گن سمپن دھرم سے اپنا گُن ہین دھرم ہی اچھا ہے اپنے ہی دھرم مین مرنا بھلا ہے کیونکہ دوسرے کا دھرم بھیے کاری یعنے خوفناک ہے۔ (۳۵)

منشیہ کے چت مین جب راگ دویش پیدا ہوتا ہے تب اُسے اپنا دھرم خراب اور دوسرے کا بہتر معلوم ہوتا ہے ارجن نے جب اپنے رشتہ دارون کو دیکھا تب اُسے موہ پیدا ہوا تب ارجن کہنے لگا کہ مین اپنا چھتری دھرم چھوڑ دونگا اور بھیکھ مانگ کر گذر کرونگا مگر یُدّھ نہ کرونگا خواہ بھیکھ ہی کیون نہ مانگنی پڑے اس لئے شری کرشن بھگوان اوپر کہہ آئے ہین کہ اندریون کا راگ دویش کے بس ہونا واجب نہین ہی اور یہ بھی فرماتے ہین کہ راگ دویش کے ادھین ہو کر اپنا دھرم چھوڑنا اور دوسرے کا گرہن کرنا ٹھیک نہین ہے تم چھتری ہو یُدّھ کرنا تمھارا دھرم ہے اگر تم اپنے دھرم کو چھوڑ دوگے تو تم ضرور نرک مین جاوگے اور جو اپنے ہی دھرم کا کام کرتے ہوئے پران تیاگ کروگے تو موکش پد پاوگے یہان شری کرشن بھگوان ارجن کو اندریون کے سوا بھاوک دوش راگ دویش سے ہٹا کر اسی کے چھتری دھرم مین لگاتے ہین اوپر کی باتین سُنکر ارجن نے پوچھا۔

अर्जुन उवाच ।
अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ।
अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥ ३६ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن یہ منشیہ پاپ کرنا نہین چاہتا توبھی کس کے زدر دینے سے کس کی پریرنا سے پاپ کرم کرنے لگتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو کوئی اس سے زبردستی پاپ کراتا ہے۔ (۳۶)

ارجن نے شری کرشن کا اُپدیش سُنکر کہا کہ آپ کہہ چکے ہین کہ راگ دویش کے ادھین نہ ہونا چاہیے لیکن مین آپ سے یہ پوچھتا ہون کہ گیانی آدمی جو ان سب تون کو جانتا اور سمجھتا ہے اور گیان کے زدر سے کام کرودھ کو روک کر بھی بشیون مین پھنس جاتا ہے اور پاپ کرنے لگتا ہے اس سے ایسا جان پڑتا ہے کہ منشیہ سے پاپ کرم کی خواہش نہ ہونے پر بھی کوئی زبردستی پاپ کراتا ہے۔ ہے کرشن یہ پاپ کرمون مین پریرنا کرنے والا بشئے اسکت ہونے کے لیے منشیہ کو آمادہ کرنے والا کون ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।

काम एष क्रोध एष रजोगुणसमुद्भवः ।

महाशनो महापाप्मा विद्धयेनमिह वैरिणम् ॥ ३७॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن وہ کام ہے وہ کرودھ ہے جو رجوگن سے پیدا ہوا ہے کام سب کچھ کھا جانے پر بھی نہین اگھاتا وہ بڑا پاپی ہے اس جگت مین کام ہی ہمارا شترو ہے۔ (۳۷)

ارجن نے بھگوان سے یہ پوچھا تھا کہ منشیہ کی خواہش نہ ہونے پر بھی کون اُس کو زبردستی پاپ کرم مین لگاتا ہے اُس کے جواب مین بھگوان کہتے ہین کہ ہے ارجن آدمی کو پاپون مین لگانے والا اور زبردستی بشیون مین پھنسانے والا کام ہے کام کا سیدھا ارتھ اِچھا ہے یہ اِچھا جگت کو اپنے ادھین رکھتی ہے جب اس خواہش کے برخلاف کام ہوتا ہے اور مطلب براری نہین ہوتی یا اِچھا کے انوسار کھانے کو

پدارتھ یا بھوگ کی چیزین نہین ملتین تب یہ اِچھا کرودھ مین تبدیل ہوجاتی ہے
اِس اِچھا کے پیٹ کی کچھ تھاہ نہین ہے اُس کے شکم مین خواہ کتنا ہی بھرے جاؤ
یہ کبھی سیر نہین ہوتی ارتھات اسے جیون جیون بھوگ بھوگنے کو ملتے ہین تیون
تیون اُس کی بھوکھ بڑھتی ہی جاتی ہے ہم دیکھتے ہین کہ جس منُشیہ کو پیٹ بھر
بھوجن نہین ملتا وہ پہلے پیٹ بھر بھوجن چاہتا ہے جب اسکو اُسکی اِچھا انُسار
روکھا سوکھا پیٹ بھر بھوجن ملنے لگتا ہے تب وہ اچھے اچھے ذائقہ دار پدارتھون
کی اِچھا کرتا ہے جب وہ بھی ملجاتے ہین تب وہ محل مکان گاڑی گھوڑے وغیرہ
کی خواہش کرتا ہے جب وہ بھی پوری ہو جاتی ہے تب راج دربار کی تمنا ہوتی ہے
اُس کے ملنے پر چکرورتی راجہ ہونا چاہتا ہے پھر سُرگ کا راج چاہتا ہے مطلب یہ کہ
جیون جیون اِچھا انُسار بھوگ ملتے جاتے ہین تیون تیون اِچھا بڑھتی جاتی ہے
یہ ہی اِچھا جب پوری نہین ہوتی تب کامنا پوری کرنے کے لیے انسان طرح طرح
کے پاپ وخراب کام کرنے لگتا ہے جس کے اوپر اِچھا مہارانی کا راج نہین ہے
جو اُس کے ادھین نہین ہے وہی منُشیہ گیانی ہے وہی سریشٹھ ہے خوب
سوچ بچار کر دیکھ لو کہ اِچھا ہی منُشیہ کی پرم بیرنی ہے یہ ہی موکش ملنے کی راہ مین کانٹا
کے مانند ہے شری کرشن چندر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف کامنا ہی منُشیہ
سے زبردستی زور دیکر پاپ کرم کراتی ہے۔

धूमेनाऽव्रियते वह्निर्यथाऽऽदर्शो मलेन च ।
यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥ ३८ ॥

جس طرح دھوان سے آگ ڈھکی رہتی ہے دھول سے درپن ڈھکا رہتا ہے
جھلی سے گربھ مین بچہ ڈھکا رہتا ہے اُسی طرح گیان بھی کامنا سے ڈھکا رہتا ہے (۳۸)

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ।
कामरूपेण कौन्तेय दुष्पूरेणानलेन च ॥ ३९ ॥

ہے کنتی پتر اس کام نے گیانیون کی بدھی پر پردہ ڈال رکھا ہے یہ اُنکا سدا دشمن ہے

یہ اگن کی طرح کبھی نہین اگھاتا۔ (۳۹)

اوپر کے دونون شلوکون سے شری کرشن جی اپنی پہلی باتون کو مضبوط کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سب انرتھون کی جڑ کامنا ہی ہے جس طرح آگ مین جتنا ایندھن ڈالو اتنا ہی وہ اور بھسم کر سکتی ہے جتنا زیادہ ایندھن اسکو ملیگا اتنی ہی اسکی شکت اور تیز بڑھتی جائیگی یہ ہی حال اچھا مہارانی کا ہے اگر ایک کامنا پوری ہوگی تو دوسری دس اچھائین آکر گھیر لینگی منشیہ چاہے جتنا وشے بھوگ کیون نہ بھوگے مگر اُس کی خواہش کبھی کم نہ ہوگی بلکہ بڑھتی ہی جائیگی اگر اچھا پورن نہین ہوتی تو دل مین دُکھ ہوتا ہے اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے منشیہ گھور پاپ کرنے پر اُتارو ہوجاتے ہین اس اچھا کے کارن منشیہ کو قدم قدم پر شوک سنتاپ کے بشی بھوت ہونا پڑتا ہے اس ہی کی پریرنا سے انسان بندھن مین پھنستا ہے اگر منشیہ اچھا کے ادھین نہ رہے تو اُس کے لیے موکش آج ہی مل جاوے اس ترشنا نے منشیہ کے گیان پر پردا ڈال رکھا ہے اگر منشیہ اچھا روپی گرد غبار کو جھاڑ پونچھ کر صاف کردے تو اُس کے ہردے مین گیان کا چاندنا نظر آنے لگے اور وہ گیان روپی اوجالے مین ست اور است کرمون کو دیکھکر اپنی بھلائی کر سکے۔

इन्द्रियाणि मनो बुद्धिरस्याधिष्ठानमुच्यते ।
एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम् ॥ ४० ॥

اندریان من اور بدّھ یہ تینون اچھا کے رہنے کے استھان ہین اچھا ان تینون کے ذریعہ بدّھ کو ڈھانک کر شریر کے اندر رہنے والے پرانی کو بھلاوہ مین ڈالتی ہے (۴۰)

ابتک شری کرشن نے ارجن کو وہ سُتر وتایا تھا جو منشیہ کی خواہش نہ ہونے پر بھی اسے لاچار کرکے پاپ کرم کراتا ہے جب کسی دشمن کو فتح کرنا ہوتا ہے تب اُس سے رہنے کی جگہ کا پتہ لگانا ہوتا ہے اس سے پہلے شری کرشن کام نامی شتر کے رہنے کا استھان بتاتے ہین اور اگلے شلوک مین اُس کے جیتنے کا اوپاے بتادینگے بھگوان کہتے ہین کہ منشیہ اندریون کے ذریعہ وشیون کو بھوگتا ہے من سے

سنکلپ کرتا ہے بُدّھی سے نشچے کرتا ہے کہ فلان کام کرونگا اس لیے کامنا ان تینون
کے سہارے سے ہی اپنا کام کرتی ہے یعنے یہ ہی تینون کامنا کے رہنے کی جگہ ہین
ان ہی تینون کے بل و مدد سے کامنا گیان روپی چکشو (آنکھ) کو ڈھک لیتی ہے
اور منشیہ کو موہت کرتی ہے۔

तस्मात्त्वमिन्द्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ।
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञाननाशनम् ॥ ४१ ॥

اس لیے ہے ارجن سب سے پہلے تو اندریون کو روک اور اس گیان- اور بگیان
کے ناشک پاپی کام کو مار ڈال۔ (۴۱)

سارانش یہ ہے کہ شری کرشن ارجن کو اندریون کے روکنے اور اچھّا کے تیاگ
دینے کی صلاح دیتے ہین کیونکہ اچھّا آتم گیان اور بگیان دونون کو ناش کرنے
والی ہے۔

इन्द्रियाणि पराण्याहुरिन्द्रियेभ्यः परं मनः ।
मनसस्तु परा बुद्धिर्यो बुद्धेः परतस्तु सः ॥ ४२ ॥

ہے ارجن شریر سے اندریان شریشٹھ ہین اندریون سے من شریشٹھ ہے من سے
بُدّھ شریشٹھ ہے بُدّھ سے پرے اور شریشٹھ آتما ہے۔ (۴۲)

اس شلوک سے شری کرشن یہ دکھلاتے ہین کہ اندریان من اور بُدھ سے
آتما پرے ہے یعنے جُدا ہے اندریان تو پربل ہی ہین مگر من اُنسے بھی زیادہ زور آور
ہے بنا من چلے اندریان کچھ نہین کر سکتین اور من سے بھی بُدّھ بلوان ہے
کیونکہ وہ من کے بچار کو روکنا چاہے تو روک سکتی ہے آتما ان سب سے الگ
ہے اسی آتما کو کام بھلاوے مین ڈالتا ہے۔

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मानमात्मना ।
जहि शत्रुं महाबाहो कामरूपं दुरासदम् ॥ ४३ ॥

ہے مہاباہو ارجن اس بھانت آتما کو بُدّھ سے بھی پرے جانکر اور من کو

نسچل کر کے اُس کا منا روپی آچھیے شترو کو ناش کر ڈال۔ (۴۳)
اِسکا خلاصہ یہ ہے کہ بُدّھ تو اندریوں اور اُن کے بشیوں سے نِکا رُگیت ہو جاتی ہے مگر آتما نِرِبکار رہے اور وہ بُدّھ سے الگ ہے مَنشیہ بُدّھ سے اس بات کا نسچے کرے کہ آتما سب سے شریشٹھ اور سب سے الگ ہے پھر من کو چلایمان نہ کرے اور بڑی مشکل سے جیتے جانے لایق کام اِچھا کو ناش کر ڈالے۔

تیسرا ادھیاے سماپت ہوا

چوتھا ادھیاے کرم سنیاس یوگ نام

۴۲ منتر

श्रीभगवानुवाच -
इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ।
विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥ १ ॥

سری بھگوان فرماتے ہیں
شری کرشن بولے یہ کرم یوگ پہلے مین نے سورج سے کہا تھا سورج نے منو سے کہا منو نے اکشواک سے کہا۔ (۱)

एवं परम्पराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः ।
स कालेनेह महता योगो नष्टः परन्तप ॥ २ ॥

یہ کرم یوگ اسی طرح پیڑھی در پیڑھی چلا آیا ہے اسے راج رشی جانتے تھے ہے پرنتپ وہی کرم یوگ بہت سے بیت جانے پر سنسار سے نشٹ ہو گیا (۲)

स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ।
भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥ ३ ॥

وہی پرانا یوگ آج مین نے تجھ سے کہا ہے کیونکہ تو میرا بھگت اور متر ہے
یہ بڑا بھاری رہسیہ ہے (۳)

अर्जुन उवाच -

अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ।
कथमेतद्विजानीयां त्वमादौ प्रोक्तवानिति ॥ ४ ॥

ہے کرشن سورج کا جنم پہلے ہوا تھا اور آپ کا جنم اب ہوا ہے کیسے مین کسطرح
سمجھون کہ آپنے یہ کرم یوگ شروع مین سورج سے کہا تھا۔ (۴)

श्रीभगवानुवाच -

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परन्तप ॥ ५ ॥

بھگوان نے فرمایا

ہے ارجن میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے ہین مین ان سب جنمون کی
باتین جانتا ہون لیکن تو نہین جانتا۔ (۵)

ان دونون اشلوکون کا مطلب یہ ہے کہ جب شری کرشن نے کہا کہ مین نے
یہ کرم یوگ آدکال مین سورج سے کہا تھا تب ارجن کے من مین سندیہہ ہوا کہ
کرشن نے تو اس سمے مین جنم لیا ہے اور سورج کو جنم لیے لاکھون برس ختم ہو گئے
یہ کس طرح ممکن ہے کہ آج کے کرشن نے لاکھون برس پہلے جنم لینے والے سورج کو
کرم یوگ کا اپدیش دیا ہو ارجن کی سمجھ مین یہ بات اسمبھو سی جان پڑی تب اس نے
کرشن سے اپنا شک دور کرنے کے لیے سوال کیا تب بھگوان نے کہا کہ ہے
ارجن مین نے اور تو نے انیک بار جنم لیے اور دیہہ چھوڑی میری گیان شکتی سدا
بنی رہتی ہے اس لیے مجھے اپنے جنمون کی بات یاد ہے مگر تمھاری گیان شکتی
میری طرح اکھنڈ نہین ہے تم پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے اس سے تم اپنے

جنمون کی بات بھول گئے ہو شری کرشن کے کتھنون سے دو باتین سدھ ہوتی ہین
(۱) یہ کہ جیو اناشی ہے اور وہ بارمبار چولا بدلتا رہتا ہے پُرانا چولا چھوڑکر جب نئے مین جاتا ہے تب پُرانے چولا کی بات بھول جاتا ہے بھول جانے کا کارن یہ ہے کہ جیو آتما کے اوپر اگیان اتھوا اودیا کا پردہ پڑا رہتا ہے اس سے اُسے پہلے جنم کی بات یاد نہین رہتی۔
(۲) بھگوان بھی انیک بار جنم یا اوتار لیتے ہین۔
اب یہان سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھگوان تو اجنمے یا جنم مرن سے رہت اور اناشی ہین ان کا جنم بارمبار کیسے ہو سکتا ہے اور انھین جنم لینے کی ضرورت ہی کیا ہے ان سوالون کا جواب خود شری کرشن بھگوان اگلے اشلوکون سے دیتے ہین۔

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ।
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय सम्भवाम्यात्ममायया ॥ ६ ॥

اگرچہ مین اجنما ہون اناشی ہون اور سب پرانیون کا سوامی ہون تو بھی مین پرکرت کا سہارا لیکر جو میری ہی ہے اپنی ہی مایا شکتی سے جنم لیتا ہون۔ (۶)
خلاصہ یہ ہے کہ مین جنم رہت اور اناشی سوبھاو ہون تتھا کرم کے ادھین نہین ہون مین سب کا ایشور ہون تو بھی لوک رکشا کے لیے اپنی ہی ساتوکی پرکرت کا اشرے لیکر اپنی ہی اچھا سے اوتار لیتا ہون۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्यहम् ॥ ७ ॥

ہے بھارت جب جب دھرم کی گھٹتی ہوتی ہے اور ادھرم کی ترقی ہوتی ہے تب تب مین جنم لیتا ہون (۷)

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् ।
धर्मसंस्थापनार्थाय सम्भवामि युगे युगे ॥ ८ ॥

سجن لوگون کے بچانے دُشٹ لوگون کے ناش کرنے اور دھرم کو قائم رکھنے
کے لیے مین یُگ یُگ مین جنم لیتا ہون۔ (۸)

جو لوگ اپنے دھرم پر چلتے ہین اُنکی رکشا کرنے کے لیے اور جو اپنا دھرم
چھوڑکر ادھرم کے مارگ پر چلتے ہین اُن کے مار ڈالنے کے لیے یا بڑھے ہوئے
ادھرم کا ناش کرکے پھر سے پرجا کو دھرم مارگ پر چلانے کے لیے جنم لیتا ہون مین
سب سرشٹ کا پتا ہون پتا کا کام ہے کہ اپنی سنتان کو خراب راستہ سے ہٹاکر
سیدھے راستہ پر لاوے اور جو اُس کے ست مارگ پر نہ چلے اُسے ڈنڈ دیوے
یون تو مین اپنی ساری سرشٹ اور اپنی بھلی بُری سنتانون کو ایک ہی نظر سے
دیکھتا ہون مگر خراب راستہ پر چلنے والون کو سیدھے راستہ پر نہ لانا انھین گڑھے
مین پڑنے دینا ایک نظر سے دیکھنا نہین ہے میری کسی سے دشمنی اور کسی سے دوستی نہین
ہے تو بھی پتا کی طرح بھلے کی رکشا کرنا اور دشٹون کو ڈنڈ دینا اور سیدھے راستہ پر چلانا میرا کام ہے

जन्म कर्म च मे दिव्यमेवं यो वेत्ति तत्त्वतः ।
त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन ॥ ९ ॥

ہے ارجن جو میرے الوکیک جنم اور کرم کے تتو کو جانتا ہے وہ شریر چھوڑکر پھر جنم
نہین لیتا اور مجھ مین ہی سماتا ہے۔ (۹)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص میرے الوکیک جنم کے تتو کو جانتا ہے اُس کو شریر کا
ابھمان نہین رہتا اسی سے وہ پھر جنم مرن کے جھگڑے سے رہائی پاکر موکش
پاجاتا ہے۔

बीतरागभयक्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ।
बहवो ज्ञानतपसा पूता मद्भावमागताः ॥ १० ॥

پریت خوف اور کرودھ کو چھوڑکر مجھ مین ہی سب طرح من لگاکر میرے ہی
آشریہ رہکر اور گیان روپی تپ سے شدھ ہوکر انیک لوگ مجھ مین مل گئے ہین۔ (۱۰)

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کسی مین موہ نہین رکھتا خوف نہین رکھتا کسی پر غصہ

نہین ہوتا اور مجھ مین ہی مگن رہتا ہے سب جگہ اور سب پر انہون مین مجھے ہی دیکھتا ہے ہر طرح میرے ہی آسرے اور بھروسے پر رہتا ہے تھا گیان روپی تپ سے پوتر ہو جاتا ہے وہ مجھ مین ملجاتا ہے پھر اسکو جنم مرن کے جھگڑے مین پھنسنا نہین پڑتا۔

ये यथा मां प्रपद्यन्ते तांस्तथैव भजाम्यहम् ।
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥ ११ ॥

مجھے جو لوگ جس طرح بھجتے ہین مین انکو اسی طرح پھل دیتا ہون منشیہ کوئی سا مارگ کیون نہ پکڑے سب میرے ہی مارگ ہین (۱۱)

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ بھگوان کیون اپنے آسرے رہنے والون کو ہی اپنے روپ مین ملاتے ہین۔ دوسرے کو کیون نہین ملاتے۔ اس کے لیے بھگوان نے کہدیا ہے کہ منشیہ خواہ مجھے اِچھا رکھکر بھجے خواہ تیاگ کر مین دونون طرح ہی پھل دیتا ہون۔

جو مجھے سکام یعنے من مین اِچھا رکھ کر سمرن کرتے ہین اُنھین دھن پُتر ادی پھل دیتا ہون اور جو نشکام یعنے کسی طرح کے پھل کی اِچھا نہ رکھکر بھجتے ہین اُنھین مین اپنے سُروپ مین ملالیتا ہون بلکہ جنم و مرن کے جھگڑے سے چھٹکارا دیتا ہون سکام اِچھا رکھکر بھجنے والون کے نسبت نشکام اِچھا نہ رکھکر بھجنے والے شریشٹھ ہین اس سے انھین پرم پد دیتا ہون لیکن سکام پھل کی اِچھا رکھ کر بھجنے والے اپنے بھجن کا پھل چاہتے ہین اور اُنکا بھجنا نشکام ہو کر بھجنے والون سے نیچے درجہ کا ہے لہذا اُنھین اُنکا چاہا ہوا ویسا ہی پھل دیتا ہون۔

دوسری بات یہ ہے کہ منشیہ میرے پاس ٹیڑھی یا سیدھی چاہیے جس راہ سے پہونچنے کا اُدیوگ کرے مین انھین ضرور ملتا ہون کیونکہ سب ہی منشیہ میری ہی راہ پر چلتے ہین

काङ्क्षन्तः कर्मणां सिद्धिं यजन्त इह देवताः ।
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा ॥ १२ ॥

اس دُنیا مین جو لوگ کرمون کی سدھی چاہتے ہین وے دیوتاؤن کی پوجا

کیا کرتے ہین کیونکہ اس منشیہ لوک مین کرمون کی سدّھی جلدی ہوتی ہی (۱۲)
یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو موکش پرم پد ہے وہ سب سے اونچا
استھان ہے سبھی لوگ اس جنم مرن کے پھندے سے رہائی پانے کے لیے پرمیشور
کی ہی پوجا کیون نہین کرتے دیوتاؤن کی پوجا کرنا کیا ضرورت ہے۔
سنسار مین دو طرح کے آدمی ہین (۱) سکام (۲) نشکام جو پھلون کی چاہنا
رکھتے ہین انھین سکام کہتے ہین اور جو کسی پرکار کی خواہش نہین رکھتے انھین نشکام
کہتے ہین پوجا کا پھل چاہنے والون کی تعداد زیادہ ہے اور کسی پرکار کا پھل نہ چاہنے
والون کی تعداد بہت ہی کم ہے دیوتاؤن کے خوش کرنے سے استری
پتر دھن وغیرہ اشیار جلد ملجاتی ہین مگر سناتن کار پورن برہم شدّھ
سچد انند آتما کی پوجا کرنے سے جو گیان کا اددے ہوتا ہے اُس گیان کا
پھل موکش بڑی مشکل سے اور دیر مین ملتا ہے دوسرے سادھارن بدیا
بُدّھ کے آدمیون کا من گیان مین کم لگتا ہے کیونکہ برہم گیان کے لیے زیادہ
بدیا بُدّھ اور بچار شکتی کی ضرورت ہے۔
اس لیے سادھارن آدمی ہاتھون ہاتھ پھل پانے کی چھچّا سے پرماتما کی ارادھنا
تیاگ کر اندر اگنی اور سورج آدِ دیوتاؤن کی پوجا کیا کرتے ہین ساکار دیوتاؤن
کی پوجا کر کے ہمیشہ نہ رہنے والے استری پتر اور دھن وغیرہ کی چاہنا رکھتے
ہین اور انھین پھل بھی جلدی ملجاتا ہے اس لیے وے برہم گیان کو جس سے
پرم پد ملتا ہے اچھا نہین سمجھتے۔ ایک بات اور بھی ہے کہ موکش چاہنے والون کو
استری پتر دھن وغیرہ کو تیاگ کر بیراگ لینا پڑتا ہے مگر دیوتاؤن کو ماننے والے
اپنا گھر بار نہین چھوڑتے درحقیقت موکش ہی سب سے اونچا اور شریشٹھ ہے
مگر اُس کے پانے کا مارگ مشکل ہے جو تچھ پدارتھون کی اچھا رکھتے ہین انھین
وہی تچھ پدارتھ ملتے ہین اور جو کسی بات کی خواہش نہ رکھکر پرماتما مین دھیان
لگاتے ہین انھین موکش ملتی ہے۔

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुणकर्मविभागशः।
तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्यकर्तारमव्ययम् ॥ १३ ॥

ہے ارجن مین نے گن اور کرمون کے بھاگ کے انسار چار برن پیدا کیے ہین اگرچہ مین ان کا کرتا ہون تو بھی مجھے اکرتا اور اناشی سمجھ۔ (۱۳)

کرشن بھگوان فرماتے ہین کہ مین نے جس جیو مین جیسا گن دیکھا اسکے اسی گن کے انسار کرم مقرر کر دیے اور اس کا ویسا ہی نام رکھ دیا مین نے جس جیو مین ستوگن زیادہ دیکھا اس کے شم دم آدِ کرم مقرر کر دیے اور اس کا نام براہمن رکھ دیا جس مین ستوگن کم اور رجوگن زیادہ دیکھا اس کے پرجا پالن پرتھوی رکشا یدھ کرنا آدِ کرم مقرر کر دیے اور اسکا نام چھتری رکھ دیا جس مین رجوگن گن روپ سے اور تموگن پردھان روپ سے دیکھا اس کے کھیتی پشو پالن بیوپار آدِ کرم مقرر کر دیے اور اس کا نام بیش رکھ دیا جس مین صرف تموگن کی زیادتی دیکھی اس کے لیے براہمن چھتری اور بیش ان تینون برن کی سیوا کرنیکا کام مقرر کیا اور اس کا نام شودر رکھا۔

اگر کوئی شنکا کرے کہ بھگوان نے چار برن چار طرح کے بنا کر پکش پات کیا کسی کو اونچا اور کسی کو نیچا کسی کو نشکام اور کسی کو سکام بنایا اگر بھگوان کو پکش پات نہین تھا اور ان کی نظر مین سب ہی سمان تھے تو انھون نے چار برن چار طرح کے کیون بنائے سب کو سمان نہ بنانے کا دوش بھگوان پر ہی ہے منشیہ کے سکام اور نشکام ہونیکا کارن بھگوان ہی ہین اس شنکا کے دور کرنے کے لیے کافی جواب اوپر دے چکے ہین کہ مین نے جس مین جیسا گن دیکھا اس کے ویسے ہی کرم مقرر کئے اگرچہ مین چار برن کا کرنے والا ہون تو بھی مین کچھ بھی کرم کرنے والا نہین ہون کیونکہ مین اناشی ہون مجھ مین کسی طرح کا بکار نہین ہوتا مین سب کچھ کر کے بھی اکرتا اور نربکار ہون۔

न मां कर्माणि लिम्पन्ति न मे कर्मफले स्पृहा।
इति मां योऽभिजानाति कर्मभिर्न स बध्यते ॥ १४॥

نہ تو کرم ہی مجھ پر اثر کرتے ہین اور نہ مجھے کرم پھل کی خواہش ہوتی ہے جو مجھے اس طرح سمجھتا ہے وہ کرمون کے بندھن مین نہین پڑتا۔ (۱۴)

یہ بات بھی جانتے ہین کہ ایشور اکرتا نربکار ہے ارتھات ایشور کچھ نہین کرتا ایشور پورن کام ہے اُسے کرم پھل کی اِچھا نہین ہوتی لیکن صرف ایشور کو اکرتا کرمون مین لپت نہ ہونے والا اور کرم پھل نہ چاہنے والا سمجھنے سے منشیہ کو موکش نہین ملتی۔

منشیہ کو موکش اُسی حالت مین مل سکتی ہے جبکہ وہ خود اپنی آتما کو اکرتا اور نربکار سمجھے اور جو شخص یہ جانتا ہے کہ مجھے کرم نہین باندھتے مین کچھ نہین کرتا مجھے کرمون کے پھل کی خواہش نہین ہے وہ آدمی کرم بندھن مین نہین پھنستا اور جنم مرن کا جھنجھٹ نہین بھوگنا پڑتا یعنی اُس کی موکش ہو جاتی ہے

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः।
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम् ॥१५॥

ہے ارجن ایسا سمجھ کر ہی پہلے موکش چاہنے والون نے کرم کئے اس واسطے تم بھی پرانے بزرگون کی طرح کرم کرو۔ (۱۵)

دواپر مین راجہ ییاتی یدو وغیرہ ہوئے یہ سب موکش کی اچھا رکھتے تھے ترتا مین جنک اور راجہ ہوئے وے بھی موکش کی ابھلاکھا رکھتے تھے اُنسے پہلے ست جگ مین جو راجہ ہوئے وے بھی موکش لابھ کرنا چاہتے تھے اُن سب نے سنیاس نہین لیا نہ کرمون کو چھوڑا تب بھی موکش پا گئے اسکا کارن یہ ہے کہ پہلے راجہ لوگ اپنے برن آشرم دھرم کے سب کرم تو کرتے تھے مگر وے ان کرمون کا کرنے والا اور بھوگنے والا اپنے کو نہین سمجھتے تھے اس لیے وے راجہ کرم بندھن مین نہین پھنسے اور پرم پد پا گئے بغیر کرم کے انتہ کرن کی شدھی نہین ہوتی پہلے راجاؤن نے انتہ کرن کی شدھی اور دنیا کی بھلائی کے لیے یہ کام کیے ہین ہے ارجن انکی طرف دیکھ کر تم بھی

کرم کرو اگر تم کو برہم گیان ہو گیا ہے تو دنیا کی بھلائی کے لیے کرم کرو اگر برہم گیان نہین ہوا ہے تو اپنے انتہ کرن کی شُدھی کے لیے کرم کرو۔ ہے ارجن میرے کہنے کا سارانش یہ ہے کہ اگر تم پہلے موکش چاہنے والون کو دیکھ کر ضرور کرم کرو اگر تم اپنے کو کرتا بھوگتا نہ جانکر کرم کروگے تو کرم کرنے پر بھی تمھاری موکش ہو جاویگی۔

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिता:।
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥ १६ ॥

کیا کرم ہین اور کیا اکرم ہین یعنے کونسا کام کرنا چاہیئے اور کونسا نہ کرنا چاہیے اِس بشئے مین بُدّھمانون کی بُدّھی ہی چکّر کھانے لگتی ہے اس واسطے مین تم سے اُس کرم کو کہتا ہون جس کے جاننے سے تو دُکھ سے چھوٹ جائیگا۔ (۱۶)

کیا کرم اور کیا اکرم ہے اس کا جاننا حقیقت مین کٹھن ہے کوئی کہتا ہے کہ جس کام کے کرنے کی اگیا وید اور دھرم شاستر مین ہے وہی کرم ہے اور جنکی اگیا اُن مین نہین ہے وے اکرم ہین بہت سے یہ کہتے ہین دھرم شاستر ون مین جس کام کے کرنے کی اگیا ہے وہ کرم ہے اور شاسترون مین لکھے ہوئے کرمون کے چھوڑ دینے کو اکرم کہتے ہین کوئی کوئی یہ کہتے ہین کہ شریر اور اندریون کا جو بیوپار ہے یعنے شریر اور اندریان جو کچھ کرتی ہین اُسی کو کرم کہتے ہین اندریون کا سب بیوپار بند کر کے چپ چاپ بیٹھ جانے کو اکرم کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ کرم اور اکرم کے بشئے مین بڑے بڑے پنڈت اور گیانیون مین بھی مت بھید ہے کیونکہ کرم اور اکرم کا جان لینا مشکل ہے آگے شری کرشن بھگوان خود ارجن کو کرم اور اکرم کا خلاصہ بھید سمجھاتے ہین۔

कर्मणो ह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं च विकर्मण:।
अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गति: ॥ १७

کرم کو جاننا اکرم کو جاننا اور اکرم کو جاننا ضروری ہے کیونکہ کرم کا راستہ بڑا کٹھن ہے۔ (۱۷)

مطلب یہ ہے کہ شاستر مین جس کام کے کرنے کی اجازت ہے اُسے کرم
کہتے ہین لیکن اُس کا جاننا بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر جانے منشیہ شاستر اُنسار
کرم کر نہین سکتا دھرم شاستر مین جس کام کے کرنے کی ممانعت ہے اُسے بکرم
کہتے ہین لیکن اُس کا بھی جاننا ضروری ہے کیونکہ بنا جانے منشیہ نہ کرنے لایق کرمون
کو کس طرح چھوڑیگا تو گیان ہو جانے پر سب اندریون کے بیوہار کو بند کرکے چپ
چاپ بیٹھ جانے کو اکرم کہتے ہین اکرم کو بھی اچھی طرح جاننا مناسب ہے خلاصہ
یہ ہے کہ کرم بکرم اکرم یہ تین طرح کے کرم ہوے ان تینون کا اصلی مطلب
جاننا مشکل ہے اس لیے بھگوان آگے تینون طرح کے کرمون کا اصل بھید
سمجھاتے ہین۔

कर्मण्यकर्म यः पश्येदकर्मणि च कर्म यः ।
स बुद्धिमान्मनुष्येषु स युक्तः कृत्स्नकर्मकृत् ॥ १८ ॥

جو کرم مین اکرم دیکھتا ہے اور اکرم مین کرم دیکھتا ہے وہ منشیون مین بدھمان
ہے وہ سب کرم کرتا ہوا بھی یکت یوگی ہے (۱۸)

پہلے لکھ آئے ہین کہ پرکرتی کے ست رج اور تموگن کے کارن اندریان اپنا اپنا
کرم کرتی ہی رہتی ہین اندریون کے کرمون کو کوئی روک نہین سکتا اندریون کا کام
چلتا ہی رہتا ہے جو آدمی اندریون کے کام کو آتما کا کام نہین سمجھتا یا یون جانتا ہے
کہ یہ کرم جو اندریان کر رہی ہین ان کا کرنے والا آتما نہین ہے وہی کرم مین اکرم دیکھنے
والا ہے یہ پہلی حالت کی بات ہے سدھانت یہ ہے کہ آتما کچھ نہین کرتا یہی بات
دوسرے ادھیاے کے بیسوین اور چوبیسوین اشلوک مین سمجھا دی گئی ہے
اور آیندہ پھر بھی سمجھائی جاویگی من کا سوبھاو پڑگیا ہے کہ وہ کچھ کرم نہ کرنے والی
آتما کو بھی کام کرتا جانتا ہے لیکن کام کرنا آتما کے سوبھاو کے برخلاف ہے یعنے
آتما کا سوبھاو ہی کرم کرنے کا نہین ہے کام کا سمبندھ شریر سے ہے لیکن منشیہ
آتما کو بیفائدہ کرم مین لپیٹتا اور سمجھتا ہے کہ مین فلان کام کا کرنے والا ہون وہ

میرا کیا ہوا کام ہے اُس کا پھل مجھے ملیگا اسی طرح جب منشیہ کو گیان ہو جاتا ہے
اور وہ کرم کرنا چھوڑ دیتا ہے تب کہتا ہے کہ مین نے (آتمانے) اب کرم چھوڑ دیا ہے
مین آج کل کچھ نہین کرتا مین شانت اور سُکھی ہون یا یون کہتا ہے کہ اب مین کچھ بھی
کام نہ کرونگا تاکہ مجھے بلا وقت اور کام کرنے کے سُکھ ملے لیکن ایسی بات سُننے یا
من مین بچارنے والے کا یہ جھوٹھا خیال ہے۔

واستو مین آتمانے نہ تو کرم کرنا چھوڑا ہے اور نہ وہ سُکھ ہی بھوگے گا اگر کرم وت
کا تیاگ کیا ہے تو دیہہ اور اندریون نے کیا ہے آتمانہ تو پہلے کرم کرتا ہی تھا اور نہ
اب اس نے کرم چھوڑے ہی ہین دیہہ اور اندریان ہی کام کرتی تھین اور اب
کچھ گیان ہو جانے سے انھون نے ہی کرم کرنا چھوڑا ہے جس طرح آدمی کرم کرنے کا
دوش آتما پر بتھا ہی لگاتا ہے اسی طرح کام بند کرنے کا دوش بھی آتما پر بیجا لگاتا ہی
مطلب یہ ہے کہ نہ تو آتما کبھی کرم کرتا ہی ہے اور نہ کبھی کرم چھوڑتا ہی ہے دیہہ اور
اندریان ہی کام کرتی ہین اور کچھ گیان ہونے پر وہ ہی کرم چھوڑتی ہین کام کرتے ہوے
آتما کو کام کا کرتا نہ سمجھنا ہی کرم مین اکرم دیکھنا ہے کام چھوڑ دینے کی حالت مین
آتما کو کرم تیاگ کرنے والا نہ سمجھنا ہی اکرم مین کرم دیکھنا ہے۔

یون تو کرم سبھی کے لیے کرم ہین کرم مین اکرم اور اکرم مین کرم کون دیکھ سکتا ہے
کرم کبھی اکرم نہین ہو سکتا اور نہ اکرم ہی کبھی کرم ہو سکتا ہے کرم سدا کرم ہی ہے
وہ کسی کو بھی اور طرح نہین دیکھ سکتا ایسے بچار من مین اُٹھتے ہین لیکن منشیہ کو
بہت ہی جلد بھرم ہوتا ہے اُسے اور کا اور دیکھنے لگتا ہے جہاز مین سوار ہوا منشیہ
چلتے ہوے جہاز یا ناؤ سے کنارہ کے درختون کو چلتے ہوے دیکھتا ہے مگر یہ
اُس کی بھول ہے چلتا جہاز ہے اور سمجھتا ہے درختون کو اسی طرح منشیہ کی دیہہ
اور اندریان تو کام کرتی ہین مگر وہ بھول سے انھین آتما کو کام کرتا ہوا سمجھتا ہے
منشیہ کی نظر مین بہت دور کے منشیہ یا جیو جنتو چلتے ہوے بھی ٹھہرے ہوے
دکھائی دیتے ہین یہ اُس کی بھول و بھرانتی ہے اسی طرح وہ اکرم کو کرم اور کرم کو

اکرم سمجھتا ہے اس جھوٹے خیال کو دور کرنے کے لیے شری کرشن بھگوان کہتے ہین کہ جو کرم مین اکرم اور اکرم مین کرم دیکھتا ہے وہ منشیون مین بُدھمان ہے۔
ہماری سمجھ مین ہمارے ناظرین اس شلوک کے اندرونی مطلب کو اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے۔ دوسرے ایک بھاری بدوان نے لکھا ہو کہ جو برناشرم دھرم کا پالن کرتا ہوا یعنے اپنے برن کے انسار کام کرتا ہوا یہ سمجھتا ہے کہ مین کچھ نہین کرتا مین سوتنتر کرتا نہین ہون پرمیشور ہی سوتنتر کرتا ہے میرے تمام کرم اُسی (ایشور) کے (ادھین) ہین وہ کرم مین اکرم دیکھنے والا ہے جو منشیہ ندرا اوستھا مین یا بالکل کرم چھوڑ دینے کی حالت مین بھی ایسا بچارتا ہے کہ ایشور کا کام برابر لگاتار چلتا ہی رہتا ہے وہ اکرم مین کرم دیکھتا ہے منشیہ جاگتا ہوا ایشور کے کام اور سرشٹ کو دیکھتا ہے مگر سوتا ہوا سُپن اوستھا مین بھی ہاتھی گھوڑے آدِ انیک پرکار کی چیزین دیکھتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایشور کا کام ہمیشہ چلتا رہتا ہے اسکا کام کسی پر منحصر نہین ہے مگر جیو ایشور کے آسرے سے کام کرتا ہے اس لیے منشیہ کو اپنے برن کے انسار کام کرنا ہی اُچت ہے۔
منشیہ کو کسی حالت مین بھی اہنکار نہ رکھنا چاہیے شریر اور اندریون کے کام کرنے پر آتما کو کام کرتا ہوا سمجھنا اور دیہہ اندریون کے کرم تیاگ دینے پر یہ جاننا کہ مین نے کرم تیاگ دیے مجھے سکھ شانتی ملیگی یہ بھی آتما پر برتھا دوش لگانا ہے یہ اہنکار ٹھیک نہین کسی حالت مین بھی آتما کو کرتا نہ سمجھنا ہی بُدھمانی ہے۔
گیتا کے پڑھنے والے من مین خیال کرینگے کہ کرشن نے تو صاف ہی کہا ہے کہ جو کرم مین اکرم دیکھتا ہے اور اکرم مین کرم دیکھتا ہے وہ منشیون مین بُدھمان اور یُکت یوگی ہے پھر اُس بات کو اتنا طول دینا اور برتھا کاغذ سیاہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔
پاٹھکون کو سمجھنا چاہیے کہ اس اشلوک کا مطلب سمجھنا اور سمجھانا بڑا کٹھن ہے اور اس شلوک کے اندر بہی سار تتو آگیا ہے کرم کا بھید جاننا مشکل ہے تب ہی

بھگوان بار بار اسی بشئے کو اُلٹ پلٹ کر سمجھاتے ہین اور آگے بھی سمجھا دینگے اس شلوک پر چند پُرانے ساپنچے کے ڈھلے ہوئے پنڈتون نے آٹھ آٹھ ورق کالے کیے ہین پر دوسرے سمجھانے اور لکھنے کا ڈھنگ نہ جاننے کے کارن اپنے کام مین کامیاب نہین ہوئے ہین ہان یہ کہہ سکتے ہین کہ انکو اپنی جان مین اس شلوک کا اصل تتو گیان ہوگا مگر دوسرے دوسرون کو نہ سمجھا سکے اس بشئے کا ایک دیسی بدوان نے جن کا نام مہادیو شاستری ایم اے ہے اپنی انگریزی پُستک مین بہت اچھی طرح لکھا ہے میرے لیے ان ہی کی رچی ہوئے پُستک سے اس گوڑھ تتو کے سمجھانے مین آسانی ہوئی ہے -

پنڈت کون ہے

पण्डित कौन है ?

यस्य सर्वे समारम्भाः कामसंकल्पवर्जिताः ।
ज्ञानाग्निदग्धकर्माणं तमाहुः पण्डितं बुधाः ॥ १९ ॥

جس کے کام اِچھا اور سنکلپ بغیر شروع ہوتے ہین اور جسکے کام گیان روپی اگن سے بھسم ہو گئے ہین اسی کو بدوان لوگ پنڈت کہتے ہین - (۱۹)

جس منُشیہ کے کرمون سے اِچھا اور سنکلپ کا سمبندھ نہین ہے جو بنا اِچھا اور سنکلپ کے کام کرتا ہے جس کے کرم گیان روپی اگن سے ناش ہو گئے ہین جو پہلے بیان ہوئے کرم اور اکرم کے تتو کو سمجھ گیا ہے اُسے برہم گیانی بدوان لوگ پنڈت کہتے ہین -

گیانی آدمی کسی کام کے شروع کرنے کے پیشتر کسی طرح کا سنکلپ نہین کرتا اور نہ اُس کام سے کسی پرکار کا پھل بھوگنے کی خواہش کرتا ہے گیانی جو کرم کرتا ہے وہ سوابھاوک طور سے یا دنیا کی بھلائی کے لیے کرتا ہے یا صرف اپنا شریر قائم رکھنے کے واسطے کرتا ہو وہ کئے ہوئے کرمون کو آتما کے کام نہین سمجھتا اور چھوڑے ہوئے کامون سے بھی آتما کا سمبندھ نہین جانتا ایسا منشیہ سچ مچ پنڈت ہے -

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्यतृप्तो निराश्रयः ।
कर्मण्यभिप्रवृत्तोऽपि नैव किञ्चित्करोति सः ॥ २० ॥

جو کرم پھلون کی اِچھا نہین رکھتا سدا سنتشٹ رہتا ہے کسی کے اسرے نہین رہتا وہ خواہ کامون مین بھی لگا ہے تو بھی وہ کچھ بھی کرم نہین کرتا ہے۔ (۲۰)

جس نے کرمون سے سب طرح کا سمبندھ چھوڑ دیا ہے جو شریر اور اندریون کے کرمون کو آتما کے کرم نہین سمجھتا جس نے کرمون کے پھلون کی اِچھا تیاگ دی ہے جو ہمیشہ سنتشٹ رہتا ہے جیسے اندریون کے بشیون کے بھوگنے کی خواہش نہین ہے جس کو اس جنم یا اگلے جنم کے لیے کسی طرح کی ابھلاکھا نہین ہے جسے اپنے آتما مین ہی انند معلوم ہوتا ہے جو آتما کے سوا اور کسی کا اسرا نہین پکڑتا جو سنسار کی بھلائی یا دیہہ کے برقرار رکھنے کے واسطے ہی کام کرتا ہے وہ کام کرتا ہوا بھی بالکل کام نہین کرتا کیونکہ اُسے گیان ہے کہ آتما کچھ نہین کرتا سنسار مین بنا کرم کیے شریر کا قائم رکھنا بھی مشکل ہے اور سب کرمون کا تیاگ دینا بھی ناممکن ہے اس لئے اوپر کی بدھی انسار کام کرنا کام نہ کرنے کے برابر ہے اس طرح کام کرنے والا سچا سنیاسی ہے۔

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्तसर्वपरिग्रहः ।
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥ २१ ॥

جو کسی پرکار کی آشا نہین رکھتا جس نے انتہ کرن اور شریر کو بش مین کر لیا ہے جس نے سب طرح کے پرگرہ بشئے بھوگنے کے سادھن دھن وغیرہ چھوڑ دیے ہین وہ مُنشیہ شریر کے نرواہ کے لیے کرم کرتا ہوا پاپ کا بھاگی نہین ہوتا۔ (۲۱)

جس کو اس لوک اور پرلوک کے کسی پدارتھ کی اِچھا نہین ہے جیسے سُرگ وغیرہ بھی درکار نہین ہین جس نے ترشنا کو بالکل ہی تیاگ دیا ہے من اور اندریون کو اپنے ادھین کر لیا ہے اور بشئے بھوگون کے سادھن دھن دولت محل مکان زمین جاید اد استری پُتر وغیرہ کو چھوڑ دیا ہے اگر وہ شخص کیول شریر قائم رکھنے کے لیے کرم کرے تو کر سکتا

ہے اسے منشیہ کو شریر نرواہ کے کرم کرنے سے پاپ نہین لگتا کیونکہ اگر انسان روکھا
سوکھا بھوجن نہ کھائیگا پھٹے پرانے کپڑے سے بدن نہ ڈھکیگا تو اس کی کایا کام نہ دیگی
اور بچار شکت گھٹ جاویگی یا نشٹ ہو جاویگی اس لیے برہم بچار مین کٹھن نہ ہونے
کے لیے شریر کو قائم رکھنا ضروری ہے - شریر قائم رکھنے کے لیے موسم سردی مین موٹا
جھوٹا کپڑا پہننا اور نت تھوڑا بہت بھوجن کرنا ضروری ہے اس لیے بھگوان اگیا دیتے
ہین کہ سب بشئے بھوگون کی سامگری چھوڑ کر شریر نرواہ کے لئے ضروری ضروری
کام کرنے مین کوئی ہرج نہین ہے ۔

यदृच्छालाभसन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः ।
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वाऽपि न निबध्यते ॥ २२ ॥

بنا کوشش کے ملی ہوئی چیز پر سنتوش کر لینے والا سکھ دکھ ہرکھ بچاد گرمی سردی
مان اپمان کو سمان سمجھنے والا کسی سے بیر بھاو نہ رکھنے والا کاریہ کی سدھ اسدھ
مین سمان رہنے والا منشیہ کام کرتا ہوا بھی کرم بندھن مین نہین پڑتا ۔ (۲۲)
وہ منشیہ جو دیو یوگ سے ملی ہوئی بنا مانگے دنبا ادیوگ کے ملی ہوئی چیز سے راضی
رہتا ہے جس پر گرمی سردی مان اپمان سکھ دکھ خوشی اور رنج وغیرہ کا اثر نہین پڑتا کسی سے
بیر بھاو ایرکھا دویش نہین رکھتا جو کام کے سدھ ہو جانے اور نہ سدھ ہونے مین ہمیشہ
یکسان رہتا ہے جو شریر رکشا کے لیے بھوجن ملنے پر خوش نہین ہوتا اور نہ ملنے پر دکھی نہین
ہوتا جو کرم مین اکرم اور اکرم مین کرم کو دیکھتا ہے جو آتما کو کرتا نہین سمجھتا جو یہ جانتا
ہے کہ آتما کچھ نہین کرتا آتما شریر کے پالن کے واسطے بھیکھ بھی نہین مانگتا وہ شریر
نرواہ کے لیے بھٹکتا او کرم کرتا ہوا بھی بالکل کرم نہین کرتا اسی سے وہ کرم پاش مین
نہین پھنستا ۔

गतसंगस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थितचेतसः ।
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥ २३ ॥

جس منشیہ کی آسکتی دور ہوگئی ہے جو بندھن کے کارن دھرم ادھرم سے چھٹکارا پاگیا

ہے جس کا چت برہم گیان مین لگا ہوا ہے جو یگیہ پرمیشور کے لیے ہی کرم کرتا ہے اُس کے سارے کرم برہم مین لین ہو جاتے ہین۔ (۲۳)

جس کا استری پتر دھن دولت وغیرہ مین پریم نہین رہا ہے جو دھرم ادھرم کے جھگڑون سے چھوٹ گیا ہے جس کا چت ہر وقت برہم گیان مین ہی لگا رہتا ہے جو نارائن کے لیے اتھوا یگیہ کے لیے ہی کام کرتا ہے اُس کے سارے کرم برہم مین لین ہو جاتے ہین یعنے بالکل ناش ہو جاتے ہین دھرم رکشا اتھوا یگیہ کے لیے کیے ہوتے کرم گیانی کو بندھن مین نہین جکڑتے۔

گیان یگیہ

ज्ञानयज्ञ ।

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम् ।
ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना ॥ २४ ॥

جو یہ سمجھتا ہے کہ سُروا جس سے ہون کیا جاتا ہے برہم ہے گھی وغیرہ ہون کی سامگری بھی برہم ہے جس اگن مین ہون کیا جاتا ہے وہ بھی برہم ہے ہون کرنے والا بھی برہم ہے اور جس کے لیے ہون کیا جاتا ہے وہ بھی برہم ہے تتھا جو کرم مین سدا برہم کو دیکھتا ہے وہ ضرور برہم کو پراپت ہوگا۔ (۲۴)

جسے برہم گیان ہو گیا ہے وہ سمجھتا ہے کہ سروا جس سے ہون کی سامگری گھی وغیرہ اگن مین ڈالا جاتا ہے برہم ہے یعنے وہ برہم سے اسیطرح جدا نہین ہے جسطرح سیپی چاندی سے الگ نہین ہے بھرانتی سے سیپی چاندی سی جان پڑتی ہے مگر حقیقت مین چاندی نہین ہے لوگ جس سُروا کو اگن مین ہون سامگری ڈالنے کا جنتر سمجھتے ہین وہ برہم گیانی کی دانست مین جنتر نہین ہے بلکہ برہم ہے گھی وغیرہ ہون کے پدارتھ بھی برہم گیانی کی سمجھ مین برہم ہین اسی طرح اگن جس مین گھی وغیرہ ہون پدارتھ ڈالے جاتے ہین برہم گیانی کی سمجھ مین برہم ہی ہین ہون کرنے والا بھی

برہم گیانی کی سمجھ مین برہم ہے ہون کرنیکا کام بھی برہم کے سوا اور کچھ نہین ہے جو منشیہ ہر کام مین برہم کو دیکھتا ہے اُس کام کا پھل بھی برہم کے سواے اور کچھ نہین ہے۔

اگر کوئی یہ شنکا کرے کہ کرم پھل تو بنا بھوگے ناش نہین ہوتا یعنی کرم پھل تو بھوگنا ہی پڑتا ہے اُسے یہ جاننا چاہیے کہ جس کی یہ کریا کرتا کرم کرن ادھی کرن سب ہی برہم ہین جس کو ایسا گیان ہے اُس کے سارے کرم برہم مین ہی لین ہو جاتے ہین ایسے گیانی کو کرم پھل نہین بھوگنا پڑتا اگر یہ کہا جاوے کہ کرم پھل ہے ہی تو وہ پھل سواے برہم پراپتی کے اور کچھ نہین ہے۔

दैवमेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते ।
ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनैवोपजुह्वति ॥ २५ ॥

کتنے ہی کرم یوگی دیوتاؤن کے لیے دیو یگیہ کرتے ہین کتنے ہی تتو گیانی اگن مین آتما کو آتما دوارا ہون کرتے ہین۔ (۲۵)

اس شلوک سے پہلے بھگوان نے گیان یگیہ کہا تھا اور یہان بھگوان نے اس گیان یگیہ کو اُپروکت دیو یگیہ کے ساتھ گیان یگیہ کی پرستشا (تعریف) کرنے کی غرض سے کہا ہے گیان یگیہ کی مہما بڑھانیکے لئے تھا اور یگیون سے اُس کی شریشٹھتا دکھانے کے لیے بھگوان اور گیارہ یگیون کا ذکر کرتے ہین ان گیارہ یگیون سے (ایک اوپر کہا گیا ہے اور باقی دس آگے کہینگے اُن سے) گیان یگیہ کی پراپتی ہوتی ہے گیان یگیہ ہی مکھیہ یگیہ ہے گیان یگیہ سے ہی موکش ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ برہم گیانی لوگ برہم روپی اگن مین آتما کو برہم گیان کے سہارے سے ہون کرتے ہین یہ تو گیان یگیہ کی بات ہوئی کچھ لوگ ایسے ہین جو گیان یگیہ نہین کرتے بلکہ ہمیشہ دیو یگیہ کرتے ہین یعنے اِندر برُن راجیندر وغیرہ ساکار دیوتاؤن کی اُپاسنا کرتے ہین جس یگیہ مین ساکار دیوتاؤن کی اُپاسنا کی جاتی ہے اُسے دیو یگیہ کہتے ہین گیانی اور اُپاسکون مین یہ ہی فرق ہے کہ اُپاسک تو سب دیوتاؤن کو

مورت مان تصور کرتے ہین نراکار نربکار نہین سمجھتے مگر گیانی لوگ سب دیوتاؤن کو نراکار نربکار سمجھتے ہین اور مورتیون کو کلپت جانتے ہین مطلب یہ ہے کہ بھگوان دونون یگیون مین گیان یگیہ کو شریشٹھ کہتے ہین۔ گیان یگیہ اور دیو یگیہ کا مقابلہ کرکے یہ دکھاتے ہین کہ جیو اور برہم مین بھید نہین ہے۔

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ।
शब्दादीन्विषयानन्य इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥ २६ ॥

کتنے ہی یوگی اپنی آنکھ کان ناک آدی اندریون کو سنجم روپی اگن مین ہوم دیتے ہین اور کتنے ہی اندریون کے شبد ادبشیون کو اندریہ روپی اگن مین ہوم دیتے ہین۔ (۲۶)

پہلے بھگوان کرشن چندر نے دو یگیہ کہے تھے اب اس جگہ اور دو یگیہ پھر کہے ہین تیسرا یگیہ انھون نے اندریون کو سنجم کرنا ارتھات جیتنا کہا ہے اور چوتھا شبد رس روپ آدی اندریون کے بشیون کو اندریہ روپی اگن مین ہون کرنا کہا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اندریون کو جیت لینا انکو اپنے بشیون کی طرف نہ جھکنے دینا تیسرا یگیہ ہے اور وید و کت بشیون کا بھوگنا اتھوا شاستر مین جن بشیون کے بھوگنے کی منا ہی نہین ہے انکا بھوگنا چوتھا یگیہ کہا ہے مطلب یہ ہے کہ جو وید یا شاستر کی آگیا انسار چلتے ہین یعنے نیم انسار اندریون کے بشیون کو بھوگتے ہین اُن کا ایسا کرنا بھی یگیہ اتھوا اندریہ دمن ہی ہے۔

सर्वाणीन्द्रियकर्माणि प्राणकर्माणि चापरे ।
आत्मसंयमयोगाग्नौ जुह्वति ज्ञानदीपिते ॥ २७ ॥

کتنے ہی یوگی ساری اندریون کے کرمون اور پران اپان آدی وائیون کے کرمون کو گیان سے پرجلت آتم سنجم یوگ اگن مین ہون کرتے ہین۔ (۲۷)

اس استھان پر یہ پانچوان یگیہ کہا گیا ہے اُس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کچھ یوگی گیان اندریون کی برتیون کو روک کر تتھا کرم اندریون اور پران اپان آدی دس وائیون

کو اپنے اپنے کرمون سے روک کر آتما کے دھیان مین مشغول ہوجاتے ہین اور بھی صاف مطلب یہ ہے کہ کچھ یوگی سنسار کے بشئے باسناؤن سے اپنا من ہٹا کر کیول آتم سُروپ سچد انند برہم مین لین ہوجاتے ہین۔ اِسے یون بھی کہہ سکتے ہین کہ جب یوگی سب جگہ سے اپنا من ہٹا کر آتم سُروپ برہم مین لین ہوجاتا ہے تب اندریون اور پران اپان آدِ کے کرم ایک دم نشٹ ہوجاتے ہین۔

द्रव्ययज्ञास्तपोयज्ञा योगयज्ञास्तथाऽपरे ।
स्वाध्यायज्ञानयज्ञाश्च यतयः संशितव्रताः ॥ २८ ॥

کتنے ہی دھن سے یگیہ کرتے ہین کتنے ہی تپسیا سے یگیہ کرتے ہین کتنے ہی یوگ سے یگیہ کرتے ہین کتنے ہی وید شاسترون کے پڑھنے سے یگیہ کرتے ہین اور کتنے ہی گیان کی پراپتی سے یگیہ کرتے ہین دے یگیہ کرنے والے بڑے درڑھ برتی ہین۔ (۲۸)

اس جگہ بھگوان نے اس ایک ہی شلوک مین پانچ یگیہ کہے ہین خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ انکو دھن دان کرتے ہین جن کو کہ اُنکی ضرورت ہے ارتھات اپنے دھن سے دین دُکھیون کا دکھ دور کرتے ہین کچھ لوگ چاندراین وغیرہ برت کرتے ہین انھوامون برت دھارن کرتے ہین کچھ لوگ اشٹانگ یوگ کا سادھن کرتے ہین ارتھات پرانایام اور پرتیاہار وغیرہ کرتے ہین یعنے پران وایو آدِ کو روکتے ہین اور باہری چیزون سے من کو ہٹا لیتے ہین کچھ لوگ نیم اُنسار وید پاٹھ کرتے ہین اور کچھ لوگ شاسترون کے بچار مین مگن رہتے ہین اور گیان اُپارجن کرتے ہین مطلب یہ ہی کہ دھن دان کرنا تپسیا کرنا یوگ سادھن کرنا وید پڑھنا اور شاستر بچار سے گیان پراپت کرنا یہ پانچون بھی یگیہ ہی ہین۔

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथाऽपरे ।
प्राणापानगती रुद्ध्वा प्राणायामपरायणाः ॥ २९ ॥

کتنے ہی پران کو اپان مین ہومتے ہین اور اپان کو پران مین ہومتے ہین پران

اور اپان کی چال روک کر پرانا یام مین تت پر ہو جاتے ہین۔ (۲۹)

اس جگہ یہ گیارھوان گیہ ہوا اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کتنے ہی یوگی اپان مین پران وایو کو ملاتے ہین یعنے پورک (اندر بھرنا) کرتے ہین اور کتنے ہی پران وایو مین اپان وایو کو ہو ستے یا ملاتے ہین یعنے ریچک (خالی کرنا) کرتے ہین اسی طرح کچھ پران اور اپان وایو کی چال کو روک کر پرانون مین پران کو ہوستے یعنے کمبھک پرانا یام (سانس روکنا) کرتے ہین۔

ہی کو ذرا صاف کرکے یون بھی کہہ سکتے ہین کہ کچھ لوگ تو اپان وایو مین پران وایو کو ملاکر پورک کرتے ہین کچھ پران وایو مین اپان وایو کو ملاکر ریچک کرتے ہین اور کچھ لوگ ناک اور منھ کو بند کر ہوا کے باہری راستون کو روک دیتے ہین اور ادھر سامنے سے ہوا کے اندرونی راستون کو بھی بند کرکے کمبھک پرانا یام کرتے ہین۔

بہت ہی صاف مطلب یہ ہے کہ پران کی گت روکنے سے من فوراً ہی رُکتا ہے یعنے پران کی گتِ کے رُکنے سے ہی من کی گت رُک جاتی ہے اس لیے سدھ یوگی لوگ پرانا یام مین تت پر رہتے ہین۔

अपरे नियताहाराः प्राणान्प्राणेषु जुह्वति ।
सर्वेऽप्येते यज्ञविदो यज्ञक्षपितकल्मषाः ॥३०॥

کچھ نیمت (تھوڑا سا) آہار کرکے پرانون کو پرانون مین ہوستے ہین یہ سب گیہ کے جاننے والے ہین ان کے پاپ گیہ سے ہی ناش ہو جاتے ہین۔ (۳۰)

یہان آدھے شلوک مین بارھوان گیہ کہا ہے اور آدھے مین گیہ کرنے والون کے لیے گیہ کا پھل کہا ہے

اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ تھوڑا سا آہار کرکے پرانون مین پرانون کو ہوستے ہین تھوڑا بھوجن کرنے سے پرانون کی گت کم ہو جاتی ہے اور پرانون کی چال کم ہونے سے من رُک جاتا ہے اسی سے ریچک پورک اور کمبھک کرنے والے

تھوڑا سا بھوجن کرتے ہین جو لوگ ناک تک ٹھونس لیتے ہین جن کے پیٹ مین ہوا جانے کی بھی جگہہ نہین رہتی اُن سے کسی پرکار پرانایام ہو نہین سکتا اور پرانایام نہ ہونے سے من ہی نہین رُک سکتا من کی گت نہ رُکنے سے منشیہ آتم سُروپ برہم مین لین نہین ہو سکتا برہم گیان مین لین ہونے والون کے لیے تھوڑا کھانا ہی اُچیت ہے کیونکہ کم کھانے والا ہی پران کی گت کو کم کرسکیگا اور پران کی گت رُکنے سے ہی من کی چال بند ہوگی۔

यज्ञशिष्टामृतभुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम् ।
नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥ ३१ ॥

جو یگیہ سے بچے ہوئے امرت روپی ان کا بھوجن کرتے ہین وے سناتن برہم کو پراپت ہو جاتے ہین۔ ہے ارجن جو یگیہ نہین کرتے انکو نہ تو یہ لوک ہے نہ پرلوک۔ (۳۱)

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ مندرجہ بالا یگیہ کرتے ہین وقت پر پہلے بیان کی ہوئی ریت سے بھوجن کرتے ہین یعنے یگیہ کی اخیر مین بچی ہوئی امرت سمان سامگری بھوجن کرتے ہین وے اُچیت سمے پر مُکتی کو چاہتے ہین تو برہم مین پہونچ جاتے ہین لیکن جو پہلے بیان کیے ہوئے یگیون مین سے کسی کو بھی نہین کرتے اُن کے لیے یہ دنیا بھی نہین ہے تب دوسری دنیا کی تو بات ہی کیا ہے جو کیول بڑے بڑے کٹھن کرمون سے ملتی ہے۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ।
कर्मजान्विद्धि तान्सर्वानेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥ ३२ ॥

وید مین اس طرح کے بہت سے یگیون کا برنن ہے اُن سب کی اُتپتّی کرم سے سمجھ ایسا سمجھنے سے تیری مُکتی ہو جاویگی۔ (۳۲)

بھگوان ارجن سے کہتے ہین کہ اے ارجن وید مین بہت طرح کے یگیہ کہے گئے ہین اُن سب کی پیدایش شریر من اور بانی سے ہے آتما سے اُنکا کچھ بھی

سروکار نہین ہے کیونکہ آتما کرم رہت ہے یعنے آتما کچھ کرم نہین کرتا اگر تو یہ سمجھیگا کہ یہ میرے کرم نہین ہین مین کرم رہت ہون میرا کرمون سے کچھ سروکار نہین ہے تو اس سرلیشٹھ گیان کے ذریعہ تو دکھون سے چھٹکارا پاکر سنسار کے بندھن سے چھوٹ جائیگا

सब यज्ञों से ज्ञान-यज्ञ श्रेष्ठ है ।

श्रेयान्द्रव्यमयाद्यज्ञाज्ज्ञानयज्ञः परन्तप ।
सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥ 33 ॥

سب یگیون سے گیان یگیہ شریشٹھ ہے

ہے ارجن سب پرکار کے دربیہ یگیون سے گیان یگیہ شریشٹھ ہے پھل سمت سب کرم گیان مین ہی شامل ہین ۔ (۳۳)

مطلب یہ ہے کہ سب پرکار کے دربون دوارا کیے ہوئے یگیون سے گیان یگیہ شریشٹھ ہے کیونکہ سب کا نچوڑ گیان ہے جو یگیہ دربیا دسے کئے جاتے ہین انکا پھل بھی وہی ہے مگر گیان کا پھل وہ نہین ہے گیان کا پھل موکش ہے اس لیے گیان یگیہ سب سے اونچا ہے اور اس مین سارے کرم سماپت ہوجاتے ہین یعنے برہم گیان سے ہی دُکھ روپی کرم ناش ہوتے ہین اور کسی اُپاے سے کرمون کی جڑ ناش نہین ہوسکتی۔

تو گیان کی پراپت کن سے اور کسطرح ہوسکتی ہے

तद्विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ।
उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्वदर्शिनः ॥ 34 ॥

ہے ارجن جب تو تتو گیانی لوگون کے پاس جاکر انکو پرنام کریگا اُن سے پوچھیگا

اور اُنکی سیوا کریگا تب وے تجھے تتوگیان سکھا دینگے۔ (۳۴)

مطلب یہ ہے کہ جن کو سرب شریشٹھ گیان - برہم گیان کی شنکشا لینی ہو اُنھین پورن تتوگیانی پنڈت اور پرکت سنیاسیون کے پاس جانا چاہیے اور بڑی تعظیم و تکریم سے ڈنڈوت پرنام وغیرہ کرنا چاہیے اُنکی سیوا بندگی تن من سے کی جاوے جب وے لوگ سیوا ٹہل اور ستکار سے خوش ہو جائین تب اُنسے ایسے ایسے سوال کرنے چاہئین۔

بندھن کا کارن کیا ہے بندھن سے چھٹکارا پانے کا اُپاے کیا ہے - بدیا کیا ہے اور ابدیا کیا ہے جب مہاتما لوگ خوش ہونگے تب اپنے انبھو کئے تتوگیان کا اپدیش کرینگے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ برہم گیان سہج مین نہین ملتا اُس کی پراپتی کے لیے ایسے گرو کی تلاش کرنی چاہیے جو سرب شاسترون کے جاننے اور اُنکو سمجھنے والا ہو اور ساتھ ہی جو برہم کو بھی پرتکیش مین جانتا ہو کیونکہ جو پرش برہم گیان رہت ہو گا وہ انبھو سہت اپدیش نہ کر سکیگا اور جو کیول برہم گیانی ہو گا مگر شاسترون کو نہ جانتا ہو گا وہ درشٹانت یوکتیون اور پرمانون سہت اُپدیش نہ کر سکے گا وہ شاستر گیان نہ ہونے سے پوچھنے والے کی شنکاؤن کا سمادھان نہ کر سکیگا - برہم گیان پانے کے لیے ایسا گرو تلاش کرنا چاہیے جو شاسترمین پاردرشی ہو لیعنے برہم گیان کا پورن انبھوی ہو۔

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पाण्डव ।
येन भूतान्यशेषाणि द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥ ३५ ॥

اُس (تتوگیان) کے جان جانے سے تو ایسی بھول نہ کریگا اُس گیان سے تمام جیون اور پرانیون کو اپنی آتما مین اور مجھ مین دیکھیگا۔ (۳۵)

مطلب یہ ہے کہ تتوگیانی لوگون سے تتوگیان پا کر تیرے ابکی طرح کا موہ نہ ہو گا تیری گھبراہٹ جاتی رہیگی اُس گیان کے بل سے تو برہم سے لیکر چیونٹی تک کو اپنی

آتما مین دیکھیگا تب تو جانیگا کہ یہ سار اسنسار مجھ مین موجود ہے۔
بعدازان تو سب جیون کو مجھ باسدیو مین دیکھیگا اور اسی طرح آتما اور پرماتما کی
ایکتا سمجھیگا یہ بشئے سب ہی اپنشدون مین خوب اچھی طرح سمجھایا گیا ہے۔
آگے چلکر گیان کی اُتمتا اور بھی دیکھئیے۔

گیان تمام پاپ اور کرمون کا ناش کرنیوالا ہی

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ।
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं सन्तरिष्यसि ॥ ३६ ॥

اگر تو سارے پاپیون سے بھی زیادہ پاپی ہوجائیگا تو بھی تو اس گیان روپی ناو
سے پاپ سمدر کے پار ہوجائیگا۔ (۳۶)
مطلب یہ ہی کہ یہ سنسار سمدر کی طرح اتھاہ پاپ روپی جل سے بھرا ہوا ہے اس پاپ
ساگر کا پار کرجانا آسان کام نہین ہے مگر جو آدمی تتو گیان کو جان جاتا ہے وہ اپنے
گیان بل سے بنا پریاس ہی پاپ ساگر کے پار ہوجاتا ہے۔

گیان سے پاپون کا ناش کس طرح ہوتا ہے

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन ।
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा ॥ ३७ ॥
ہے ارجن جس طرح جلتی ہوئی اگن خشک لکڑیون کو جلاکر راکھ کردیتی ہے اُسی طرح
گیان روپی اگنی سارے کرمون کو جلاکر خاک کردیتی ہے (۳۷)

न हि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ।
तत्स्वयं योगसंसिद्धः कालेनात्मनि विन्दति ॥ ३८ ॥
اس جگت مین گیان کی برابر پوتر وستو دوسری نہین ہے کرم یوگ مین یقین لینے کامل

پرش کو کچھ عرصہ مین ہی یہ گیان اپنے آپ آجاتا ہے۔ (۳۸)
مطلب یہ ہے کہ گیان کی برابر چت کو شدھ کرنے والا دوسرا اُپائے نہین ہی موکش کے لیے برہم گیان ہی سب سے شریشٹھ ہے جس نے کرم یوگ اور سمادھ یوگ کا خوب ابھیاس کیا ہے اسے تھوڑے سمے مین ہی ابھیاس کرتے کرتے اپنے آپ وہ گیان ہوجائیگا

ज्ञानप्राप्त करने का निश्चित उपाय ।

श्रद्धावाँल्लभते ज्ञानं तत्परः संयतेन्द्रियः ।
ज्ञानं लब्ध्वा परां शान्तिमचिरेणाधिगच्छति ॥ ३९ ॥

گیان پراپت کرنے کے نشچت اُپائے

جس مین شردھا ہے جسے گیان کی خواہش ہے جس نے اپنی اندریون کو جیت لیا ہے اُسے گیان ملتا ہے۔ جسے گیان ہو جاتا ہے اُسے پرم شانتی جلدی ہی ملتی ہے۔ (۳۹)
جس مین شردھا اور بشواس ہے اُسے گیان پراپت ہوجاتا ہے اگر وہ آلسی یعنی سست ہو تو کچھ نہین ہوسکتا اسی سے یہ کہا گیا ہے کہ اُسے ہمیشہ گیان کی خواہش ہونا چاہیے۔
ارتھات اُسے گیان پراپت کرنے کے لیے اپنے گرو کے پاس ہردم رہنا اور اُن کے اُپدیش دھیان پوربک سننے چاہئیں لیکن جسمین سردھا ہے اور جو رات دن گیان پراپت کرنے کی چیشٹا کرتا رہتا ہے اگر اُس نے اپنی اندریون پر ادھکار نہ جمایا ہو یعنے اپنی اندریون کو اپنے اختیار مین نہ کیا ہو تو گیان پراپت ہو نہین سکتا اس ہی سے کہا گیا ہے کہ اُسے اپنی اندریان اپنے بس مین کرلینی چاہئین مطلب یہ ہے کہ جس مین بشواس یا شردھا ہے جسے گیان پانے کی چاہ ہے

اور جس نے اپنی اندریون کو اپنے ادھین کر لیا ہے اُسے نشچے ہی گیان پراپت ہو جاتا ہے گیان پراپت کرنے کے یہ تین سادھن ہین جس مین اُن تینون مین سے ایک بھی نہین ہے اُسے گیان مل نہین سکتا اس ہی ادھیاے کے چونتیسون اشلوک مین ونڈوت پرنام گرو سیوا وغیرہ جو اُپاے بتائے ہین وے سب باہری سادھن ہین عجب نہین کہ اُن سے گیان پراپت نہ ہو کیونکہ اُن کو پاکھنڈی لوگ بھی کر سکتے ہین لیکن جس مین سردھا وغیرہ حال کے کہے ہوئے تین سادھن ہون اُس سے کپٹ ہو نہین سکتا اس لیے اوپر کے تین سادھن گیان پراپت کرنے کے اچھے اُپاے ہین گیان لابھ کرنے کا پھل کیا ہے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ منشیہ کو گیان پراپت ہونے پر جلد ہی پرم شانتی موکش ملتی ہے شُدھ گیان سے موکش ہو جاتی ہے یہ بالکل راست ہے یہ ہی بات سب شاسترون مین کھول کھول کر سمجھائی گئی ہے۔

ज्ञान संदेह नाशक है।

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति ।
नायं लोकोऽस्ति न परो न सुखं संशयात्मन: ॥ ४० ॥

گیان سندیہہ کا ناش کرنے والا ہے

جو اگیانی ہے جو شردھا رہت ہے اور جسے آتما مین سندیہہ ہے وہ ناش ہو جاتا ہے اُسے اس لوک اور پرلوک مین کہین بھی سُکھ نہین ملتا ہے۔(۴۰)

جس پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے یعنے جو آتما کو نہین پہچانتا جسے اپنے گرد کے اُپدیش اور بیدانت شاستر پر بشواس نہین ہے اور جو سندیہہ ساگر مین ڈوبا ہوا ہے وے تینون ہی نشٹ ہو جاتے ہین اگیانی اور شردھا ہین نہ سندیہہ نشٹ ہو جاتے ہین مگر اسقدر نہین جتنا کہ سنشے مین ڈوبا رہنے والا نشٹ ہوتا ہے سارانش یہ ہے کہ اگیانی اور شردھا ہینون کو گیان نہین ہوتا

تاہم ممکن ہی کہ مورکھ بُدھمان ہوجائے اور اَبشواسی بشواسی ہوجائے لیکن سندیہ مین ڈوبا ہوا ضرور ناس ہوجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو مُورکھ ہوتا ہے اُسکا بشواس گرو و شاستر مین ہوتا ہے وہ کسی وقت پر سدھر سکتا ہے اس طرح شردھارہت اور مُورکھ بھی سمے پاکر شردھاوان اور بُدھمان ہوسکتا ہے لیکن جو جان بوجھکر سندیہہ اور ترک کیا کرتا ہے وہ کبھی سُدھر نہین سکتا ورا سی سے اسے کبھی سُکھ نہین ہوگا بھگوان ارجن کو سمجھاتے ہین کہ تو سندیہہ نکر سندیہہ بڑا بھاری پاپ ہے۔

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसंछिन्नसंशयम् ।
आत्मवन्तं न कर्माणि निबध्नन्ति धनञ्जय ॥४१॥

ہے دھننجے جس نے یوگ ریت سے کرمون کو چھوڑ دیا ہے جس کے سب سنشے گیان سے چھِن بھِن ہوگئے ہین جو آتم نِشٹھ ہے وہ کرم بندھن مین نہین پھنستا۔ (۴۱)

وہ منشیہ جو پرماتما کو سمجھتا ہے یوگ ریت اتھوا پرماتما کے گیان سے تمام کرمون دھرم اور ادھرم کو تیاگ کردیتا ہے منشیہ اِس درجہ پر اُس وقت پہونچتا ہے جب اُس کے سندیہہ اتما اور پرماتما کی ایکتا سمجھنے سے چھِن بھِن ہو جاتے ہین۔ جب وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ تمام کرم ستوگن وغیرہ گُنون کے کارن ہوتے ہین مین کوئی کرم نہین کرتا تب کرم اُسے بندھن مین نہین باندھتے جو سب کرمون کو تیاگ دیتا ہے اور ہمیشہ اپنی آتما مین مگن رہتا ہے اُسپر اُس کے یوگ سادھن کے کارن کرمون کا بُرا بھلا اثر نہین پڑتا۔

तस्मादज्ञानसम्भूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनाऽऽत्मनः ।
छित्त्वैनं संशयं योगमातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥ ४२ ॥

ہے بھارت تیرے دل مین اگیان سے جو سندیہہ اتما کے بشئے مین اُٹھ کھڑا ہوا ہے اُسے گیان روپی تلوار سے کاٹ ڈال اور یوگ کا سہارا لیکر اُٹھ کھڑا ہو۔ (۴۲)

بھگوان کرشن چندر ارجن سے کہتے ہین کہ سندیہہ یعنے شک کرنا سب سے بڑا پاپ ہے۔ سندیہہ نادانی یا اگیان سے پیدا ہوتا ہے اور بدّھ مین رہتا ہے تو بدّھ اور آتما کے شدّھ گیان سے سندیہہ کو نشٹ کر دے گیان ہی اگیان اور رنجون کو دور کرنے والا ہے۔ ہے ارجن تیرے ناش کا کارن سندیہہ ہے تو اُس کا ناش کرکے کرم یوگ مین لگ جا جس کے ذریعہ سے شُدّھ گیان کی پراپتی ہوتی ہے اب اُٹھ اور یدّھ کر۔

(چوتھا ادھیاے سماپت ہوا)

پانچوان ادھیاے سنیاس یوگ نام

۲۹ منتر

ارجن نے کہا

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥ १ ॥

ہے کرشن آپ کرمون کے چھوڑنے کو اچھّا کہتے ہین پھر کرمون کے کرنے کو اچھّا کہتے ہین مجھے نشچے کرکے یہ بتلائیے کہ ان دونون مین سے کون اچھا ہے۔ (۱)

ارجن نے کہا ہے کرشن آپ کرم سنیاس یعنے کرمون کے چھوڑنے کی بھی تعریف کرتے ہین اور ادھر یہ بھی اُپدیش دیتے ہین کہ کرمون کا کرنا ضروری اور اچھا ہے آپ سے دو باتین سُننے سے میرے من مین یہ شک اُٹھ کھڑا ہوا ہے کہ ان دونون مین کون اچھا ہے کرم سنیاس یا کرم یوگ۔

کرم سنیاس اور کرم یوگ یعنے کاموں کا تیاگ اور انکا کرنا دونوں ایک دوسرے سے برخلاف ہین کیونکہ ایک ہی وقت مین ایک ہی آدمی سے کرم سنیاس اور کرم یوگ نہین ہو سکتا اس لیے کرپا کرکے مجھے اُن مین سے ایک کو تبلائیے اگر آپ کرم سنیاس کو اُتم سمجھین تو اُس کی صلاح دیجیے اور اگر آپ کرم یوگ کو اچھا سمجھین تو اُس کے کرنے کی صلاح دیجیے مطلب یہ ہے کہ دونون مین جو شریشٹھ ہو مجھے اُسے ہی تبلائیے۔

اگیانی کے لیے کرم یوگ سنیاس سے شریشٹھ ہی

श्रीभगवानुवाच ।

संन्यसः कर्मयोगश्च निःश्रेयसकरावुभौ ।
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ॥ २॥

سری بھگوان فرماتے ہین

ہے ارجن سنیاس اور کرم یوگ دونون ہی سے موکش ملتی ہے مگر ان دونون مین سنیاس سے کرم یوگ شریشٹھ ہے۔ (۲)

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ سنیاس کاموں کے چھوڑنے کے لیے اور کرم یوگ کاموں کے کرنے کو کہتے ہین۔

بھگوان۔ ارجن کے دل کا شک دور کرنے کے واسطے کہتے ہین کہ سنیاس اور کرم یوگ کاموں کا چھوڑنا اور کاموں کا کرنا دونون ہی موکش کے دینے والے ہین کیونکہ دونون ہی سے برہم گیان ہوتا ہے اگرچہ دونون ہی سے موکش ہوتی ہے تو بھی موکش پراپتی کے لیے صرف کرم سنیاس گیان رہت کرم سنیاس سے کرم یوگ ہی شریشٹھ ہے۔

بھگوان نے اگرچہ کرم یوگ کو کرم سنیاس سے اچھا تبلایا ہے تاہم بھگوان کا

یہ منشا نہیں ہے کہ سچے کرم سنیاس سے کرم یوگ شریشٹھ ہے اُنکا منشا یہ ہے
کہ سچا کرم سنیاس جو گیان سہت ہے کرم یوگ سے بہت اونچے درجہ پر ہے اُن کے
کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کرم یوگ سنیاس سے آسان ہے اور اسی لیے گیان رہت کرم
سنیاس سے اچھا ہے۔

کرم کرتے کرتے چت کے شدّھ ہونے سے سنیاس ہوتا ہے بغیر چت کے شدّھ ہوئے
سنیاس اچھا نہیں ہے جن کو شوک موہ نہیں ہے جن کو گیان ہو گیا ہے اُن کے لیے
تو کرم سنیاس یعنے کرموں کا تیاگ ہی اچھا ہے مگر جو گنی تمو گنی پرشوں کو گیان پراپت
کرنے کے لیے کرم یوگ یعنے کرم کرنا ہی بہتر ہے مطلب یہ کہ اگیانی کو گیان پراپت
کرنے کے لیے کرم یوگ ہی اچھا ہے۔

ہے ارجن تو چھتری ہے چھتریوں کا دھرم یدّھ کرنا ہے بس تجھے یدّھ کرنا ہی
اچھا ہے کیونکہ بنا کرم یوگ کے تیرا انتہ کرن شدّھ نہ ہوگا۔

سنیاسی کے لکشن

ज्ञेयः स नित्यसंन्यासी यो न द्वेष्टि न काङ्क्षति ।
निर्द्वन्द्वो हि महाबाहो सुखं बन्धात्प्रमुच्यते ॥ ३ ॥

ہے مہا باہو جو نہ کسی سے گھرن (نفرت) کرتا ہے نہ کسی چیز کی اِچھا کرتا ہی
وہی پکا سنیاسی ہے وہ سُکھ دُکھ سے رہت سنیاسی سہج ہی میں سنساری
بندھنوں سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ (۳)

جو کرم یوگی کسی سے نفرت نہیں کرتا اور کسی سے پریم نہیں کرتا کسی چیز کی خواہش
نہیں رکھتا سُکھ اور دُکھ کو برابر بھاو سے دیکھتا ہے وہ خواہ کام
کرتا رہے تو بھی پختہ سنیاسی ہے سارانش یہ کہ راگ دویش چھوڑ کر نشکام کرم
کرنے والا سنیاسی ہی ہے۔

سانکھیہ اور یوگ مین بھید نہین ہے

(شنکا) سنیاس اور کرم یوگ جو دو پرکار کے لوگون کے لیے بنائے گئے ہین اور جو آپس مین ایک دوسرے کے برخلاف ہین اگر ٹھیک ٹھیک بچار کیا جائے تو دونون کے پھل بھی علیحدہ علیحدہ ہونے چاہیئے۔ اُن دونون کے ہی انوشٹھان سے موکش کا ملنا سمجھو نہین جان پڑتا اس شنکا کا جواب بھگوان اگلے اشلوک مین دیتے ہین۔

सांख्ययोगौ पृथग्बालाः प्रवदन्ति न पण्डिताः ।
एकमप्यास्थितः सम्यगुभयोर्विन्दते फलम् ॥ ४ ॥

سانکھیہ اور کرم یوگ کو بالک ہی الگ الگ کہتے ہین مگر بدھمانون کی رائے مین ایسی بات نہین ہے جو ان دونون مین سے ایک کا بھی سادھن اچھی طرح کرتا ہے اُسے دونون کا پھل مل جاتا ہے۔ (۴)

بھگوان کرشن چندر کہتے ہین کہ بالک یعنے مورکھ لوگ ہی سانکھیہ اور یوگ کو دو چیزین اور اُن کے نیارے نیارے پھل سمجھتے ہین لیکن بدھمان گیانی سمجھتے ہین کہ اُن دونون سے ایک ہی پھل نکلتا ہے یعنے سانکھیہ (جان بوجھکر کرمون کا تیاگ) و کرم یوگ (کرمون کا کرنا) دونون سے ہی موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔

بھگوان کہتے ہین کہ جو اچھی طرح سے سانکھیہ (سنیاس) اتھوا کرم یوگ دونون مین سے ایک کا بھی سہارا لیتے ہین انکو دونون ہی کے پھل ملتے ہین دونون کا پھل ایک موکش ہی ہے یعنے سانکھیہ (سنیاس) اور کرم یوگ دونون مین کچھ فرق نہین ہے۔

(شنکا) ابھی تک تو سنیاس اور کرم یوگ کے نام سے ہی سلسلہ چل رہا تھا اب سانکھیہ اور یوگ جن سے ہمارا کچھ مطلب نہین ہے کیون ایک پھل کے

دینے والے کہے گئے ہین۔
(جواب) اس مین کچھ بھی بھول نہین ہے ارجن نے درحقیقت سادھارن ہی سنیاس اور کرم یوگ کے بارہ مین سوال کیا تھا۔
بھگوان سنیاس اور کرم یوگ کو بنا چھوڑے ہی اُن مین اپنے اور بچار ملا کر سانکھیہ (گیان) اور یوگ دوسرے نامون سے جواب دیتے ہین بھگوان کی راے مین سنیاس اور کرم یوگ ہی سانکھیہ اور یوگ ہین جبکہ اُن مین کرم سے آتما کا گیان اور برابر عقل ملا دی جاے اس لیے یہ پرسنگ بے میل نہین ہے۔
اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سنیاس اور کرم یوگ دونون مین سے صرف ایک کا اچھی طرح سادھن کرنے سے دونون کا پھل کس طرح مل سکتا ہے اُسکا جواب نیچے دیا جاتا ہے۔

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते।
एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति स पश्यति ॥५॥

جو پھل سانکھیہ والون کو ملتا ہے وہی یوگیون کو ملتا ہے جو سانکھیہ اور یوگ کو ایک دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے۔ (۵)
سانکھیہ لوگ وے ہین جن کا دھیان اور پرم گیان کی طرف ہے اور جنھون نے سنسار کو تیاگ دیا ہے وے اُس استھان کو پہونچتے ہین جو موکش کہلاتا ہے یوگی بھی اُس جگہ پہونچتے ہین لیکن ذرا تر پیچھے چل کر یعنے شُدھ گیان پراپت کر کے اور کرمون کو تیاگ کر۔
خلاصہ یہ ہے کہ جو یوگی شاستر مین لکھے ہوئے طریقہ کے انوسار گیان پراپت کرنے کے لیے کرم کرتے ہین اور اپنے کرمون کو ایشور کے لیے سمرپن کر دیتے ہین اسی طرح اپنے فائدہ کے لیے کسی پھل کی آشا نہین رکھتے وے شُدھ گیان کے ذریعہ سے موکش پا جاتے ہین۔
سوال- اگر یہ ہی بات ہے تو سنیاس یوگ کی نسبت شریشٹھ اور اونچا ہے پھر

یہ بات کیوں کہی گئی۔ ہے کہ کرم یوگ کرم سنیاس سے اچھا ہے۔
جواب۔ بھگوان کہتے ہیں ہے ارجن تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کرم یوگ اور کرم سنیاس ان دونوں میں کون شریشٹھ ہے تمہارا وہ سوال سادھارن کرم یوگ اور سادھارن کرم سنیاس کے بابت میں تھا جیسا کہ تمہارا سوال تھا ویسا ہی میں نے جواب بھی دیا میں نے جو کرم یوگ کو کرم سنیاس سے اچھا کہا ہے وہاں گیان کا لحاظ نہیں رکھا ہے لیکن وہ سنیاس جس کی نیو یعنے (بنیاد) گیان پر ہے میری سمجھ میں سانکھیہ ہے اور سانکھیہ ہی سچا یوگ اور پرمارتھ ہے۔ ویدیت سے کام کرنے والا کرم یوگی گیان پراپت کرکے پکا یوگی (سانکھیہ) ہوجاتا ہے یعنے کرم یوگ ہی منشیہ کو سچا یوگی یا سنیاسی بناتا ہے اسلئے کرم یوگ کو کرم سنیاس سے اچھا کہا ہے۔
پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کرم یوگ سنیاس ملنے کا وسیلہ کس طرح ہے اس کا جواب نیچے دیا جاتا ہے۔

کرم یوگ سنیاس کا وسیلہ ہے

संन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः ।
योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म न चिरेणाधिगच्छति ॥ ६ ॥

ہے مہا باہو ارجن بنا کرم یوگ کے سنیاس کا ملنا کٹھن ہے یوگ یکت من برہم[1] (سنیاس) کو بہت جلد پا جاتا ہے۔ (۶)
مطلب یہ ہے کہ بنا کرم یوگ کے سنیاس ہونا مشکل ہے جب تک راگ دویش وغیرہ نہ چھٹینگے اور چت شدھ نہ ہوگا تب تک سنیاس ہونا کٹھن ہے کرم یوگ کرتے کرتے جب انت کرن شدھ ہو جاویگا تب ہی کرموں کا سنیاس گیان ہوگا اسی سے بھگوان نے کرم یوگ کو تتو نشچے ٹھہرایا ہے اور سنیاس ملنے کا وسیلہ کہا ہے۔

---

[1] اس جگہ برہم شبد سنیاس کے لیے استعمال ہوا ہے

اگیانی کرم بندھنوں سے الگ رہتا ہے

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेन्द्रियः ।
सर्वभूतात्मभूतात्मा कुर्वन्नपि न लिप्यते ॥ ७ ॥

جو کرم یوگی ہے جس کا چت بالکل شُدھ ہے جس نے اپنی اندریون کو جیت لیا ہے جو اپنی آتما کو تمام پرانیون کی آتما سے الگ نہین جانتا وہ کرم کرتا ہوا بھی کرم بندھنون سے الگ رہتا ہے یعنے اُن کے بندھن مین نہین آتا (۷)
اگر کوئی یہ شنکا کرے کہ کرم یوگی کرم بندھن مین پھنس جاتا ہے تو اُس کی شنکا دور کرنے کو بھگوان کہتے ہین کہ شاستر انسار کرم کرنے والے کا چت شُدھ ہو جاتا ہے پھر وہ اپنے کو اپنے بس یا اپنے قابو مین کر لیتا ہے اور سب جیوؤن کو اپنے مانند سمجھتا ہے یعنے برہما سے لیکر گھاس کے پودون تک کو اپنی آتما کے سمان سمجھتا ہے اس دشا مین وہ لوک رکشا کے لیے کام کرتا ہوا یا سوبھاو سے کام کرتا ہوا کرمون کے بندھنون مین نہین بندھتا۔

گیانی کے کرم درحقیقت کرم نہین ہین

नैव किञ्चित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्त्ववित् ।
पश्यञ्शृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपञ्श्वसन् ॥ ८ ॥
प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेषु वर्तन्त इति धारयन् ॥ ९ ॥

کرم کرنے والا تتو گیانی دیکھتا ہے سنتا ہے چھوتا ہے سونگھتا ہے کھاتا ہے چلتا ہے سوتا ہے نس لیتا ہے بولتا ہے چھوڑتا ہے پکڑتا ہے اور آنکھون کو

کھولتا ہے یا بند کرتا ہے مگر وہ یہ ہی سمجھتا ہے کہ مین کچھ بھی نہین کرتا وہ سمجھتا ہے کہ اندریان ہی اپنے اپنے بشیون مین لگی ہوئی ہین۔ (۸-۹)

دونون اشلوکون کا مطلب یہ ہے کہ تتو گیانی لوگ دیکھنا سُننا کھانا پینا چھونا وغیرہ سب کام تو کرتے ہین مگر اپنے کو اُن کرمون کا کرنے والا نہین سمجھتے وے اِن سب کامون کو اندریون کا کام سمجھتے ہین اُن کا خیال ہے کہ دیکھنا آنکھون کا دھرم ہے آتما کا نہین چلنا پیرون کا دھرم ہی آتما کا نہین سُننا کانون کا دھرم ہی آتما کا نہین بولنا زبان کا دھرم ہے آتما کا نہین اسی طرح مل تیاگنا گُدا کا دھرم ہے آتما کا نہین۔

مطلب یہ ہے کہ وے سارے کامون کو آنکھ کان ناک زبان وغیرہ اندریون کا کام سمجھتے ہین آتما کو وے کسی کام کا کرنے والا نہین سمجھتے اِسی سے وے کرم پھانس مین نہین پھنستے لیکن اگیانی لوگ سب کامون کو اپنی آتما کا کام جانتے ہین اسلیے وے کرم بندھن مین پھنستے ہین۔

کام تو اگیانی بھی کرتے ہین اور گیانی بھی مگر گیانی لوگ آتما کا سچا سبھاو جاننے سے اُسے اکرتا اسنگ نربکار اور شدھ سمجھنے سے کرمون کے بندھن مین نہین پھنستے لیکن مورکھ لوگ اس اصلی تتو کے نہ جاننے کے کارن ہی کرم بندھن مین پڑتے اور جنم مرن کے دُکھ بارمبار بھوگتے ہین۔

اب یہ شنکا پیدا ہوتی ہے کہ جو پُرش کرم تو کرتا ہے مگر تتو گیانی نہین ہے اُسکا بھلا کیسے ہوگا۔ تتو گیان نہ ہونے سے اُس کے دل مین ابھمان رہتا ہے وہ اپنے کو سب کرمون کا کرتا جانتا ہے وہ آتما کو کچھ بھی نہ کرنے والا اور اندریون کو کام کرنے والا نہین سمجھتا ایسا برہم گیان رہت پُرش کرم بندھن مین گرفتار رہتا ہے کیونکہ اُسکو برہم گیان نہ ہونے سے اور اشُدھ انتہ کرن رہنے سے کرمون کے سنیاس کا ادھکار نہین ہے ایسے ہی پُرش کے لیے بھگوان آیندہ اشلوک مین ایسی ترکیب بتاتے ہین جس سے اُس کے کرم پھل (پاپ اور پُنیہ) اسپر اپنا پربھاو نہ ڈال سکین۔

ब्रह्मण्याधाय कर्माणि संगं त्यक्त्वा करोति यः ।
लिप्यते न स पापेन पद्मपत्रमिवाम्भसा ॥ १० ॥

جو منشیہ کرم کرتا ہے اپنے کرمون کو ایشور کے اَرپن کر دیتا ہے اور اپنے کرم پھلون کی خواہش نہین رکھتا اُس شخص کو پاپ اس طرح نہین چھوتا جس طرح کنول کے پتہ پر پانی نہین ٹھہرتا۔ (۱۰)

مطلب یہ ہے کہ وہ تمام کرمون کو ایشور کے ارپن کرتا ہے اُسکا بھاو اس ہے کہ جس بھانت نوکر اپنے مالک کے لیے کام کرتا ہے اُسی طرح مین سب کرم اپنے مالک ایشور کے لیے کرتا ہون وہ اپنے کئے کرمون کے پھل کی اچھا نہین رکھتا یہانتک کہ موکش کو بھی نہین چاہتا اسی طرح جو کرم کئے جاتے ہین اُن کا پھل انتہ کرن کی شُدھی ہے اس کے سوا اور کچھ نہین۔ کیونکہ۔

कायेन मनसा बुद्ध्या केवलैरिन्द्रियैरपि ।
योगिनः कर्म कुर्वन्ति संगं त्यक्त्वाऽऽत्मशुद्धये ॥ ११ ॥

شریر سے من سے بدّھ سے اور کیول اندریون سے یوگی لوگ کرم پھل کی اچھا چھوڑ کر آتما کی شُدھی کے لیے کرم کرتے ہین۔ (۱۱)

اسکا مطلب یہ ہے کہ یوگی لوگ صرف شریر سے کیول من سے صرف بدّھ سے اور کیول اندریون سے کام کرتے ہین اور ان کے من مین یہ اٹل بھاو اس ہوتا ہے کہ ہم سب کرم اپنے مالک ایشور کے لیے کرتے ہین وہ اپنے کامون کو اپنے واسطے نہین سمجھتے اور اُن کے پھلون کی خواہش نہین رکھتے وے صرف انتہ کرن کی شُدھی کے لیے کام کرتے ہین اس کے سواے اور کسی پھل کی اچھا کرنے سے بندھن مین پھنسنا پڑتا ہے۔

युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शान्तिमाप्नोति नैष्ठिकीम् ।
अयुक्तः कामकारेण फले सक्तो निबध्यते ॥ १२ ॥

جو استھر چت پُرش کرم پھل کی چاہنا چھوڑ کر کام کرتا ہے اُسے پرم شانت ملجاتی ہی

لیکن جو استھر چت نہین ہے اور پھلون کی کامنا مین من لگاکر کام کرتا ہے وہ کرم بندھن مین بندھ جاتا ہے۔ (۱۲)

یہان پر یہ شنکا ہوتی ہے کہ کرم تو ایک ہی ہے پھر یہ کیا وجہ ہے کہ کوئی کرم کرنے والا تو موکش پاجاتا ہے اور کوئی کرم بندھن مین پھنس جاتا ہے اس شنکا کے جواب مین بھگوان نے اوپر جو بچن کہا ہے اُسکا مطلب یہ ہے۔

جو لوگ ایسا پختہ بچار رکھتے ہین کہ جو کچھ ہم کرتے ہین وہ سب ایشور کے لیے کرتے ہین اپنے واسطے کچھ نہین کرتے اور ساتھ ہی کرمون کے پھل سُروپ سُرگ استری پُتر دھن وغیرہ کی باسنا نہین رکھتے وے موکش روپی شانت کو پاجاتے ہین اُن کو ایشور کی بھگت مین رہتے رہتے پرم شانت درجہ بدرجہ اسطرح ملتی ہے کہ اول انتہ کرن کی شُدھی ہوتی ہے بعد ازان نت انت چیزون کا گیان ہوتا ہے اس کے بعد تیسرے درجہ پر انھین پورن سنیاس ہوجاتا ہے پھر پرم شانت یعنے موکش ملجاتی ہے لیکن جنکا چت ان استھر ہے جو اپنے کرمون کو ایشور کے لیے نہین سمجھتے خاص اپنے واسطے جانتے ہین اور کرمون کے پھلون کی خواہش رکھتے ہین یعنے جن کے خیالات ایسے ہین کہ ہم یہ کرم اپنے فائدہ کے لیے کرتے ہین ان کرمون سے ہم کو سُرگ استری دھن وغیرہ کی پراپتی ہوجائیگی وہ لوگ کرم بندھن مین بڑی مضبوطی سے جکڑے جاتے ہین۔ اُن کو بار بار پیدا ہونا اور مرنا پڑتا ہے کیونکہ اُنکی موکش نہین ہوتی۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ منشیہ کو کرم چھوڑنے سے کچھ فائدہ نہین البتہ کئے ہوے کرمون کے پھل کی اچھا نہ رکھنا چاہیے بلکہ ایشور ارپن کردینے چاہیے اس طریقہ سے کرم کرنے والا درجہ بدرجہ موکش پاجاتا ہے۔

یہانتک بھگوان نے یہ کہا ہے کہ جس کا انتہ کرن شُدھ نہین ہے اُسے کرم سنیاس سے کرم یوگ اچھا ہے آگے وہ جس کا انتہ کرن شُدھ ہے اُس کے لیے کرم سنیاس کو اچھا بتلادینگے

सर्वकर्माणि मनसा संन्यस्यास्ते सुखं वशी ।
नवद्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन् ॥ १३ ॥

شُدّھ انتہ کرن والا دیہہ کا مالک جیومن سے سارے کرمون کو تیاگ کر نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا نو دروازہ کے نگر شریر مین سُکھ سے رہتا ہے۔ (۱۳)

کرم چار پرکار کے ہوتے ہین نیت نیمتک کامیہ پرت سِدّھ وہ پرش جس نے اپنی اندریون کو جیت لیا ہے من بانی اور کرم سے سارے کرمون کو تیاگ دیتا ہی اور ببیک بُدّھ سے کرم مین اکرم دیکھتا ہوا سُکھ سے رہتا ہے اُس کے سُکھ سے رہنے کا کارن یہ ہے کہ اُس نے من بانی اور کرم سے سارے کرم تیاگ دیے ہین اُس کا چت سانت ہے اُس نے آتما کے سواے اور سب سے اپنا تعلق چھوڑ دیا ہی سب جھگڑون سے الگ ہوا سنیاسی شریر مین رہتا ہے شریر کے نو دروازہ ہین وُہ سوراخ دو نون کانون مین دو دونون آنکھون مین دو ناک مین اور ایک منھ مین ہیں طرح سات سوراخ تو سر مین دو سوراخ نیچے ہین ایک پیشاب کا ایک پاخانہ کا اس طرح کل نو دروازہ ہین ان ہی نو سوراخون کو نو دروازہ اور شریر کو نگر کہتے ہین شریر روپی نگر مین ہی سنیاسی کا نواس ہے۔

(شنکا) سنیاسی اسنیاسی سب ہی شریر مین رہتے ہین صرف سنیاسی ہی تو شریر مین نہین رہتا پھر بھگوان صرف سنیاسی کو ہی نو دروازہ کے نگر روپی شریر مین رہنے والا کیون کہتے ہین۔

(جواب) بھگوان ارجن کی یہ شنکا دور کرنے کو کہتے ہین کہ بدوان سنیاسی اس شریر مین رہتا ہوا بھی اپنی آتما کو شریر سے الگ سمجھتا ہے وہ اپنی دیہہ کو آتما نہین مانتا اسی سے کہتے ہین کہ وہ شریر مین نواس کرتا ہے لیکن مورکھ بالکل الٹا سمجھتا ہی وہ اپنی دیہہ کو آتما مانتا ہی اور کہتا ہی کہ مین گھر مین رہتا ہون زمین پر آرام کرتا ہون چوکی پر بیٹھتا ہون اگرچہ آتما دیہہ مین رہتا ہی دیہہ زمین پر سوتی بیٹھتی چلتی پھرتی ہی مگر آتما اُسکے اندر جیسا کہ ہمیشہ سے ہی ویسا ہی رہتا ہی۔

(شنکا) جب گیانی آدمی سب کرم چھوڑ دیتا ہے تو کام کرنے یا کرانے کی طاقت تو

اُس کی آتما مین ضرور رہتی ہوگی۔
(جواب) بھگوان کہتے ہین کہ وہ نہ تو خود کام کرتا ہے اور نہ شریر یا اندریون سے کراتا ہے۔
(سوال) کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ کام کرنے اور کام کرانے کی شکتِ آتما مین ہے اور وہ کامون کے چھوڑ دینے یعنے سنیاسی ہونیسے بند ہوجاتی ہے یا یہ مطلب ہے کہ آتما مین کرم کرنے اور کرانے کی شکتِ ہی نہین ہے۔
(جواب) کام کرنے یا کرانے کی طاقت آتما مین نہین ہے کیونکہ ایشور نے (دوسرے ادھیاے کے پچیسوین اشلوک مین) اُپدیش دیا ہے کہ آتما نربکار اور اپربرتینئی ہے اگرچہ وہ شریر مین بیٹھا ہے تو بھی وہ کچھ کام نہین کرتا اور نہ وہ کرم پھل مین لپت ہوتا ہے۔

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ।
न कर्मफलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १४ ॥

ایشور کرتاپن کو پیدا کرتا ہے نہ کرمون کو اُتپن کرتا ہے اور نہ کرم پھلون کے سمبندھ کو اُتپن کرتا ہے لیکن پرکرتی ہی سب کچھ کرتی ہے۔ (۱۴)
آتما شریر کا ایشور کرتاپن کو اُتپن نہین کرتا ارتھات وہ خود کسی کو کام کرنے کی ترغیب نہین دیتا یعنے یہ نہین کہتا کہ یہ کام کر نہ آتما خود محل مکان گاڑی وغیرہ ضروری چیزون کو تیار کرتا ہے اور نہ آتما اُس سے سمبندھ رکھتا ہے جو محل مکان گاڑی وغیرہ بناتا ہے۔
(سوال) اگر بدن مین رہنے والا آتما نہ کچھ کرم کرتا ہے اور نہ کسی سے کراتا ہے تو وہ کیا ہے جو کام کرتا ہے اور دوسرے سے کراتا ہے۔
(جواب) وہ پرکرتی ہے جو کام کرتی اور کراتی ہے اس پرکرتی کو ایشوری مایا بھی کہتے ہین یہ ستوگن آدی گنون سے بنی ہوئی ہے (دیکھو۔ ادھیاے ۱۴ کا ۱۴ اشلوک) ایک بات ادیکھنے کی ہے کہ اس اشلوک سے پہلے جیو نربکار ٹھہرایا جاچکا ہے یہان

ایشور بھی نِربِکار ٹھہرایا گیا ہے اصل مین جیو اور ایشور دونون ہی نربکار ہین جیو اور ایشور نام ہی دو ہین اصل مین دونون ایک ہی ہین۔

اصل مطلب یہ ہے کہ ایشور نہ تو کچھ کرتا ہے اور نہ کسی سے کچھ کراتا ہے نہ کسی کو پھل بھوگاتا ہے اور نہ آپ بھوگتا ہے۔ اگیان یا ابدیا روپی دیوی مایا جسے پرکرتی بھی کہتے ہین کام کرتی اور کراتی ہے ایشور سورج کی طرح چمکنے والا ہے کسی سے کچھ کراتا نہین جس چیز کا جیسا سوبھاو ہے وہ اپنے سوبھاو کے مطابق کام کرتی ہے سورج ایک ہے اُس کے اودے ہونے پر کنول کھل جاتے ہین اور کُمد سُکڑ جاتے ہین سورج نہ کسی کو کھلاتا ہے اور نہ کسی کو مرجھاتا ہے اسی طرح ایشور کسی سے کچھ نہین کراتا اگرچہ چند چیزین تو چیشٹا نہین کرتین مگر منشیہ وغیرہ ہر ایک پرکار کی چیشٹا کرتے ہین پہلے کہا گیا ہے کہ ایشور اور جیو مین فرق نہین ہے جس طرح ایشور کچھ نہین کرتا اور کسی سے کچھ کراتا بھی نہین اُسی طرح بدن مین رہنے والا آتما بھی کچھ نہین کرتا اور نہ کراتا ہے مگر شریر اور اندریان پرکرتی کے بش ہوکر اپنے سوبھاو سے ہی سب پرکار کی چیشٹائین کرتی ہین اسی سے کہتے ہین کہ آتما شریر سے الگ ہے شریر اور اندریون کے کامون اور اُن کے پھل سے کچھ سروکار نہین ہے۔

گیان اور اگیان

नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः ।
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः ॥ १५ ॥

ہے ارجن ایشور نہ کسی کے پاپ کو گرہن کرتے ہین اور نہ پُنیہ کو گرہن کرتے ہین اس جیو کے گیان پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے اسی سے پرانی موہ کو پراپت ہوتا ہے۔ (۱۵)

مطلب یہ ہے کہ ایشور نہ کسی کے پاپ سے سروکار رکھتا ہے اور نہ پنیہ سے یعنے وہ اپنے بھگتون کے پاپ پنیہ سے بھی آزاد ہے۔

(سوال) تب بھگت لوگ ھون پوجا یگیہ اور دوسرے پنیہ کرم کس واسطے کرتے ہین۔

(جواب) اس کے جواب مین بھگوان کہتے ہین کہ گیان کو اگیان نے پوشیدہ کر رکھا ہے اسی سے اگیانی لوگ سنسار مین دھوکھا کھاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ مین کرتا ہون مین کراتا ہون مین بھوگتا ہون مین بھگاتا ہون۔

ज्ञानेन तु तदज्ञानं येषां नाशितमात्मनः ।
तेषामादित्यवज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम् ॥१६॥

ہے ارجن جنکا اگیان آتم گیان سے نشٹ ہو گیا ہے اُنکا آتم گیان اُنکے لیے سورج کی طرح پربرہم کو روشن کرتا ہے۔ (۱۶)

جبکہ پہلے کہا ہوا اگیان جس نے جیوون کے گیان پر پردہ ڈال رکھا ہے اور جس سے لوگ دھوکھا کھاتے ہین آتم گیان سے ناش ہو جاتا ہے تب وہ، آتم گیان پربرہم کو اسی بھانت دکھا دیتا ہے جس طرح سورج اندھکار کو ناش کر کے نظر نہ آنے والی چیزون کو دکھا دیتا ہے۔

یہان ارجن کو یہ شنکا ہوتی ہے کہ آتم گیان کے ذریعہ پربرہم کے دیکھنے پر کیا پھل ملتا ہے۔ اُسی کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہین۔

آتم گیانی کو اور جنم نہین لینے پڑتے

तद्बुद्धयस्तदात्मानस्तन्निष्ठास्तत्परायणाः ।
गच्छन्त्यपुनरावृत्तिं ज्ञाननिर्धूतकल्मषाः ॥ १७ ॥

اُس پربرہم مین ہی جنکی بدھی ہے اُس ہی مین جن کا آتما ہے اُسمین ہی جن کی

نشٹھا ہے اُس مین ہی جو تت پر رہتا ہے وہی جن کا پرم اشرے ہے جن کے
پاپ گیان سے ناش ہوگئے ہین وے جاکر پھر واپس نہین آتے (۱۷)
اوپر آتم تتو کے جاننے والونکے لکشن اور گیان کا پھل کہا گیا ہی جو برہم گیان مین لگے رہتے ہین
جو اپنی آتما کو ہی پربرہم سمجھتے ہین وے تمام کرمون کو تیاگ دیتے ہین اور ایکانت
برہم مین ہی نواس کرتے ہین اُس وقت پربرہم ہی اُن کا پرم اشرے ہوتا
ہے اور وے اپنے آتما مین ہی پرسن رہتے ہین ایسی حالت مین ان کے
تمام پاپ اور سنسار مین آنے جانے یعنے جنم مرن کے کارن اوپر بیان کیے
گیان سے ناش ہوجاتے ہین وے اس چولے کو تیاگ کر پھر سریر دھارن نہین
کرتے اور جنم نہ لینے سے ہی اُنکو سُکھ دُکھ سے چھٹکارا ملجاتا ہے کیونکہ جنم مرن کے
ساتھ ہی دُکھ سُکھ کا میل ہے اتما سے دُکھ سُکھ کا کچھ بھی سروکار نہین ہے۔
اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن کا اتما کے بشے کا اگیان ناش ہوجاتا ہے
یعنے جو اتما کی اصلیت کو سمجھ جاتے ہین اُن گیانیون کی سمجھ کیسی ہوجاتی ہے
اسکا جواب نیچے ہے۔

گیانی سب جیوون کو اپنے سمان سمجھتا ہے

विद्याविनयसम्पन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ।
शुनि चैव श्वपाके च पण्डिताः समदर्शिनः ॥ १८ ॥

گیانی لوگ بدیا اور نمرتا سے یکت براہمن مین گاے اور ہاتھی مین تتھا کتے
اور چانڈال مین سمان بھاو سے دیکھتے ہین۔ (۱۸)
مطلب یہ ہے کہ وے براہمن کو جس نے اچھی تعلیم پائی ہے جو سنسکارون سے
شُدھ ہے اور جس مین ستو گُن پردھان ہے اُنھین اتما کے برابر سمجھتا ہے یا یون
کہیے کہ اُس مین وہ پرماتما کو دیکھتے ہین دوسرے درجہ پر گاے کو جو نہ تو سنسکارون

شدھ ہے اور جس مین رجوگن کی پردھانتا ہے اپنی آتما کے سمان دیکھتے ہین یعنے
اسمین بھی پر برہم کو دیکھتے ہین تیسرے درجہ پر ہاتھی کو لیجئے جس مین تموگن پردھان
ہے مگر وے لوگ ہاتھی کو بھی اپنی آتما کے مانند دیکھتے ہین۔

سب کا مطلب یہ ہے کہ گیانی لوگ اونچے درجہ کے براہمن سے لیکر نیچے درجہ
کے چانڈال اور کُتے کو بھی اپنے سمان سمجھتے ہین اُنکا خیال ہے کہ جو آتما ہم مین ہے
وہی اُن سب مین ہے اس لیے اُن مین اور ہم مین چھوٹائی بڑائی اور کچھ بھید بھاو
نہین ہے۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्येऽस्थितं मनः ।
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद्ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥१९॥

جن کا من سمانتا پر ٹوٹا ہوا ہے ارتھات جو سب کو ہم درشٹ سے دیکھتے ہین اُنھون نے
جیتے جی ہی سنسار جیت لیا ہے کیونکہ برہم دوش رہت اور سمان ہے اسی کارن سے
وے برہم مین استھت ہو جاتے ہین۔ (۱۹)

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ سنسار دوشون سے بھرا ہوا اور وشم ہے مگر برہم نردوش اور
سم ہے پس اسی کارن سے وے برہم مین استھر رہتے ہین برہم مین استھت ہونے
کے کارن سے ہی اُنھون نے جگ جیت لیا ہے جگت سدوش ہے اور برہم
نردوش ہے نردوش برہم مین رہکر گیانی اسی دیہہ سے سنسار کو جیت لیتے ہین۔

ذرا صاف کرکے یون کہہ سکتے ہین کہ جن گیانیون کی سمجھ مین ایک پر برہم ہے
اور جو تمام پرانیون مین ایک برہم مانتے ہین یعنے سب پرانیون کے برہم کو خواہ
وہ براہمن ہو یا چانڈال ہو سب کو سمان بھاو سے دیکھتے ہین کسی براہمن کو یہ
اپوتر نیچا اونچا نہین سمجھتے وے بحالت زندگی ہی جنم لینے کے جھنجھٹ
سے چھٹکارا پاجاتے ہین جب اُنھون نے جیتے ہوے دو بھاو نہین رکھے
یعنے جیتے ہوے ہی سب پرانیون کے برہم کو سمان سمجھ لیا تب دے شریر چھوڑنے
پر کیون دو بھاو کھینچینگے کیونکہ پرم برہم نردوش اور سم ہے دے جنم مرن اُوبکار ون

رہت اویئی روپ ہے تتھا ہمیشہ ایکسان رہنے والا ہے اسی سے سم درشی بدوان اُس اویئی برہم مین کچھ فرق نہ سمجھکر نرمل بھاو سے اُس مین استھت رہتے ہین لیکن نادان مورکھ اگیانی لوگون کا خیال ہے کہ کتا اور چانڈال وغیرہ پرانیون کے ناپاک بدن مین جو برہم ہے وہ اُن کی ناپاکی سے دوشت ہو جاتا ہے مگر حقیقت مین برہم تو نربکار ہے اُس مین اُن چانڈال وغیرہ کی ناپاکی سے کچھ بھی دوش نہین لگتا برہم اناد کال سے ہے وہ شروع سے جیسا ہے ہمیشہ ویسا ہی بنا رہتا ہے اس مین کچھ بھی تبدیلی نہین ہوتی۔ بھگوان نے جو اِچھا وغیرہ کے بارہ مین کہا ہے اُن کا سمبندھ چھیتر شریر سے ہے اتما سے خواہش وغیرہ کا کچھ سمبندھ نہین ہے جیسا کہ تیرھوین[13] ادھیائے کے اکتیسوین[31] اشلوک مین کہا ہے کہ یہ پر برہم اناد ہے گُن رہت ہے ابناشی ہے۔ ہے ارجن یہ شریر مین رہتا ہوا بھی نہ تو کچھ کرم کرتا ہے اور نہ کرم پھلون سے دوشت ہوتا ہی چیزون مین اپوترتا دو طرح کی ہوتی ہے سُوبھاو سے ہی جو چیزین پوتر ہوتی ہین۔ وے ناپاک چیزون کے ساتھ ملنے سے اپوتر ہو جاتی ہین جس طرح گنگا جل مطلب یہ ہے کہ گنگا جل پوتر ہے مگر پیشاب کے گڈھے مین ڈال دینے سے اپوتر ہو جائیگا لیکن کچھ چیزین سُوبھاو سے ہی اپوتر ہوتی ہین جیسے پیشاب مگر برہم کے بشئے مین یہ بات نہین ہے مورکھون کا خیال ہے کہ کتا اور چانڈال وغیرہ ناپاک پرانیون کے ملاپ سے برہم بھی اپوتر ہو جاتا ہے مگر برہم کے بارہ مین اُنکا ایسا خیال کرنا محض نادانی ہے برہم تو آکاش کی طرح اسنگ ہے اُس کو کسی طرح دوش نہین لگتا۔

گیانی کو رنج اور خوشی نہین ہوتی

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम् ।
स्थिरबुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद्ब्रह्मणि स्थितः ॥ २० ॥

موہ ہین سندیہہ رہت برہم کو جاننے والا اور برہم مین استھت رہنے والا

مرغوب چیزون کو پاکر خوش نہین ہوتا اور خراب و بُری چیزون کو پاکر رنج نہین کرتا۔ (۲۰)

مطلب یہ ہے کہ جو پُرش اچھی چیز ملنے سے خوش اور خراب و بُری چیزون کو پاکر رنج نہین کرتا یا ناخوش نہین ہوتا وہی برہم گیانی ہے وہی موہ رہت اور استھر بُدھ والا ہے۔

چت کو پرسنّ اور اپرسنّ کرنے والی چیزین اُسی پُرش کا چت پرسنّ یا اپرسنّ کر سکتی ہین جو شریر کو ہی آتما سمجھتے ہین مگر جو شریر سے آتما کو جُدا جانتا ہے اُسے بُری بھلی چیزین خوش ناخوش نہین کر سکتین جو سب کی آتما کو ایک اور ایک سان نِردوش سمجھتا ہے اور بھرم رہت ہے وہ اوپر کہی ہوئی پد مودسے برہم مین استھت رہتا ہی یعنے وہ کرم نہین کرتا ہے اُس نے سارے کرم چھوڑ دیے ہین یہ ہی کارن ہے کہ ایسے گیانی کو رنج اور خوشی نہین ہوتی۔

گیانی کو لازوال سُکھ ہوتا ہے

बाह्यस्पर्शेष्वसक्तात्मा विन्दत्यात्मनि यत्सुखम् ।
स ब्रह्मयोगयुक्तात्मा सुखमक्षय्यमश्नुते ॥ २१ ॥

جو اپنی (باہیہ) اندریون یعنے کان آنکھ آدِ کو اپنے ادھین کرکے اُن کے بشئے سبد سپرش روپ آدِ مین موہ نہین رکھتے وے اپنے انتہ کرن مین شانتی بدّ سُکھ کا انوبھو کرتے ہین اس شانتی سے ترشنا رہت ہوکر برہم مین دھیان لگاکر وے لازوال سُکھ پاتے ہین۔ (۲۱)

سلہ آنکھ کان ناک زبان اور توچا یہ باہر اندریان ہین آنکھون کا بشئے دیکھنا۔ کان کا شبد سننا ناک کا گندھ سونگھنا زبان کا بشئے رس چکھنا اور توچا یعنی جلد کا بشئے چھونا ہے۔

جبکہ پرس کا انتہ کرن اندریون کے بشئے شبد روپ رس وغیرہ سے پریم نہین رکھتا اور اُن کے بشئے سے ودشٹ نہین ہوتا تب اُس کے انتہ کرن مین سُکھ ہوتا ہے چت ایک دم شانت ہو جاتا ہے اس پرکار کی شانتی پراپت ہو جانے سے جب وہ یوگ کے ذریعہ سمادہی لگا کر برہم کے دھیان مین تولین (مشغول) ہو جاتا ہے تب اُسے اکشئے (لازوال) سُکھ ملتا ہے جس کو آتما کے اَمت یا انت یعنے بیشمار انند کی اچھا ہو وہ تھوڑی دیر سُکھ دینے والے بشئیون سے اندریون کو ہٹا لے۔

نیچے لکھے کارنون سے بھی پُرش کے لیے اپنی اندریون کو بشئیون سے روک لینا چاہئے۔

ये हिसंस्पर्शजा भोगा दुःखयोनय एवते ।
आद्यन्त वन्तः कौन्तेय न तेषुरमतेबुधः ॥ २२ ॥

کیونکہ اندریون کے بشئیون سے جو سُکھ یا انند ہوتے ہین وے صرف دُکھ کے پیدا کرنے والے ہین۔ ہے کنتی پُتر ارجن اُن سکھون کا آد اور انت ہے اس لیے گیانی لوگ بشئیون مین سُکھ نہین سمجھتے۔ (۲۲)

اندریون کے سنجوگ اور اُن کے بشئیون سے جو سُکھ ملتے ہین وے صرف دُکھ کے پیدا کرنے والے ہین در اصل اُن مین سُکھ نہین ہے۔ اودیا اگیان سے اُن مین سُکھ جان پڑتے ہین خوب چھان بین اور کھوج کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر دُکھ ہم کو اس کا یا اتھوا شریر مین اٹھانے پڑتے ہین اُن سب کا کارن وہی ایک بشئیون سے پیدا ہوا سکھ ہے یہ دیکھ کر سنسار مین سُکھ کا ذرا بھی لیس نہین ہے اس لیے گیانی لوگ اپنی اندریون کو اندریون کے بشئیون سے ہٹا لیتے ہین ایک بات اور بھی ہے کہ اُن سکھون سے دُکھ ہی نہین ہوتا بلکہ اُن مین ایک دوش اور بھی ہے وہ دوش یہ ہے کہ اُنکا اول اور آخر بھی ہے یعنے وہ سُکھ پیدا بھی ہوتے ہین اور ناش بھی ہو جاتے ہین اندریون کے ساتھ بشئیون کا سنجوگ ہونے سے سُکھ کا آغاز ہوتا ہے اور جب بشئے اور اندریون کی جدائی ہو جاتی ہے تب سُکھ کا اخیر یعنے خاتمہ

ہو جاتا ہے جس سکھ کا اس طرح شروع اور آخر ہوتا ہے وہ بہت کم عرصہ تک قائم رہتا ہے وہ شخص جسین بچار بُدّھ ہے اور جس نے پرم آتما تو کو سمجھ لیا ہے وہ ایسے چند روزہ سکھون کو سکھ نہین مانتے وے بالکل اگیانی ولیشو ہین جو اندریون کے بشے مین سکھ سمجھتے ہین۔

शक्नोतीहैवयः सोढुं प्राक्शरीर विमोक्षणात् ।
कामक्रोधोद्भवं वेगं स युक्तः स सुखी नरः ॥ २३ ॥

جو مہا پرش بحالت زندگی شریر چھوٹنے کے وقت تک کام اور کرودھ کے بیگون یعنے حلون کو برداشت کرسکتا ہے وہی یوگی اور سکھی ہے (۲۳)

موت کے وقت تک کی مرجاد قائم کرکے بھگوان اپدیش دیتے ہین کہ کام اور کرودھ کے بیگ زندگی مین بے شمار ہین کیونکہ کام اور کرودھ کے بیگون کے کارن لاتعداد یعنے بے شمار ہین اُن کے بیگون کو موت کے ٹھیک وقت تک ٹالنا چاہیے۔ کام کا ارتھ اِچھا یا خواہش ہے دل خوش کرنیوالی پیاری چیزون کی چاہنا یا خواہش کو کام کہتے ہین۔ یہ خواہش ہم کو اس وقت ہوتی ہے جب ہماری انکھو کی ہوئی پیاری چیز ہماری اندریون کے سامنے آتی ہے یا ہم اُس کے بشے مین سُنتے یا یاد کرتے ہین۔

کرودھ غیر مرغوب چیزون سے نفرت کرنے کو کہتے ہین جب کوئی ایسی چیز ہمارے سامنے آتی ہے جو ہمارے من کے مطابق نہین ہے اُسکو ہماری اندریان اسے پسند نہین کرتین تب دُکھ ہوتا ہے اسی طرح غیر مرغوب بات کے سُننے یا یاد کرلے سے دُکھ ہوتا ہے اُس دکھ سے کرودھ ہوتا ہے کام کا بیگ انتہ کرن کی اُدتیجنا ہے جس وقت یہ بیگ آتا ہے تب انسان کے روم کھڑے ہو جاتے ہین اور چہرہ پر خوشی کے آثار جھلکنے لگتے ہین۔ کرودھ کا بیگ من کی اُدتیجنا ہے کرودھ ہونے سے مُنشیہ کا شریر کانپنے لگتا ہے پسینہ آجاتا ہے آنکھین سُرخ ہو جاتی ہین اور ہونٹھ کاٹنے لگتا ہے وہ مُنشیہ جو کام اور کرودھ کے دھکے سہتا ہے یعنے نہ تو

کسی چیز کی اچھا رکھتا ہے اور نہ کبھی پیاری چیزوں کے نہ ملنے اور آپر یہ وستوں کے دیکھنے سے دُکھی ہو کر کرودھ کرتا ہے، وہ منشیہ یوگی ہے اور وہ ہی اس لوک میں سُکھی رہے۔

چھٹے اور پرے اس لوک اور پرلوک سمبندھی سبھی پدارتھوں کی کامنا کرنا ارتھوں کی جڑ ہی کامنا سے کرودھ کی پیدائش ہے منشیہ کو چاہیے کہ اپنی کامنا اور کرودھ کے جھٹکوں کی برداشت کرے انھیں اپنے سر پر نہ آنے دے ہمیشہ دبائے رکھے کچھ دن اسی طرح ان دونوں کے دبانے کا شغل یا ابھیاس کرنے سے ایسی عادت پڑ جائیگی کہ پھر نہ کسی چیز کی اچھا ہی ہوگی اور نہ کرودھ ہی آویگا۔

ادھکاری لوگ کام کرودھ کے جھٹکے سہنے سے ہی موکش نہیں پا جاتے اس کے علاوہ انکا اور بھی کرتب ہے وہ آگے کہا جاتا ہے۔

योऽन्तः सुखोऽन्तरारामस्तथान्तर्ज्योतिरेव यः ।
सयोगी ब्रह्मनिर्वाणं ब्रह्मभूतोऽधिगच्छति ॥ २४ ॥

جس کو اپنی آتما میں ہی پرسنتا ہے جو اپنی آتما میں ہی بہار کرتا ہے اور جس کی نظر اپنی آتما پر ہی ہے وہ یوگی برہم روپ ہو کر برہم کے نِروان پد کو پا جاتا ہے۔ (۲۴)

کام کرودھ کے تیاگنے سے پُرش کو اکھنڈ انند سکھ ملتا ہے تب وہ اپنی آتما میں ہی سُکھی رہتا ہے اور اسے بشے بھوگوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور بشیوں کے سکھوں کو سکھ نہیں سمجھتا اس سے وہ اپنی آتما میں ہی بہار کرتا ہے۔ باہری پدارتھوں میں بہار نہیں کرتا اسکی درشٹ اندرونی آتما پر ہی رہتی ہے اس لیے اسکی نظر گلنے جانے پر نہیں ٹھہرتی اس طرح اپنی آتما میں ہی سکھ مانتا ہوا اپنی آتما میں ہی بہار کرتا ہوا اسی پر نظر رکھتا ہے اور مہاتما برہم میں لولین ہو کر برہم کے نروان (موکش پد) کو پا جاتا ہے۔

लभन्ते ब्रह्मनिर्वाणमृषयः क्षीणकल्मषाः ।
छिन्नद्वैधा यतात्मानः सर्वभूतहिते रताः ॥ २५ ॥

جن کے پاپ ناش ہو گئے ہیں جن کے سندیہ چھِنّ بھِنّ ہو گئے ہیں جنھوں نے

اپنے انتہ کرن کو جیت لیا ہے جو سب جیوون کی بھلائی چاہتے ہین وے رشی برہم نِروان پد کو پاتے ہین۔ (۲۵)

جنھون نے شدھ گیان پراپت کرلیا ہے جنھون نے سب کرم تیاگ دئے ہین ایسے رشی لوگ سارے پاپون کے ناش ہوجانے پر من کے سارے سندیہون کی نِورتی ہوجانے پر آتما کے بشئ بھوت ہونے پر سارے پرانیون کی بھلائی چاہتے ہوے اور کسی کی بھی بُرائی کی اچھا نہ کرتے ہوے برہم نِروان موکش کو پاجاتے ہین۔

कामक्रोधवियुक्तानां यतीनां यतचेतसाम् ।
अभितो ब्रह्मनिर्वाणं वर्तते विदितात्मनाम् ॥ २६

جو کام اور کرودھ کو پاس نہین آنے دیتے جنھون نے اپنے من یا انتہ کرن کو اپنے ادھین کرلیا ہے اور جو آتما کو پہچان گئے ہین اُن کے لیے سب جگہ برہم نِروان موجود ہے۔ (۲۶)

جنھون نے تمام کرم تیاگ دیے ہین اور شدھ گیان پراپت کرلیا ہے اُن کے لیے زندہ یا مرکر ہر حالت مین موکش روپ پرمانند ہی پرمانند ہے۔

دھیان یوگ سے ایشور کی پراپتی

یہ پہلے کہا گیا ہے کہ جو تمام کرمون کو چھوڑکر شدھ گیان مین استھر چت رہتے ہین اُنھین جلد ہی موکش ملتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کرم یوگ جو ایشور مین بھگتی رکھکر کیا جاتا ہے اور جو اُسی کے ارپن کردیا جاتا ہے اُسی سے رفتہ رفتہ موکش ملجاتی ہے پہلے انتہ کرن شدھ ہوجاتا ہے تب گیان ہوتا ہے بعد ازان کرمون کا سنیاس ہوتا ہے اور اخیر مین موکش ملتی ہے۔

اب بھگوان دھیان یوگ کے کچھ طریقے مختصر طریق اُداہرن آگے کے دو اشلوکون مین کہتے ہین کیونکہ دھیان یوگ شدھ گیان کا نزدیکی اُپائے ہے دھیان یوگ کا

بستار پوربک برنن ۶ ادھیاے مین کیا جائیگا۔

स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवान्तरे भ्रुवोः ।
प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यन्तरचारिणौ ॥ २७ ॥

यतेन्द्रियमनोबुद्धिर्मुनिर्मोक्षपरायणः ।
विगतेच्छाभयक्रोधो यः सदा मुक्त एव सः ॥ २८ ॥

اندریون کے روپ رس گندھ آدباہری بشیون کو باہر کرکے آنکھون کی درشٹ کو دونون بھودن کے درمیان ٹھہراکر پران اپان بایو کو سمان کرکے اندریہ من اور بدھ کو بش مین کرکے موکش کو پرم آشرے سمجھنے والا اور کام بھئے تھا کرودھ سے دور رہنے والا رشی نسنچے ہی مکت ہو جاتا ہے۔ (۲۷-۲۸)

(نوٹ) شبد روپ رس آد اندریون کے بشئے ہین یہ بشئے باہری ہین یہ اپنی اپنی اندرن دوارا انتہکرن کے اندر گھستے ہین جیسے شبد یا آواز کان کے ذریعہ انتہکرن کے اندر گھستی ہو اور روپ آنکھ کے ذریعہ انتہکرن مین پہونچ جاتا ہو جب منشیہ ان بشیون کی طرف دھیان نہین دیتا انکا خیال نہین کرتا تب یہ بشئے باہر ہی رہتے ہین اندر نہین جاسکتے آنکھون کی درشٹ دونون بھودن کے درمیان رکھنے کی بات اسواسطے کہی گئی ہو کہ آنکھ کے بہت کھولنے سے روپ آدباہری بشئیون پر من چلتا ہے اور آنکھ بند کرلینے سے نیند آجانیکا خوف رہتا ہے اس لیے آنکھون کے بہت نہ کھولنے اور بہت نہ بند کرنے کی بات کہی گئی ہے۔

پران اور اپان بایو کو سمان کرنے سے یہ مطلب ہے کہ باہر نکلنے والی سانس اور اندر کو جوناک کے اندر ہوکر جاتی آتی ہو سمان کرکے کُمبھک پرانایام کرنا چاہیے۔

مطلب یہ ہے کہ اندریون کے بیرونی بشیون کو باہر رکھکر درشٹ کو دونون بھوون کے بیچ مین ٹھہراکرا ور پران اپان بایو کو سمان رکھکر کُمبھک پرانایام کرنے والا موکش کو پرم آسریہ سمجھکر اس مین چت رکھے جو مُنِ سب کرم تیاگ کر اس حالت مین شریر کو رکھتا ہے اور تا بہ زندگی اسی طرح کا سادھن جاری رکھتا ہے وہ بلاشک وشبہ مکت پاجاتا ہے اُسے دوسرا اوپاے کرنے کی ضرورت نہین ہو

کمبھک کرنے کی بدھ کسی سدھ یوگی سے سیکھنی چاہیے کتابی گیان سے ایسے بیغے حل نہین ہوسکتے جو آدمی اوپر بیان کی ہوئی ریت سے شری ساد ھ کر پرانایام کرتا ہے اُسی دھیان یوگ مین کس کے جاننے یا دھیان کرنے کی ضرورت ہے اِس کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہین۔

भोक्तारं यज्ञतपसां सर्वलोकमहेश्वरम् ।
सुहृदं सर्वभूतानां ज्ञात्वा मां शान्तिमृच्छति ॥ २९ ॥

سب یگیون اور تپون کے سوامی سب لوگون کے پرمیشر سب پرانیون کے متر مجھے جاننے سے اُسے شانت ملتی ہے۔ (۲۹)

مین نارائن ہون مین ہی سارے یگیہ اور تپون کا کرتا اور بھوگتا ہون مین سب جیوون کا متر ہون مین سب جیوون کے ساتھ بھلائی کرتا ہون اور اُس کا عیوض کچھ نہین چاہتا سب پرانیون کے اندر مین ہی ہون سب کرم پھلون کا دینے والا مجھے جان جانے پر اُسے شانت ملتی ہے اور سنسار مین آنا جانا بند ہو جاتا ہے۔

(پانچوان ادھیاے سماپت ہوا)

چھٹا ادھیاے آتم سنجم یوگ نام

پہلا منتر

श्रीभगवानुवाच ।

अनाश्रितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोति यः ।
स संन्यासी च योगी च न निरग्निर्न चाक्रियः ॥ १ ॥

سری بھگوان فرماتے ہین

جو پُرش کرم پھلون کی اِچھّا تیاگ کر اپنے کرنے لایق کرم کرتا ہے وہ سنیاسی اور یوگی ہے نہ کہ وہ جو اگنی ہوتر اور اپنے کرتب کرم نہین کرتا۔ (۱)

سنسار مین دو پرکار کے کام کرنے والے ہین ایک تو وہ جو اپنے کئے ہوئے کامون کا پھل چاہتے ہین اور ایک وہ جو اپنے کئے ہوئے کرمون کا کچھ پھل نہین چاہتے اس جگہ اُس پُرش سے مطلب ہے جو اپنے نِتیہ کرم تو کرتا ہے مگر اُس کے دل مین اپنے کیے ہوئے کرمون کے پھل کی چاہنا نہین ہے۔

وہ پُرش جو اپنے کیے ہوئے کامون کے پھل سُروپ سُرگ آدِ کی خواہش تیاگ کر اگن ہوتر ہون آدِ نِتیہ کرم کرتا ہے مگر اُس کے عیوض مین سُرگ استری لڑکا راج پاٹ آدِ کچھ بھی نہین چاہتا وہ اُس پُرش سے بہت اونچا ہے کہ جو اگن ہوتر وغیرہ نِتیہ کرم کرکے اُسکے پھل استری پُتر آدِ کی چاہنا رکھتا ہے اس ستیہ (راستی) پر زور ڈالنے کے لیے ہی بھگوان کہتے ہین کہ وہ پُرش جو کرم پھلون کی خواہش چھوڑ کر نتیہ کرنے لائق کرم کرتا ہے وہی سنیاسی اور یوگی ہے اُس پُرش مین تیاگ (سنیاس) اور چت کی درڑھتا (یوگ) دونون گُن سمجھنے چاہئین صرف اُسی کو سنیاسی اور یوگی نہ جاننا چاہیے جو نہ اگن ہوتر کرتا ہے اور نہ تپسیا وغیرہ دوسرے کرم کرتا ہی (شنکا) سُرتی سمرتی اور یوگ شاستر مین صاف لکھا ہوا ہے کہ سنیاسی یا یوگی وہ ہے جو نہ تو اگن ہوتر کے لیے اگن جلاتا ہے اور نہ یگیہ ہون وغیرہ کرم کرتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ بھگوان یہان یہ ادبھُت اُپدیش دیتے ہین کہ جو اگن جلاتا ہے اور کرم کرتا ہے وہ سنیاسی ہے اور وہی یوگی ہے۔

(جواب) یہ کوئی بھول یا غلطی نہین ہے سنیاسی اور یوگی یہ دونون شبد بیان آپردھان ارتھ مین استعمال ہوئے ہین وہ پُرش سنیاسی تو اس لیے سمجھا گیا ہے کہ وہ کرمون کے پھل کے خیال کو بھی تیاگ دیتا ہے اور یوگی اس واسطے سمجھا گیا ہے کہ وہ یوگ پراپت کے لیے کرم کرتا ہے کیونکہ کرم پھلون کا خیال نہ چھوڑ دینے سے چت مین اِستھرتا نہین آتی اسکا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ حقیقت مین سنیاسی اور یوگی ہے جو پُرش صرف آگ کو نہین چھوتا یا کوئی کام نہین کرتا وہ سنیاسی نہین ہو سکتا اصل مین وہی سنیاسی ہے جو کرم اور کرم پھلون کو تیاگ دیتا ہے۔

بھگوان اس اُلجھن کو آگے صاف کرتے ہین۔

यं संन्यासमिति प्राहुर्योगं तं विद्धि पाण्डव ।
न ह्यसंन्यस्तसंकल्पो योगी भवति कश्चन ॥ २ ॥

ہے ارجن جسے سنیاس کہتے ہین اُسے ہی یوگ کہتے ہین جس نے سنکلپون کو نہین تیاگا ہے وہ ٹھیک یوگی نہین ہے۔ (۲)

ہے ارجن جس کو سرتی سمرتیون مین سنیاس کہا ہے وہی یوگ ہے کیونکہ یوگ مین بھی خواہشات کو تیاگنا ہوتا ہے اور سنیاس مین بھی۔

(سوال) یوگ کرم کرنے کو کہتے ہین اور سنیاس کرم چھوڑنے کو کہتے ہین اُن کی برابری کس طرح پائی جاتی ہے۔

(جواب) سنیاس اور کرم یوگ مین کسی قدر برابری ہے سنیاس اُسے کہتے ہین جو تمام کرم اور کرم پھلون کی خواہش کو چھوڑ دیتا ہے کرم یوگی بھی کرم تو کرتا ہے مگر کرم پھلون کے سنکلپون کو وہ بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کوئی بھی کرم کرنے والا جبتک وہ اپنے کرمون کے پھلون کی اِچھا نہین تیاگتا ہے وہ یوگی نہین ہو سکتا۔

جب انسان کرم پھلون کی اِچھا تیاگ دیتا ہے تب ہی وہ کرم یوگی کی پدوی (درجہ) کو پہونچتا ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر کرم پھلون کے تیاگے ہی کرمون کو چھوڑ دے یعنے سنیاسی ہو جائے تو وہ واستو مین سنیاسی نہین ہے۔ کرم یوگ ہی سنیاس کا دروازہ ہے جو پُرش کرم یوگ مین پختہ نہین ہوتے بغیر کرم پھلون کی اچھا کا تیاگ کئے ہی سنیاسی ہو جاتے ہین یعنی سارے کام چھوڑ دیتے ہین وے کسی کام کے نہین رہتے اُن کے اوپر دھوبی کا کُتا گھر کا نہ گھاٹ کا والی مثل صادق آتی ہے۔

کرم یوگ دھیان یوگ کی سیڑھی ہے

اوپر بھگوان نے سنیاس اور کرم یوگ کو سمان (برابر) کہا ہے کیونکہ سنیاس اور کرم یوگ دونون مین ہی کرم پھلون کا سنکلپ تیاگ ہوتا ہے اِس چھٹے ادھیائے

کے ۲ منتر مین بھگوان نے کرم یوگ کو سنیاس کے مانند کہہ کر کرم یوگ کی تعریف کی ہے
کرم یوگ کی تعریف اس غرض سے کی ہے کہ کرم یوگ جو کرم پھلون کی اچھا تیاگ کر
کیا جاتا ہے سادھک (طالب) کو آہستہ آہستہ دھیان یوگ کے لایق کر دیتا ہے۔
اب بھگوان یہ دکھلاتے ہین کہ کس طرح کرم یوگ سے منشیہ دھیان یوگ کے لایق ہوتا
ہے اتھوا کرم یوگ دھیان یوگ کا ذریعہ ہے۔

आरुरुक्षोर्मुनेर्योगं कर्म कारणमुच्यते ।
योगारूढस्य तस्यैव शमः कारणमुच्यते ॥ ३ ॥

جو مُنِ یوگارودھ ہونا چاہتا ہے اُسے یوگ پراپت کے لیے نتیہ کرم کرنے چاہئین اُس
مُن کو جب وہ یوگارودھ ہو جائے تب دھیان یوگ کی پراپت کے لیے شم روپ
سنیاس کا سادھن کرنا چاہیے۔ (۳)
جبکہ پُرش کرم پھلون کی خواہش تیاگ کر کرم کرتا ہے تب اُسکا انتہ کرن دھیرے
دھیرے شُدّھ ہو جاتا ہے اُس وقت اُسے یوگارودھ کہتے ہین جو پُرش کرم پھل تیاگ
دیتا ہے اور یوگارودھ ہونا چاہتا ہے یعنے اپنے انتہ کرن کو شُدّھ اور درڑھ بنانا چاہتا
ہی اُسے یوگارودھ ہونے کے لیے نشکام کرم کرنے چاہیے جب اُسی سب بشیون سے بیراگ ہو جائے
اور انتہ کرن شُدّھ ہو جائے تب اُسے کسی پرکار کے کرم نہ کرنے چاہئین مطلب یہ
ہے کہ جبتک انتہ کرن شُدّھ نہ ہو جائے تب تک اُسے کرم کرنے چاہیے انتہ کرن
کے شُدّھ ہونے پر پھر کرم کرنے کی ضرورت نہین ہے اُس حالت مین سنیاس کرموں
کا تیاگ ہی اچھا ہو کیونکہ سنیاس کے ذریعہ سے ہی وہ دھیان یوگ مین لگ سکتا ہی۔

یوگی کون ہے

यदा हि नेन्द्रियार्थेषु न कर्मस्वनुषज्जते ।
सर्वसंकल्पसंन्यासी योगारूढस्तदोच्यते ॥ ४ ॥

جب منشیہ سارے سنکلپون کو چھوڑ کر اندریون کے بشیون اور کرمون کو تیاگ

دیتا ہے تب اُسے یوگا روڈھ کہتے ہین۔ (۴)

جب یوگی وررڑھ چیتا ہوکر اندریون کے بشئے روپ رس آدِ مین دل نہین لگاتا اور نتیہ نیمتک کرمون کو بے ارتھ جانکر کرنے کا دھیان نہین کرتا اور جب اسے اس لوک اور پرلوک سمبندھی اچھاؤن کے پیدا کرنے والے سنکلپون کو چھوڑ دینے کا ابھیاس ہو جاتا ہے تب اُسے یوگا روڑھ کہتے ہین۔

उद्धरेदात्मनाऽऽत्मानं नात्मानमवसादयेत् ।
आत्मैव ह्यात्मनो बन्धुरात्मैव रिपुरात्मनः ॥ ५ ॥

منشیہ کو چاہیے کہ اپنی آتما کو اونچا چڑھاوے اُسے نیچا نہ گراوے کیونکہ آتما ہی آتما کا مِتر ہے اور آتما ہی آتما کا شترو ہے۔ (۵)

مطلب یہ ہے کہ جیو آتما سنسار کے جھنجھٹون مین پھنسا ہوا ہے گیانی کو چاہیے کہ اپنی آتما کو سنساری خرخشون سے نکالے لبٹیون سے کنارہ کشی کرے کیونکہ آتما کو دنیاوی جھگڑون سے دور کرنے مین آتما کے ذریعہ اُس کی مکتی ہو جاویگی وہ اپنے آتما کو سنساری جھنجھٹون مین پھنسا ہوا نہ رہنے دیوے کیونکہ اس کے جھنجھٹون مین پھنسے رہنے سے اُس کو سنساری بندھنون مین بھی گرفتار ہونا پڑیگا آتما سے ہی آتما کی مکت ہوتی ہے اور آتما سے ہی آتما کو بندھن مین پھنسنا پڑتا ہے اس لئے بھگوان نے آتما کو ہی مِتر اور شترو ٹھہرایا ہے آتما کے سوا اس جگت مین پرانی کا نہ کوئی دشمن ہے اور نہ کوئی دوست ہے اگر منشیہ کا آتما بیبیک بُدھ سہت اور راگ دویش متسر ایرکھا آدِ سے رہت ہو تو وہ موکش دلاتا ہے اور اگر وہی آتما بیبیک بُدھ سے رہت اور راگ دویش سہت ہو تو بندھن مین پھنساتا ہے جس آتما دوارا آتما کو موکش ملے وہی آتما مِتر ہے اور جس کے ذریعہ آتما بندھن مین پھنسے وہی آتما شترو ہے۔

مندرجہ بالا مباحثہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ منشیہ کو یوگا روڈھ ہونے کے لیے اپنی آتما کو اونچا چڑھانا چاہیے یعنے اُسے لبٹیون سے برکتِ (دور) کرنا چاہیے کیونکہ اگر وہ

شُدھ ہوجاویگا تو پرم پد موکش تک پہونچاکر اپنا متر کا سا کام پورا کریگا۔ اگر منشیہ اپنے آتما کو نیچے گرادیگا اور بشئے باسناؤن مین پھنسا رہنے دیگا تو وہی نیچے گرا ہوا آتما اسکی موکش نہ ہونے دیگا اور سنسار کے بندھنون مین پھنسادیگا۔

اس بات کو بھگوان اگلے اشلوک مین صاف کردیتے ہین۔

बन्धुरात्माऽऽत्मनस्तस्य येनात्मैवात्मना जितः ।
अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत् ॥ ६ ॥

جس نے اپنی آتما سے آتما کو جیت لیا ہے اسکے لیے اُسکا آتما ہی متر ہے۔ مگر جس نے اپنی آتما سے آتما کو نہین جیتا اسکے لیے اُسکا آتما ہی باہری شترو کی طرح دشمن ہے۔ (۶)

خلاصہ۔ جس نے اپنے شریر اندریان پران اور انتہ کرن کو اپنے بش مین کرلیا ہے اُس کے لیے اسکا آتما ہی اُسکا متر ہے مگر جس نے اپنے شریر اندری پران اور انتہ کرن کو اپنے بش مین نہین کیا ہے اُس کے لیے اُسکا آتما ہی باہری دشمن کی طرح نقصان پہونچاتا ہے۔

انتہ کرن کے بش کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے

जितात्मनः प्रशान्तस्य परमात्मा समाहितः ।
शीतोष्णसुखदुःखेषु तथा मानापमानयोः ॥ ७ ॥

جس نے اپنی آتما کو جیت لیا ہے اور جو شانت ہے اُسکا پرم آتما سردی گرمی سُکھ دُکھ اور مان اپمان مین سمان (اٹل) رہتا ہے۔ (۷)

جس نے اپنے انتہ کرن کو بش مین کرلیا ہے اور جو شانت ہے وہ سُکھ دُکھ سردی گرمی اور مان اپمان سب کو برابر سمجھتا ہے اُسے کسی حالت مین سُکھ دُکھ نہین جان پڑتا ایسے نردوند آتما کا ہی پرماتما سمادھی کا بشئے ہوتا ہے

ज्ञानविज्ञानतृप्तात्मा कूटस्थो विजितेन्द्रियः ।
युक्त इत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकाञ्चनः ॥ ८ ॥

جس کا آتما گیان اور وگیان سے سنتشٹ ہے جس کا من چلایمان نہین ہے جس نے اندریون کو اپنے بس مین کر لیا ہے اُسے یکت یوگی کہتے ہین کیونکہ اُس کے لیے مٹی پتھر اور سونا سب برابر ہین۔ (۸)

نوٹ۔ جو بات گرو یا شاستر کے ذریعہ جانی جاوے اُسے گیان یا پروکش گیان کہتے ہین ان شبون کو جب منشیہ یکت اور شنکاؤن سے صاف کر کے انبھو کرتا ہی تب اسے وگیان اتھوا پروکش گیان کہتے ہین۔

सुहृन्मित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबन्धुषु ।
साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥ ९ ॥

جو منشیہ سُہرد متر شترو اُداسین مدھیستھ دویشی بندھو سادھو اور اسادھو کو ایک نظر سے دیکھتا ہے یعنے سب کو برابر سمجھتا ہے وہ یوگیون مین سریشٹھ ہے (۹)

جس مین ممتا اور محبت نہ ہو اور جو بغیر کسی بھلائی کی آرزو کے اوپکار کرے اُسے سُہرد کہتے ہین محبت و پریت کے بس ہو کر جو بھلائی کرتا ہے اُسے متر کہتے ہین جو روبرو اور پس پشت بُرا چاہے اور ویسا ہی برتاؤ کرے اُسے شترو کہتے ہین جو دو آدمیون کے جھگڑون مین کسی کا بھی پکش یعنے حمایت نہ کرے اتھوا کسی کی بھی بُرائی یا بھلائی نہ چاہے اُسے اُداسین کہتے ہین جو شخص دو آدمیون کے تنازعہ مین بیچارتھ کہیے دونون کا بھلا چاہی اُسے مدھیستھ کہتے ہین اور جو دوسرے کا بھلا دیکھ کر کُڑھے اُسے دویشی کہتے ہین جو شاستر کی آگیا انُسار چلے اُسے سادھو کہتے ہین اور جو شاستر کے برخلاف کام کرتا ہی اُسے اسادھو کہتے ہین۔

یوگابھیاس کی بِدھ

योगी युञ्जीत सततमात्मानं रहसि स्थितः ।
एकाकी यतचित्तात्मा निराशीरपरिग्रहः ॥ १० ॥

ہر ایک یوگا روڑھ پرش کو چاہیے کہ ایکانت استھان مین تنہا رہ کر انتہ کرن

خنر یہ کوبش مین رہکر کسی پرکار کی اِچّھا نہ رکھکر کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھکر انتہ کرن کو
نرنتر یعنے ہمیشہ سادھان کرے یعنے اُسے سادھی مین لگادے (۱۰)
خلاصہ یہ ہے کہ یوگی پُرش کو یوگ ابھیاس کرنے یا سادھی لگانے کے لیے کسی ایکانت
جگہ مین رہنا چاہیے جہان منشیون کا آنا جانا رہنا سہنا اور خوفناک جانورون کا پاس
ہو ایسے بھیانک استھان مین یوگی پرش کو ہرگز نہ رہنا چاہیے اُن کے رہنے کے
لیے پہاڑ کی گپھا ئین اچھی ہین اگر کسی گرد گپھا مین رہے تو اکیلا ہی رہے اپنے ہمراہ ایک
یا دو چار آدمی نہ رکھے نہ وہان کسی کو آنے دے اور نہ چیلا چیلی کو ہی بلاوے ایکانت
استھان مین اکیلا رہکر کسی بھی چیز کی خواہش نہ کرے۔
مطلب یہ ہے کہ اُسے گھر دولا استری پُتر دھن دولت راج پاٹ آدِ سے منھ موڑکر
پور اسنیاس لے لینا چاہیے۔
آگے چل کر یوگا بھیاسی کے لیے بھگوان بیٹھنے کھانے اور بشرام آدِ کرنے کے طریقے
جیسے کہ یوگ مین مددلتی آدِ بتاتے ہین اُسکے علاوہ یوگ آرودڑھ کے زیادہ نشان یوگ کے گن اور اُسکے
سمبندھ کی دوسری باتین بتلاتے ہین سب سے پہلے بیٹھنے یعنے آسن جمانیکا ایک خاص طریقہ بتلاتے ہین -

शुचौ देशे प्रतिष्ठाप्य स्थिरमासनमात्मनः ।
नात्युच्छ्रितं नातिनीचं चैलाजिनकुशोत्तरम् ॥११॥

صاف زمین پر نشچل آسن جمادے زمین نہ تو زیادہ اونچی اور نہ زیادہ نیچی ہو اسپر کُشا
بچھادے کُشا پر مرگ چرم اور مرگ چرم پر کپڑا بچھادے۔ (۱۱)
یوگا بھیاسی کو پہلے بیٹھنے کی جگہ ایسی تلاش کرنی چاہیے جو صاف و پاک ہو اونچی
نیچی نہ ہو اگر کوئی جگہ اچھی نہ ملے تو اُس کو ہموار کرکے مٹی وغیرہ سے لیپ کر صاف
و درست کرلینی چاہیے تخت وغیرہ پر بیٹھ کر یوگا بھیاس نہین بنتا کیونکہ لکڑی کی
بنی ہوئی چیز کے ہلنے کا کھٹکا رہتا ہے مگر زمین پر یہ کھٹکا نہین رہتا۔ اونچی جگہ بیٹھنے
سے دھیان مگن یوگی کے گرپڑنے کا خوف رہتا ہے اور نیچی زمین پر آسن جمانے سے پتھر وغیرہ
کے گر پڑنے کا ڈر رہتا ہے اس خیال سے زیادہ اونچی نیچی زمین اچھی نہین سمجھی گئی ہے۔

آسن جما کر کیا کرنا چاہیئے

तत्रैकाग्रं मनः कृत्वा यतचित्तेन्द्रियक्रियः ।
उपविश्यासने युञ्ज्याद्योगमात्मविशुद्धये ॥ १२ ॥

یوگی اُس آسن پر بیٹھکر چت اور اندریون کے کامون کو روک کر چت کو ایکاگر کرکے انتہ کرن کی شُدھی کے لیے یوگ کا ابھیاس کرے۔ (۱۲)

چت کا سوبھاو ہے کہ وہ اگلی پچھلی باتون کو یاد کرتا ہے اندریون کا سُوبھاو ہے کہ وے اپنے اپنے وشیون کی طرف جھکتی ہین آواز ہونے سے کان اُسے سننا چاہتا ہے آنکھین نئی چیز دیکھنا چاہتی ہین اسی طرح ہر ایک اندری اپنے اپنے وشیون کی طرف جھکتی ہے اس لیے یوگا بھیاس کے لیے اپنے چت اور اپنی اندریون کو اُن کے کرمون سے ہٹا کر اپنے ادھین کر لینا چاہیے بغیر چت کے ایک طرف ہوئے اور اندریون کو انکے کرمون سے روکے بغیر یوگا بھیاس نہین ہو سکتا۔

یہانتک بھگوان نے آسن کی پدھتی کہی اب یہ بتلاوینگے کہ شریر کو کس طرح رکھنا چاہیئے۔

समं कायशिरोग्रीवं धारयन्नचलं स्थिरः ।
सम्प्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥ १३ ॥

شریر سر اور گردن کو استھر کرکے سیدھا رکھے اپنی ناک کے اگلے حصہ پر نظر رکھے اور اودھر اُودھر نہ دیکھے۔ (۱۳)

مطلب یہ ہے کہ یوگا بھیاسی پرش اپنے دھڑ سر اور گردن کو سیدھا رکھے انھین سیدھا رکھنے سے داہنی بائین طرف نظر نہ جاویگی اگرچہ سیدھا شریر ہل سکتا ہے۔ اسی لیے بھگوان نے اُسے استھر اچل رکھنے کو کہا ہے شریر سر اور گردن کو ترچھا رکھنے یا ہلتے رہنے سے دھیان جم نہین سکتا اس لیے سیدھا اور اچل رکھنا چاہیے۔ اور ناک کے اگلے حصہ کو آنکھ سے دیکھتا رہے اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ صرف ناک کے اگلے

بھاگ کو ہی دیکھتا رہے بلکہ بھگوان کا منشا یہ ہے کہ درشٹ کو آتما مین لگا دے اور اُسے باہری
پدارتھون کے دیکھنے سے روکے کیونکہ ناک پر درشٹ رکھنے سے سادھی نہین لگیگی
وہان نظر رکھنے سے من ناک کے اگلے بھاگ پر ہی لگا رہیگا آتما مین نہین لگیگا ناک کے
اگلے حصہ پر من کے رہنے سے کچھ بھی لابھ نہین ہوگا مطلب تو چت کو آتما مین لگانے سے
ہے ناک کے اگلے بھاگ پر درشٹ رکھنے کا کارن یہ ہے کہ یوگی کسی اور طرف نہ دیکھے ایک چت
ہو جاوے اور آتما مین دھیان لگا دے شریر کو سیدھا رکھنا اچل رکھنے اور ناک کے
اگلے بھاگ کو دیکھنے کی بات کیول اس لیے کہی گئی ہے کہ سادھن لگانے والا شریر کو
ہلا دے نہین اور کسی طرف نہ دیکھے یہانتک کہ اپنے شریر کو بھی نہ دیکھے اگر کسی طرف
سے بھیانک شبد ہو یا کوئی جیوجنتو کاٹے تو بھی اُس کا دھیان نہ چھوٹے اصل بات
یہ ہے کہ چت کو سب طرف سے ہٹا کر اُسے ایک دم آتما مین لگا دینا چاہیے یہی بات
بھگوان نے اسی ادھیاے کے پچیسوین منتر مین کہی ہے اب صاف طور پر ثابت
ہو گیا کہ ناک کے اگلے حصہ پر درشٹ رکھنے کا مطلب آتما پر درشٹ رکھنے کا ہی
اور بھی کہا ہے۔

प्रशान्तात्मा विगतभीर्ब्रह्मचारिव्रते स्थितः ।
मनः संयम्य मच्चित्तो युक्त आसीत मत्परः ॥ १४ ॥

من کو شانت کرکے نربھئے ہو کر برہمچریہ برت مین استھت ہو کر من کو بش مین
کر کے مجھ مین چت لگا کر مجھے سرب اُت کرشٹ یا اپنا پرم سارتھ سمجھتا ہوا آسن پر
بیٹھے۔ (۱۴)

خلاصہ راگ دویش ایرکھا وغیرہ سے من کو شانت کرکے اور شنکا یا اپتیون سے
نربھئے کر کے گرو کی سیوا عمل کرتا ہوا اور بھیکھ مانگ کر کھاتا ہوا من کو وشئے بھوگون
سے ہٹا کر مجھ پرمانند سروپ پرمیشور مین دھیان لگا کر یوگا۔ ابھیاس کرے اُسے
ہمیشہ مجھ پرمیشور پرماتما کا دھیان کرنا چاہیے اور وہ مجھے سرب اُت کرشٹ اتھوا
پرم آرادھیہ روپ جانے استری پر بھی ہمیشہ استری کا دھیان رکھ سکتا ہے۔ گروہ

اُسے پرم آرادھیہ نہیں سمجھتا اگرچہ وہ اپنے راجہ یا مہادیو یا اور کسی دیوتا کو پرم آرادھیہ جانتا ہے مگر یوگی اس کے برخلاف ہمیشہ میرا دھیان کرتا ہے اور مجھے ہی پرماتما جانتا ہی آگے بھگوان یوگ کا پھل بتلاتے ہیں۔

युञ्जन्नेवं सदाऽऽत्मानं योगी नियतमानसः ।
शान्तिं निर्वाणपरमां मत्संस्थामधिगच्छति ॥ १५ ॥

من کو بس میں رکھ کر جو یوگی پہلے کہی ہوئی ریت سے یوگا بھیاس کرتا ہے وہ مجھ میں رہنے والی شانتی کو پاتا ہے یعنے اس کی موکش ہو جاتی ہے۔ (۱۵)

آگے بھگوان یوگی کے بھوجن وغیرہ کے نیم بتاتے ہیں۔

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति न चैकान्तमनश्नतः ।
न चातिस्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥ १६ ॥

ہے ارجن جو بہت زیادہ کھاتا ہے یا جو بالکل ہی نہیں کھاتا جو بہت سوتا ہے اتھوا برابر جاگتا رہتا ہے اُسے یوگ سیدھ نہیں ہوتا۔ (۱۶)

خلاصہ۔ جو ضرورت سے زیادہ یا شاستر نیم کے برخلاف اناپ شناپ ناک تک ٹھونس لیتا ہے اُسے یوگ سدھ نہیں ہوتا اور جو بالکل نہیں کھاتا یعنی نِراہار رہتا ہے اُسے بھی یوگ سِدھ نہیں ہوتا جو ضرورت سے زیادہ سوتا ہے اور جو سوتا ہی نہیں مگر جاگتا رہتا ہے اُسے بھی یوگ سِدھ نہیں ہوتا دشت پتھ براہمن میں لکھا ہی جو بھوجن جسکے موافق ہے وہی اُسکی رکشا کرتا ہے اُس سے نقصان نہیں پہونچتا بہت بھوجن ہان کرتا ہے اور کم بھوجن رکشا نہیں کرتا اس لیے یوگی کو نہ تو ضرورت سے ادھک کھانا چاہیئے نہ کم یوگی کو چاہیے کہ آدھا پیٹ بھوجن کرے ایک چوتھائی پانی سے اور باقی چوتھائی ہوا کے گھومنے کو خالی رکھے۔

युक्ताहारविहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ।
युक्तस्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥ १७ ॥

جو شخص نیم انُسار آہار بہار کرتا ہے نیم انُسار کرم کرتا ہے نیم انُسار ہی جاگتا اور سوتا ہی

اس کا یوگ اُس کے دکھون کا ناش کرتا ہے (۱۷)

یوگی کو چاہیے کہ شاستر کے نیم انُسار اسقدر بھوجن کرے جس سے روگ نہ ہو اور شریر ٹھیک بنا رہے جو لوگ زیادہ کھا جاتے ہین اُنھین اجیرن بخار آدِ روگ ہوجاتے ہین پس جس کے بدن مین بیماری ہو وہ یوگ کے لائق نہین ہو سکتا اسی طرح جو کم کھاتے ہین یا نِراہار رہجاتے ہین اُنکی اگن دھات کو جلا دیتی ہے اس سے وے نربل اور کمزور ہوجاتے ہین اور یوگ ابھیاس نہین کرسکتے اسی طرح بہت چلنا پھرنا بھی نہ چاہیے شاستر مین ایک یوجن (چار کوس) سے زیادہ چلنا ٹھیک نہین کہا ہے اس بھانت رات کو چار یا ساڑھے چار گھنٹہ سونا چاہیے باقی وقت بید ار رہنے مین بسر کرے اور بالکل نہ سونے سے شریر قائم نہین رہ سکتا اور زیادہ سونے سے یوگ سادھن مین رکاوٹ پڑتی ہے مطلب یہ ہے کہ یوگ سادھن کرنے والے کو زیادہ کھانا پینا چلنا پھرنا جپ وغیرہ کرنا اور سونا جاگنا نیم یا پرمان سے کرنا چاہیے کیونکہ قاعدہ کے مطابق رہنے سہنے سے شریر تندرست رہتا ہے اور یوگ ابھیاس مین کسی طرح کا خلل نہین ہوتا ہوگا ابھیاس کرنے سے کٹھن نہین ہوتا اور اودیا کا ناش ہوکر برہم بدیا کی اُتپتی ہوتی ہے اور اس سے سارے دکھ ناش ہوجاتے ہین۔

यदा विनियतं चित्तमात्मन्येवावतिष्ठते ।
निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्त इत्युच्यते तदा ॥१८॥

جب منشیہ اپنے قابو مین کیے ہوئے مَن کو صرف ایک آتما مین لگا لیتا ہے اور کسی پرکار کی کامنا (اِچھا) نہین رکھتا تب وہ سدھ یوگی کہلاتا ہے۔ (۱۸)

اصل بات یہ ہے کہ جب منشیہ کا چت ایکاگر ہوکر آتمانند مین مگن ہوجاتا ہے تب اُسے سنساری چیزون سے کچھ سروکار نہین رہتا اور نہ اُسے دیکھی یا بغیر دیکھی چیزون کی چاہنا رہتی ہے تب وہ سدھ یوگی کہلاتا ہے۔

यथा दीपो निवातस्थो नेङ्गते सोपमा स्मृता ।
योगिनो यतचित्तस्य युञ्जतो योगमात्मनः ॥१९॥

جس یوگی نے اپنا چت لبنی بھوت (بس مین) کر رکھا ہے اور جو آتما مین دھیان یوگ کا ابھیاس کرتا ہے اُس کا چت پون رہت استھان کے دیپک کے مانند اچل ہوتا ہے۔ (۱۹)

خلاصہ۔ جس طرح پون رہت جگہ مین رکھا ہوا چراغ بنا ہلے ڈولے جلتا ہے اسی طرح آتم دھیان مین مشغول یوگی کا چت کبھی ہلتا نہین یعنے چلایمان نہین ہوتا یہان آتم دھیان دھیان مین لگے ہوے یوگی کے چت کی استھرتا کی اُپما اُس دیپک سے دی ہے جو بنا ہوا کے استھان مین استھرتا سے جلتا ہے۔

यत्रोपरमते चित्तं निरुद्धं योगसेवया ।
यत्र चैवात्मनाऽऽत्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति ॥२०॥

جب یوگ ابھیاس کے کارن رُکا ہوا چت شانت ہو جاتا ہے تب یوگی سمادھی دوارا شُدھ ہوے انتہکرن سے پرم چیتن سروپ آتما کو دیکھتا ہے اور اپنی آتما مین ہی سنتشٹ رہتا ہے۔ (۲۰)

सुखमात्यन्तिकं यत्तद् बुद्धिग्राह्यमतीन्द्रियम् ।
वेत्ति यत्र न चैवायं स्थितश्चलति तत्त्वतः ॥२१॥

بُدھمان جب اُس اننت سُکھ کو انُبھو کر لیتا ہے جو کیول بُدھ دوارا گرہن کیا جا سکتا ہے جو اندریون کے بشیون سے دور ہے یعنے اندریون سے سوتنتر ہین تب وہ اپنی آتما سروپ مین استھر ہو کر اُس سے کبھی چلایمان نہین ہوتا۔ (۲۱)

خلاصہ۔ جب بُدھمان اُس سکھ کو جان جاتا ہے جو اننت ہے جو اندریون کے بشیون سے نہین ہو سکتا صرف شُدھ بُدھ سے گرہن کیا جا سکتا ہے تب وہ اپنی آتما مین ہی استھر ہو جاتا ہے اور وہان سے کبھی چلایمان نہین ہوتا کیونکہ اندریون کے ذریعہ وہ سکھ ہرگز نہین جانا جا سکتا وہ آنند اندریون کے آنند سے بالکل نرالا ہے۔

यं लब्ध्वा चापरं लाभं मन्यते नाधिकं ततः ।
यस्मिन्स्थितो न दुःखेन गुरुणाऽपि विचाल्यते ॥२२॥

جب وہ اُس سُکھ کو پا جاتا ہے تب اُس سے زیادہ اور کسی لابھ کو نہین سمجھتا اُس سُکھ مین استھت ہو کر وہ بڑا بھاری دُکھ پا کر بھی بچلت (بیقرار) نہین ہوتا۔ (۲۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یوگی اُس اننت سُکھ کو جان جاتا ہے تب وہ آتما مین ہی مگن رہتا ہے اُسے اور سارے سُکھ آتما مین مشغول رہنے کے سکھ سے ہیچ معلوم ہوتے ہین کارن یہ کہ جب اُس کا چیت آتما مین لگ جاتا ہے تب وہ تلوار آدِ کے آگھات ہونے پر بھی اپنے چیت کو اس سے نہین ہٹاتا۔

तं विद्याद् दुःखसंयोगवियोगं योगसंज्ञितम् ।
स निश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्णचेतसा ॥२३॥

جس اوستھا مین ذرا بھی دُکھ نہین رہتا اس اوستھا کا نام ہی یوگ ہے اس یوگ کا ابھیاس استھر چیت ہو کر تھا اُودیگ رہت ہو کر ضرور کرنا چاہئے (۲۳)

یوگابھیاس سمبندھی اوپائین

संकल्पप्रभवान्कामांस्त्यक्त्वा सर्वानशेषतः ।
मनसैवेन्द्रियग्रामं विनियम्य समन्ततः ॥ २४ ॥
शनैः शनैरुपरमेद् बुद्ध्या धृतिगृहीतया ।
आत्मसंस्थं मनः कृत्वा न किञ्चिदपि चिन्तयेत् ॥२५॥

سنکلپ سے اوتپن ہونے والی تمام اچھاؤن کو بالکل تیاگ کر ہیک یکت من کے دوارا سب اندریون کو سب طرف سے روک کر آہستہ آہستہ درڑھ بُدھ سے سب ہی سے من ہٹا کر آتما مین من کو لگانا چاہئے اور کسی بھی بشے کی چنتا نہ کرنی چاہیئے۔ (۲۴)

خلاصہ جو کچھ ہے وہ آتما ہی ہے آتما کے سوائے اور کچھ بھی نہین ہے یہ سِدّھانت من مین رکھکر پُرش کو برابر آتما مین ہی لین رہنا چاہیئے یہی یوگ کا سب سے اونچا بھید ہے (۲۵)

यतो यतो निश्चरति मनश्चञ्चलमस्थिरम् ।
ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ॥ २६ ॥

من اپنی سوابھاؤ کی چنچلتا کے کارن بھٹکنے لگتا ہے یہ من جہان جائے وہان سے اسے لوٹا کر آتما کے ادھین کرنا چاہیے ۔ (۲۶)

مطلب یہ ہے کہ من کا سوبھاؤ ہی چنچل ہے اس لیے وہ اپنی عادت چنچلتا کے کارن ایک جگہ نہین ٹھہرتا کیونکہ شبد آدی بشی اِس من کو ایک جگہ ٹھہرنے نہین دیتے اگر من مین یہ سوبھاؤ کی کمزوری نہ ہوتی تو من کا آتما مین لگا لینا چنداں مشکل نہ ہوتا من کا اندریون کے بشیون سے چنچل ہو جانا ہی آتما مین لَین ہونے یا لو لگنے مین رکاوٹ کرتا ہے۔

اس لیے من کو بشیون کا تھوتھا پن اور اُن مین کچھ بھی سکھ کا نہ ہونا سنساری پدارتھون کی اسارتا وغیرہ سمجھا کر اُنکی طرف جانے سے روکنا چاہیے اگر وہ اپنے سوبھاؤ کے کارن بشیون کی طرف چلا ہی جائے تو اُسے لا کر پھر آتما مین لگا دینا چاہیے من سہج مین بش نہین ہوتا دھیرے دھیرے ابھیاس کرنے سے اور بار بار بشیون سے ہٹا کر لانے سے بش مین ہوگا کیونکہ سارا دار مدار من کے بش کرنے پر ہے اس لیے من پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیے ابھیاس کرتے کرتے چنچل من آتما مین پختگی سے ٹھہر جائیگا جب وہ آتما مین لگ جائیگا تب اسے شانتِ ملیگی دُکھ کا کچھ بھی لیش نہ رہیگا۔

دھیان یوگ کا پھل

प्रशान्तमनसं ह्येनं योगिनं सुखमुत्तमम् ।
उपैति शान्तरजसं ब्रह्मभूतमकल्मषम् ॥ २७ ॥

جس کا من بالکل شانت ہو گیا ہے جس کا رجوگن نشٹ ہو گیا ہے جو برہم ہی اور نش پاپ ہو گیا ہے اُس یوگی کو شریشٹھ ہی اُتم سکھ ملتا ہے۔ (۲۷)

خلاصہ۔ جس کا من ایک دم شانت ہوگیا ہے یعنے جس مین راگ ودیش اور دُکھ کے کارن بالکل نہین رہے ہین جو جیون مُکت ہوگیا ہے (جس کی مُکتی جیتے جی ہی ہوگئی ہے) یعنے جس کے من مین یہ درڑھ بشواس ہوگیا ہے کہ سب ہی برہم ہے۔ اور اسی بشواس کے کارن جو نش پاپ ہوگیا ہے یعنے جس مین دھرم ادھرم کی چھوت نہین رہ گئی ہے ایسے یوگی کو اُتم سُکھ ملتا ہے۔

युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगीविगतकल्मषः ।
सुखेन ब्रह्मसंस्पर्शमत्यन्तं सुखमश्नुते ॥ २८ ॥

اس طرح ہمیشہ اپنے من کو آتما مین لگانے والا دھرم ادھرم سے رہت یوگی آسانی سے برہم مین ملنے کا اکھنڈ انت سُکھ پاتا ہے۔ (۲۸)

مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ بغیر بگھن کے یوگ ابھیاس کرنے والا اتھوا لگاتار من کو آتما مین لگانے والا برہم مین ملجاتا ہے اور اسے ایسا سکھ ملتا ہے جس کا کبھی ناش نہین ہوتا کیونکہ اس موقع پر جیو اور برہم کی ایکتا ہوجاتی ہے۔

सर्वभूतस्थमात्मानं सर्वभूतानि चात्मनि ।
ईक्षते योगयुक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः ॥ २९ ॥

جس کا چت (انتہ کرن) یوگ مین لگا ہوگیا ہے اور جو سب کو سمان درشٹ سے دیکھتا ہے وہ سب جیوون مین اپنی آتما کو اور اپنی آتما مین سب جیوون کو دیکھتا ہے۔ (۲۹)

خلاصہ جس کا انتہ کرن یوگ مین پختہ ہوگیا ہو وہ سمجھنے لگتا ہے کہ برہما سے لیکر گھاس کے گچھے تک مین ایک ہی آتما ہے کسی مین بھید بھاو نہین ہے کوئی اپنا پرایا نہین ہے آتما اور پرماتما ایک ہی ہے اسی سے اسکو سارے جگت مین ہر پرانی مین پرماتما ہی پرماتما دکھائی دینے لگتا ہے۔

यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ।
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥ ३० ॥

جو سب پرانیون مین مجھے دیکھتا ہے اور سب پرانیون کو مجھ مین دیکھتا ہے مین اسکی

نظر سے اوٹ نہین ہوتا اور نہ وہ میری نظر سے اوٹ ہوتا ہے (۳۰)
جو مکتیہ سب پرانیون کے آتما مجھ باسدیو کو سب پرانیون مین دیکھتا ہے اور جو برہما سرشٹ کے رچنے والے تھا سب پرانیون کو سب کی آتما مجھ مین دیکھتا ہے مین اُس آتما کی ایکتا دیکھنے والے کے پاس سے مین (ایشور) کبھی دور نہین ہوتا اور نہ وہ بدھمان ہی مجھ سے دور ہوتا ہے یعنے وہ ہمیشہ میرے پاس رہتا ہے اور مین سدا اس کے پاس رہتا ہون کیونکہ اُسکا آتما اور میرا آتما ایک ہی ہے جیسا اس کا آتما اور میرا آتما ایک ہی ہے تب دونون کی آتما ایک دوسرے مین ہمیشہ موجود رہیگی اس مین کیا سندیہ ہے۔

सर्वभूतस्थितं यो मां भजत्येकत्वमास्थितः ।
सर्वथा वर्त्तमानोऽपि स योगी मयि वर्तते ॥ ३१ ॥

جو سب کو ایک سمجھتا ہے سب جیودن مین رہنے والے مجھ کو سمجھتا ہے وہ چاہے جس طرح زندگی کیون نہ بسر کرے وہ مجھ مین ہی رہتا ہے (۳۱)
برہم کے ساتھ ایکتا کو پراپت ہوا گیانی یعنے اپنی آتما کو برہم سمجھنے والا یعنو اسب جیودن مین مجھے دیکھنے والا اور مجھ مین سب کو دیکھنے والا چاہے جس طریقہ سے جیون کیون نہ چلاوے مجھ مین ہی رہتا ہے وہ ہمیشہ جیون مکت ہے (زندہ ہی مکت ہے) اُس کو مکت کی راہ مین کوئی چیز رکاوٹ پیدا نہین کر سکتی۔

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ।
सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः ॥३२॥

ہے ارجن جسے سب کی ایکتا مین نشراس ہے جو سب کے دکھ سکھ کو اپنے دکھ وسکھ کی برابر سمجھتا ہے وہ نشچے ہی سب سے بڑا یوگی ہے۔ (۳۲)
جس کی سمجھ مین سب آتمائین ایک ہین وہ سمجھتا ہے کہ جس سے مجھے سکھ ہوگا اس سے دوسرے کو بھی سکھ ہوگا اور جس سے مجھے دکھ ہوگا اس سے دوسرون کو بھی دکھ ہوگا ایسا گیانی کسی پرانی کو دکھ نہین پہونچاتا جس مین یہ شدھ گیان ہے

وہ یوگیون مین سب سے سریشٹھ ہے یعنے مین اُسے سب یوگیون سے زیادہ پسند کرتا ہون۔

ابھیاس اور بیراگ یوگ کے نشچت اُپائے ہین

अर्जुन उवाच ।

योऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधुसूदन ।
एतस्याहं न पश्यामि चञ्चलत्वात् स्थितिं स्थिराम् ॥ ३३ ॥

ارجن نے کہا

ہے مدھوسودن آپ نے جو سب کو ایکسان سمجھنے کا یوگ تبلایا وہ من کی چنچلتا کے کارن ہمیشہ من مین نہین رہ سکتا (۳۳) بھی جانتے ہین۔

चञ्चलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद् दृढम् ।
तस्याऽहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम् ॥ ३४ ॥

ہے کرشن من چنچل بلوان بھی اور بکھیڑیا ہے میری راے مین جسطرح ہوا کا روکنا دشوار ہے ٹھیک اسی طرح اس من کا روکنا بھی کٹھن ہے۔ (۳۴)

من صرف چنچل ہی نہین ہو لیکن بکھیڑیا بھی ہو وہ شریر اور اندریون مین ہلچل مچادیتا ہو اور انھین دوسرے کے ادھین کر دیتا ہے وہ کسی طرح بھی دبانے یوگ نہین ہو اوسی سے کہتا ہون کہ ہوا کو روکنا یا ادھین کرنا جسقدر مشکل ہو من کا روکنا یا ادھین کرنا بھی اتنا ہی دشوار ہے بلکہ اس سے کہین زیادہ کٹھن ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।

असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम् ।
अभ्यासेन तु कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते ॥ ३५ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے مہاباہو یہ بالکل سچ ہے کہ من چنچل ہے اور اسکا بس کرنا بہت ہی کٹھن ہے

لیکن ہے ارجن ابھیاس اور بیراگ سے من بش مین ہو سکتا ہے ۔ (۳۵)

من اپنے چنچل سوبھاؤ کے باعث بار بار بھٹکتا ہے وہ جتنی بار خراب راستہ مین جائے اُسے اُتنی ہی بار سیدھے رستہ پر لاکر لگانا چاہیئے اِسی کو ابھیاس کہتے ہین منشیہ کے من مین دیکھی اور نہ دیکھی سکھ کی چیزون کی خواہش پیدا ہوتی ہے اُن چیزون مین دوش نکال کر اُنکی اِچھا نہ کرنا ہی بیراگ کہلاتا ہے ابھیاس اور بیراگ دوارا سنساری چیزون سے من کی گت روکی جاسکتی ہے یوگ ابھیاسی کے من مین پہلے بیراگ ہونا چاہیئے پھر ابھیاس کیونکہ بغیر بیراگ ہوئے ابھیاسی کام نہ دیگا۔

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इति मे मतिः ।
वश्यात्मना तु यतता शक्योऽवाप्तुमुपायतः ॥३६॥

ہے ارجن جس نے من بش مین نہین کیا ہے اُسے یوگ پراپت ہونا کٹھن ہے لیکن جو من کو بش مین کر کے یوگ کی چیشٹا کرتا ہے وہ یوگ کو پراپت کرلیتا ہے۔ (۳۶)

جان لینا چاہیئے کہ جیو اور برہم کی ایکتا کو یوگ کہتے ہین جو پُرش من کو نا بش کئے ہوئے یوگ کرتا ہے اُسے یوگ پراپت نہین ہوتا لیکن جو بیراگ اور ابھیاس سے من کو بش کرلیتا ہے اُسے یوگ اننت سُکھ ملتا ہے بغیر بیراگ اور ابھیاس کے من بش مین نہین ہوتا اور من کے بغیر بش ہوئے ہرگز یوگ سِدھ نہین ہو سکتا پس معلوم ہوتا ہے کہ من کے بش کرنے کے واسطے بیراگ اور ابھیاس یہ دو پختہ اُپائے ہین

یوگ مارگ سے گر جانے والے کی حالت

ارجن کے من مین یہ خیال آیا کہ اگر کوئی پُرش یوگ ابھیاس مین لگ جائے یعنے یوگ سادھن کی کوشش کرنے لگے اور لوک پرلوک سادھن کے سارے کامون کو چھوڑ دے۔ اگر اُس پُرش کو یوگ سدھی کا پھل اور موکش کا ذریعہ جیو اور برہم کی ایکتا کا شُدھ گیان پراپت ہونے کے پہلے ہی دیو یوگ سے موت آجاوے

اور اس وقت اُس کا من یوگ مارگ سے بھٹک کر شیون مین جا لگے تو اُس کی کیا حالت ہوگی کیا یوگ مارگ سے گمراہ ہو ا پُرش نشٹ ہو جائے گا۔ اُس سندیہ کے دور کرنے کے لیے۔

अर्जुन उवाच ।

अयतिः श्रद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः ।
अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति ॥३७॥

ارجُن نے کہا

ہے کرشن جو پُرش ابھیاس نہین کرتا ہے لیکن یوگ مین بشواس شردھا رکھتا ہے اگر ایسے پُرش کا من تتو گیان جیو برہم کی ایکتا کا گیان پانے کے پہلے ہی یوگ سے ہٹ جائے تو اُس کی کیا گت ہوگی۔ (۳۷)

خلاصہ۔ جس کا یوگ کے بل یا پربھاو مین بشواس ہو لیکن وہ یوگ مارگ مین چیشٹا نہ کرتا ہو جیون کے آخر مین اُس کا من یوگ سے ہٹ جائے تو یوگ کا پھل شدھ گیان جیو برہم کی ایکتا کا گیان پائے بغیر اُس کی کیا گت ہوگی۔

कच्चिन्नोभयविभ्रष्टश्छिन्नाभ्रमिव नश्यति ।
अप्रतिष्ठो महाबाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि ॥ ३८ ॥

ہے مہا باہو دونون سے بھرشٹ ہوا اور برہم مارگ سے بموڑھ ہوا وہ پُرش کیا ز ادھار بادل کے ٹکڑے کی طرح نشٹ نہین ہو جاتا۔ (۳۸)

مطلب یہ ہے کہ کرم مارگ اور گیان مارگ دونون سے بھرشٹ ہوا اور برہم مارگ سے بچلت ہوا پُرش کیا اُس بادل کے ٹکڑہ کی طرح ناش نہین ہو جاتا جو اور بادلون سے الگ ہو کر ہوا کے زور سے ناش ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نہ تو کرم کر کے سُرگ وغیرہ ہی پا سکا اور نہ شدھ گیان پراپت کر کے موکش کا بھاگی ہو سکا۔ کیا وہ دونون مارگون سے گر کر بہک کر نشٹ نہین ہو گا۔

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्यशेषतः ।
त्वदन्यः संशयस्यास्य छेत्ता न ह्युपपद्यते ॥ ३९ ॥

ہے کرشن آپ میرے اس سندیہہ کو بالکل دور کر دیجئے کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے جو سندیہہ کو دور کر سکے۔ (۳۹)

خلاصہ۔ ارجن کہتا ہے کہ ہے بھگوان میرے اس سندیہہ کو نہ تو رشی مُنی ہی دور کر سکتے ہین اور نہ کوئی دیوتا ہی دور کر سکتا ہے صرف آپ ہی اس سندیہہ کو دور کر سکتے ہین۔

श्रीभगवानुवाच ।

पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ।
न हि कल्याणकृत्कश्चिद्दुर्गतिं तात गच्छति ॥४०॥

شری بھگوان نے کہا

ہے پارتھ اُس کا نہ تو اس لوک اور پرلوک مین کہین بھی ناش نہ ہوگا۔ ہے تات نشچے ہی کسی بھی اچھا کام کرنے والے کی بُری گت کبھی نہین ہوتی۔ (۴۰)

بھگوان کے کہنے کا سارانس یہ ہے کہ جو یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے اسے برتمان جنم سے بُرا جنم نہین ملتا۔

ارجن پھر سوال کرتا ہے کہ جب یوگ مارگ سے بھرشٹ ہونے والے کی بُری گت نہ ہوگی اور برتمان جنم سے بُرا جنم نہ ملیگا تب اُس کا کیا حال ہوگا۔ بھگوان جواب دیتے ہین۔

प्राप्य पुण्यकृतांल्लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः ।
शुचीनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥ ४१ ॥

جو یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے وہ مرنے کے بعد پُنیہ دانون کے لوکون مین بہو بکبر وہان لاتعداد برسون تک باس کرتا ہے اور بعدازان کسی پوتر اور دھنوان کے گھر مین پھر جنم لیتا ہے۔ (۴۱)

بھگوان نے یہ بات دھیان یوگ مین لگے ہوے سنیاسی کے لیئے مین کہی جان پڑتی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو یوگ مارگ سے بھٹک کر مرجاتا ہے وہ مرنے کے پیچھے اُس لوک مین جاتا ہے جس مین اسومیدھ یگیہ کے کرنے والے جاتے ہین وہان وہ پورن سکھ بھوگ کر پھر اِس مرت لوک مین کسی سیدوکت بدھ سے کرم کرنیوالے دھن وان کے گھر مین جنم لیتا ہے۔

अथवा योगिनामेव कुले भवति धीमताम् ।
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदीदृशम् ॥ ४२ ॥

اتھوا وہ بُدھمان یوگیون کے خاندان مین ہی جنم لیتا ہے ایسا جنم اس لوک مین مشکل سے ہوتا ہے۔ (۴۲)

مطلب یہ ہے کہ اگر وہ دھن وان کے گھر جنم نہین لیتا تو کسی نردھن مگر بُدھمان یوگی کے گھر مین جنم لیتا ہے لیکن دھن وان کے گھر کی نسبت نردھن یوگی کے گھر مین جنم بڑے بھاگ سے ملتا ہے۔

तत्र तं बुद्धिसंयोगं लभते पौर्वदेहिकम् ।
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनन्दन ॥ ४३ ॥

وہان اُسے پہلے جنم مین ابھیاس کی ہوئی بدیا کا سنجوگ ہوجاتا ہے تب وہ پہلے کی اپیکشا زیادہ اوتساہ (جوش) سے مُکت پانے کی چیشٹا کرتا ہے۔ (۴۳)

خلاصہ۔ جبکہ وہ کسی بُدھمان یوگی کے گھر مین یا وید بدھ یعنے وید کے طریقہ سے چلنے والے دولتمند کے گھر مین جنم لیتا ہے تو وہان اُس کے پہلے جنم کے ابھیاس کی ہوئی برہم بدیا پھر سے سنجوگ پاکر تازہ ہوجاتی ہے اُس وقت وہ موکش پانے کے لیے پہلے جنم مین کی ہوئی کوششون کے بہ نسبت اور بھی اوتساہ و جوش سے کوشش کرتا ہے۔

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशोऽपि सः ।
जिज्ञासुरपि योगस्य शब्दब्रह्मातिवर्तते ॥ ४४ ॥

ابش ہونے پر بھی پورب جنم کا ابھیاس اسے یوگ مارگ کی طرف جھکاتا ہے اور وہ

پرش بھی جو کیول یوگ کے بشے کو جاننا چاہتا ہے شبد برہم سے اوپر پہونچ جاتا ہے۔ (۴۴)

خلاصہ جبکہ یوگ بھرشٹ پرش کسی راجہ مہاراجہ اتھوا دھنوان کے گھر مین جنم لے تب سمجھو ہے کہ وہ اپنے مان باپ استری پتر دھن آدکے موہ مین پھنس جاوے یا بشیون کے ادھین ہوجاوے اور بشیون کے سامنے اُس کا کچھ بس نہ چلے تو بھی اُسکا پہلے جنم کا یوگ سادھن کا ابھیاس اُسے یوگ مارگ کی طرف جھکاتا ہے اُس پُرش نے اگر کوئی ادھرم نہ کیا ہو تو یوگ کے اثر سے فوراً جیت یعنے کامیابی ہوتی ہے اگر اُسنے ادھرم کیا ہو تو کچھ دن یوگ کا اثر دبا رہتا ہے لیکن جیون ہی ادھرم کا ناش ہو جاتا ہے تیون ہی یوگ کا اثر اپنا زور کرنے لگتا ہے اگرچہ یوگ کا اثر کچھ دنون سے پیسے ادھرم سے کے زور کے باعث پوشیدہ رہتا ہے مگر اسکا ناش نہین ہوتا

سارانش یہ ہے کہ جو یوگی پچھلے جنم مین یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے وہ اپنے پہلے یوگ کا ابھیاس کے اثر سے بشے باسنا دون کو چھوڑ کر یوگ مارگ مین کام ہونے لگتا ہے وہ فقط یوگ ریت جاننے کی خواہش کرنے کے کارن شبد برہم سے چھوٹ جاتا ہے یعنے وید مین کہے ہوئے کرم کانڈ دن سے رہائی پا جاتا ہے تب اُس کا تو کہنا ہی کیا ہے جو یوگ کو جانتا ہے وہ رات دن استھرچت ہو کر یوگ کا ہی ابھیاس کرتا ہو نتیجہ یوگ کا بھیاس کے کرم کانڈ دن سے چھٹکارا پانے مین شدھ بدھی کیا ہے۔

خلاصہ - یہ ہے کہ جو پرش بھول سے بھی ایک ساعت بھر کے لیے ایسا بچار کرتا ہو کہ مین برہم ہون وہ جنم جنم انتر کے پاپون سے رہائی پا جاتا ہے اور جو قاعدہ سے یوگ ابھیاس کرتا ہے برہم کے بچار مین سچی دل سے لین رہتا ہے اُسکی مکت ہونے مین کیا شک ہے۔

یوگی کا جیون کیون اچھا ہے

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगीसंशुद्धकिल्बिषः ।
अनेकजन्मसंसिद्धस्ततो याति परांगतिम् ॥ ४५ ॥

جو یوگی پر یشرم پوربک یعنی خوب محنت کر کے اسطرح کی چیشٹا کرتا ہو وہ پاپون سے

شدھ ہوکر اور انیک جنموں مین یوگ سِدّھی لابھ کرکے اُتّم گت کو پہونچ جاتا ہی (۴۵)
خلاصہ۔ بار بار جنم لیتا ہے اور دھیرے دھیرے ہر جنم مین ترقی پراپت کرتا رہتا ہے اس لیے آخیر مین انیک جنمون مین لابھ کئے ہوئے یوگ کے ملجانے سے اُسے یوگ سِدّھ ہو جاتی ہے اور یوگ سِدّھ ہونے پر اُسے شُدّھ گیان ہو جاتا ہے شُدّھ گیان کے ہو جانے پر موکش ملجاتی ہے ارتھات اُسے پھر مرنا اور جنم لینا نہین پڑتا۔

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः।
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन ॥४६॥

ہے ارجُن یوگی تپسیون سے گیانیون سے واگن ہوتر آدِ کرم کرنے والون سے شریشٹھ ہے اس لیے تو یوگی ہو۔ (۴۶)

خلاصہ۔ جو پنچ اگن تپتے ہین جو رات دن دھونی لگائے رہتے ہین جو ندیون مین کھڑے کھڑے جپ کیا کرتے ہین جو برت اُپاسنا کرکے اپنی دیہہ کو کمزور کر ڈالتے ہین جو رات دن شاسترون کے ارتھ بچارین مین لگے رہتے ہین جو اگن ہوترآدِ کرم کرتے ہین جو کُوا تالاب باوڑی آدِ کھُد واتے ہین دھرم شالائین بنواتے ہین اُن سب سے یوگی اُتم ہے۔
اس کا مطلب یہ نہین ہے کہ اوپر کے کرم کرنے والے تپسوی بدوان برت کرنیوالے کنوئین تالاب آدِ بنوانے والے خراب ہین یا یہ کرم نہ کرنے چاہئین بھگوان نے ان سب کرم کرنے والون سے یوگی کا مقابلہ کیا ہے اور ان سب سے یوگی کو شریشٹھ ٹھہرایا ہی مطلب یہ ہے کہ اور کرم کرنے والے بھی درجہ بدرجہ اچھے ہین مگر یوگی سے اُن سب کا درجہ نیچا ہے۔

योगिनामपि सर्वेषां मद्गतेनान्तरात्मना।
श्रद्धावान्भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः ॥४७॥

جو شردھا پوربک مجھ مین درڑھ بتواس سے چت لگاکر مجھکو بھجتا ہے اُسے مین سب یوگیون سے اُتم سمجھتا ہون۔ (۴۷)

خلاصہ۔ جو یوگی رُدّر وسورج آدِ کا دھیان کرتے ہین اُن سب سے وہ یوگی جو صرف مجھ باسدیو مین سردھا پوربک چت لگاتا ہے اور میرا ہی بھجن کرتا ہے اُتم ہے اور بھی صاف یون کہہ سکتے ہین کہ مہا دیو وسورج آدِ دیوتاؤن کی بھگتی کرنے والون سے مجھ مین اور اپنے مین اور سنسار کے پرانی ماتر مین بھید سمجھنے والا سب کو برہم سمجھنے والا ایک ماتر مجھ باسدیو کے بھجنے والے کا درجہ اونچا ہے۔

(چھٹا ادھیاے سماپت ہوا)

ساتوان ادھیاے گیان وگیان جوگ نام

سمنتر

دھیان سے ایشور کی پراپتی

۶۔ ادھیاے کے اخیر شلوک سے کئی سوال پیدا ہوتے ہین مگر ارجن نے ایک بھی سوال نہین کیا اس لیے انترجامی بھگوان ارجن کے بغیر پوچھے ہی اُس کے من مین اُٹھے ہوئے پرشنون اور شنکاؤن کے جواب اس ساتوین ادھیاے مین دیتے ہین جن کا دھیان یا بھجن کیا جاے اُنکا سُروپ جاننا بہت ہی ضروری اور سب سے اول بات ہے اسی سے بھگوان نے کہا۔

श्रीभगवानुवाच ।

मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः ।
असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن اپنا چت مجھ مین لگاکر یوگ سادھن کرتا ہوا میری شرن آکر مجھے تو پورن

روپ سے سندیہہ رہت ہو کر جس طرح جانیگا سو سنو (۱)

خلاصہ - یوگی یوگ سادھن کرتا ہے اتھوا چت کی درڑھتا کا ابھیاس کرتا ہے اور میرا آسرا لیتا ہے میری شرن آتا ہے گرچہ وہ کوئی پھل پراپت کرنا چاہتا ہے وہ اگن ہوتر تپسیا دان وغیرہ کرم کرتا ہے یوگی اس کے برخلاف سب آپ اپنے کو چھوڑ کر اپنا چت ایک مجھ مین لگا کر میری ہی شرن لیتا ہے۔

ہے ارجن دھیان لگا کر سن مین تجھے وہ ترکیب بتلانے والا ہون جس سے تو پہلے کئے ہوئے کرمون کو کرتا ہوا مجھے پورے طور پر بغیر کسی پرکار کے سنشے کے جان جائے گا یعنے تجھے اس بات کا گیان سندیہہ رہت ہو جائیگا بھگوان ایسے بولے ۔

ज्ञानं तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ।
यज्ज्ञात्वा नेह भूयोऽन्यज्ज्ञातव्यमवशिष्यते ॥ २ ॥

مین تجھے اس گیان کو انبھو اور تعلیمون سمیت سکھاؤنگا جس کے جان لینے پر یہان اور کچھ جاننے کو باقی نہین رہتا۔ (۲)

خلاصہ ۔ اس ایشوریہ گیان کو مین تجھے صرف شاسترون کے ڈھنگ سے نہین سکھاؤنگا بلکہ انبھو اور یکتیون سے بتلاؤنگا وہ گیان ایسا ہے کہ اس کے جاننے والے کو پھر اس حکمت مین اور کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہین رہتی اس کے جاننے سے موکش ملجاتی ہے موکش کے اپاے جاننے کے سوا اور جاننے کی بات ہی کیا ہے لیکن اس کا گیان پراپت کرنا ہی دشوار ہے۔

मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ।
यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्त्वतः ॥३॥

ہزارون منشیون مین سے کوئی ایک کداچت اس گیان کے جاننے کی کوشش کرتا ہے کوشش کرنے والون مین سے شاید کوئی ایک میرے سروپ کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے ۔ (۳)

ایشوریی پرکرتی سے سرشٹی کا پھیلاؤ

भूमिरापोऽनलो वायुः खं मनो बुद्धिरेव च ।

अहङ्कार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा ॥४॥

سے ہے ارجن پرتھوی جل اگن ہوا آکاش من بدھ اور اہنکار اس طرح میری پرکرتی (مایا) آٹھ پرکار کی ہے۔

خلاصہ یہاں پرتھوی شبد گندھ جل شبد رس اگن شبد روپ وایو شبد سپرش اور آکاش شبد شبد تنماترا کے لئے ہیں کہا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ جو پرتھوی جل اگن وایو اور آکاش سوکشم کہے گئے ہیں ان سے ان کے گن گندھ رس روپ سپرش اور شبد سمجھنے چاہئے اسی طرح من اپنے کارن اہنکار کی جگہ آیا ہے بدھ تتو کے لئے آئی ہے کیونکہ مہتتو اہنکار کا کارن ہے اور اہنکار اویکت کی جگہ آیا ہے جس طرح زہر ملا ہوا کھانا زہر کہلاتا ہے اہنکار سے ہی شبد رس روپ آدی پیدا ہوتی ہیں (کواچی) سادھارن سمجھ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک جیو کی جینتا لئے زندگی کا کارن اہنکار ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اویکت سے مہتتو مہتتو سے اہنکار اور اہنکار سے گندھ رس روپ آدی پیدا ہوئے اور ان سب سے یہ جگت رچا گیا ہے۔ سارانش یہ ہے کہ ایشور کی پرکرتی ان آٹھ حصوں میں تقسیم ہوئی ہے (۱) گندھ (۲) رس (۳) روپ (۴) سپرش (۵) شبد (۶) اہنکار (۷) مہتتو (۸) اویکت اس آٹھ پرکار کی پرکرتی کے انترگت (درمیان) ہی یہ سارا جڑ پرپنچ ہے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ سارا جگت اسی آٹھ پرکار کی پرکرتی سے رچا گیا ہے اسے ایشوریی مایا بھی کہتے ہیں۔

अपरेयमितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ।
जीवभूताम्महाबाहो ययेदं धार्यते जगत ॥ ५ ॥

یہ اَپرا پرکرتی ہے اس سے بھِنّ (علحدہ) میری جیو روپ پراپرکرتی ہے جسنے اس جگت کو دھارن کر رکھا ہے۔ (۵)

میری پرکرتیان دو طرح کی ہین دونون مین بالکل سامتا (برابری) نہین ہے ایک دوسرے مین اسقدر بھید یعنے تفاوت ہے جتنا کہ رات اور دن مین ان دونون مین ایک جڑ اور دوسری چیتن ہے۔

جس آٹھ پرکار کی پرکرتی کا ذکر مین ابھی ابھی کر چکا ہون وہ اپرا پرکرتی ہے یہ پرکرتی نیچے درجہ کی ہے کیونکہ یہ کئی طرح کا اترتھ کرانے والی سنسار بندھن مین پھنسانے والی اور جڑ ہے۔

اس اپرا پرکرتی کے علاوہ جو میری ایک پرکرتی اور ہے وہ پرا ہے اور وہ اونچے درجہ کی ہے کیونکہ وہ شدھ ہے میری آتم سُروپ ہے اُسی نے اس جڑ جگت کو دھارن کر رکھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میری اِن جڑ اور چیتن دونون پراکرتیون سے ہی جگت کی رچنا ہوئی ہے۔ ان دونون پرکرتیون مین میری پرا پرکرتی سرشیٹھ ہے کیونکہ اُسی سے جیودن کی اندریون مین چیتنا ہے وہ میری خاص آتما ہے اپرا پرکرتی چھیتر روپ ہے اور پرا پرکرتی اُس مین جیو روپ چھیتر گیہ ہے۔

سارانش یہ ہے کہ اس جڑ روپ جگت مین پرانی کی کایا مین مین بھگوان ہی جیو روپ سے گھُسا ہوا ہون۔

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणीत्युपधारय ।
अहं कृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥ ६ ॥

ہے ارجُن تو اس بات کو جان لے کہ سارے پرانی ان دونون پرکرتیون سے ہی پیدا ہوئے ہین اس لیے مین ہی سارے جگت کا پیدا کرنے والا اور ناش کرنے والا ہون۔ (۶)

خلاصہ - میری اپرا اور پرا دونون پرکرتیون سے ہی تمام پرانی پیدا ہوتے ہین یعنے میری پرکرتیان ہی سب پرانیون کی اتپتی استھان یعنی گربھ کی جگہہ ہے اس لیے مین ہی اس جگت کا آدِ اور انت ہون یعنے ان دونون پرکار کی پرکرتیون کے ذریعہ مین سربگیہ سرب درشی الیغور جگت کی رچنا کرتا ہون -

मत्तः परतरं नान्यत्किञ्चिदस्ति धनञ्जय ।
मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥ ७ ॥

ہے دھننجے مجھ پرماتما سے اونچا اور کوئی نہین ہے جس طرح سوت مین منیون کے دانہ پروئے رہتے ہین اُسی طرح یہ جگت مجھ مین پرویا ہوا ہے - (۷)

خلاصہ - مجھ پرماتما کے سوائے جگت کا اور کوئی کارن نہین ہے یعنے مین اکیلا ہی اس جگت کا کارن ہون اسی سے سارے پرانی اور تمام سنسار مجھ مین اسی طرح گُتھا ہوا ہے جس طرح تاگے مین کپڑا یا ڈورے مین منیان گتھے رہتے ہین -

रसोहमप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः ।
प्रणवः सर्ववेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु ॥ ८ ॥

ہے کنتی پتر جلون مین رس مین ہون سورج اور چندرمان مین پربھا (چمک) مین ہون سب ویدون مین اونکار مین ہون اکاش مین شبد مین ہون منشیون مین پرشارتھ مین ہون - (۸)

جل کا سار رس ہے وہ رس مین ہون جس طرح مین جل مین رس ہون اُسی طرح مین چاند اور سورج مین روشنی ہون سب ویدون مین جو اونکار روپ پرنو ہے وہ مین ہون اسی طرح منشیون مین منشیتا مین ہون یعنے منشیون مین وہ چیز مین ہون جس سے منشیہ منشیہ سمجھا جاتا ہے اکاش کا سار شبد ہے وہ شبد مین ہون

سارانش یہ ہے کہ جل کا رس سورج چاند پرنو منشیہ اور شبد یہ سب میرے شریر ہین اور مین ہی اِنمین رہنے والا شریری ہون میرے بغیر ان مین کچھ نہین ہے میرے بغیر جل مین رس نہین ہے رس بغیر جل کچھ بھی نہین ہے میرے بنا سورج

چندرما میں روشنی ہوں یعنی روشنی کے سورج اور چندرما کچھ بھی نہیں ہیں منشیہ
شریر میں میرے ہونے سے ہی منشیہ دانشمند دانا کہلاتا ہے اگر میں اس میں نہ رہوں تو
وہ منشیہ نہیں مٹی ہے

पुण्यो गन्धः पृथिव्यां च तेजश्चास्मि विभावसौ ।
जीवनं सर्वभूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥ ९ ॥

پرتھوی میں پوتر گندھ میں ہوں آگ میں چمک میں ہوں سب پرانیوں میں جیو
بھی میں ہوں اور تپسیوں میں تپ میں ہوں (۹)

बीजं मां सर्वभूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ।
बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥ १० ॥

ہے پارتھ مجھے سب پرانیوں کا سناتن بیج (تخم) سمجھ بدھیمانوں میں بدھ میں ہوں
تیجسویوں میں تیج میں ہوں۔ (۱۰)

خلاصہ۔ سب پرانیوں کی پیدائش کا نتیجہ کارن میں ہوں بدھیمانوں کی ببیک شکتی
میں ہوں تیجسویوں کا تیج میں ہوں۔

बलं बलवतां चाहं कामरागविवर्जितम् ।
धर्माविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥ ११ ॥

ہے ارجن بلوانوں میں کام اور راگ رہت بل میں ہوں سب پرانیوں میں دھرم
ابرودھ کامنا میں ہوں۔ (۱۱)

خلاصہ۔ جو چیزیں اندریوں کے سامنے نہیں ہیں یعنے جو پراپت نہیں ہوئی ہیں
اُن کی چاہنا کو کام کہتے ہیں اور جو چیزیں اندریوں کے سامنے موجود ہیں یعنے ملی ہیں۔
اُن سے پریم کرنے کو راگ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میں وہ بل ہوں جو شریر قائم رکھنے
کے لیے ضروری ہے مگر میں وہ بل نہیں ہوں جو اندریوں کے بشیوں میں چاہنا اور پریم
پیدا کرتا ہے یعنے سنساری ناشمان پدارتھوں کی چاہ اور انہیں محبت پیدا کرتا ہے اگرچہ
میں وہ کامنا ہوں جو شاستروں کے برخلاف نہیں ہے یعنے میں کھانے پینے وغیرہ

کی کامنا ہون جو شریر کی پرورش کے لیے ضروری ہے۔

ये चैव सात्त्विका भावा राजसास्तामसाश्च ये ।
मत्त एवेति तान्विद्धि न त्वहं तेषु ते मयि ॥ १२ ॥

شم دم آدِ ستوگنی بھاو ہرکھ غرور آدِ رجوگنی بھاو اور شوک موہ آدِ تموگنی بھاون کو مجھ سے ہی پیدا ہوئے جان تو بھی مین اُن مین نہین ہون وے مجھ مین ہین۔ (۱۲)

خلاصہ۔ بدیا کرم آد کے کارن سے پرانیون مین ساتوک راجس اور تامس بھاو اُتپنّ ہوتے ہین۔ یہ سب بھاو میری پرکرتی کے گنون کے کام ہین اس سے اُنھے مجھ سے ہی پیدا ہوئے جانو اگرچہ یہ بھاو مجھ سے ہی پیدا ہوئے ہین تو بھی مین انہین نہین ہون یعنے مین سنساری جیوون کی طرح اِن کے ادھین نہین ہون بلکہ یہ میرے ادھین ہین۔

مایا کے جیتنے کی بدھی

اب بھگوان اس بات پر افسوس کرتے ہین کہ دنیا اُس کو نہین جانتی جو اس جگت کا رچنے والا اور پرمیشور ہے جو انت ہے بہت ہی شدھ ہے نراکار ہے نرگن ہے جو نرگن انھو اسب اُپادھیون سے رہت ہے جو سب پرانیون کا آتما ہے جو بالکل نزدیک ہے جس کے جاننے سے سنساری لوگ جنم مرن یا سنسار مین آنے جانے کے دُکھ سے مُکتی پا سکتے ہین سنساری لوگون مین یہ اگیانتا کیون ہے۔ سُنو۔

त्रिभिर्गुणमयैर्भावैरेभिः सर्वमिदं जगत् ।
मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः परमव्ययम् ॥१३॥

ان تین گنون سے بنے ہوئے بھاؤن سے موہت ہوکر جگت مجھے ان بھاون سے الگ اور نربکار ابرنشی نہین جانتا

ست رج اور تم یہ تین گن ہین ان تینون گنون پرکار کے بھاو ہین جیسے

ہرکھ شوک راگ دویش آدی ان بھاون سے ہی سنسار کو اگیان نے بار رکھا ہے اس وجہ سے
ہی پرانی نتیہ انتیہ سار اسار چیزون کا بچار نہین کرسکتے اور ان ہی کے کارن سے ہی
مجھ پرماتما کو نہین جانتے۔ بشنو کی مایا کے ست رج اور تم یہ تین گن ہین ان تینون
گنون سے جگت بندھا ہوا ہے اس لیے ان تینون گنون سے بنی ہوئی بشنو کی
دیوی مایا کو پرانی کس طرح جیت سکتا ہے۔ سو سنو۔

दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ।
मामेव ये प्रपद्यन्ते मायामेतांतरन्ति ते ॥ १४ ॥

ستوگن رجوگن اور تموگن ان تینون سے بنی ہوئی میری دیوی مایا کو جیتنا مشکل
ہے مگر جو میری ہی شرن مین آتے ہین وے اس مایا کو پار کر جاتے ہین۔ (۱۴)
یہ تین گنون سے بنی ہوئی مایا مجھ بشنو پرماتما مین برتمان رہتی ہے اس کارن سے
جو سب دھرمون کو تیاگ کر ایک اتم میری ہی شرن آتے ہین یا مجھے ہی سمجھتے ہین
وے سب جیوون کو موہت کرنے والی مایا کو جیت کر اس کے پار ہو جاتے ہین یعنی
سنسار کے بندھن سے چھٹکارا پا جاتے ہین۔

سوال اگر منشیہ آپ پرمیشور کی شرن جانے اور رات دن آپکا بھجن کرنے سے
مایا کے پار ہو سکتے ہین تب کیا وجہ ہے کہ سب آدمیون کی جڑ اس مایا کے ناش کرنے
کے لیے وے آپکی شرن نہین آتے اس سوال کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہین

न मां दुष्कृतिनो मूढाः प्रपद्यन्ते नराधमाः ।
माययाऽपहृतज्ञाना आसुरं भावमाश्रिताः ॥ १५ ॥

ہے ارجن پاپی منشیون مین نیچ اور موڑھ منشیہ مجھے نہین بھجتے کیونکہ مایا نے
انہین گیان ہین بنا دیا ہے گیان ہین ہونے کے کارن سے وے اسرون کی سی
چال پر چلتے ہین۔ (۱۵)
مطلب یہ ہے کہ جو موڑھ ہین وے اپنی مورکھتا کے باعث رات دن پاپ
کرم مین لگے رہتے ہین اپنی نادانی کے کارن انہین نتیہ انتیہ سچ جھوٹھ کا

نہین ہے مایا نے اُن کی بدھی پر پردہ ڈال رکھا ہے اس سے وے اس شریر کو
ہی سب کچھ سمجھ کر اُس کی پرورش کے لیے طرح طرح کے پاپ کرم کرتے ہین اُنکی سمجھ مین
شریر ہی سب کچھ ہے آتما پرماتما کوئی چیز نہین ہے۔

चार प्रकार के भक्त।

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ।
आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥ १६ ॥

چار پرکار کے بھکت

ہے ارجن چار پرکار کے نیک عمل کرنے والے مجھے بھجتے ہین (۱) آرت (۲) جگیاسو (۳) ارتھارتھی (۴) گیانی۔ (۱۶)

خلاصہ - مطلب یہ ہے کہ نیک عمل کرنے والے جو مجھے بھجتے ہین وے چار طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ جن پر کسی پرکار کا سنکٹ ہوتا ہے دوسرے وہ جن کو آتم گیان کی خواہش ہوتی ہے تیسرے وہ جن کو دھن دولت کی ضرورت ہوتی ہے چوتھے وہ جو پرماتما کے اصل سروپ کو جانتے ہین سب جگہ پرماتما کو دیکھتے ہین آنند سروپ نرکار نتیہ اننت جانتے ہین اور اُسکے اپنے سے الگ نہین سمجھتے

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते ।
प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ॥ १७ ॥

اِن چارون مین سے گیانی جس کا چت ہر دم ایک پرماتما مین لگا رہتا ہے سب سے اُتم ہے کیونکہ گیانی کے لیے مین بہت پیارا ہون اور میرے لیے گیانی پیارا ہے۔ (۱۷)

خلاصہ - یہ ہے کہ ان چار پرکار کے بھکتون مین سے گیانی سب سے شریشٹھ ہے کیونکہ اسکا دل صرف مجھ مین ہی ہمیشہ سے لگا رہتا ہے وہ میرے سوا کسی کی بھکتی نہین کرتا جو کیول مجھکو سمجھتا ہے وہ سب سے اونچا ہے کیونکہ مین ہی اُسکا آتما ہون۔

گیانی کے لیے نہایت پیارا ہون

سبھی جانتے ہین کر اس دنیا مین آتما سب کو پیارا ہے گیانی اپنی آتما کو باسدیو سمجھتا ہے اس لیے اُسے باسدیو بہت پیارا ہے اور گیانی میرا آتما ہے اس سے وہ مجھے بہت پیارا ہے۔

تو کیا باقی تینون بھگت باسدیو کو پیارے نہین ہین نہین یہ بات نہین ہے تب کیا ہے۔

उदाराःसर्व एवैते ज्ञानीत्वात्मैव मे मतम् ।
आस्थितः स हियुक्तात्मा मामेवानुत्तमांगतिम् ॥१८॥

اصل مین یہ سب ہی اچھے ہین لیکن گیانی میری سمجھ مین میرا ہی آتما ہے کیونکہ اُس کا چت سدا مجھ مین ہی لگا رہتا ہے اور سرب اُتم گتی روپ میری ہی شرن مین رہتا ہے (۱۸)

خلاصہ - سنچے ہی یہ سب اچھے ہین یہ تینون بھی میرے پیارے ہین میرا کوئی بھی ایسا بھگت نہین ہے جو مجھ باسدیو کو پیارا نہ ہو لیکن ان سب مین بھید ضرور ہے گیانی مجھے بہت ہی پیارا ہے گیانی زیادہ پیارا کیون ہے؟ میرا بشواس ہے کہ گیانی میرا ہی آتما ہے اور مجھ سے علحدہ نہین ہے گیانی میرے پاس پہونچنے کی تدبیر کرتا ہے اُس کا ورڑھ بشواس ہے کہ مین خود پورن برہم سچد انند نتیہ مکت ہون وہ مجھ پرم برہم کو ہی تلاش کرتا ہے۔ وہ مجھے ہی سرب اُتم گت سمجھتا ہے۔ آگے اور بھی گیان کی تعریف کی جاتی ہے۔

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान्मां प्रपद्यते ।
वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥ १९ ॥

بہت سے جنمون کے آخر مین جو گیانی سب چراچر جگت کو باسدیو ہی سمجھتا ہوا میرے پاس آتا ہے وہ مہاتما سے ایسے مہاتما مشکل سے ملتے ہین۔ (۱۹)

خلاصہ - انسان انیک جنمون مین گیان پراپت کرنے کی کوشش کیا کرتا جب یہ سمجھنے لگتا ہے کہ سب کچھ ہی باسدیو ہے باسدیو کے سوا جگت نہ اور کچھ نہین ہے تب پا

باسدیوکو ہی سب کچھ جانکر جو مجھ نارائن سب کے آتما کو جھتا ہے وہ مہاتما ہے اُس گیانی کے برابر یا اُس سے شریشٹھ کوئی نہین ہے لیکن ایسے پرانی کا ملنا مشکل ہے اسی ادھیاے کے تیسرے شلوک مین پہلے ہی کہدیا گیا ہے۔

ہزارون منشیون مین سے کوئی ایک اگر اس گیان کے جاننے کی کوشش کرتا ہی اُن مین سے بھی شاید کوئی ایک میرے سُروپ کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہو۔

مورکھ لوگ ہی چھوٹے موٹے دیوتاؤنکو پوجتے ہین

آگے یہ دکھلایا جاتا ہے کہ کیون لوگ اپنی آتما یا ایک خاص باسدیو کو نہین جانتے اور کیون دوسرے دیوتاؤن کی شرن جاتے ہین۔

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ।
तन्तन्नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥ २० ॥

جن کی بدّھ اِس یا اُس کامنا سے بہک جاتی ہے وے اپنی ہی پرکرتی کی پریرنا سے طرح طرح کے انوشٹھان کرتے ہوئے دوسرے دیوتاؤن کی اُپاسنا کرتے ہین۔ (۲۰)

خلاصہ جو لوگ سنتان دھن سندر استری سُرگ وغیرہ کی خواہش کرتے ہین اُنکی عقل اُن خواہشون کے باعث ماری جاتی ہے اور جب عقل ماری جاتی ہے تب وے اپنی آتما یعنے باسدیو کو چھوڑکر دوسرے دیوتاؤن کی اپاسنا کرنے لگتے ہین اور اُن ہی کے انوسٹھان وغیرہ مین رات دن لگے رہتے ہین پچھلے جنمون کے سنسکارون کے باعث ہی اپنی پرکرتی کے بس ہوکر وے ایسا کرتے ہین۔

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुमिच्छति ।
तस्य तस्याचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ॥२१॥

جو آدمی بشواس سمیت جس دیوتا کی اُپاسنا کیا چاہتا ہے اُس منشیہ کے بشواس کو مین اسی دیوتا مین پختہ کردیتا ہون۔ (۲۱)

خلاصہ جس منشیہ کی جیسی خواہش ہوتی ہے مین ویسا ہی کرتا ہون یعنی جو آدمی اپنی خواہش کے لیے مہادیو کو پوجتے ہین اُن کی شردھا مین شیوجی ہی کی پختہ کر دیتا ہون اور جو مہامائی مین شردھا رکھتے ہین انکی شردھا مہامائی مین ہی جما دیتا ہون اور جو نشکام ہوکر مجھ باسدیو کی ہی آرادھنا کرتے ہین انکو اچھے راستے مین لگا دیتا ہون جس سے اُنکی موکش ہوجاتی ہے۔

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ।
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान्हि तान् ॥२२॥

تب وہ وشواس شردھا سہت اُسی دیوتا کی اُپاسنا کرتا ہے اور اُسی سے اپنے من چاہے پھل جن کو مین نردشٹ کرتا ہون پا لیتا ہے ۔ (۲۲)

خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کو اپنی کامنا سدھی کے لیے جس دیوتا کے پوجنے کی خواہش ہوتی ہے مین اُسی دیوتا مین اس کی شردھا پختہ کر دیتا ہون تب وہ منشیہ اُسی دیوتا مین پختہ بھکتی رکھکر اُسی کو پوجتا ہے اور اُسی دیوتا سے میرے قرار کیے ہوئے پھل کو پا لیتا ہے پھل ٹھہرانے والا مین ہی ہون کیونکہ مین ہی پرمیشور سرب بیاپی اور سرب انتریامی ہون مین اکیلا ہی کرم اور ان کے پھلون کے سمبندھ کو جانتا ہون جب اُن کے من چاہی کامناؤن کا پھل دینے والا مین پرمیشور ہی ہون تب اُنکی کامنا سدھ ہونی ہی چاہیے۔

ماراُنش یہ ہے کہ جو لوگ کامنا کر کے اپنی ایچھا کے دوسرے دیوتاؤن کی اُپاسنا کرتے ہین انھین ان کے کامون کا پھل تو ہم پرماتما ہی دیتے ہین لیکن اگیانی لوگ سمجھتے ہین کہ یہ پھل ہمین فلان دیوتا یا مورتی نے دیا ہے بھگوان ہی سب کچھ جاننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا اور سرب شکتی مان ہے وہی منشیہ کے کیے ہوے کامون کی خبر رکھتا ہے۔

اسلیے وہ ہی ٹھیک ٹھیک پھل دے سکتا ہے بغیر بھگوان کے اور کوئی منشیہ کامنا پوری کرنے والا نہین ہے کیونکہ اور کوئی سرگیہ سرب درشی اور سرب شکتی مان نہین ہی

صاف بات یہ ہے کہ پھل دیتے بھگوان ہین اور تمام دیوتاؤن کا ہوتا ہے ۔

अन्तवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ।
देवान्देवयजो यान्ति मद्भक्ता यान्ति मामपि ॥ २३॥

ان تھوڑی بدھ والون کو جو پھل ملتا ہے وہ ناسمان ہے جو لوگ دیوتاون کی اُپاسنا کرتے ہین وے دیوتاون کے پاس جاتے ہین جو میرے بھگت ہین وے مجھ مین آ ملتے ہین ۔ (۲۳)

خلاصہ - جو لوگ مجھ پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے دیوتاون کو مانتے ہین وے مورکھ ہین انکو ان دیوتاون کی اُپاسنا سے پھل تو ضرور ملتے ہین مگر وے پھل ناسمان ہین ہمیشہ قائم نہین رہتے جھٹ پٹ ہی ناش ہو جاتے ہین لیکن جو مجھے سمرن کرتے ہین انھین ایسا پھل ملتا ہے جو اوناشی ہوتا ہے بھگوان کہتے ہین کہ اگرچہ دونون طرح کی اُپاسناؤن مین یعنی میری اور دوسرے دیوتاؤن کی اُپاسناؤن مین برابر چیشٹا کرنی پڑتی ہے تو بھی لوگ انت اور کبھی ناش نہ ہونے والے پھل پانے کے لیے میرے شرن نہین آتے یہ بڑے دکھ کا کارن ہے بھگوان اس بات پر شوک پرکٹ کرتے ہین اور لوگون کے اپنی شرن نہ آنے کا کارن نیچے بتلاتے ہین ۔

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यन्ते मामबुद्धयः ।
परं भावमजानन्तो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥ २४ ॥

مورکھ لوگ میرے بناش رہت نرنکار اور سب سے اتم پربھاو کو نہ جاننے کے کارن مجھ نراکار کو مورتمان تصور کرتے ہین۔ (۲۴)

ان کی اس اگیانتا کا کیا کارن ہے ۔ سنو ۔

नाहं प्रकाशः सर्वस्य योगमायासमावृतः ।
मूढोऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥ २५ ॥

مین سب کے سامنے پرکاش وان نہین ہوتا کیونکہ مین یوگ مایا سے ڈھکا ہوا ہون میری مایا سے بہکے ہوئے لوگ مجھے اجا اور اناشی خیال نہین کرتے ۔ (۲۵)

خلاصہ۔ مین سب لوگون کے سامنے پرکاشت نہین ہون یعنے مجھے سب کوئی نہین جان سکتے صرف میرے تھوڑے سے بھکت ہی مجھے جانتے ہین مین یوگ مایا سے ڈھکا ہوا ہون یوگ مایا رجوگنی تموگنی اور ستوگنی ان تینون گنون کے یوگ سے بنی ہوئی مایا ہے اس لیے لوگون کو بہکا رکھا ہے اور ان کی بُدھی پر پردہ ڈال رکھا ہے اسی سے لوگ مجھے اجنما اور ابناشی نہین سمجھتے۔

یوگ مایا جس سے مین ڈھکا ہوا ہون اور جس کے کارن لوگ مجھے نہین پہچانتے میری ہے اور میرے ادھین ہے اسی سے وے میرے گیان مین الیشور یا مایا کے سوامی کے گیان مین اسی طرح رکاوٹ نہین ڈال سکتے جس طرح مایادی (بازیگر) کی مایا یادی سے پیدا ہو کر مایادی کے گیان پر رکاوٹ نہین ڈال سکتی۔

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ।
भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥ २६॥

ہے ارجن مین بھوت بھوشیت برتمان کال کے چراچر پرانیون کو جانتا ہون لیکن مجھے کوئی نہین جانتا (۲۶)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ مجھے کوئی نہین جانتا صرف وہی منشیہ جانتا ہے جو میری اُپاسنا کرتا ہے اور میری ہی شرن مین آتا ہے میرا اصلی سروپ اور پربھاو نہ جاننے کے کارن مجھے کوئی نہین سمجھتا۔

اگیانتا کی جڑ

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ میرے اصل پربھاو کے جاننے مین لوگون کو کیا رکاوٹ ہے جس سے بھک کر تمام پرانی جو پیدا ہوے ہین مجھے نہین جانتے۔ سنو۔

इच्छाद्वेषसमुत्थेन द्वन्द्वमोहेन भारत ।
सर्वभूतानि सम्मोहं सर्गे यान्ति परन्तप ॥ २७ ॥

ہے ارجن اس سنسار مین آنے پر تمام پرانی اچھّا اور دویش سے اوتپن ہوے

دُندون کے بھولاوے مین آکر مجھے بھول جاتے ہین۔ (۲۷)

خلاصہ۔ منشیہ ہیشہ انکول۔ اپنی پیاری چیز کی خواہش کرتا ہے اور اُس کے برخلاف غیرمرغوب چیزون سے نفرت کرتا ہے یعنے اچھی چیز کے پانے کی اِچھا کرتا ہے اور خراب چیزون سے دور بھاگتا ہے۔ اِچھا اور دویش سے سُکھ دُکھ گرمی سردی بھوکھ پیاس آدکی پیدایش ہوتی ہے جب کوکسی چیز کی خواہش نہین دویش نہین اُسے سُکھ دُکھ بھی نہین ہے جگت مین جنم لیکر کوئی بھی پرانی اِچھا اور دویش سے رہت نہین ہے اِچھا اور دویش والے لوگون کو باہری لشیون کا گیان بھی نہین ہوتا تب اُسے انترآتما کا گیان کیسے ہوسکتا ہے اِچھا اور دویش کے پھیر مین پڑے ہوئے پرانی مجھ پرمیشور کو اپنا آتما خیال نہین کرتے اس لیے وے میرا سمرن و بھجن نہین کرتے۔

سارانش یہ ہے کہ منشیہ کو اِچھا اور دویش سے کنارہ کشی کرنا چاہیے کیونکہ یہ دونون ہی سنسار بندھن مین ڈالنے والی اگیانتا کی جڑ ہے اس لیے ان دونون کو ضرور چھوڑ دینا چاہیے۔

ایشوری اُپاسنا سے سِدھی

جب سنسار مین جنم لینے والے پرانی ماتر مین اِچھا اور دویش گھسا ہوا ہے تب ہے بھگون آپکو کون جانتے ہین اور کون اپنی آتما کی طرح آپکی اُپاسنا کرتے ہین ارجن کے اس سوال کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہین۔

येषां त्वन्तगतं पापं जनानां पुण्यकर्मणाम् ।
ते द्वन्द्वमोहनिर्मुक्ता भजन्ते मां दृढव्रताः ॥ २८ ॥

جن پنیہ آتماؤن کے پاپ دور ہوگئے ہین جو اِچھا دویش سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ آدِ دُندون سے چھٹکارا پاگئے ہین وے درڑھ چت سے میری اُپاسنا کرتے ہین۔ (۲۸)

وے کیون اُپاسنا کرتے ہین۔ سنو۔

[illegible]

[illegible]

جو میری شرن اگر بوڑھاپے اور موت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہین وے اُس برہم ادھیاتم اور سب کرمون کو پوری طور سے جان جاتے ہین - (۲۹)

خلاصہ- وے لوگ جو مجھ پرماتما مین چت کو درڑھتا سے لگاکر بوڑھاپے اور موت سے بچنے کے واسطے کوشش کرتے ہین وے اُس پربرہم کو اچھی طرح جان جاتے ہین وے ایک دم انتر مین رہنے والے آتما کی اصلیت کو سمجھ جاتے ہین اور کرم کے بارہ مین بھی سب کچھ جان جاتے ہین۔

साधिभूताधिदैवं मां साधियज्ञं च ये विदुः ।
प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः ॥ ३० ॥

جو مجھے ادھبھوت اور ادھ دیوتا ادھ یگیہ سہت جانتے ہین وے درڑھ چت والے منشیہ انت کال یعنی مرن سمئے مین بھی مجھے یاد کرتے ہین (۳۰)

خلاصہ- یون بھی کہہ سکتے ہین کہ جو انت کال مین بھی مجھے یاد کرتے ہین یا انکا چت پرماتما مین لگا ہوا ہے وے اکیلے ہی اُس برہم کو جانتے ہین۔

ادھ بھوت ادھ دیو اور ادھ یگیہ شبدون کا ارتھ بھگوان خود ہی آٹھوین ادھیائے مین بتا دین گے۔

(ساتوان ادھیائے سماپت ہوا)

آٹھواں ادھیائے مہاپرش جوگ نام

۲۸ منتر

پچھلے ساتویں ادھیائے کے انتیسویں ۲۹ اور تیسویں ۳۰ اشلوکوں میں بھگوان نے کہا ہے کہ جو میری شرن آکر بڑھاپے اور موت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہیں وے برہم ادھیاتم کرم وغیرہ کو پورے طور پر جانتے ہیں اسی سے ارجن کو سوال کرنے کا موقع ملا ہے اور وہ اُسی کے انسار بھگوان سے پوچھتا ہے۔

अर्जुन उवाच ।

किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम ।
अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते ॥ १ ॥

अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन ।
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः ॥२॥

ارجن نے کہا

ہے پرشوتم وہ برہم کیا ہے ادھیاتم کیا ہے کرم کیا ہے ادھبھوت کیا ہے ادھدیو کیا ہے یہاں اسی شریر میں ادھ یگیہ کس طرح اور کون ہے اور ہے مدھوسودن موت کے سمے سنیتاتما مجھے کیسے جان سکتے ہیں۔ (۱-۲)

ارجن نے سات سوال کیے ہیں بھگوان اُن کے جواب ترتیب سے نیچے دیتے ہیں

श्रीभगवानुवाच ।

अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्ममुच्यते ।
भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्मसंज्ञितः ॥ ३ ॥

بھگوان نے کہا

پرم اکشر کو برہم کہتے ہیں سوبھاو اتھوا جیو کو ادھیاتم کہتے ہیں جیوؤں کی اُتپتّ

اور بردّھ (ترقی) کرنے والے تیاگ روپ یگیہ کو کرم کہتے ہین۔ (۳)
ابناشی اُتپت اور بناش سے رہت سب جگہ بیاپک نراکار پرماتما کو برہم کہتے ہین برہم کا کسی طرح ناش نہین ہوتا نہ وہ کبھی پیدا ہوتا ہے اور نہ کبھی مرتا ہے نہ اُسکا کچھ اکار ہی ہے مطلب یہ ہے کہ ابناشی نتیہ نراکار شدھ سچدانند اور جگت کے مول کارن کو برہم کہتے ہین اس ابناشی برہم کے شاسن سے سورج چاند پرتھوی اور آکاش اپنے اپنے استھانون پر ٹکے ہوئے ہین وہی سب کے دیکھنے والا اور جگت کو دھارن کرنیوالا ہے وہی ابناشی برہم جس کا بیان ابھی ابھی کرچکے ہین ہر ایک آتما کے سُروپ مین شریر مین انتریہ لینے سے ادھیاتم کہلاتا ہے جو شریر مین باس کرتا ہے اُسے ہی ادھیاتم کہتے ہین بہت ہی صاف مطلب یہ ہے کہ جیو کو ادھیاتم کہتے ہین۔
یگیہ ہَوَن کے وقت اگن مین جو آہوتیان دیجاتی ہین وے سوکشم روپ سے سورج منڈل مین پہونچ جاتی ہین اُن سے جل کی بارش ہوتی ہے بارش سے طرح طرح کے اناج پیدا ہوتے ہین غلہ سے پرانیون کی اُتپت اور ترقی ہوتی ہے سارے پرانیون کی اُتپت اور بردّھ کرنے والے اس تیاگ روپ یگیہ کو ہی کرم کہتے ہین۔
خلاصہ یہ ہے کہ ابناشی نتیہ مُکت نراکار سب جگہ بیاپک پرماتما کو برہم کہتے ہین شریر مین رہنے والے جیو کو ادھیاتم کہتے ہین اور یگیہ کرنے کو کرم کہتے ہین۔

अधिभूतं क्षरो भावः पुरुषश्चाधिदैवतम् ।
अधियज्ञोऽहमेवात्र देहे देहभृतां वर ॥ ४ ॥

ہے ارجن ناشمان پدارتھون کو ادھبھوت کہتے ہین پُرش کو ادھیدیو کہتے ہین اے اس شریر مین یگیہ مین ہی ہون (۴)
ادھبھوت وہ ہے جو تمام جیودھاریون کو گھیرے ہوئے ہے اور جو پیدا ہونے والی تتھا ناش ہونے والی چیزون سے بنا ہے یعنے شریر ادھبھوت ہے کیونکہ وہ پیدا ہونے والی اور ناش ہونے والی چیزون سے بنا ہے اس لیے شریر آدجو ناشمان پدارتھ ہین وے سب ادھبھوت کہلاتے ہین۔
پُرش وہ ہے کہ جس سے ہر ایک چیز سمپورن ہوتی ہے یا بھری رہتی ہے یا وہ ہے

جو شریر مین رہتا ہے یعنے ہرنیہ گربھ سرب بیاپی آتما جو سورج مین رہکر سب پرانیون کی اندریون مین چیشٹا پیدا کرتا ہے اور اُنکا پوشن کرتا ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ جو سب جگت کا آتما ہے جو پرانی ماتر کے شریر مین براجمان ہے جو اندریون کی پرورش کرنے والے اور انکو اُتیجت کرنیوالے سورج کا بھی ادھشٹھاتا ہے سورج روپ ہوکر جگت کے پرانیون کی پرورش کرتا اور اُنکی اندریون مین اُتیجنا پیدا کرتا ہے وہی پرش ہے اسی کو ادھ دیو کہتے ہین ۔

ادھ یگیہ وہ ہے جس کو سب یگیون پر پردھانتا ہے یعنے جو دیوتاؤن کے لیے بھی پوجیہ ہے دیوتاؤن سے تعظیم پانے والا اور سب یگیون کا پربھو تور کھنے والا ایشور میرا آتما ہے اس لیے ایشور مین ہی ہون ۔ مین ہی ادھ یگیہ ہون مین ہی یگیہ روپ سے اس منشیہ شریر مین رہتا ہون ۔

अन्तकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ।
यः प्रयाति स मद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः ॥५॥

جو کوئی انت سمے مین مجھ کو ہی یاد کرتا ہوا شریر چھوڑ کر جاتا ہے وہ میرے ہی سروپ کو پراپت ہوتا ہے اس مین سندیہ نہین ۔ (۵)

ایشور کا دھیان ہمیشہ رکھنا ضروری ہے

यं यं वापि स्मरन्भावं त्यजत्यन्ते कलेवरम् ।
तं तमेवैति कौन्तेय सदा तद्भावभावितः ॥ ६ ॥

انت کال مین منشیہ جس کو یاد کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے ہے کونتیئی اسی کا دھیان ہمیشہ رہنے سے وہ اُسی کو پاتا ہے ۔ (۶)

خلاصہ بھگوان کہتے ہین کہ جو اخیر وقت مین مجھے ہی یاد کرتا ہوا اور میرا ہی دھیان وسمرن کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہ تو مجھے پاتا ہی ہے لیکن جو منشیہ مجھے چھوڑ کر کسی اور دیوتا کے دھیان کا ابھیاس کرتا رہتا ہے وہ اپنے ہمیشہ کے ابھیاس سے کے

کارن اُس کے من مین بس جانے کے کارن انت سمے اُسی دیوتا کو یاد کرتا ہے اور اُسی
دیوتا کو پاتا ہے جو اخیر وقت مین شیو کا سمرن کرتا ہے وہ شیو کو پاتا ہے جو انت سمے مین
استری پُتر وغیرہ کو یاد کرتا ہے اُسے استری پُتر ہی ملتے ہین جو رات دن مایا مین پھنسے
رہتے ہین اور اخیر وقت مین بھی دھن دولت آدی کی چنتا کرتے ہوئے مرتے ہین
وے انھین چیزون کو پاتے ہین لیکن ناش ہونے والے پدارتھون کے پانے سے کچھ
لابھ نہین ہے بار مبار جنم لینے اور مرنے مین بڑا کشٹ ہوتا ہے اس لیے آدمی کو ہمیشہ
پرم برہم کا ہی دھیان کرنا چاہیے ابھیاس کرتے رہنے سے منشیہ کے من مین پرم برہم ہی بسا رہیگا اس سے
مرتے سمے وہ اُسی سچدانند آنند کند کا دھیان کرتا ہوا شریر چھوڑیگا اور اسی کے سروپ
مین ملکر جنم مرن کے جھنجھٹون سے چھٹی پا جاویگا۔

جو لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ ہم بڑھاپے مین بھگوان کو یاد کرینگے ابھی تو سنساری
مایا مین پھنسے رہین ایسے آدمیون سے کچھ بھی نہین ہو سکتا انھین ہین انھین وہی یاد
آویگا جس مین انکا من ہمیشہ لگا ہوا ہوگا پس موکش چاہنے والون کو پہلے ہی سے پرم
پرماتما کا دھیان وابھیاس کرنا چاہیے بچپن سے ہی اُسی پر برہم مین دھیان لگانے
کی کوشش کرتے رہنے سے اخیر مین بھی اُسی کا دھیان رہیگا کیونکہ اخیر مین جو پر برہم کا
دھیان کرتا ہوا چولا چھوڑیگا وہ پورن برہم مین لین ہو جاویگا۔

انت کال یعنے مرتے وقت ہمیشہ کے ابھیاس کے باعث منشیکی جیسی بھاونا ہوتی
ہے اُسے ویسی ہی دیہہ ملتی ہے۔

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युध्य च ।
मय्यर्पितमनोबुद्धिर्मामेवैष्यस्यसंशयम् ॥ ७ ॥

اس واسطے تو ہر وقت مجھے یاد کرتا ہوا یُدھ کر مجھ مین من اور بُدھی لگانے سے تو
مجھے نسچے ہی پاویگا۔ (۷)

خلاصہ ہے ارجن تو ہر دم اپنا من اور بدھی مجھ مین لگاکر میری یاد کیا کر جس سے
انت کال مین مجھ ہی یاد کرتا ہوا شریر چھوڑے اور میرے ہی پاس پہونچے۔

اب انتہ کرن کی شدھی کے لیے یُدھ کرکے اپنا کرتبیہ پالن کر کیونکہ بنا انتہ کرن شُدھ ہوئے میرا یاد آنا مشکل ہے۔

جو منشیہ نشکام ہو کر کرم کرتا ہے اُسی کا انتہ کرن شُدھ ہوتا ہے اور جس کا انتہ کرن شُدھ ہو جاتا ہے وہی پرمیشور کا دھیان کر سکتا ہے۔

अभ्यासयोगयुक्तेन चेतसा नान्यगामिना ।
परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानुचिन्तयन् ॥ ८ ॥

جو ابھیاس یوگ سے یُکت ہے جس کا چت اور کسی طرف نہیں جاتا ایسے چت والا منشیہ دھیان کرنے سے پرم دبیہ پُرش کو پا لیتا ہے۔ (۸)

وہ پرم پُرش کیسا ہے۔ سُنو۔

कविं पुराणमनुशासितार-
मणोरणीयांसमनुस्मरेद्यः ।
सर्वस्य धातारमचिन्त्यरूप-
मादित्यवर्णं तमसः परस्तात् ॥ ९ ॥

وہ سرگیہ اناد ہے سب جگت کا شاسن کرتا ہے نہایت چھوٹے ذرّہ سے بھی چھوٹا ہے اچنت روپ ہے سورج کی سمان پرکاشمان ہے گیان اتھوا پرکرت سے پرے ہے۔ (۹)

प्रयाणकाले मनसाऽचलेन
भक्त्या युक्तो योगबलेन चैव ।
भ्रुवोर्मध्ये प्राणमावेश्य सम्यक्
स तं परं पुरुषमुपैति दिव्यम् ॥ १० ॥

جو پُرش انت کال میں بھگتی اور یوگ سے یُکت ہو کر من کو ایک جگہ لگا کر دونوں بھوؤں کے درمیان پران کو اچھی طرح ٹھہرا کر اسے دبیہ پُرش کا سمرن کرتا ہے وہ اُس دبیہ پُرش کو پا لیتا ہے یعنے اُس میں لیا ہو جاتا ہے (۱۰)

پرماتما بھوت بھوشیت اور برتمان تینوں کال کا دیکھنے والا ہے اُسکا آد انت یعنے ابتدا و اخیر نہین ہے وہ جگت کا کارن ہے وہی سب جگت کو نیم پوربک چلاتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹے ذرّہ سے بھی چھوٹا ہے اگرچہ وہ ہے مگر اُس کی صورت کا دھیان مین آنا دشوار ہے وہ اپنے نتیہ چیتن سروپ سے سورج کے مانند پرکاشمان اور اگیان روپی اندھکار سے پرے ہے۔

بارمبار سمادھ لگانے کے ابھیاس سے جس کا چت استھر ہو گیا ہے اگر وہ شخص پہلے ہردے کمل مین اپنے چت کو بس کر کے اور پیچھے اوپر جانے والی سوکھمنا نامی ناڑی کے ذریعہ پرانون کو اوپر چڑھا کر دونوں بھوؤن کے درمیان مین اچھی طرح استھاپن کر کے انت سمے جو پرماتما کو یاد کرتا ہے وہ پرم دبیہ پُرش کو پراپت کرتا ہے ابتک بھگوان نے پرمیشور کے دھیان کرنے کے طریقے بتلائے اب وے اُس پرمیشور کا ایک نام جس سے آدمی یاد کرنا چاہیے بتلاتے ہین

यदक्षरं वेदविदो वदन्ति
विशन्ति यद्यतयो वीतरागाः ।
यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति
तत्ते पदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये ॥ ११ ॥

وید کے جاننے والے جس کو اکشر اناشی کہتے ہین راگ دویش رہت سنیاسی جس کو جتن کر کے پاتے ہین جس کے چاہنے والے برہم چریہ برت کا پالن کرتے ہین اُس پد کو مین بطور مختصر تجھسے کہونگا۔ (۱۱)

جن کو ویدون کا گیان ہے وے اُس اکشر اناشی کو اَ وناشی رہت کہتے ہین اتھات اُسے وے استھول سوکشم ادِ لیبسنون سے رہت مانتے ہین۔

راگ دویش رہت سنیاسی سچا گیان ہونے پر اُسے پاتے ہین جس اکشر برہم کے جاننے کے لیے برہم چاری گرو کے پاس رہکر ویدانت ادِ شاسترن کو پڑھتے ہین اُس اکشر اناشی برہم پد کو مین تجھ سے مختصر طور پر کہونگا۔

सर्वद्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुध्य च ।
मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राणमास्थितो योगधारणाम् ॥ १२ ॥

ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ।
यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥ १३ ॥

ہے ارجن - جو سب دروازوں کو بند کر کے من کو ہردے میں روک کر پرانوں کو مستک میں ٹھہرا کر یوگ میں استھر ہو کر برہم روپ ایکاکشر (اوم) کا اچارن کرتا ہوا اور مجھ کو یاد کرتا ہوا اس دیہہ کو چھوڑ کر جاتا ہے وہ پرم گت کو پاتا ہے - (۱۲ - ۱۳)

جو منشیہ آنکھ ناک کان وغیرہ دروازوں کو اپنے اپنے لشیوں سے روک کر من کو سب طرف سے ہٹا کر اور ہردے کمل میں ٹھہرا کر پرانوں کو پہلے دونوں بھوؤں کے بیچ میں قائم کرکے بعد ازاں اس سے بھی اوپر مستک میں استھاپت کر کے مرتے وقت (اوم) اس پرنو منتر کا اچارن کرتا ہوا اور مجھ ہر جانتی سرب بیاپی پرمیشور کا دھیان کرتا ہوا سشمنا ناڑی کی راہ سے اس شریر کو چھوڑتا ہے وہ پرم گت کو پراپت ہوتا ہے -

ایشور کے پراپت ہونے پر پھر جنم نہیں ہوتا

अनन्यचेताः सततं यो मां स्मरति नित्यशः ।
तस्याहं सुलभः पार्थ नित्ययुक्तस्य योगिनः ॥ १४ ॥

ہے ارجن جو مجھ میں ہی چت لگا کر جیون بھر میری ہی یاد کرتا ہے اس ایکاگر چت والے یوگی کو میں آسانی میں ملجاتا ہوں - (۱۴)

جو میرا ایکا بھگت ہے جس کا چت بجز میرے اور کسی میں نہیں ہے جو ہر روز زندگی بھر میری یاد کرتا ہے جو ایکاگر چت ہے وہ یوگی مجھے آسانی سے پا لیتا ہے اس لیے منشیہ کو سب چھوڑ کر مجھ میں استھر چت ہو کر دھیان لگانا چاہیئے -

آپ کے ہرہج میں پا جانے سے کیا لابھ ہے ؟

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम् ।
नाप्नुवन्ति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥ १५ ॥

مجھے پاکر وہ دکھون کے استھان مجبوت اور انتیہ جنم کو نہین پاتا کیونکہ میرے پا لینے پر اس مہاتما کو پرم اسدّھ ملجاتی ہے لیئے اُس کی مکت ہو جاتی ہے - (۱۵)

مجھ ایشور کے پاس پہونچ جانے یا مجھے پا جانے پر اُسے پھر جنم نہین لینا پڑتا جنم دکھون کا بھنڈار ہے کیونکہ کایا مین طرح طرح کے دکھ ہوتے ہین اور جنم لیکر پھر مرنا پڑتا ہے جب مہاتما لوگ پرم اونچے پد موکش کو پا جاتے ہین پھر انھین جنم لینا نہین پڑتا مگر جو میرے پاس نہین پہونچتے یا مجھے نہین پاتے انہین پھر پرتھوی پر آنا پڑتا ہے -

(سوال) جو لوگ آپ کو چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤن کے پاس جاتے ہین کیا انھین پھر پرتھوی پر آنا پڑتا ہے - سنو -

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनोऽर्जुन ।
मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥ १६ ॥

برہم لوک سے لیکر اور سب جسقدر لوک ہین ان سب کو پھر پرتھوی پر آنا پڑتا ہے - پر ارجن لیکن میرے پاس پہونچکر پھر جنم نہین لینا پڑتا - (۱۶)

برہما کے دن اور رات

(سوال) کیا سب برہم لوک سب لوکون کو واپس آنا پڑتا ہے کیونکہ انکا وقت مقرر ہے کس طرح -

सहस्रयुगपर्यन्तमहर्यद्ब्रह्मणो विदुः ।
रात्रिं युगसहस्रान्तां तेऽहोरात्रविदो जनाः ॥ १७ ॥

صرف وہی لوگ دن اور رات کو جانتے ہین جو یہ جانتے ہین کہ برہما کا ایک دن ہزار چوکڑی یگون کا ہوتا ہے اور رات بھی ایک ہزار چوکڑی یگون کی ہوتی ہے - (۱۷)

جاننا چاہیے کہ یگ چار ہوتے ہیں

(۱) ست یگ (۲) ترتیا (۳) دواپر (۴) کل یگ۔ ست یگ کا وقت ۱۷۲۸۰۰۰ برس ترتیا کا وقت ۱۲۹۶۰۰۰ برس۔ دواپر کا وقت ۸۶۴۰۰۰ برس۔ کل یگ کا وقت ۴۳۲۰۰۰ برس۔

کل میزان ۴۳۲۰۰۰۰ برس

اس طرح تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس ختم ہونے پر چاروں یگ ایک ایک بار ہوتے ہیں اور جب یہ چاروں یگ ایک ہزار بار ختم ہوتے ہیں تب برہما کا ایک دن ہوتا ہے یعنے ۴۳۲۰۰۰۰ برس کی عمر والا ایک ہزار یگوں کے بیتنے پر یعنے ۱۰۰۰×۴۳۲۰۰۰۰ = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ چار ارب بتیس کروڑ برس کا برہما کا صرف ایک دن ہوتا ہے اسی طرح سے اور ہزار یگ بیتنے پر برہما کی ایک رات ہوتی ہے ایسے ایسے تیس دن اور رات کا ایک مہینا ہوتا ہے اور بارہ مہینے کا ایک برس ہوتا ہے ایسے سو برس پورے ہوتے پر برہما کی عمر تمام ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی عمر سو برس کی ہے جب برہما خود اسقدر عمر بھوگ کر ناش ہو جاتا ہے تب اس لوک کے رہنے والوں کا ناش کیوں نہ ہوگا اسی طرح اور لوکوں کی مرجاد بندھی ہوئی ہے اور انھیں پھر جنم لینا پڑتا ہے۔

اب یہ بتایا جائیگا کہ برہما کے دن میں کیا ہوتا ہے اور رات میں کیا ہوتا ہے

अव्यक्ताद्व्यक्तयः सर्वाः प्रभवन्त्यहरागमे ।
रात्र्यागमे प्रलीयन्ते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥ १८ ॥

ہے ارجن برہما کے دن میں یہ سب چراچر جگت کارن روپ اویکت سے پیدا ہو جاتا ہے اور برہما کی رات ہونے پر اسی اویکت میں لین ہو جاتا ہے (۱۸)

یہاں اویکت شبد سے برہما کی سوکشم اوستھا جاننا چاہیے اس اویکت سے تمام پرانی استھاور جنگم جگت برہما کے دن ہونے پر پرگٹ ہو جاتے ہیں اور برہما کے سونے کے وقت رات میں اسی اویکت میں لین ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ سرشٹ بارمبار ناش ہوتی ہے تو بھی اُس کی سمبرتی نہین ہوتی کیونکہ بد یا کرم اور طرح طرح کے پاپون دوارا تمام پرانیون کو بغیر اپنی اِچھا کے بھی بارمبار جنم لینا اور ناش ہونا پڑتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ برہما سے لیکر سبھی لوگ انیتہ ناشمان ہین ناشمان پدارتھون سے دُکھ ہوتا ہے اِس لیے ناشمان پدارتھون مین من نہ لگا کر شدھ سچدانند آتما مین لگانا چاہیے۔

भूतग्रामः स एवायं भूत्वा भूत्वा प्रलीयते ।
राज्यागमेऽवशः पार्थ प्रभवत्यहरागमे ॥ १६ ॥

یہی پرانیون کا سموہ (مجمع) دن مین بارمبار پیدا ہوتا اور رات کو ناش ہو جاتا ہے اور اپنی اِچھا نہ ہوتے ہوئے بھی پیرشن ہوکر دن ہونے پر پھر پیدا ہو جاتا ہے (۱۹) اس کا خلاصہ یہ ہے کہ برہما کی رات ہونے پر پھر جب سرشٹ نئے ہو جاتی ہے تب دن ہونے پر جو یہ سرشٹ مین نئے نئے جیو پیدا نہین ہوتے لیکن جو جیو پہلے سرشٹ ناش ہونے کے وقت فنا ہو گئے تھے اودیا کے کارن اپنی اِچھا نہ ہوتے ہوئے بھی پھر پیدا ہوتے ہین ہر بار دن ہونے پر اُنھین اپنی اودیا کے کارن سے جنم لینا پڑتا ہے اور رات ہونے پر لئے ہو جانا پڑتا ہے جیو انادی اور نیتہ ہین اس لیے وہی کرم کے بس ہوکر بارمبار پیدا ہوتے اور لئے ہو جاتے ہین ہر بار نئے جیو پیدا نہین ہوتے اور پہلے والے ناش نہین ہو جاتے یہانتک کہ بھگوان نے اکھنڈ ابناشی کے پہونچنے کا راستہ اور اودیا کا کام تھا کرم کے ادھین ہوکر پرانیون کا بارمبار مرنا اور پیدا ہونا بتلایا لیکن اب بھگوان یہ بتاتے ہین کہ جس کے پاس اس یوگ مارگ سے پہونچنے سے پھر جنم نہین لینا پڑتا۔ وہ ایسا ہے۔

परस्तस्मात्तु भावोऽन्योऽव्यक्तोऽव्यक्तात्सनातनः ।
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु न विनश्यति ॥ २० ॥

لیکن اس ابیکت سے جدا ایک اور سناتن ابیکت پربرہم ہے وہ سب پرانیون کے

ناش ہونے پر بھی ناش نہیں ہوتا۔ (۲۰)

خلاصہ یہ ہے کہ اب جس اکشر اناشی کا ذکر ہین کرتا ہے وہ اس ابکیت سے جدا ہے وہ کسی حالت مین بھی اس ابکیت کے سمان نہین ہے وہ اندریون سے جانا نہین جاسکتا کیونکہ اُس مین روپ گن آدنہین ہے وہ نہ جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے وہ سب جیوگن کے ناش ہونے پر ناش نہین ہوتا اور پیدا ہونے پر پیدا نہین ہوتا وقت آنے پر برہما سے لیکر سب پرلے دن کا ناش ہوجاتا ہے لیکن اُس کا کبھی ناش نہین ہوتا مطلب یہ ہے کہ سب چراچر جگت کا کارن سروپ جو ابکیت ہے اُس ابکیت کا بھی کارن سروپ اور ایک ابکیت ہے وہ ابکیت اِس جگت کے کارن سروپ جگت کے (بیچ) ابکیت سے بھی شریشٹھ اور اونچا ہے یہ ابکیت بھی کبھی پاکر ناش ہوجاتا ہے مگر اُس کا کبھی ناش نہین ہوتا اُسے ستّہ سچّدانند اکھنڈ نتیہ مکت اَدویت ایک رس فراکار شدھ ابکیت کہتے ہین۔

अव्यक्तोऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम् ।
यं प्राप्य न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ २१ ॥

جو ابکیت اور اکھچھر کہلاتا ہے اُسی کو پرم گت کہتے ہین جس کے پانے پر پھر کسی کو لوٹنا نہین پڑتا وہی میرا پرم دھام ہے۔ (۲۱)

وہ ابکیت جو اکچھر کہلاتا ہے جیسے جو اگو چر اور اناشی کہلاتا ہے اس کے پالینے پر پھر کسی کو سنسار مین نہین آنا پڑتا وہی میرا (بشنو) کا پرم دھام ہے۔
اب اُس پرم دھام کے پانے کے اپائے بتائے جائینگے۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ।
यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥ २२ ॥

ہے پارتھ وہ پرم پرش جس کے اندر یہ چراچر جگت ہے اور جس سے سارا سنسار بیاپت ہے بغیر اننیہ بھگت کے نہین ملتا۔ (۲۲)

خلاصہ یہ ہے کہ اُسے پرش اس لیے کہا ہے کہ وہ شریر مین رہتا ہے اتھوا

اس کارن سے کہ وہ پورن ہے اس سے بڑا اور کوئی نہین ہے وہ اننیہ بھگت
یعنے آتم گیان سے ملتا ہے سب چراچر پرانی اُس کے اندر رہتے ہین اس پُرش
سے سارا جگت بیاپت ہے وہ پرم پرش تب ہی ملتا ہے جب سب کو چھوڑ کر
اُسی مین بھگتی کی جاتی ہے یعنے جس کے من مین بجز شدھ سچدانند کے
اور کوئی چیز نہین جچتی وہی اُسے پاتا ہے ارجن کے سامنے شیام سندر روپ
سے بھگوان موجود ہی تھے لیکن اسے نراکار آتما کا گیان نہین تھا اسی سے
انھون نے اس کو پرم پُرش کا گیان بتایا۔
مطلب یہ ہے کہ ساکار مورتی ہن کی بھگتی کرنے سے بار بار مورت کے درشن
کرنے سے انیک دیوتاون کی بھگتی کرنے سے وہ ابیکت کا بھی ابیکت ابناشی
پرماتما نہین ملتا وہ مورت ادی کو چھوڑ کر اسی مین ایک ماتر بھگتی رکھنے والے
کو ملتا ہے ارتھات مین ہی برہم روپ ہون اس طرح کا تتو گیان ہونے سے
وہ پرماتما ملتا ہے۔

اندھیرے اور اُجالے مارگ

यत्र काले त्वनावृत्तिमावृत्तिं चैव योगिनः ।
प्रयाता यान्ति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥ २३

ہے ارجن جس کال مین یوگی لوگ شریر تیاگ کر پھر نہین آتے اور جس کال
مین آتے ہین مین اب اُس کال کا برنن کرتا ہون۔ (۲۳)

अग्निर्ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ।
तत्र प्रयाता गच्छन्ति ब्रह्म ब्रह्मविदो जनाः ॥ २४ ॥

ہے ارجن اگنی جوتی دن شکل پکش اور اُترائن کے چھ مہینون مین جانے
والے جو برہم کو جانتے ہین پھر نہین آتے۔ (۲۴)

مطلب یہ ہے کہ اگنی جوتی دن شکل پکش اور اوترائین سورج کے چھ مہینون مین جانے والے اخیر مین برہم کو پاتے این پھر انکو جنم نہین لینا پڑتا یعنے پہلے برہم او پاسک اگنی کے دیوتا کے پاس پہونچتے ہین وہان سے جوتی کے دیوتا کے پاس، اور وہان سے دن کے دیوتا کے پاس پھر شکل پکش کے دیوتا کے پاس پھر اُترائین کے دیوتا کے پاس پہونچتے ہین، اخیر مین برہم لوک پہونچکر برہم کے ساتھ مکت ہو جاتے ہین۔

جس راہ مین اگنی جوتی دن شکل پکش اور اوترائین کے چھ مہینے ان سب کے دیوتا ہین اُسے دیویان مارگ کہتے ہین سگن برہم کی اپاسنا کرنے والے لوگ جو اس دیویان مارگ سے جاتے ہین وسے سگن برہم کو پراپت ہوتے ہین۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے اگنی دیوتا کے راج مین پہونچتے ہین وہان سے جوتی دیوتا کے راج مین اسی طرح درجہ وار ترقی کرتے ہوے برہم لوک مین پہونچکر برہم مین ملجاتے ہین۔

یہ دیویان مارگ ایسا ہے کہ برہم کے چاہنے والے اس راہ مین منزل در منزل چلتے ہوئے برہم کو پاجاتے ہین اور انھین واپس آنکر جنم لینا نہین پڑتا اس راہ کے علاوہ ایک اور بھی راستہ ہے اس کی بھی منزلین ہین اور راہ مین الگ الگ دیوتا ہین لیکن اس راستہ سے جانے والون کو پھر لوٹنا پڑتا ہے۔

धूमो रात्रिस्तथा कृष्णः षण्मासा दक्षिणायनम् ।
तत्र चान्द्रमसं ज्योतिर्योगी प्राप्य निवर्तते ॥ २५ ॥

دھوم رات کرشن پکش اور دکشنائین کے چھ مہینے اور چندر جوتی مین جو جاتے ہین وے پھر سنسار مین آتے ہین۔ (۲۵)

جو برہم نشٹھ نہین ہین مگر کرم نشٹھ ہین وے دھوم رات کرشن پکش دکشنائین کے چھ مہینے اس راہ سے جاکر چندر لوک مین پہونچکر چندرمان سے پراپت ہوے سکھون کو بھوگ کر کرمون کے ناش ہونے پر پھر اس مرتیو لوک مین جنم لیتے ہین اس راہ کا نام پتریان مارگ ہے۔

معلوم ہوا کہ دو راستے ہین (١) دیویان مارگ (٢) پتریان مارگ جو لوگ سچدانند
اُمیھ نرِاکار آتما کی آرادھنا کرتے ہین وے آہستہ آہستہ اگنی جوتی دِن وغیرہ دیوتاؤن
کے پاس ہیونچتے ہوے آخر مین برہم لوک مین ہیونچ جاتے ہین اور مکت ہو جاتے
ہین - اور جو لوگ کرم نشٹھ ہین یعنے اِسٹ کرم پورت[١] کرم اور دت[٢] کرم کرتے ہین
وے سُرگ مین جاتے ہین اور وہان کا سکھ بھوگ کرتے ہین جب اُنکے کرم ناش ہو جاتے
ہین یعنے جب اُنکے کیے ہوے کرمون کا پھل ختم ہو جاتا ہے تب وے پھر اسی مرتیولوک مین آکر جنم لیتے ہین
دیویان مارگ اور پتریان مارگ دونون مارگون مین دوسرے سے پہلا شریشٹھ ہے
اس مین جانے والے کو بار مبار منشیہ لوک مین آکر جنم لینا نہین پڑتا اُسکی موکش ہو جاتی ہے
مگر دوسرے راستے جانے والون کی موکش نہین ہوتی اس کے علاوہ جو پاپ کرم کرتے
ہین وے نرک بھوگ کر پھر جنم لیتے ہین اور منشیہ کا شریر پاتے ہین مگر جو بہت ہی بُرے
پاپ کرم کرتے ہین انھین چوراسی لاکھ یونیون مین جنم لینا پڑتا ہے -
بالی اور مہاپاپیون سے کرم نشٹھ اچھے ہین جو اگن ہوتر آدِ اِشٹ کرم کرتے ہین
کنوان تالاب باوڑی اور دھرم سالہ وغیرہ بنوا کر سُرگ بھوگتے ہین اور اپنے اچھے
کرمون کا پھل بھوگ کر پھر منشیہ یونی مین جنم لیتے ہین ان سے بھی وے اچھے ہین جو
سچدانند ابناشی نرِاکار آتما کی آرادھنا مین لگے رہتے ہین اور پھر رفتہ رفتہ مکت
پا جاتے ہین -

शुक्लकृष्णे गती ह्येते जगत: शाश्वते मते ।
एकया यात्यनावृत्तिमन्ययाऽऽवर्तते पुन: ॥ २६ ॥

یہ شُکل مارگ اور کرشن مارگ سنسار کے سناتن مارگ ہین جو شُکل مارگ سے جاتے ہین
وے پھر لوٹ کر نہین آتے اور جو کرشن مارگ سے جاتے ہین وے لوٹ کر پھر
آتے ہین - (٢٦)

[١] کنوئین تالاب آدِ کھُدانے اور دھرم شالہ آدِ بنانے کو پورت کرم کہتے ہین -
[٢] سُپاترون کے دینے کو دت کرم کہتے ہین -

یہ سنسار اناد ہے اِس لیے شُکل اور کرشن یہ دونون راہین بھی اناد مانی گئی ہین پہلی راہ کا نام شُکل اِس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ گیان کو پرکاشت کرتی ہے اُس راہ سے بذریعہ گیان پہونچنا ہوتا ہے اور اُس راستہ مین روشنی کرنے والی چیزین ہین دوسرے کو کرشن اِس لیے کہتے ہین کہ وہ گیان کو پرکاشت نہین کرتی اور اُس مین اودیا کرم دوارا پہونچنا ہوتا ہے اور راستہ مین دھوم اور رات آدی اندھیرے پدارتھ ہین۔

یہ دونون راہین سب جگت کے واسطے نہین ہین اِن دونون راستون سے صرف گیان نِشٹھ اور کرم نِشٹھ جاتے ہین گیانی لوگ شُکل پرکاش والے راستہ سے جاتے ہین اور پھر جنم نہین لیتے اور جو اگیانی کرمی ہین وے کرشن یعنے اندھیری راہ سے جاتے ہین اور سُرگ سُکھ بھوگ کر پھر لوٹ آتے اور جنم لیتے ہین۔

اِس پستک کے دیکھنے والے کو خود ہی بچار کرنا چاہیے کہ اِن راہون مین کون سی راہ سب سے اچھی ہے

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ।
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योगयुक्तो भवार्जुन ॥ २७ ॥

ہے پارتھ جو یوگی اِن دونون مارگون کو جانتا ہے وہ دھوکھا نہین کھاتا اس سے ہے ارجن تو سدا یوگ یکت ہو۔ (۲۷)

جو یوگی یہ جانتا ہے کہ اِن دونون راہون مین سے ایک تو سُرگ سُکھ ادکا بھوگ کرا کر پھر سنسار کے بندھن مین لا پھنساتی ہے اور دوسری دھیرے دھیرے گھُما پھرا کر برہم لوک مین پہونچا دیتی ہے برہم گیان مین لگا کر برہم کے ساتھ اسلی مُکت کرا دیتی ہے وہ کبھی دھوکھا نہین کھاتا

آنند گرنے یہ لکھا ہے کہ سچا یوگی اِن دونون ہی راہون کو پسند نہین کرتا وہ گھوم پھر کر برہم لوک مین جانا پسند نہین کرتا۔ وہ تو برہما سے بھی پہلے اپنی مُکت پا جاتا ہے وہ برہما کے ادھین ہو کر اپنی موکش پسند نہین کرتا وہ تو شدھ سچد انند کا دھیان کر کے سیدھا اُسی مین ملجانا چاہتا ہے اِس لیے بھگوان ارجن سے کہتے ہین کہ تو

یوگ مین لگ جا-

آگے بھگوان یوگ مین شردھا بڑھانے کے لیے یوگ کی تعریف کرتے ہین-

वेदेषु यज्ञेषु तपःसु चैव दानेषु यत्पुण्यफलं प्रदिष्टम् ।
अत्येति तत्सर्वमिदं विदित्वा योगी परं स्थानमुपैति चाद्यम् ॥२८॥

وید گیہ تپ اور دان سے جو پھل ملتا ہے یوگی اس کے جان جانے پر اُن سب سے آگے بڑھ جاتا ہے اور سرب اوتم کارن روپ استھان کو پاجاتا ہی (۲۸)-

خلاصہ یہ ہے کہ شاسترون مین وید پڑھنے کے جو پھل لکھے ہین یگیہ تپ اور دان کے جو پھل لکھے ہین جو یوگی بھگوان کے کہے ہوئے سات پرشنون کے جوابون کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور ان کے مطابق چلتا ہے وہ اُن سب سے زیادہ یوگ دیہ ایشوریہ کو پاتا ہے اور وہ ایشور کے پرم دھام کو پہونچ جاتا ہے جو آدِ کال مین بھی تھا اور وہ کارن برہم کو پالیتا ہے -

(آٹھوان ادھیائے سماپت ہوا)

نوان ادھیائے راج وِدیا راجگیہ

۳۴ منتر

برہم گیان ہی سرب شریشٹھ دھرم ہی

بھگوان کرشن چندر نے آٹھوین ادھیاے مین سُکھمنا ناڑی دوارا دھارنا اور اُس کی کریا بتلائی ہے اور اُس کا پھل برہم پراپتی بتایا ہے اور آگے چلکر شکل مارگ بتایا ہے جہان سے پھر واپس آنا نہین پڑتا کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اس کے سوا ے اور موکش کا دروازہ نہین ہے اس لیے بھگوان اگنی جوتی آدِ کے پاس گھوم پھر کر موکش پانے کی راہ سے بھی سیدھی راہ بتاتے ہین-

ساتوین ادھیاے کے آخر مین ادھ بھوت ادھ دیو شبدون سے ایشور کی مہا مختصر روپ سے کہی گئی ہے اس ادھیاے مین اُس کی مہا خوب بستار سے برنن کی جاوے گی۔

श्रीभगवानुवाच ।
इदं तु ते गुह्यतमं प्रवक्ष्याम्यनसूयवे ।
ज्ञानं विज्ञानसहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥ १ ॥

سری بھگوان نے کہا

ہے ارجن تو گنون مین اوگن ڈھونڈھنے والا نہین ہے اس لیے مین تجھے گیان سہت انت گپت گیان سناتا ہون اُس کے جاننے سے تو اشبھ کرمون سے چھٹکارا پا جائے گا۔ (۱)

بھگوان اب ایسا گیان بتاتے ہین جو دھیان یوگ سے بھی سرشیٹھ ہے اور اُس شدھ گیان سے سیدھی موکش ہوجاتی ہے دھیان سے ساکشات موکش نہین ملتی دھیان سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے اور انتہ کرن کے شدھ ہونے سے آتم گیان ہوتا ہے اصل گیان یہ ہے کہ سب ہی باسدیو ہین جیسا سمجھتے ہین کہ سبھی ایک برہم ہی ہے اُنکی مکت ہوجاتی ہے بغیر ادویت برہم گیان کے مکت کا اور اوپاے نہین ہے اس لیے دوالون سے برہم گیانی اچھے سمجھے جاتے ہین۔

राजविद्या राजगुह्यं पवित्रमिदमुत्तमम् ।
प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्तुमव्ययम् ॥ २ ॥

ہے ارجن جو گیان مین تجھے سناتا ہون وہ سب بدیاؤن کا راجہ ہے وہ بہت ہی پوشیدہ اور بہت ہی پوتر ہے وہ سُگمتا سے سمجھ مین آجاتا ہے دھرم کا ہردی نہین ہے سکھ سے اُسکا انشٹھان کیا جاسکتا ہے اور وہ ناش رہت ہے (۲)

اٹھارہ بدیاؤن مین وہ سب بدیاؤن کا راجہ ہے کیونکہ اس کی مہا بھاری ہر اسی سے بدیاؤن مین برہم گیانی کی زیادہ پرتشٹھا ہے وہ گپت لبشیون کا راجہ ہے

اور جس قدر پوتر کرنے والے کرم ہین اُنمین برہم گیان سب سے زیادہ پوتر ہے کیونکہ وہ کرم اور اُس کی جڑ کو چھن بھر مین نشٹ کر دیتا ہے یعنے وہ ہزار ون جنمون کے فراہم کیے ہوئے کرم دھرم اور ادھرمون کو پل بھر مین ناش کر ڈالتا ہے اِس کے علاوہ سُکھ دکھ کی طرح اُسکا پرتکش گیان ہو سکتا ہے وہ دھرم کے برخلاف نہین ہے۔ کوئی خیال کرے کہ اُس کا پراپت کرنا بہت کٹھن ہے سو بات نہین ہے۔ بھگوان کہتے ہین کہ اُس کا پراپت کرنا بہت آسان ہے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ جو کام آرام کا دینے والا ہوتا ہے اُس کا پھل تھوڑا ہوتا ہے اور جو دکھ دیکر ہوتا ہے اُس کا پھل زیادہ ہوتا ہے ایسے جو برہم گیان آسانی مین سُکھ سے پراپت ہوتا ہے وہ ناش ہو جاتا ہوگا اِس وہم کی دور کرنے کو بھگوان فرماتے ہین کہ اُس کا ناش نہین ہوتا اسی سے برہم گیان پراپت کرنے یوگ ہے

अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परन्तप ।
अप्राप्य मां निवर्तन्ते मृत्युसंसारवर्त्मनि ॥ ३ ॥

ہے ارجن جو اس دھرم مین شردھا نہین کرتے وے مجھے نہ پاکر اس مرن شیل سنسار مین گھومتے رہتے ہین۔ (۳)

جو لوگ اس دھرم برہم گیان مین لغو اس نہین رکھتے۔ اور اس کے ست اور پھلون پر بشواس نہین کرتے بلکہ جو اپنے شریر کو ہی آتما سمجھتے ہین وے پاپی مجھ پرماتما کو نہین پاتے میرا پانا تو دور رہا بلکہ وے بھگت کو بھی پراپت نہین ہوتے جو میرے پاس پہونچنے کی راہون مین سے ایک راہ ہے اسی سے وے موت آنے تک سنسار کی راہ مین پڑے رہتے ہین جو انھین نرک مین پہونچاتی ہے۔

سب جیو پرماتما مین استھت ہین

मया ततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ।
मत्स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥ ४ ॥

مجھ سے یہ سب جگت بیاپت ہے میری صورت ابیکت ہے سب جیو مجھ مین بستے

ہین اور مین اُن مین نہین رہتا ہون۔ (۴)

اس تمام چراچر جگت کو مجھ پرماتمانے بیاپت کر رکھا ہے میری صورت آنکھ وغیرہ اندریون سے نہین دیکھی جاسکتی مجھ ابکیکت مین گھاس کے پودے سے لیکر برہما تک رہتے ہین مگر مین اُن مین نہین رہتا۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح سیپی مین چاندی رسی مین سانپ کلپت ہے اسی طرح مجھ سچدانند مین سب جیو کلپت ہین جس طرح سیپی اور چاندی کا کچھ بھی سمبندھ نہین ہے اُسی طرح میرا بھی کسی سے کچھ سمبندھ نہین ہے۔

न च मत्स्थानि भूतानि पश्य मे योगमैश्वरम् ।
भूतभृन्न च भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥ ५ ॥

وے سب پرانی مجھ مین استھت نہین ہین ہے ارجن تو میرے ایشور یہ سمبندھی یوگ بل کو دیکھ سب جیوون کا پالن کرتا ہوا لیکن اُن مین نہ رہتا ہوا میرا آتما بھوتون کا کارن ہے۔ (۵)

پچھلے دو شلوکون مین جو بتے بھگوان نے کہا ہے اُسے وے درشٹانت دے کر سمجھاتے ہین۔

यथाऽऽकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान् ।
तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय ॥ ६ ॥

جس طرح مہان وایو (ہوا) ہر جگہ گھومتا ہوا آکاش مین سدا رہتا ہے اُسی بھانت سب جیو مجھ مین رہتے ہین۔ (۶)

ہم اپنے آنکھون سے روز دیکھتے ہین کہ مہان وایو سب جگہ گھومتا ہوا آکاش مین رہتا ہے اسی طرح مجھ مین بھی جو آکاش کی سمان سرب بیاپی ہون تمام جیو رہتے ہین لیکن بالکل تعلق نہین رکھتے۔

پرماتما ہی سب بھوتون کا آدِ انت ہی

सर्वभूतानि कौन्तेय प्रकृतिं यान्ति मामिकाम् ।
कल्पक्षये पुनस्तानि कल्पादौ विसृजाम्यहम् ॥ ७ ॥

ہے کونتیی۔ پرلے کی سمے سب پرانی میری پرکرتی مین لین ہوجاتے ہین اور کلپ کے شروع (آرمبھ) مین مین اُنکو بھِن بھِن پرکار کی صورتون مین پیدا کرتا ہون (۷)

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनः पुनः ।
भूतग्राममिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥ ८ ॥

اپنی پرکرتی کی سہایتا سے پراچین سوبھاو کے پرَبش اِس پرانی سموہ کو مین بار بار پیدا کرتا ہون۔ (۸)

ایشور اپنے کرمونکے بندھن مین نہین بندھتا ہی

ایشور چھوٹی بڑی انیک پرکار کی آسمان سرشٹی رچتا ہے اس لیے اُسے اپنے کرمون کے کارن دھرم آدھرم کے بندھن مین بندھنا پڑتا ہوگا اسی شنکا کا اتر بھگوان نیچے دیتے ہین۔

न च मां तानि कर्माणि निबध्नन्ति धनञ्जय ।
उदासीनवदासीनमसक्तं तेषु कर्मसु ॥ ९ ॥

ہے دھننجے یہ کرم مجھے نہین باندھتے کیونکہ مین اُن کرمون سے اُوداسین اور بے لاگ رہتا ہون۔ (۹)

بھگوان کہتے ہین کہ اس اسمان سرشٹی رچنا کے کرم مجھے نہین باندھتے کیونکہ مین آتما کی نربکارتا کو جانتا ہون اس لیے بے سروکار رہتا ہون اور کرم کے پھل کی خواہش نہین رکھتا یعنے مین کبھی ایسا خیال نہین کرتا کہ مین کرتا ہون دوسرے لوگ بھی جب کسی کرم کو کرکے

ایسا نہین سمجھتے کہ یہ کرم ہم نے کیا اور اُس کے پھل کی اچھا نہین رکھتے تب وہ کرم ادھرم
کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہین اور اگیانی منشیہ اپنے ای کو کرمون سے اس طرح
کرم بندھن مین بندھ جاتے ہین جس طرح ریشم کا کیڑا کیسٹ کوش مین گھر جاتا ہے۔

मयाऽध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सचराचरम् ।
हेतुनाऽनेन कौन्तेय जगद्विपरिवर्तते ॥ १० ॥

مین ادھیکش ہون پرکرتی میری ادھیکشتا مین چراچر جگت کو پیدا کرتی ہے اسی
سے جگت بار مبار پیدا ہوتا ہے۔ (۱۰)

خلاصہ جگت کی رچنا مین پرکرتی اُپادان کارن ہے اور ایشور نمت کارن ہے
پرکرتی اُس کی اچنتیہ شکتی ہے وہ اُس سے الگ نہین ہے پرکرتی جڑ ہے وہ دنیا
کی رچنا نہین کرسکتی اور اگر ایشور سرشٹ کو رچے تو ایشور مین دوش لگتا ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایشور ہی جگت ابھن نمت کا اُپادان کارن ہے جڑ پرکرتی
چینن ایشور کا سہارا لیکر ہی جگت کی رچنا کرتی ہے۔

ادھرمیون کا جیون

अवजानन्ति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ।
परं भावमजानन्तो मम भूतमहेश्वरम् ॥ ११ ॥

مورکھ لوگ مجھے سب بھوتون کا مہیشور نہ جاننے کے کارن میرے منشیہ شریر مین
رہنے کے کارن میرا انادر کرتے ہین۔ (۱۱)

مورکھ مجھے پہچاننے مین اسمرتھ ہین مین ان لوگون مین منشیہ شریر دھارن کرکے
رہتا ہون اسی سے وے میرا انادر کرتے ہین کیونکہ وے لوگ مجھے مہیشور یعنے سب
جیون کا آتما نہین سمجھتے میری عدول حکمی کرتے رہنے سے اُن بیچارون کا ناش
ہوتا ہے۔

मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ।
राक्षसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥ १२॥

یہ مورکھ میرا آنادر اِس لیے کرتے ہین کہ اُن کی آشا پھل وتی نہین ہے اِن کے کرم نسپھل ہین اِن کا گیان پھل رہت ہے سنساری کھوٹے کامون مین اِن کا چت ڈوبا رہتا ہے اور یہ لوگ موہ پیدا کرنے والی راکشسی اور آسُری پرکرتی کا آشرے رکھتے ہین۔ (۱۲)

کیونکہ یہ مورکھ لوگ سچدانند ایشور کو ایشور نہ مانکر دوسرے ایشور سے ملنے کی امید رکھتے ہین اُن کے کرم اس لئے نسپھل ہین کہ وے لوگ آتما کو چھوڑ کر دوسرے ایشور کو پانے اتھوا سُرگ سکھ بھوگنے کے لیے اگن ہوتر آدِ کرم کرتے ہین اُنکا گیان پھل رہت اس لیے ہے کہ وے لوگ آتما کے سوائے دوسرے پدارتھون کو سچا سمجھتے ہین اُن مین بچار شکتی نہین ہے اس سے انتیہ سنساری کو کرمون مین لگے رہتے ہین وے راکشسی اور آسُری سوبھاو کے کارن دوسرے کا دھن اور استری وغیرہ کو ہرن کرتے ہین وے شریر کے سوائے آتما کو نہین سمجھتے اور کھانے پینے مار کاٹ اور لوٹ کھسوٹ کرنے مین لگے رہتے ہین۔

مہاتماؤن کا جیون

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिताः ॥
भजन्त्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम् ॥ १३ ॥

ہے ارجن دیوی[1] پرکرتی کا آشرے رکھنے والے مہاتما لوگ مجھے سب پرانیون کا ادِ کارن اور ابناشی سمجھکر اور سب طرف سے چت ہٹا کر میری ہی اُپاسنا کرتے ہین۔ (۱۳)

---

[1] دیوی پرکرتی والے وہ کہلاتے ہین جو اپنے شریر اندریون اور من کو بش مین رکھتے ہین اور دیا سردھا وغیرہ کو اپنے ہردے مین استھان دیتے ہین۔

خلاصہ جن کا چت یگیہ وغیرہ کرنے سے شُدھ ہوگیا ہے ایسے مہاتما شریر اندری اور من کو بس مین کر کے مجھے سب بھوتن کا آدِ کارن اناشی سمجھ کر مجھ انتراتما مین چت کو ٹھہرا کر میری ہی اُپاسنا کرتے ہین۔

सततं कीर्तयन्तो मां यतन्तश्च दृढव्रताः ।
नमस्यन्तश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ता उपासते ॥ १४॥

وے لوگ ہمیشہ میری چرچا کرتے ہین درڑھ سنکلپ کر کے مجھے پانے کا اُوپاے کرتے ہین بھگت پوربک مجھے نمشکار کرتے ہین اور رات دن مجھ مین ہی دھیان لگا کر میری اُپاسنا کیا کرتے ہین۔ (۱۴)

وے ہمیشہ میرے یعنے اپنے ایشور برہم کے بشئے مین بات چیت کیا کرتے ہین وے ہمیشہ اپنی اندریون اور اپنے من کو بس مین رکھتے ہین اپنی پرتگیا پر قائم رہکر پریم سے میرے دل کے اندر رہنے والے آتما کی اُپاسنا کیا کرتے ہین۔

ज्ञानयज्ञेन चाप्यन्ये यजन्तो मामुपासते ।
एकत्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतोमुखम् ॥ १५ ॥

کتنے ہی ادھکاری گیان یگیہ سے میری اُپاسنا کرتے ہین یعنے مجھ مین اور جیو مین بھید نہین سمجھتے کتنے ہی داس بھاو سے بھید بُدّھ دوارا میری اُپاسنا کرتے ہین کتنے ہی بہت پرکار سے مجھ بشوروپ پرمیشور کی اُپاسنا کرتے ہین۔ (۱۵)

خلاصہ یہ ہے کہ کتنے تو کہتے ہین کہ مین ہی ایشور ہون مجھ مین اور ایشور مین کچھ بھید نہین ہے ایسا سمجھ کر میری اُپاسنا کرتے ہین کچھ مدہم درجہ کی لوگ مجھ ایشور کو اپنا مالک اور اپنے کو مجھ پرمیشور کا داس سمجھ کر میری اُپاسنا کرتے ہین کتنے ہی لوگ جو سنتے ہین اُسے میرا نام سمجھتے ہین جو کچھ دیتے یا بھوگتے ہین اُسے میرے ہی ارپن کرتے ہین اس طرح ہر پرکار سے مجھ پرماتما کا ہی سمرن کرتے ہین

کتنے ہی لوگ سچدانند ایشور کو سب بھوتون مین سمجھتے ہین کچھ لوگ جیو اور ایشور کو ایک جانتے ہین اُنکا خیال ہے کہ ہم ہی پرمیشور ہین ہم مین اور پرمیشور مین بھید نہین ہے جو پرمیشور ہے

سو ہی ہم ہین کہتے لوگ پرمیشور کو بہت پرکار کا سمجھتے ہین یعنے برہما بشن مہیش سورج گنیش چندرماں رام کرشن آدِ کو پرماتما کا مورتمان روپ سمجھتے ہین یہ تینون ہی درجہ بدرجہ اچھے ہین اخیر مین تینون ہی پرکار کے مہاتما پورن برہم شُدھ سچدانند نراکار پرماتما کو پاجاتے ہین۔

(شنکا) طرح طرح ونیاری نیاری اُپاسنا کرکے وے لوگ ایک پرمیشور کی اُپاسنا کس طرح کرتے ہین اُس کا جواب بھگوان نیچے کے چار اُپاسنا شلوکون مین دیتے ہین

अहं क्रतुरहं यज्ञः स्वधाहमहमौषधम् ।
मन्त्रोऽहमहमेवाज्यमहमग्निरहं हुतम् ॥ १६ ॥

مین ہی کرت ہون مین ہی یگیہ ہون مین ہی سودھا ہون مین ہی اوشدھ ہون مین ہی منتر ہون ہوم کا سادھن گھی مین ہی ہون مین ہی اگن ہون اور مین ہی ہوَن ہون۔ (۱۶)

اگنشٹوم آدِ شروت کرمون کو کرت کہتے ہین اتتھ ابھیاگت کی پوجا وغیرہ پنچ یگیون کو یگیہ کہتے ہین پترون کو جو انّ دیا جاتا ہے اُس کو سودھا کہتے ہین جَو چاول وغیرہ انّون کو جنھے منشیہ کھاتے ہین اور جن سے روگ ناش ہوتے ہین اوشدھ کہلاتے ہین سواہا سودھا یہ شبد وید کے ہین انھین سے ہوَن کہا جاتا ہے انھین منتر کہتے ہین اِن منترون سے اگن مین جو گھی ڈالا جاتا ہے اُسے آجیہ کہتے ہین جب اگن مین ہوَن سامگری ڈالی جاتی ہے وہ اگن کہلاتی ہے۔

पिताहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ।
वेद्यं पवित्रमोङ्कार ऋक्साम यजुरेव च ॥ १७ ॥

ہے ارجُن اِس جگت کا پتا مین ہون ماتا مین ہون دھاتا مین ہون پتامہ مین ہون جاننے کے لوگیہ مین ہون پوتر مین ہون اونکار مین ہون رگ وید سام وید اور یجُر وید مین ہون۔ (۱۷)

خلاصہ اس جگت کا پیدا کرنے والا پالن پوشن کرنے والا کرمون کا پھل دینے والا

ویدآدی پرانون کا بشئے پریتی اور حیتن مین ہی ہون سب وید میرا ہی پرت پادن کرتے ہین رگ وید سام وید اور یجر وید مین ہی ہون اوم برنو مین ہی ہون۔

गतिर्भर्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ।
प्रभवः प्रलयः स्थानं निधानं बीजमव्ययम् ॥ १८ ॥

ہے ارجن اس سب سنسار کی گت مین ہون سب کا پالن کرنے والا مین ہون سب کا سوامی مین ہون سب برے بھلے کامون کا گواہ مین ہون سب کا نواس استھان مین ہون سب کا شرن استھان مین ہون سب کا بنا کارن ہنکاری مین ہون سب کے پیدا ہونیکی جگہ مین ہون پرلے مین ہون سنسار کی استھتی پرلے کا استھان مین ہون سب کا بیج روپ مین ہون اور ابناشی ناش نہ ہونے والا مین ہون۔ (۱۸)

کرمون کا پھل مین ہی ہون۔ پرانی جو کچھ کرتے ہین اور نہین کرتے اُسکا دیکھنے والا شاکشی مین ہون مین وہ ہون جس مین سب جیو دھاری رہتے ہین مین ہی دکھیون کا شرن استھان ہون جو میرے پاس آتے ہین مین اُنھین سنکٹ سے چھوڑاتا ہون اس لیے مین بغیر کسی طرح کے عیوض کی آشا کے بھلائی کرتا ہون جگت کا آدی مین ہون جگت مجھ مین ہی ٹھہر رہتا ہے اور مجھ مین ہی جاکر ناش ہو جاتا ہے مین وہ ابناشی بیج ہون جس سے جگت پیدا ہوتا ہے سنسار مین ہر ایک چیز بیج سے ہی پیدا ہوتی ہے اور اُنکی پیدائیش ہمیشہ ہی ہوتی رہتی ہے اِس لیے سمجھا جاتا ہے کہ بیج کبھی ناش نہین ہوتا۔

तपाम्यहमहं वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च ।
अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥ १९ ॥

ہے ارجن مین ہی سب کو تپاتا ہون مین ہی جل برساتا ہون اور مین ہی اُسے روک لیتا ہون مین ہی امرت و ادر مرتیو ہون مین ہی ست است اتھوا استھول سوکشم پرپنچ ہون۔ (۱۹)

وید وکت کرم کرنے کے پھل

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापाः
यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयन्ते ।
ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोक-
मश्नन्ति दिव्यान्दिवि देवभोगान् ॥ २० ॥

ہے ارجن رگ یجر سام اِن تین ویدون کے جاننے والے سوم رس پینے والے پاپون سے پوتر ہو جانے والے یگیون سے میری اُپاسنا کرنے والے سُرگ لوک مین جانا چاہتے ہین وے اندر لوک سُرگ مین پہونچتے ہین اور وہان دیوتاؤن کے سُرگیئے سُکھون کو اُپ بھوگ کرتے ہین۔ (۲۰)

خلاصہ۔ جو منشیہ رگ وید یجُروید اور سام وید کو جانتے ہین جو سوم پیتے ہین اور اُس کے پینے سے پاپ رہت ہو جاتے ہین جو اگنشٹوم کرم کر کے بشیوُن اور دوسرے دیوتاؤن کی طرح میری اُپاسنا کرتے ہین جو اپنے یگیہ کرمون کے بدلے مین سُرگ چاہتے ہین وے اندر لوک مین جاتے ہین اور وہان بیشمار سُکھون کو بھوگتے ہین۔

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं
क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोकं विशन्ति ।
एवं त्रयीधर्ममनुप्रपन्ना:
गतागतं कामकामा लभन्ते ॥ २१ ॥

وے سُرگ سُکھ بھوگ کر اپنے پُنیہ کرمون کے ناش ہونے پر پھر مرتیو لوک مین جنم لیتے ہین اِس بھانت تینون ویدون کے اَنُسار یگیہ آدِ کرم کرنے والے اپنی کامناؤن کے کارن کبھی سُرگ مین جاتے ہین اور کبھی مرتیو لوک مین آتے ہین۔ (۲۱)

خلاصہ صرف ویدون کے مطابق کرم کرنے والے کبھی جاتے ہین اور کبھی لوٹ آتے ہین

انھیں سوتنترتا یعنے خودمختیاری کہین بھی نہین ملتی۔

अनन्याश्चिन्तयन्तो मां ये जनाः पर्युपासते ।
तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम् ॥ २२॥

جو پرش ابھید بھاونا سے میرا ہی دھیان کرتے ہوے میری اُپاسنا کرتے ہین اُن نتیہ یوگیون کو مین اِس لوک کے پدارتھ دیکر اُن کی رکشا کرتا ہون اور پھر اُنکو آواگون سے چھوڑا دیتا ہون۔ (۲۲)

येऽप्यन्यदेवता भक्ता यजन्ते श्रद्धयाऽन्विताः ।
तेऽपि मामेव कौन्तेय यजन्त्यविधिपूर्वकम् ॥ २३ ॥

ہے ارجن جو لوگ دوسرے دیوتاؤن مین شردھا کرکے اُنکی اُپاسنا کرتے ہین وہ میری بیفائدہ پوجا ہے اسی کارن سے اُن لوگون کو مکت نہین ملتی اور وے آواگون کے پرپنچ مین پھنسے رہتے ہین۔ (۲۳)

अहं हि सर्वयज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ।
न तु मामभिजानन्ति तत्त्वेनातश्च्यवन्ति ते ॥ २४॥

ہے ارجن مین سب یگیون کا بھوکتا اور سب کا سوامی ہون وے میرے اِس تتو کو نہین جانتے اسی واسطے آواگون سے چھٹکارا نہین پاتے۔ (۲۴)

خلاصہ۔ سُرتی سمرتی مین کہے ہوے یگیون کا سوامی اور بھوکتا مین ہی ہون وے لوگ مجھے ٹھیک ٹھیک طور سے نہین جانتے اسی سے بیفائدہ پوجا کرکے اپنے کئے ہوے یگیہ کا پھل نہین پاتے وے لوگ اپنے کرمون کو میرے ارپن نہین کرتے اسلیے انھین پھر لوٹ کر اس لوک مین آنا پڑتا ہے۔

جو لوگ دوسرے دیوتاؤن کی بھگتی کرکے میری بیفائدہ اُپاسنا کرتے ہین انھین اُنکے یگیون کا پھل ضرور ملتا ہے دیوتاؤن کی پوجا بالکل بے کام نہین ہوتی اُن کی اُپاسنا کے انسار پھل ضرور ملتا ہے لیکن کچھ وقت بعد انھین اِس دنیا مین پھر آنا پڑتا ہے۔ کس طرح۔

किस तरह ?

यान्ति देवव्रता देवान् पितॄन् यान्ति पितृव्रताः ॥
भूतानि यान्ति भूतेज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम् ॥२५॥

دیوتاؤن کے پوجنے والے دیوتاؤن کو پراپت ہوتے ہین پترون کے پوجنے والے پترون کو پراپت ہوتے ہین بھوتون کے پوجنے والے بھوتون کو پراپت ہوتے ہین اور میرے اُپاسک مجھے پراپت ہوتے ہین۔ (۲۵)

برہا بشن مہیش رام اندرا دی کے پوجنے والے اون کے پاس جاتے ہین سرادھ وغیرہ کرکے پترون کے پوجنے والے پترون کے پاس جاتے ہین بھوتون کے ماننے والے بھوتون مین جا ملتے ہین مجھ سچدانند سروپ آتما کی اُپاسنا کرنے والے مجھ نربکار نراکار پرم انند سروپ کو پاتے ہین۔

پرماتما کی بھکت مین آسانی

میرے بھگتون کو بیشمار پھل ہی نہین ملتا بلکہ اُنکو ایسا استھان مل جاتا ہے جہان سے پھر اِس دُنیا مین واپس نہین آتے تس پر بھی میری اُپاسنا اُن کے لیے آسان ہے۔ کیسے

पत्रं पुष्पं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति ।
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः ॥ २६ ॥

ہے ارجن جو کوئی بھکت پوربک پتر پھل پھول جل مجھے ارپن کرتا ہے شُدھ چیت اور بھکتِ سے ارپن کی ہوئی اُس چیز کو مین قبول کرتا ہون (۲۶)

خلاصہ۔ دوسرے دیوتاؤن کی اُپاسنا کے لیے بڑی بڑی چیزون کی ضرورت ہے مگر مین تو صرف بھکت سے ہی خوش ہو جاتا ہون۔

(جب یہ بات ہے تو)

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत् ।
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥ २७ ॥

ہے ارجن تو جو کچھ کرتا ہے تو جو کچھ کھاتا ہے تو جو کچھ ہوم کرتا ہے تو جو کچھ دیتا ہے اور تپ کرتا ہے وہ سب میرے ارپن کر (۲۷)

اب سُن ایسا کرنے سے تجھے کیا لابھ ہوگا۔

शुभाशुभफलैरेवं मोक्ष्यसे कर्मबन्धनैः ।
संन्यासयोगयुक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि ॥ २८ ॥

ایسا کرنے سے تو شبھ اشبھ پھل دینے والے کاموں کے بندھن سے چھوٹ جائیگا سنیاس یوگ میں یُکت ہو کر اور مُکت پاکر تو میرے پاس پہونچ جائیگا۔ (۲۸)

جب تم اپنے ہر ایک کام کو میرے ارپن کرتے رہوگے۔ تو جیتے جی ہی کرم بندھن سے خلاصی پا جاؤگے اور اِس شریر کے ناش ہونے پر میرے پاس پہونچ جاؤگے۔

پرماتما کی یکیش بات ظاہر ہوتی ہے

(شنکا) اِن باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایشور میں راگ اور دویش ہے کیونکہ وہ اپنے بھکتوں پر پیار رکھتا ہے مگر دوسرے پر نہیں۔

(جواب) ایسی بات نہیں ہے۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ।
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥२९॥

میں سب پرانیوں کے لیے یکساں ہوں نہ کوئی میرا دشمن ہی اور نہ میرا پیارا ہے جو بھکتِ پوربک میری اُپاسنا کرتے ہیں وے مجھ میں ہیں اور میں بھی انمیں ہوں (۲۹)

میں اگن کے سمان ہوں جس طرح اگنی انکا جاڑا ہرتی ہے جو اُس کے پاس ہوتے ہیں اور جو اُس سے دور رہتے ہیں اُن کی سردی نہیں ہرتی اِسی طرح میں اپنے بھکتوں پر کرپا رکھتا ہوں دوسری پر نہیں وے جو میری بھکتِ کرتے ہیں اپنے

برن آسرم دھرم کا پالن کرتے ہوے شدھ چت ہو جاتے ہین مین اُن کے پاس حاضر رہتا ہون کیونکہ اُنکا چت میرے رہنے کے لایق ہو جاتا ہے جب مین اُن کے پاس حاضر رہتا ہون تب مین ہمیشہ اُن کا بھلا کرتا ہون جس طرح سورج کی روشنی سب جگہ رہتی ہے مگر اُس کا عکس صاف آئینہ پر خوب پڑتا ہے اسی طرح جنکا چت بھگت کے پربھاو سے صاف ہو جاتا ہے اُن مین مین پرماتما موجود رہتا ہون ۔

نیچ بھی بھگت سے مکت پا جاتے ہین

اب مین تجھے بتاتا ہون کہ میری بھگت کیسی اُتم ہے ۔

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।
साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥ ३० ॥

اگر کوئی نیچ بھی سب کو چھوڑ کر میری ہی اُپاسنا کرے تو وہ واستو مین سادھو ہے کیونکہ اُس کا نشچے ٹھیک ہے ۔ (۳۰)

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ।
कौन्तेय प्रतिजानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥ ३१ ॥

میرا انینہ بھگت جلد ہی دھرماتما ہو جاتا ہے اور مکت پاتا ہے ۔ ہے کنتی پتر تو اس بات کو اچھی طرح جان لے کہ میرے بھگت کا کبھی ناش نہین ہوتا ۔ (۳۱)

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ।
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥ ३२ ॥

ہے ارجن میری شرن آنے سے پاپی استری بیشیہ اور شودر سبھی اُتم گت موکش کو پاتے ہین ۔ (۳۲)

خلاصہ ۔ خواہ استری ہو خواہ پرش ہو چاہے کوئی کسی برن کا کیون نہ ہو جو ایشور کو بھجتا ہے وہی اُتم گت پاتا ہے ایشور کسی کے اونچے نیچے کل کو نہین دیکھتا وہ تو صرف بھگتی کا بھوکا ہے ۔ کہا ہے کہ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے اونچ نیچ پوچھے نہین کوے

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥ ३३ ॥

پھر پویتر براہمنون اور بھگت راج رشیون کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ہے ارجن اس دکھیہ سکھ رہت لوک کو پاکر تو میرا بھجن کر۔ (۳۳)

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥ ३४ ॥

ہے ارجن۔ تو اپنا من مجھ مین لگا میری ہی بھگتی کر میرا ہی یگیہ کر مجھے ہی سر جھکا مجھ مین ہی تت پر رہ اس طرح کرنے سے تو میرے پاس پہونچ جائیگا۔ (۳۴)

(نوان ادھیائے سماپت ہوا)

دسوان ادھیائے بھوت جوگ نام

۴۲ منتر

بھگوان کی بھوتیان

ساتوین اور نوین ادھیائے مین کرشن مہاراج نے ایشور کی بھوتیون کا برنن مختصر طور سے کیا ہے انھین بستار سے پھر کہتے ہین کیونکہ ایشور کی بھوتیون کا سمجھنا آسان کام نہین ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।
भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ।
यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥ १ ॥

سری بھگوان نے کہا

ہے مہاباہو میرے اُوت کرشٹ بچنون کو تو پھر سُن تو مجھ سے پریم رکھتا ہے اس لیے

تیری بھلائی کے لیے مین کہتا ہون - (۱)

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ।
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥ २ ॥

میرے پربھاو کو دیوتا اور مہرشی کوئی نہین جانتے کیونکہ مین سب دیوتاؤن اور رشیون کا آدی کارن ہون - (۲)

यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ।
असम्मूढः स मर्त्येषु सर्वपापैः प्रमुच्यते ॥ ३ ॥

ہے ارجن جو مجھے اجنما انادی اور سارے لوگون کا مالک جانتا ہے وہ منشیون مین موہ رہت ہے وہ سب پاپون سے چھٹکارا پایا جاتا ہے - (۳)

کیونکہ سب دیوتا اور مہرشیون کا مین آدی کارن ہون میرا آدی کارن کوئی نہین ہے اس لیے مین اجنما اور انادی ہون کیونکہ مین انادی ہون اس لیے مین اجنما ہون -

نیچے لکھے ہوئے کارنون سے مین سب لوگون کا ایشور ہون -

बुद्धिर्ज्ञानमसम्मोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ।
सुखं दुःखं भवोऽभावो भयं चाभयमेव च ॥ ४ ॥

अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः ।
भवन्ति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥ ५ ॥

ہے ارجن بدھی گیان ابیاکلتا چھما ستیہ دم شم سکھ دکھ اوتپت لے بھے ابھے اہنسا سمتا سنتوش تپسیا دان جس اپجس پرانیون کے یہ سب بھاؤ مجھ سے ہی ہوتے ہین - (۴ - ۵)

بدھی انتہ کرن مین باریک چیزون کے دیکھنے کی جو شکتی ہے اسے ہی بدھی کہتے ہین (گیان) آتما اور ایسے ہی دوسرے پدارتھون کی ودیا کو گیان کہتے ہین - (ابیاکلتا) جب کوئی کام کرنا ہو اسی وقت معلوم ہو تو اسے بچار پوربک کرنے کو ابیاکلتا کہتے ہین -

(چھما) کسی کے مارنے یا گالی دینے پر ناخوش نہ ہونے کو چھما کہتے ہین -
(ستیہ) جیسا دیکھا ہو اُسے ٹھیک ویسا ہی کہنے کو ستیہ کہتے ہین -
(دم) باہری اندریون کے شانت کرنے کو دم کہتے ہین -
(شم) اندرونی اندری یا انتہ کرن کے شانت کرنے کو شم کہتے ہین
(اہنسا) جیو دھاریون کو ہانی نہ پہونچانے کو اہنسا کہتے ہین -
(سنتوش) جو ملجائے یا جو پاس ہو اُسی مین خوشی ہونے کو سنتوش یا صبر کہتے ہین -
(تپسیا) شریر کے دکھ درد کو سہنا اور اندریون کے روکنے کو تپسیا کہتے ہین -
(دان) نیائے سے کمایا ہوا دھن سپاترون یعنی نیک چلن آدمیون کو دینا -
(جش) اچھے آدمیون مین تعریف ہونا -
(اپجش) بدنامی ہونا - پرانیون کے یہ سب مختلف طور طریق کے بھاو اُن کے کرمون کے انوسار مجھ پرماتما سے ہی ہوتے ہین

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ।
मद्भावा मानसा जाता येषां लोक इमाः प्रजाः ॥ ६ ॥

سات مہرشی اور چار منو یہ سب میرے من سے پیدا ہوئے ہین اور اُن ہی سے اِس جگت کی ساری پرجا پیدا ہوئی ہے - (۶)

خلاصہ بھرگو مرتچ اتری پلستیہ پلہ کرتو اور وششٹھ یہ سات مہرشی تھا سنکادی چار مہرشی اور سوایمبھو وغیرہ منو یہ سب شرشٹی کے آدی کال مین بغیر کرم سنکلپ سے پیدا ہوئے تھے اُن سے جو سب پرجا پیدا ہوئی ہے مطلب یہ ہے کہ ان سب مہرشیون اور منوؤن سے ساری پرجا پیدا ہوئی ہے اور یہ سب مجھ سے پیدا ہوئے ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ مین پرماتما سب لوگون کا سوامی ہون -

एतां विभूतिं योगं च मम यो वेत्ति तत्त्वतः ।
सोऽविकम्पेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥ ७ ॥

جو میری اس وبھوت اور شکتی کو جانتا ہے وہ بھکتی یوگ سے مکمل ہوتا ہے -

اس مین سندیہہ نہین ہے۔ (۷)

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ।
इति मत्वा भजन्ते मां बुधा भावसमन्विताः ॥ ८ ॥

مین ہی سب جگت کو پیدا کرنے والا ہون اور مجھ سے ہی سب کی پرورتی ہوتی ہے یہ جانکر بدھمان لوگ مجھے پریم سے سمرن کرتے ہین (۸)

خلاصہ۔ مین پر برہم ہی اس جگت کی پیدایش کا کارن ہون یعنے مین ہی اس جگت کا اوپادان کارن اور نمت کارن ہون مجھ سرگیہ سرب شکتمان پرماتما کی پریرنا سے ہی سورج چندرمان اور سمدر آدی اپنی اپنی مرجادا پر چل رہے ہین مجھ آنند روپ پرمیشور سے ستا اور سپھورت پاکر ہی بدھ اور اندریان نانا پرکار کی چیشٹائین کرتی ہین جو لوگ میرے اس پربھاو کو جانتے ہین وہ مجھے نتیہ پریم بھاو سے یاد کرتے ہین۔

मच्चित्ता मद्गतप्राणा बोधयन्तः परस्परम् ।
कथयन्तश्च मां नित्यं तुष्यन्ति च रमन्ति च ॥ ९ ॥

ہے ارجن وہ لوگ رات دن مجھ مین ہی دل لگائے ہوئے اور اپنے پران بھی میرے ارپن کئے ہوئے ایک دوسرے کو میرا ہی اوپدیش کرتے ہوئے ہر وقت میری ہی چرچا کرتے ہوئے سنتشٹ اور پرسن رہتے ہین۔ (۹)

तेषां सततयुक्तानां भजतां प्रीतिपूर्वकम् ।
ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते ॥ १० ॥

ہے ارجن جو ہمیشہ اس طرح کیا کرتے ہین اور پریم سے میری اپاسنا کرتے ہین انہین مین ایسی بدھی دیتا ہون جس سے وے میرے پاس پہونچ جاتے ہین (۱۰)

خلاصہ۔ جو ہمیشہ میری بھکتی رکھتے ہین جو بنا کسی اپنے مطلب کے صرف میرے پریم سے میری اپاسنا کرتے ہین مین انہین ایسا بدھی یوگ دیتا ہون جس سے وے مجھ پر برہم کی آتما کو اپنے ہی آتما کی طرح سمجھنے لگتے ہین اور مجھ مین مل جاتے ہین۔ پھر ان کو کوئی قید نہین رہتی۔

तेषामेवानुकम्पार्थमहमज्ञानजं तमः ।
नाशयाम्यात्मभावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता ॥ ११ ॥

صرف دیا کر کے مین ان کے آتما مین بسا ہوا اگیان سے پیدا ہوے اندھکار کو پرکاشمان گیان روپی دیپک سے ناش کر دیتا ہون - (۱۱)

بھگوان کی بھوتیون اور ان کی اننت شکت کے بیشے مین سنکر -

अर्जुन उवाच ।

परंब्रह्म परं धाम पवित्रं परमं भवान् ।
पुरुषं शाश्वतं दिव्यमादिदेवमजं विभुम् ॥ १२ ॥

आहुस्त्वामृषयस्सर्वे देवर्षिर्नारदस्तथा ।
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे ॥ १३ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن آپ پر برہم ہو پرم تیجو مئے ہو پرم پوتر ہو سب رشی تھا دیورشی نارد اسِت دیول اور ویاس آپ کو آدی دیو پرم پرش اج اور ببھو کہتے ہین آپ ہی سویم اپنے کو ایسا ہی بتلاتے ہین - (۱۲-۱۳)

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव ।
नहि ते भगवन्व्यक्तिं विदुर्देवा न दानवाः ॥ १४ ॥

ہے کیشو - جو کچھ آپ کہتے ہین اور جو کچھ یہ سب رشی گن کہتے ہین اس سب کو مین ستیہ مانتا ہون کیونکہ آپ کی اُتپتّی کے کارن کو نہ تو دیوتا جانتے ہین اور نہ دانو جانتے ہین - (۱۴)

स्वयमेवात्मनाऽऽत्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ।
भूतभावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥ १५ ॥

ہے پرشوتم ہے پرانیون کے ایشور ہے پرانیون کے نیندا (नियन्ता !)
ہو دیوون کے دیو ہے جگناتھ آپ ہی اپنے کو جانتے ہین اور دوسرا کوئی آپکو نہین جانتا (۱۵)

वक्तुमर्हस्यशेषेण दिव्याह्यात्मविभूतयः ।
याभिर्विभूतिभिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥ १६॥

ہے کرشن آپ میرے سامنے اپنی اُن دیویہ بھوتیوں کو کہئے جن کے دوارا آپ اِن لوکوں میں بیاپت ہو رہے ہو۔ (۱۶)

خلاصہ ۔ مجھے یہ تبلائیے کہ کن کن چیزوں میں آپکی مہما زیادہ دکھائی دیتی ہے۔

कथं विद्यामहं योगिंस्त्वां सदा परिचिन्तयन् ।
केषु केषु च भावेषु चिन्त्योऽसि भगवन्मया ॥ १७ ॥

ہے یوگی راج آپ کا نرنتر (ہمیشہ) دھیان کرتا ہوا میں آپکو کس طرح جان سکتا ہوں آپکا دھیان کن کن پدارتھوں میں کرنا چاہیئے۔ (۱۷)

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिं च जनार्दन ।
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्ति मेऽमृतम् ॥ १८ ॥

ہے جناردن اپنی مہما اور شکتی کو مجھے ایک بار پھر بستار سمیت بتائیے کیونکہ آپکی امرت روپی باتوں کے سننے سے میرا من نہیں بھرتا۔ (۱۸)

خلاصہ اگرچہ آپ اپنی بھوتیوں کو مجھے پہلے بتا چکے ہیں تو بھی ایک دفعہ اپنے یوگ اور ایشوریہ کو پھر کھول کر سمجھائیے آپکی امرت سے سنی ہوئی باتیں مجھے بڑی پیاری لگتی ہے آپ کی باتیں سننے سے میرا من نہیں بھرتا جتنا آپ کہتے ہیں اُتنی ہی اور سننے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔

بھگوان کی بھوتیوں کا برنن

श्रीभगवानुवाच ।

हन्त ते कथयिष्यामि दिव्या ह्यात्मविभूतयः ।
प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यन्तो विस्तरस्य मे ॥ १९ ॥

بھگوان نے کہا

ہے ارجن میری بھوتیوں کا انت نہیں ہے مگر میں اُن میں سے مکھیہ مکھیہ

بھوتوں کا حال سناتا ہوں۔ (۱۹)

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ।
अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥ २० ॥

ہے گڈاکیش سب پرانیوں کے ہردے میں رہنے والا آتما میں ہوں میں ہی سب پرانیوں کا آدمدھ اور انت ہوں۔ (۲۰)

خلاصہ۔ سب پرانیوں میں رہنے والا ایشور کا ہی روپ ہے وہی سب کا آدمدھ اور انت ہے۔ اتہات ایشور ہی سب کا پیدا کرنے والا پالن کرنے والا اور ناش کرنے والا ہے۔

आदित्यानामहं विष्णुर्ज्योतिषां रविरंशुमान् ।
मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी ॥ २१ ॥

اے ارجن بارہ ادتیوں میں وشنو نامک ادتیہ میں ہوں پرکاشمان جیوتیوں میں انشومان سورج میں ہوں اونچاس مرت گنوں میں مریچ نام بایو میں ہوں اور نکشتروں میں چندرماں میں ہوں۔ (۲۱)

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः ।
इन्द्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ॥ २२ ॥
रुद्राणां शंकरश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम् ।
वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ॥ २३ ॥

ویدوں میں سام وید میں ہوں دیوتاؤں میں اندر میں ہوں اندریوں میں من میں ہوں پرانیوں میں چیتنا شکتی میں ہوں گیارہ رودروں میں شنکر میں ہوں یکش راکشسوں میں کبیر میں ہوں آٹھ بسوؤں میں اگنی میں ہوں پہاڑوں میں سمیرو میں ہوں۔ ۲۲-۲۳

पुरोधसां च मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम् ।
सेनानीनामहं स्कन्दः सरसामस्मि सागरः ॥ २४ ॥

پروہتوں میں مکھیہ برہسپتی[۱] میں ہوں سیناپتیوں میں سکند[۲] میں ہوں جھیلوں میں

---

۱ برہسپت کو پروہت میں مکھیہ کہا کیونکہ وہ اندر کے پروہت ہیں ۲ دیوتاؤں کی سیناپت کا نام سکند ہے

سمدر مین ہون - (۲۴)

महर्षीणां भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ।
यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥ २५ ॥

مہرشیون مین بھرگو مین ہون بانی مین ایک اکشر اوم مین ہون گیون مین جپ
گیہ مین ہون استھاورون مین ہمالہ مین ہون - (۲۵)

अश्वत्थः सर्ववृक्षाणां देवर्षीणां च नारदः ।
गन्धर्वाणां चित्ररथः सिद्धानां कपिलो मुनिः ॥ २६ ॥

سب برکشون مین پیپل مین ہون دیورشیون مین نارد مین ہون گندھربون
مین چتررتھ مین ہون سدھون مین کپل مُنی مین ہون - (۲۶)

उच्चैःश्रवसमश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम् ।
ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणां च नराधिपम् ॥ २७ ॥

گھوڑون مین امرت سے اُٹھنے[1] اُچھے شروا مین ہون ہاتھیون مین ایراوت اور
مُنشیون مین راجہ مین ہون - (۲۷)

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ।
प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ॥ २८ ॥

ششتروں مین بجر مین ہون گایون مین کام دھینو مین ہون پیدا کرنیوالون
مین کام دیو مین ہون سرپون مین باسکی مین ہون - (۲۸)

अनन्तश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ।
पितॄणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥ २९ ॥

ناگون مین اننت[2] مین ہون جل چرون مین برن[3] مین ہون پِتّرون مین اریمہ[4] مین ہون
شاسن کرنے والون مین یم مین ہون - (۲۹)

---

[1] جب سمدر متھا گیا تھا تب اُچھے شروا نامک گھوڑا سمدر سے نکلا تھا [2] سانپون کے راجہ کا
نام اننت ہے [3] جل دیوون کے راجہ کا نام برن ہے [4] پِتّرون کے راجہ کا نام اریمہ ہے -

प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम् ।
मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम् ॥ ३० ॥

دیتیوں میں پرہلاد میں ہوں گنتی کرنے والوں میں کال میں ہوں ہرنوں میں شیر میں ہوں اور پکشیوں میں گرڑ میں ہوں (۳۰)

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम् ।
झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी ॥ ३१ ॥

پوتر کرنے والوں میں پون میں ہوں یودھاؤں میں رام میں ہوں مچھلیوں میں مگر میں ہوں ندیوں میں گنگا میں ہوں۔ (۳۱)

सर्गाणामादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन ।
अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम् ॥ ३२ ॥

پرانیوں کا آد مدھیہ اور انت میں ہوں ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا میں ہوں بادیوں (مباحثہ کرنیوالا) میں سدھانت میں ہوں۔ (۳۲)

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च ।
अहमेवाक्षयः कालो धाताऽहं विश्वतोमुखः ॥ ३३ ॥

اکشروں میں (آ) میں ہوں سماسوں میں دوند سماس میں ہوں اکشے کال میں ہوں چاروں طرف منھ والا اور سب کے کرموں کا پھل دینے والا میں ہوں۔ (۳۳)

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ।
कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा ॥ ३४ ॥

سب کے ناش کرنے والی مرتیو میں ہوں سب کی اُتپتی کرشیہ اور ابھیودے کا کارن میں ہوں استریوں میں کیرت لکشمی بانی اسمرتی میدھا دھرتی اور چھما میں ہوں (۳۴)
اسمرتی بہت دنوں کی بات یاد رکھنے کو کہتے ہیں میدھا گرنتھ دھارن شکتی کو کہتے ہیں دھیرتی بھوک پیاس آدی میں نہ گھبرانے کو کہتے ہیں۔

बृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छन्दसामहम् ।
मासानां मार्गशीर्षोऽहमृतूनां कुसुमाकरः ॥ ३५ ॥

سام وید کے منتروں میں برہت سام میں ہوں چھندوں میں گایتری چھند میں
ہوں مہینوں میں منگسر ماس میں ہوں رتوؤں میں بسنت رتو میں ہوں - (۳۵)

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ।
जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम् ॥ ३६ ॥

چھلیوں میں جوا تیجسویوں میں تیج جیتنے والوں میں جے اُدیمیوں میں بیوسائی
اور ستو والوں میں ستو میں ہوں - (۳۶)

वृष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पाण्डवानां धनञ्जयः ।
मुनीनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥ ३७ ॥

یدو بنشیوں میں باسدیو میں ہوں پانڈوں میں ارجن میں ہوں - منیوں
میں بیاس میں ہوں اور کبیوں میں شکراچاریہ میں ہوں - (۳۷)

दण्डो दमयतामस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम् ।
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥ ३८ ॥

ڈنڈ دینے والوں میں ڈنڈ میں ہوں جے کی اِچھا کرنے والوں میں نیت میں
ہوں گپت پدارتھوں میں مَون میں ہوں - گیان والوں میں برہم گیان میں ہوں (۳۸)

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ।
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥ ३९ ॥

سب جیووں کا بیج میں ہوں - چراچر پرانیوں میں ایسا کوئی نہیں ہے
جس میں میں نہ ہوں - (۳۹)

ایسا پدارتھ کوئی نہیں ہے جس میں ست چت اور انند یہ تین انش
بھگوان کے نہ ہوں -

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परन्तप ।
एष तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥ ४० ॥

ہے پرنتپ میری دیبیہ ببھوتیوں کا انت نہیں ہے اُن کا برنن کوئی نہیں کر سکتا میں نے یہ جو اپنی ببھوتیوں کا برنن کیا ہے مختصر ہے۔ (۴۰)

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा ।
तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसम्भवम् ॥ ४१ ॥

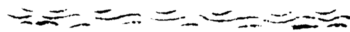
اگر تو میرے ایشوریہ کا بستار جاننا چاہتا ہے تو اس طرح جان کر جو جو بستو ایشوریہ والی کانت مان اور شکتی مان ہیں اُن سب کو تو میرے تیج سے پیدا ہوئے سمجھ (۴۱)

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥ ४२ ॥

ہے ارجن۔ان سب ببھوتیوں کے الگ الگ جاننے سے کیا لابھ ہوگا تو اتنا ہی سمجھ لے کہ میں نے اس سارے جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے۔ (۴۲)

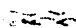
خلاصہ۔میں نے اس جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے مجھ سے الگ کچھ نہیں ہے سرتی ہے کہ یہ سارا ایشوریہ پرماتما کا ایک چرن ہے باقی تین چرن اپنے نرگن سویم جیوتی سروپ میں استھت ہیں

(دسواں ادھیاے سماپت ہوا)









گیارھوان ادھیاے بشوروپ درشن نام

۵۵ منتر

بشوروپ دیکھنے کے لیے ارجن کی پرارتھنا

ایشور کی بھوتیون کا برنن کیا جاچکا ہے اب ایشور کا یہ بچن سنکر کہ مین نے سمپورن جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے ارجن کو بھگوان کا بشوروپ دیکھنے کی خواہش ہوئی- اس لیے

अर्जुन उवाच ।

मदनुग्रहाय परमं गुह्यमध्यात्मसंज्ञितम् ।
यत्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

آپ نے میری بھلائی کے لیے جو اتینت گوڈھ ادھیاتم گیان سنایا ہے اُس سے میرا موہ دور ہوگیا ہے - (۱)

خلاصہ - آپ نے میری بھلائی کے لیے جو پچھلی ادھیاے مین آتما اور اناتما کا بھید بتانیوالے جو واکیہ (بچن) کہے ہین اُن سے میرا بھرم مٹ گیا ہے پہلے جو مین شدھ نرلکار آتما کو کرتا اور کرم سمجھتا تھا اب وہ بات میرے دلمین نہین ہے اب مین خوب سمجھ گیا ہون کہ آتما شدھ سچدانند نرلکار ہے آپ ہی کرتا اور کرم بھرم سے اسی طرح معلوم ہوتے ہین جس طرح ناؤ مین بیٹھے ہوئے آدمیون کو کنارہ کے درخت مکان سے چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہین مگر حقیقت مین کشتی چلتی ہے درخت نہین چلتے -

भवाप्ययौ हि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ।
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यमपि चाव्ययम् ॥ २ ॥

مین نے آپ سے چراچر جگت کے پیدا ہونے اور ناش ہونے کا برتانت بستار سے
سنا اور ہے کمل نین آپکا اکشے مہاتم بھی سُنا۔ (۲)

एवमेतद्यथाऽऽत्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ।
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ॥ ३ ॥

ہے پرمیشر آپ نے اپنے کو جیسا بیان کیا ہے آپ ویسے ہی ہین ہے پرشوتم مین
گیان شکتی بل ایشوریہ ویریہ اور تیج سے یُکت آپکا روپ دیکھنا چاہتا ہون۔ (۳)

मन्यसे यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ।
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मानमव्ययम् ॥ ४ ॥

ہے بھگون اگر آپ اُس روپ کا دکھانا میرے لیے ممکن سمجھتے ہین تو ہے یوگیشور
آپ مجھے اپنا وہ ابناشی روپ دکھائیے۔ (۴)

श्रीभगवानुवाच ।

पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः ।
नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च ॥ ५ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن تو میرے سیکڑون ہزارون دیویہ روپون کو دیکھ میرے روپ انیک
پرکار کے ہین ان کے انیک رنگ اور انیک آکرتیان ہین۔ (۵)

पश्यादित्यान्वसून्रुद्रानश्विनौ मरुतस्तथा ।
बहून्यदृष्टपूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥ ६ ॥

ہے بھارت آدتیہ بسو رودر اشونی کمار اور مروت گنون کو دیکھ اور انیک اپورب
چمکارون کو دیکھ۔ (۶)

خلاصہ۔ میرے شریر مین بارہ ۱۲ ادتیہ آٹھ ۸ بسو گیارہ ۱۱ رودر دو ۲ اشونی کمار اور سات

مروت گنون کو دیکھ اور بھی انیکا انیک ایسی تعجب انگیز باتون کو دیکھ جیسی نہ تونے کبھی دیکھی ہین اور نہ کسی اور ہی آدمی نے اس جگت مین دیکھی ہین۔ اتنا ہی نہین۔

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ।
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥ ७ ॥

ہے گڑاکیش۔ اس میری دیہہ مین سارے چراچر جگت کو ایک ہی جگہ دیکھ اس کے سواے اور جو جو تو دیکھنا چاہتا ہے وہ سب بھی دیکھ۔ (۷)

خلاصہ۔ اس سمپورن چراچر جگت کو میری دیہہ مین دیکھنے کے علاوہ جو جو تو دیکھنا چاہتا ہے وہ سب دیکھ لینے تجھے اپنی ہار جیت کے بارہ مین جو سندیہہ ہو گیا ہے اُسے بھی میرے شریر مین دیکھ کر اپنا شک رفع کرلے دوسرے ادھیاے کے چھٹی شلوک کو دیکھو اُس سے ارجن کو اپنی ہار جیت کا سندیہہ ہونا پرگھٹ ہے اس لئے بھگوان نے یہ پوشیدہ باتین کہی ہین کہ تجھے اور جو دیکھنا ہو سو بھی دیکھ لے۔

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ।
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥ ८ ॥

ہے ارجن تو اپنی ان آنکھون سے سچ مچ میرے روپ کو نہ دیکھ سکیگا اسی کارن سے مین تجھے دبیہ نیتر دیتا ہون اُن سے میرے یوگ اور ایشوریہ بشوروپ کو دیکھ۔ (۸)

ایشور کا بشوروپ دکھانا

---o---

संजय उवाच ।

एवमुक्त्वा ततो राजन् महायोगेश्वरो हरिः ।
दर्शयामास पार्थाय परमं रूपमैश्वरम् ॥ ९ ॥

سنجے نے کہا

ہے ارجن۔ یہ کہکر مہایوگیشور شری کرشن نے اپنا پرم ایشوریہ روپ دکھایا۔ (۹)

अनेकवक्त्रनयनमनेकाद्भुतदर्शनम् ।
अनेकदिव्याभरणं दिव्यानेकोद्यतायुधम् ॥ १० ॥

اُس روپ مین انیک مُنھ انیک آنکھین انیک ادبھت درشن انیک دبیہ ابھوشن اور انیک پرکار کے دبیہ شستر تھے۔ (۱۰)

दिव्यमाल्याम्बरधरं दिव्यगन्धानुलेपनम् ।
सर्वाश्चर्यमयं देवमनन्तं विश्वतोमुखम् ॥ ११ ॥

وہ روپ دبیہ مالائین اور بستر پہنے ہوے تھا اُس پر دبیہ سُگندھیت (خوشبودار) چیزون کا لیپن ہو رہا تھا وہ روپ سب طرف سے بسمے پیدا کرنے والا پرکاشمان اننت رہت تھا اُس کے ہر طرف مُنھ ہی مُنھ تھے۔ (۱۱)

दिवि सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता ।
यदि भाः सदृशी सा स्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥ १२ ॥

اگر آکاش مین ہزار سورج کا پرکاش ایک ساتھ ہو تو وہ بشوروپ بھگوان کے تیج کے برابر شاید ہو سکے۔ (۱۲)

तत्रैकस्थं जगत्कृत्स्नं प्रविभक्तमनेकधा ।
अपश्यद्देवदेवस्य शरीरे पाण्डवस्तदा ॥ १३ ॥

ارجُن نے اُس دیون کے دیو شریر مین ایک ہی جگہ انیک پرکار سے سارے سنسار کو دیکھا۔ (۱۳)

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनञ्जयः ।
प्रणम्य शिरसा देवं कृताञ्जलिरभाषत ॥ १४ ॥

اُس بشوروپ کو دیکھ کر ارجُن کو بڑا اسچریہ ہوا اُس کے روئین کھڑے ہو گئے وہ سر جُھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر بھگوان سے کہنے لگا۔ (۱۴)

अर्जुन उवाच ।

पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूतविशेषसंघान् ।
ब्रह्माणमीशं कमलासनस्थमृषींश्च सर्वानुरगांश्च दिव्यान् ॥१५

ارجن نے کہا

ہے بھگوان مین آپ کے شریر مین سب دیوتاؤن کو سب پرانی سموہ کو کمل پر بیٹھے ہوے برہما کو تمام رشیون کو اور دبیہ سانپون کو دیکھتا ہون۔ (۱۵)

ہے بھگون مین آپ کے شریر مین سب دیوتاؤن کو سب چراچر پرانیون کو سرشٹ کے رچنے والے چتر مکھ برہما کو اور بسشٹھ آدِ مہرشیون کو باسکی وغیرہ ناگون کو دیکھتا ہون۔

अनेकबाहूदरवक्त्रनेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतोनन्तरूपम् ।
नान्तन्नमध्यन्नपुनस्तवादिं पश्यामि विश्वेश्वर विश्व रूपम् ॥१६

ہے بشوابشور ہے بشوروپ مین آپ کی دیہہ مین ہر جگہ انیک مکھ انیک بھجائین انیک پیٹ اور انیک آنکھین دیکھتا ہون نہ تو آپکا کہین آدِ دکھائی دیتا ہے نہ مدھ اور نہ اخیر۔ (١٦)

किरीटिनं गदिनं चक्रिणं च तेजोराशिं सर्वतो दीप्तिमन्तम् ।
पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समन्ताद्दीप्तानलार्कद्युतिमप्रमेयम् ॥१७

مجھے دیکھتا ہے کہ آپ نے کریٹ مکٹ گدا اور چکر دھارن کر رکھے ہین آپ کے ہر طرف تیج پنج چھا رہا ہے آپکا روپ اگن اور سورج کے مانند چمک رہا ہے اُس پر نظر ٹھہرنی کٹھن ہے آپ کے روپ کی سیما ئین (حد) نہین ہین۔ (١٧)

त्वमक्षरं परमं वेदितव्यम् त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ।
त्वमव्ययः शाश्वतधर्मगोप्ता सनातनस्त्वं पुरुषो मतो मे ॥१८

ہا کرشن آپ اکشر ابناشی ہین موکش چاہنے والون کے جاننے یوگیہ پربرہم آپ ہی ہین اس جگت کے پرم آدھار آپ ہی ہین آپ ہی سناتن دھرم کے بناش رہت

رکھوالے ہیں آپ ہی سناتن پُرش ہیں یہ میری راے ہے۔ (١٨)

अनादिमध्यान्तमनन्तवीर्यमनन्तबाहुं शशिसूर्यनेत्रम् । पश्यामि त्वां दीप्तहुताशवक्त्रम् स्वतेजसा विश्वमिदं तपन्तम् ॥ १६ ॥

ہے کرشن آپکا آدِ مدھیہ اور انت نہیں ہے آپ کی شکتِ کا انت نہیں ہے آپکے انیک بھُجائیں ہیں سورج اور چندرماں آپ کی آنکھیں ہیں جلتی ہوئی آگ کے مانند آپکا چہرہ ہے آپ اپنے تیج سے سارے جگت کو تپا رہے ہیں۔ (١٩)

द्यावापृथिव्योरिदमन्तरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च सर्वाः । दृष्ट्वाऽद्भुतं रूपमुग्रं तवेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं महात्मन् ॥ २० ॥

ہے کرشن زمین اور آسمان کے درمیان کی پول اور ساری دشاؤں میں آپ اکیلے ہی بیاپ رہے ہیں آپ کے اس ادبھت اور بھینکر روپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں۔ (٢٠)

अमी हि त्वां सुरसङ्घा विशन्ति केचिद्भीताः प्राञ्जलयो गृणन्ति । स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षिसिद्धसङ्घाः स्तुवन्ति त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः ॥ २१ ॥

دیوتاؤں کے جھنڈ آپ کی شرن آئے ہیں کتنے ہی بھئے بھیت ہو کر آپکے گنوں کا بکھان کر رہے ہیں مہرشی اور سدھوں کے جھنڈ سوستِ کہکر آپ کی انیک پرکار سے استوتِ کر رہے ہیں۔ (٢١)

रुद्रादित्यावसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुतश्चोष्मपाश्च गन्धर्वयक्षासुरसिद्धसङ्घा वीक्षन्ते त्वां विस्मिताश्चैव सर्वे २२

گیارہ[١١] رودر بارہ[١٢] آدتیہ آٹھ[٨] بسو سادھیہ نامک دیوتا تیرہ[١٣] بشو دیو دو[٢] اشونی کمار انچاس[٤٩] مرت پتر گندھرب دیوتا اور سدھ سب اچرج یہ چکت ہو کر آپکو دیکھ رہے ہیں (٢٢)

रूपं महत्ते बहुवक्त्रनेत्रम् महाबाहो बहुबाहूरुपादम् । बहूदरं बहुदंष्ट्राकरालम् दृष्ट्वा लोकाः प्रव्यथितास्तथाऽहम् ॥ २३ ॥

ہے مہاباہو آپ کے انیک مُنھ اور انیک آنکھین ہین انیک بھجا جانگھ اور پانوٗن ہین تھا انیک پیٹ ہین انیک داڑھون سے آپ بہت ہی بھیانک دکھائی دیتے ہین آپ کے اس بشوروپ کو دیکھ کر سارے لوگ بھئے آتر ہو رہے ہین اور وہی حال میرا بھی ہے۔ (۲۳)

नभःस्पृशं दीप्तमनेकवर्णं व्यात्ताननं दीप्तविशालनेत्रम् । दृष्ट्वा हि त्वां प्रव्यथितान्तरात्मा धृतिं न विन्दामि शमं च विष्णो २४

آپکا شریر آکاش کو چھو رہا ہے انیک رنگون مین چمک رہا ہے مُنھ کھُلے ہوئے ہین بڑے بڑے نیتر آگ کی سمان چمک رہے ہین۔ آپ کو دیکھ کر میرا ہردے بھئے بھیت ہے وہ کسی طرح دھیرج اور شانتِ دھارن نہین کرتا۔ (۲۴)

दंष्ट्राकरालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानलसन्निभानि । दिशो न जाने न लभे च शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ २५ ॥

آپ کے مکھ ڈاڑھون کے کارن بھینکر اور کال اگنِ کے سمان معلوم ہوتے ہین مارے خوف کے مجھے دِشائین نہین دکھیتی اور نہ مجھے شانتِ ملتی ہے۔ ہے دیویش ہے جگت نواس مجھ پر کرپا کیجئے۔ (۲۵)

خلاصہ۔ آپ کے مکھ ڈاڑھون سمیت اُس کال اگنِ کے سمان معلوم ہوتے ہین جو پرلے کے سمے سب لوگون کو بھسمی بھوت کر دیتی ہے خوف کے مارے مین ایسا گیان رہت ہو گیا ہون کہ مجھے پورب پچھم آدِ دشائین بھی نہین جان پڑتی ہین۔

ارجن کو اپنے شترُون کی ہار دیکھنا

جن سے ہرائے جانیکا جو خوف میرے من مین تھا وہ بھی اب چلا گیا ۔ کہ کہ ۔

अमी च त्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवावनिपालसङ्घैः ।
भीष्मो द्रोणः सूतपुत्रस्तथासौ सहास्मदीयैरपि योधमुख्यैः २६

ہے کرشن دھرتراشٹر کے یہ سب پُتر بھیشم درون کرن وغیرہ آپ کے مُنھ مین جلدی جلدی گھسے جا رہے ہین ہماری طرف کے مُکھیہ مُکھیہ یودھا دھرشٹ دُمن آدبھی آپ کے مُنھ مین پردیش کر رہے ہین۔ (۲۶)

वक्त्राणि ते त्वरमाणा विशन्ति दंष्ट्राकरालानि भयानकानि ।
केचिद्विलग्ना दशनान्तरेषु संदृश्यन्ते चूर्णितैरुत्तमाङ्गैः ॥२७॥

یہ لوگ آپ کے بکرال ڈاڑھون والے مُنھ مین جلدی جلدی گھسے جا رہے ہین اُنمین سے کتنے ہی تو آپ کے دانتون کے بیچ مین چپٹ گئے ہین اور اُن کے سر چور چور ہو گئے ہین۔ (۲۷)

यथा नदीनां बहवोऽम्बुवेगाः समुद्रमेवाभिमुखा द्रवन्ति । तथा तवामी नरलोक वीराः विशन्ति वक्त्राण्यभि विज्वलन्ति ॥ २८ ॥

جس بھانت ندیون کی انیک دھارائین سمُدر کی طرف دوڑتی ہین اُسی طرح نرلوک کے بیر (بہادر) آپ کے پرجولت مُکھون مین گھسے جا رہے ہین۔ (۲۸)

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतंगाः विशन्ति नाशाय समृद्ध वेगाः ।
तथैव नाशाय विशन्ति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्धवेगाः ॥२९॥

جس طرح پتنگ اپنے ناش کے لیے تیز آگ مین جھپٹ کر گر جاتے ہین اسی طرح یہ سب لوگ اپنے ناش کے لیے آپ کے مُکھون مین جھپٹے چلے جا رہے ہین۔ (۲۹)

بشوروپ کا پرتاپ

लेलिह्यसे ग्रसमानः समन्ताल्लोकान्समग्रान्वदनैर्ज्वलद्भिः
तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः प्रतपन्ति विष्णो ३

ہے بشنو آپ اپنے پرجولت مُکھون سے سب لوگون کو کھا کھا کر چاٹتے جاتے ہو

آپ کی اُگر کانت اپنے تیج سے سب جگت کو پورن کرکے تپا رہی ہے۔ (۳۰)

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर प्रसीद । विज्ञातुमिच्छामि भवन्तमाद्यम् न हि प्रजानामि तव प्रवृत्तिम् ॥ ३१ ॥

ہی بھگوان آپ ایسے بھیانک روپ والے کون ہین مین آپ کو نمسکار کرتا ہون مین آپ آدِ پُرش کو جاننا چاہتا ہون مین آپ کے لیئے مین کچھ بھی نہین جانتا (۳۱)

श्रीभगवानुवाच ।

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः । ऋतेऽपित्वां न भविष्यंति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः ३२

شری بھگوان نے کہا

مین لوگون کے ناش کرنے والا شکتمان کال ہون اس سمے لوگون کے ناش کرنے مین لگا ہوا ہون یہ بڑے بڑے یودھا جو شترو سینا مین سجے کھڑے ہین تیرے دوارا نہ مارے جانے پر بھی نشچے ہی مرینگے۔ (۳۲)

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून्भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम् । मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन ॥ ३३ ॥

اس واسطے ہے ارجن۔ تو اُٹھ اور یش کما۔ شترُون کو جیت اور سمرِدھ شالی راج کو بھوگ۔ یہ تو میرے دوارا پہلے ہی مار ڈالے گئے ہین۔ ہے سویہ ساچن[1] تو کیول نمِتّ ماتر ہوجا۔ (۳۳)

خلاصہ۔ ہے ارجن تو کمر کس کر کھڑا ہوجا اور اِن دیوتاؤن سے بھی اجیے (غیر مغلوب) بھیشم ورون آدِ کو مار کر یش لوٹ لے مین نے ان سب کو پہلے مار ڈالا ہے

[1] ارجن کو سویہ ساچن اس لیے کہتے تھے کہ وہ بائین ہاتھ سے بھی بان چلا سکتا تھا۔

تو اُنکو نہ مار یگا تو بھی یہ مرینگے اس سے تو انکو مارنے مین نمت ماتر ہو کر یشسوی ہو

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथाऽन्यानपि योधवीरान् । मया हतांस्त्वं जहि मा व्यथिष्ठाः युद्धयस्व जेतासि रणे सपत्नान्॥ ३४ ॥

درون بھیشم جیدرتھ کرن تھا اور بیر یودھا میرے دوارا مار ڈالے گئے ہین ان مرے ہوئے کو تو مارڈال من مین بھئے نہ کر اُٹھ لڑ تو اپنے شترون کو ضرور جیتیگا ۔ ۳۴ ارجن کے من مین درون بھیشم جیدرتھ اور کرن سے خوف تھا اُنکا مرن وہ کٹھن سمجھتا تھا دوسرے درونا چاریہ اور بھیشم کا لحاظ بھی کرتا تھا درون ارجن کے دھنوِدیا سکھانے والے گرو تھے ان کے پاس دویہ استر تھے بھیشم کسی کے مارنے سے نہ مرسکتے تھے اُن کا مرنا اُنکی اچھا پر منحصر تھا ساتھ ہی اُن کے پاس بھی انیک دویہ استر شستر تھے ایک بار اُنکا اور پرسرام جی کا یدھ ہوا تھا اُس مین تبھی وے نہ ہارے جیدرتھ کے باپ نے تپسیا کر کے بردان پایا تھا کہ جو ہمارے پتر (فرزند) کا سر کاٹیگا اسکا بھی سر کٹ کر گر پڑیگا۔ کرن سورج بھگوان سے پیدا ہوئے تھے اُنکے پاس اندر کی دی ہوئی لوک سنگھارنے والی شکتی تھی اُن ہی سب کارنون سے ارجن من مین گھبراتا تھا اس ہی سے بشوروپ بھگوان نے کہا ہے کہ ہے ارجن تو کیون گھبراتا ہے ان سب کو تو مین نے مار ڈالا ہے مرے ہوئے کو مار کر تو یش لوٹ لے

ارجن دوارا بشوروپ بھگوان کی استت

सञ्जय उवाच ।

एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृताञ्जलिर्वेपमानः किरीटी । नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णम् सगद्गदं भीतभीतः प्रणम्य ३५

سنجے نے کہا

پھر ارجن کیشو کی یہ باتین سنکر ارجن کانپنے لگا اور ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرنے لگا

خوف کے مارے گھبرا کر پھر نمسکار کرنے لگا اور گدگد بانی سے کہنے لگا۔ (۳۵)
سنجے کا اس موقع پر دھرتراشٹر کو سمجھانا بڑا ضروری ہے کیونکہ سنجے کو بشواس تھا کہ
دھرتراشٹر مہاراج اپنے پتر کو درون بھیشم کرن وغیرہ کے مرنے سے سہائی ہین سمجھکر اپنے جیت
کی آشا چھوڑ دینگے اور سندھی کر لینگے اس سے دونون پکش والون کو سکھ ہوگا مگر پربل
بھاوی (ہونہار) کے بس ہوکر دھرتراشٹر نے اس بات پر ذرا بھی کان نہ دیا۔

अर्जुन उवाच ।

स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च । रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवन्ति सर्वे नमस्यन्ति च सिद्धसंघाः ॥ ३६ ॥

ارجن نے کہا

ہا ہرشی کیش یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی مہامہا اور اُدبھت پربھاؤ کے کارن جگت
آپ سے خوش ہے اور آپکی بھگتی کرتا ہے راکشس خوف کے مارے دشون دشاؤن
مین بھاگے پھرتے ہین اور سدّھ لوگ آپکو نمسکار کرتے ہین۔ (۳۶)
نیچے لکھے ہوئے کارنون سے بھی جگت آپکو نمسکار کرتا اور آپ مین بھگتی رکھتا ہے۔

कस्माच्च ते न नमेरन् महात्मन् गरीयसे ब्रह्मणोऽप्यादिकर्त्रे । अनन्त देवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्परं यत् ॥ ३७ ॥

ہے مہاتمن ہے اننت ہے دیویش ہے جگت نواس یہ سب جگت آپ کو کیون
نمسکار نہ کرے جبکہ آپ برہما سے بھی بڑے ہین بلکہ برہما کے بھی پیدا کرنے والے ہین
ست اَست سے بھی پرے جو اکشر برہم ہے وہ بھی آپ ہی ہین۔ (۳۷)
خلاصہ۔ آپکو سب کے نمسکار کرنے کے اتنے کارن ہین (۱) آپ مہاتما ہین
(۲) آپ اننت ہین۔ (۳) دیوتاؤن کے بھی ایشور ہین (۴) جگت کے
نواس استھان ہین (۵) آپ برہما سے بھی بڑے اور اُن کے کرتا ہین۔ (۶)
ست اَست یعنے ویکت اور اویکت سے بھی بڑا جو اکشر ابناسی پورن برہم شدھ

سچدانند ہے وہ آپ ہی ہین۔

त्वमादिदेवः पुरुषः पुराणस्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् । वेत्ताऽसि वेद्यं च परं च धाम त्वया ततं विश्वमनन्तरूप ॥ ३८ ॥

ہے بھگوان آپ آدِ دیو اور پورن پرشوتم ہین اس سمپورن سنسار کے لیے استھان آپ ہی ہین آپ سب کے جاننے والے ہین آپ جاننے یوگیہ ہین آپ پرم دھام ہین آپ سے ہی یہ سنسار بیاپت ہو رہا ہے آپ اننت روپ ہین۔ (۳۸)

خلاصہ۔ ہے بھگوان آپ جگت کے رچنے والے ہین آپ پراچین پرش ہین جو اس جگت مین جاننے کے لایق ہے اُس کے جاننے والے آپ ہین مہا پرلے کے وقت یہ سب جگت آپ ہی مین نواس کرتا ہے۔ ہے اننت آپ ہی اس بشو مین بیاپت ہو رہے ہین ان سب کارنون سے آپ نمسکار یوگیہ ہین۔

वायुर्यमोऽग्निर्वरुणः शशांकः प्रजापतिस्त्वं प्रपितामहश्च । नमो नमस्तेऽस्तु सहस्रकृत्वः पुनश्च भूयोऽपि नमो नमस्ते ॥ ३९ ॥

آپ بایو ہین یم ہین اگن ہین برُن ہین چندرما ن ہین پرجاپت ہین برہما کے پتا ہین اس لیے آپ کو ہزار بار نمسکار ہے اور پھر بھی آپ کو نمسکار ہے۔ (۳۹)

خلاصہ بھگوان کو بارمبار نمسکار کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارجن بھگوان مین پرلے سرے کی سردھا اور بھکت رکھتا تھا اُسی سے ہزارون نمسکار کرنے سے بھی سیر نہ ہوتا تھا۔

नमः पुरस्तादथ पृष्ठतस्ते नमोऽस्तु ते सर्वत एव सर्व । अनन्तवीर्यामितविक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसि सर्वः ॥ ४० ॥

ہے سرب آپکو آگے سے نمسکار ہے پیچھے سے نمسکار ہے اور ہر طرف سے نمسکار ہے آپ اننت شکت اور اننت ویریہ سے سب مین بیاپک ہین اِسے

کارن سے آپ سرب ہین - (۴۰)

خلاصہ - آپ کو پورب مین نمسکار ہے اور ہر دیشا مین نمسکار ہے کیونکہ آپ سب دیشاؤن مین موجود ہین جو پریہ دان ہوتے ہین وے ساہسی نہین ہوتے مگر آپ مین اننت طاقت اور اننت ساہس ہے اپنے ایک آتما سے آپ جگت مین بیاپک ہین آپ ہی سرب ہین آپکے بغیر کچھ نہین ہے -

ارجُن کا ایشور سے چھما مانگنا

مین نے اگیانتا کے کارن آپ کی مہانتا نہین جانی مین نے آپکو اپنا متر سمجھکر اتھوا اپنے ماما کا بیٹا بھائی جانکر آپ کا کتنے ہی موقعون پر جو اپمان کیا ہے اس کے لیے مجھے چھما کیجئے - یہ بات کہکر آگے کے دو اشلوکون مین ارجُن معافی مانگتا ہے -

सखेति मत्वा प्रसभं तदुक्तम् हे कृष्ण हे यादव हे सखेति। अजानता महिमानं तवेदम् मया प्रमादा-त्प्रणयेन वापि ॥ ४१ ॥ यच्चाऽवहासार्थमसत्कृतोऽसि विहारशय्यासनभोजनेषु । एकोऽथवाऽप्यच्युत तत्स-मक्षम् तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ॥ ४२ ॥

مین نے آپکو اپنا متر سمجھکر جو آپ کو ہے کرشن ہے یادو ہے متر کہہ کر ڈھٹائی یا پریم سے سمبودھن کیا ہے وہ آپ کی مہانتا جاننے کے کارن کیا ہے کھیلنے کے وقت سونے کے سمے بیٹھنے کے سمے کھانے کے سمے ایکانت مین یا سبھا مین ہے اچیُت مین نے جو آپکا انادر کیا ہو اُس کے لیے آپ مجھے چھما (معاف) کیجئے آپ اپرمیی پرمھاو والے ہین - (۴۱-۴۲)

पिताऽसि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान् । न त्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोन्यो लोकत्रयेऽप्यप्रतिमप्रभाव ॥४३॥

آپ اس چراچر جگت کے پتا ہین آپ اس جگت کے پوجنیہ ہین آپ سب سے

بڑے گرو ہین کیونکہ آپکی برابری کرنے والا کوئی نہین ہے امت پربھاوشالین آپ سے بڑھکر اس ترلوکی مین کون ہو سکتا ہے۔ (۴۳)

خلاصہ۔ ہے بھگوان آپ کے پربھاو کی سیما نہین ہے آپ ہی اس جگت کے رچنے اور پالن کرنے والے ہین آپ اس جگت کے پوجیہ ادھمان گرو ہین آپ کی برابری کرنے والا کوئی نہین ہے کیونکہ دو ایشورون کا ہونا اسمبھو ہے اگر ایک سے زیادہ ایشور ہوتا تو دوسرا اس دنیا کو ناش کرنا چاہتا اس بات کا کوئی نشچے نہین ہے کہ دونون نیارے نیارے ایشورون کا ایک دل ہوتا کیونکہ دونون ہی ایک دوسرے سے سوتنتر ہوتے دونون ہی اپنی اپنی من مانی کرتے اسکا پھل یہ ہوتا کہ دنیا آج کی طرح نہ دکھائی دیتی۔

ارجن بھگوان سے اپنا پہلا روپ دھارن کرنیکی پرارتھنا کرتا ہے

तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीशमीड्यम् । पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रियायार्हसि देव सोढुम् ॥ ४४ ॥

اس لیے ہے پوجنے یوگیہ مین سر نواکر ساشٹانگ دنڈوت کرکے آپ سے چھما پرارتھنا کرتا ہون کہ آپ میرے اپرادھون کو اُسی طرح چھما کیجئے جیسی پتا پُتر کے اور متر متر کے تتھا پریمی اپنے پریمکا کے اپرادھ کو چھما کرتے ہین۔ (۴۴)

خلاصہ آپ سارے لوگون کے پتا اور گرو ہین اس لیے برہما سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے پرانی تک کے آپ پوجیہ ہین اسی سے مین اپنا شریر زمین مین لٹاکر آپ کو نمسکار کرتا ہون اور ساتھ ہی پرارتھنا کرتا ہون کہ آپ پرسن ہوکر اس اپرادھی کے اپرادھون کو آپ اسی طرح چھما کرین جس طرح انیک اپرادھون کے کرنے پر بھی پتا اپنے پُتر کو چھما کرتا ہے متر متر کے اپرادھون کو اور پتی اپنی پریتما کے اپرادھون کو چھما کرتا ہے۔

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेन च प्रव्यथितं मनो मे ।
तदेव मे दर्शय देव रूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ ४५ ॥

ہے دیوؤن کے دیو ہے جگت نواس مین نے آپکا یہ روپ پہلے کبھی نہین دیکھا تھا اُس روپ کو دیکھکر مین پرسن ہوا ہون تو بھی میرا من ڈر کے مارے گھبرا رہا ہے اسلیے مجھے اپنا پہلا ہی روپ دکھائیے۔ (۴۵)

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्त मिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ।
तेनैव रूपेण चतुर्भुजेन सहस्रबाहो भव विश्वमूर्ते ॥ ४६ ॥

ہے مہا باہو ہے بشو سروپ مین آپ کو پہلے کی بھانت کریٹ مکٹ دھارن کیے گدا چکر ہاتھ مین لیے چتربھج روپ مین دیکھنا چاہتا ہون۔ (۴۶)

بھگوان اپنا پہلا روپ دھارن کرتے ہین

ارجن کو بھئے بھیت (خوف زدہ) دیکھکر بھگوان نے بشو روپ کو سمیٹ لیا اور ارجن کو میٹھے میٹھے شبدون مین تسلی دیتے ہوے کہا۔

श्रीभगवानुवाच ।

मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शितमात्मयोगात् ।
तेजोमयं विश्वमनन्तमाद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्टपूर्वम् ॥ ४७ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن مین نے خوش ہوکر اپنی یوگ شکت سے تجھے اپنا یہ آد انت تیجومی پرم بشو روپ دکھایا ہے جسے تیرے سوا ے پہلے کسی نے نہین دیکھا۔ (۴۷)

न वेदयज्ञाध्ययनैर्न दानैर्न च क्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः ।
एवं रूपः शक्य अहं नृलोके द्रष्टुं त्वदन्येन कुरुप्रवीर ४८

ہے کرو شریشٹھ اس روپ کو تیرے سواے اس مرتو لوک مین کوئی وید پڑھکر یگیہ کرکے دان کرکے اگنی ہوتر کرکے سخت تپسیا کرکے نہین دیکھ سکتا ہے۔ (۴۸)

मा ते व्यथा मा च विमूढभावो दृष्ट्वा रूपं घोरमीदृङ्ममेदम् ।
व्यपेतभीः प्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेव मे रूपमिदं प्रपश्य ४९॥

ہے ارجن میرے اس بھینکر روپ کو دیکھکر نہ تو گھبرانہ بھے کر بھیئے اور پرسن چت ہوکر میرے پہلے روپ کو پھر دیکھ۔ (۴۹)

सञ्जय उवाच ।

इत्यर्जुनं वासुदेवस्तथोक्त्वा स्वकं रूपं दर्शयामास भूयः ।
आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा पुनः सौम्यवपुर्महात्मा ५०

سنجے نے کہا

یہ باتین کہکر باسدیو نے ارجن کو اپنا پہلا روپ پھر دکھایا اور اُس مہاتما نے شانت دھارن کرکے ڈرے ہوئے ارجن کو تسلی دی۔ (۵۰)

अर्जुन उवाच ।

दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्यं जनार्दन ।
इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः ॥ ५१ ॥

ارجن نے کہا

ہے جناردن آپکا یہ شانت منشیہ روپ دیکھ کر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور میرے جی مین جی آگیا ہے۔ (۵۱)

श्रीभगवानुवाच ।

सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम ।
देवा अप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकाङ्क्षिणः ॥ ५२ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن تو نے میرا جو یہ روپ دیکھا ہے اس کا دیکھنا کٹھن ہے دیوتا بھی اس روپ کو دیکھنے کی اچھّا رکھتے ہین۔ (۵۲)

خلاصہ۔ ہے ارجن میرا یہ روپ جو تو نے ابھی دیکھا ہے اس کو دیوتا بھی دیکھنا چاہتے

ہین مگر انھون نے یہ روپ کبھی نہین دیکھا اور نہ کبھی اسے دیکھین گے۔ کیون؟

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।
शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥ ५३ ॥

جو روپ تو نے دیکھا ہے اُسے وید پڑھکر تپ کرکے دان دیکر یگیہ کرکے کوئی نہین دیکھ سکتا۔ (۵۳)

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परन्तप ॥ ५४ ॥

ہے پرم تپا میرے اس روپ کو منشیہ اننیہ بھگت دوارا جان سکتے اور دیکھ سکتے ہین اور تتو گیان دوارا مجھ مین پرویش کر سکتے ہین۔ (۵۴)

گیتا کی تمام سکشاؤن کا خلاصہ

اب یہان تمام گیتا شاستر کی سکشاؤن کا سار جو موکش دلانے مین پرم سہایک ہے کہا جائیگا اسپر سبھون کو عمل کرنا چاہیے۔

मत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः ।
निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पाण्डव ॥ ५५ ॥

وہ جو میرے ہی لیے کرم کرتا ہے مجھے ہی پرم پُرشارتھ سمجھتا ہے مجھ مین ہی بھکت رکھتا ہے جو آسکت رہت ہے جو کسی پرانی سے بیر (دشمنی) نہین رکھتا۔ ہے پانڈو وہی مجھے پاتا ہے (۵۵)

خلاصہ جو مجھے پرم برہم مان کر میرے لیے اپنا کرتب پالن کرتا ہے جو میرا بھگت ہے جسے پھلون مین موہ نہین ہے جو اپنے تکلیف پہونچانے والے سے بھی بیر نہین رکھتا وہ مجھ ایشور کو ضرور پاتا ہے جو اپنے سوارتھ کے لیے کرم کرتا ہے مجھ مین بھگت نہین رکھتا اپنے پروار استری پتر متر آدمین من لگائے رہتا ہے ہر کسی سے بیر رکھتا ہے ایسی منشیون کو مین نہین ملتا۔

(گیارھوان ادھیاے سماپت ہوا)

بارھوان۱۲ ادھیاے بھگت جوگ نام

۲۰ منتر

بھگت یوگ

کون سریشٹھ ہین ایشور کے اُپاسک اتھوا اکشر کی اُپاسک

ارجن آگے بھگوان سے اس بات کا شک دور کرنا چاہتا ہے کہ ایشور کو سگُن مانکر اُپاسنا کرنے والا اچھا ہے اتھوا نرگُن مانکر اپاسنا کرنے والا اچھا ہے۔

ارجن بھگوان سے کہتا ہے کہ دوسرے ادھیاے سے دسوین ادھیاے تک ایشور کی بھبوتیون کا برنن ہوا ہے وہان آپ نے اُپادھ رہت اکشر ابناشی برہم کی اُپاسنا کا اپدیش دیا ہے اور کتنی ہی جگہ اُپادھ سہت سگُن ایشور کی اُپاسنا کا اپدیش دیا ہے گیارھوین ادھیاے مین جو آپ نے بشوروپ دکھایا ہے وہ بھی اسی غرض سے دکھایا ہے آپ نے وہ روپ دکھا کر مجھے آپ کی ہی غرض سے کام کرنے کا اُپدیش دیا ہے اسی سے مین پوچھتا ہون کہ دونون پرکار کی اُپاسناؤن مین سے کون سی اچھی ہے ایشور کی اُپاسنا سریشٹھ ہے یا اکشر ابناشی برہم کی اُپاسنا سریشٹھ ہی

अर्जुन उवाच ।

एवं सततयुक्ता ये भक्तास्त्वांपर्युपासते ।

येचाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमाः ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

جو ہمیشہ بھکتی مین تولین ہوکر آپ کے سگن بشوروپ کی اُپاسنا کرتے ہین وے اچھے ہین اتھوا جو آپکو اکشر ابناشی ابیکت مانکر اُپاسنا کرتے ہین وے اُتم ہین۔ (۱)

ایشور کے اُپاسک

श्रीभगवानुवाच ।

मय्यावेश्य मनो ये मां नित्ययुक्ता उपासते ।
श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मताः ॥ २ ॥

شری بھگوان کہتے ہین

ہے ارجن جو ہمیشہ بھکت یوگ مین یکت ہوکر کیول مجھ مین ہی من لگاتے ہین اور بہت شردھا سے میری اُپاسنا کرتے ہین میری سمجھ مین یوگیون مین وہی شریشٹھ ہین (۲)

خلاصہ۔ جو بھکت مجھے بشوروپ پرمیشور اور یوگیشوردن کا بھی ایشور سمجھکر مجھ مین چت لگاتے ہین اور مجھ مین پرلے درجہ کی شردھا بھکت رکھتے ہین دن رات میرے ہی دھیان مین لگے رہتے ہین۔ وے میری سمجھ مین یوگیون مین شریشٹھ ہین اسلیے انہین شریشٹھ یوگی کہا ہے۔

اکشر کے اُپاسک

جب آپ کو سگن مانکر اُپاسنا کرنے والے شریشٹھ یوگی ہین تب تو آپ کو نرگن مانکر اُپاسنا کرنے والے کیا شریشٹھ یوگی نہین ہین؟ ٹھہرو اُنکے بارہ مین مین جو کہتا ہون سو سُن

ये त्वक्षरमनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते ।
सर्वत्रगमचिन्त्यं च कूटस्थमचलं ध्रुवम् ॥ ३ ॥

संनियम्येन्द्रियग्रामं सर्वत्र समबुद्धयः ।
ते प्राप्नुवन्ति मामेव सर्वभूतहिते रताः ॥ ४ ॥

جو اپنی ساری اندریون کو بش مین کر کے ہمیشہ یکسان نظر سے دیکھتے ہوئے سب پرانیون کا بھلا چاہتے ہوئے مجھے ابناشی[۵۱]۔ انرولیشیہ[۵۲]۔ ابیکت[۵۳]۔ سرب بیاپک

۵۱ ابناشی جسکا کبھی ناش نہ ہو ۵۲ انرولیشیہ جسکا بیان کیا جاسکے ۵۳ ابیکت جو اندریون سے نہ جانا جاوے

اچِنتیہ[۱] کوٹستھ[۲]۔ اچل[۳] اور دھرو[۴] سمجھ کر میری اُپاسنا کرتے ہین وے مجھے پاتے ہین۔ (۳-۴)

اکشر برہم آکاش کی طرح سرب بیاپک ہے وہ اچنتیہ ہے کیونکہ وہ اندریون سے دیکھا اور جانا نہین جاسکتا وہ مایا کے کامون کا دیکھنے والا اُسکا مالک ہے اسی سے وہ بیوپار رہت نتیہ اور استھر ہے۔ یہ ہی اکشر ابناشی برہم کے گُن ہین۔

وے لوگ جو اپنی تمام اندریون کو بش مین کرکے سب جیوون کو سمان سمجھکر اکشر برہم کا دھیان کرتے ہین وے خود میرے پاس آتے ہین یہ کہنے کی ضرورت بھی نہین ہے کہ وے میرے پاس آتے ہین کیونکہ ساتوین ادھیاے کے اٹھارھوین شلوک مین کہا گیا ہے کہ بدھمان میرا ہی آتما ہے یہ بھی کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ وے سرب شریشٹھ یوگی ہین کیونکہ وہ اور ایشور ایک ہی ہین۔ لیکن ۔

क्लेशोऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ।
अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देहवद्भिरवाप्यते ॥ ५ ॥

جن کا چت ابیکت روپ مین لگا ہوا ہے اُن کو بڑا کشٹ اٹھانا پڑتا ہے کیونکہ شریردھاریون کو ابیکت کی اُپاسنا کرنا بڑا کشٹ دایک ہے۔ (۵)

خلاصہ۔ جو میرے لیے ہی سب کرم کرتے ہین اُن کو بھی سچ مچ بڑا کشٹ ہوتا ہے لیکن جو اکشر پربرہم کی اُپاسنا اور دھیان کرتے ہین اُن کو اور بھی زیادہ کشٹ ہوتا ہے کیونکہ اُن کو اپنی دیہہ کی ممتا بھی تیاگنی پڑتی ہے شریردھاریون کو پربرہم ابناشی تک پہونچنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ اُن کو اپنے شریر مین موہ ہے شریر کی ممتا تیاگے بغیر اکشر برہم کی اُپاسنا ہو تی نہین اور شریر کی محبت چھوڑنے مین بڑا دُکھ ہوتا ہے

[۱] اچنتیہ۔ جو دھیان مین نہ آسکے [۲] کوٹستھ۔ جو مالک ہو کر مایا کے کامون کو دیکھے [۳] اچل۔ جو ہے چلے نہین [۴] دھرو۔ جو نتیہ اور استھر ہو۔

ایشور اُپاسنا سے مکت

اکثر اوپاسکون کا ذکر آگے چل کر کیا جائیگا۔

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः ।
अनन्येनैव योगेन मां ध्यायन्त उपासते ॥ ६ ॥

तेषामहं समुद्धर्ता मृत्युसंसारसागरात् ।
भवामि न चिरात्पार्थ ! मय्यावेशितचेतसाम् ॥ ७ ॥

لیکن جو سب کرمون کو میرے ارپن کرکے مجھے ہی سب سے اونچا سمجھ کر سب کو چھوڑکر لوگ دوارا صرف میرا ہی دھیان اور سمرن کرتے ہین جن کا چت مجھ مین لگا رہتا ہے انھین مین جلدی مرتیو روپ سنسار ساگر سے بچا لیتا ہون (۶-۷)

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ।
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥ ८ ॥

ہے ارجن تو اپنا چت ایک مار مجھ مین جما دے اپنی بدھ کو مجھ مین لگا دے تو مرتیو کے بعد بنہ سندیہ اکیلا مجھ مین نواس کریگا (۸)

خلاصہ۔ اپنا من اپنے کرم اور خیالات مجھ بشو روپ پرمیشور مین جما دے اپنی بدھ کو جو بچار کرتی ہے مجھ مین لگا دے کیا نتیجہ نکلیگا بس تو اس کایا کے ناش ہونے بعد نسچے ہی مجھ مین خود میری طرح نواس کریگا تو اس بارہ مین سندیہ نہ کر۔

ابھیاس یوگ

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम् ।
अभ्यासयोगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनञ्जय ॥ ९ ॥

ہے دھننجے اگر تو اپنا چت استھرتا سے مجھ مین نہین لگا سکتا تو بار مبار ابھیاس یوگ دوارا میرے پاس پہونچنے کی چیشٹا کر۔ (۹)

اگر تم اپنا چت استھرتا سے جیسا کہ مین نے بتایا ہے مجھ مین نہین لگا سکتے تو چنچل چت کو بار بار بشیون سے ہٹا کر ابھیاس یوگ دوارا میرے ایشور روپ مین پہونچنے کی کوشش کرو۔

ایشور کی سیوا

अभ्यासेऽप्यसमर्थोऽसि मत्कर्मपरमो भव ।
मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिमवाप्स्यसि ॥ १० ॥

اگر تو ابھیاس بھی نہ کرسکے تو میرے لیے کرم کرنے پر آمادہ رہ میرے لیے کرم کرتے ہوئے بھی تجھے سدھ پراپت ہو جائیگی۔ (۱۰)

خلاصہ۔ اگر تو ابھیاس بھی نکرسکے تو صرف میرے لیے کرم کر اس طرح کرنے سے تجھے سدھ مل جائیگی پہلے تیرا چت شدھ ہو جائیگا اس کے بعد چت کی استھرتا ہوگی اس کے بعد گیان ہوگا اور انت مین موکش ہو جائیگی سارانش یہ ہے کہ ایشور کے لیے کرم کرنے سے چت کی شدھ ہو جائیگی

کرم پھلون کا تیاگ

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः ।
सर्वकर्मफलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥ ११ ॥

اگر تو یہ بھی نہ کرسکے تو اپنے من کو بس مین کرکے میری شرن آجا اور سب طرح کے کرمون کے پھل کی اچھا تیاگ دے (۱۱)

خلاصہ۔ اگر تو میرے اپدیش انسار میرے لیے کرم نہ کرسکے تو تو کرم کر اور ان سب کرمون کو میرے ارپن کردے اور ان کرمون کے پھل کی واسنا تیاگ دے۔

آگے بھگوان سب کرمون کے پھلون کے تیاگ کی تعریف کرتے ہین۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।
ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥ १२ ॥

ابھیاس سے گیان اچھا ہے گیان سے دھیان اچھا ہے دھیان سے کرم پھلون کا چھوڑ دینا

اچھا ہے کیونکہ کرم پھلوں کے تیاگ دینے پر جلدی ہی شانت ملجاتی ہے۔ (۱۲)
اگیانتا سہت ابھیاس سے گیان اچھا ہے اُس گیان سے گیان سہت دھیان اچھا ہے
گیان سہت دھیان سے کرم پھلوں کا تیاگ اچھا ہے من کو بس میں کر کے کرم پھلوں کے تیاگ کرنے
سے سنسار کے بندھن سے جلدی رہائی ہو جاتی ہے اسمیں دیر نہیں ہوتی۔

اکشر (अक्षर) برہم کے اُپاسک

بھگوان کرشن چندر نے کم بدھ والوں کے لیے نرگن برہم کی اُپاسنا مشکل سمجھی تھی اسی سے
سگُن برہم کی اپاسنا اچھی تبلائی جو لوگ سگن برہم کی اُپاسنا بھی نہیں کر سکتے ان کے لیے پہلے
ابھیاس تبایا جن سے ابھیاس بھی نہیں ہو سکتا ان کے لیے سب کرم ایشور کے لیے کرنیکی
صلاح دی ہے۔ جن سے وہ بھی نہیں ہو سکتا انکو کرم پھل تیاگنے کی صلاح دی یہ سب
ترکیبیں تبانے سے بھگوان کا مطلب یہ ہے کہ ادھکاری منشیہ سب رکاوٹوں سے الگ
ہو کر نرگن برہم بدیا سیکھے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اوپر لکھے ہوئے سادھن منشیہ کرے اور
اُسے اُسکا پھل سروپ نرگن برہم بدیا ملے جب منشیہ کا من سگن برہم کی اپاسنا کرتے
کرتے بس میں ہو جاوے تب وہ نرگن برہم میں من لگا دے جو اگیانی ہیں اچھی بدھ
والے نہیں ہیں اُن کے لیے بھگوان نے سیڑھی سیڑھی چل کر اونچے چڑھنے کی
صلاح دی ہے۔

بھگوان نے جو پہلے اسی ادھیائے میں نرگن اُپاسنا کی بُرائی کی وہ اس لیے نہیں
کی ہے کہ نرگن اُپاسنا سگن اُپاسنا سے بُری ہے اتھوا نرگن اُپاسنا نہ کرنی چاہیے
اُن کی وہ نرگن اُپاسنا کی نند اصرف سگن اپاسنا کی تعریف کے لیے ہے بھگوان کی
رائے میں نرگن برہم کی اُپاسنا ہی سرب شریشٹھ ہے اسی سے وہ آگے کے سات اشلوکوں
میں نرگن برہم کے اُپاسکوں کی تعریف کرتے ہیں۔

अद्वेष्टा सर्वभूतानां मैत्रः करुण एव च ।
निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ॥ १३ ॥

सन्तुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढनिश्चयः ।
मय्यर्पितमनोबुद्धिर्यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ १४ ॥

جو کسی سے بیر نہین رکھتا جو سب سے متر بھاو رکھتا ہے جو سب پر دیا کرتا ہے جو ممتا اور اہنکار سے الگ رہتا ہے جو سکھ دکھ کو برابر جانتا ہے جو شانت رہتا ہے جو جتنا ملجائے اس مین سنتشٹ رہتا ہے جو من کو بش مین رکھتا ہے جو استھر چت ہو کر مجھ مین ہی من لگائے رہتا ہے جو من اور بدھ کو مجھ مین ہی لگا دیتا ہے وہ مجھے پیارا لگتا ہے ۔(۱۳-۱۴)

خلاصہ۔ جو کسی سے بھی ایرکھا دویش نہین رکھتا یہانتک کہ اپنی برائی کرنے والے سے بھی دشمنی نہین رکھتا وہ مجھے پیارا ہے جو سب جیودن کو اپنے سمان جانتا ہے جو سب سے دوستی و محبت رکھتا ہے اور سب پر دیا کرتا ہے وہ میرا پیارا ہے جو کسی چیز کو اپنی نہین سمجھتا تھا جو اہنکار سے رہت ہے یعنے جس کے دل مین مین نہین ہے وہ مجھے پیارا ہے جو سکھ سے راضی نہین ہوتا اور دکھ سے دکھی نہین ہوتا جو گالیان کھانے اور پٹنے پر بھی شانت چت بنا رہتا ہے جو ہر روز کھانا ملجانے اور نہ ملنے پر بھی سنتشٹ رہتا ہے وہ مجھے پیارا لگتا ہے جو استھر چت رہتا ہے جس کو آتما کے جاننے مین دڑھ نشچے ہے جو سب طرح سے من ہٹا کر میری خوب بھکتی کرتا ہے اور اپنی بدھ بھی مجھ مین ہی لگا دیتا ہے وہ مجھے پیارا ہے ۔

ایسی ہی بات ساتوین ادھیائے کے سترھوین شلوک مین کہی گئی ہے گیانی کو مین پیارا ہون اور گیانی مجھے پیارا ہے وہی بات یہان بھی کہی گئی ہے ۔

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः ।
हर्षामर्षभयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः ॥ १५ ॥

جس سے کوئی پرانی دکھی نہین ہوتا اور جو خود کسی سے دکھی نہین ہوتا جو خوشی رنج خوف اور ڈاہ سے رہت ہے وہ پیارا ہے ۔ (۱۵)

خلاصہ - جس سے کسی جیو کو ڈر نہیں لگتا جو کسی جیو سے نہیں ڈرتا جو کسی من چاہی ہوئی
چیز کے ملنے سے خوش نہیں ہوتا جو کسی پیاری چیز کے ناش ہونے سے دُکھی نہیں ہوتا اور
جو کسی سے بھی دویش بھاؤ نہیں رکھتا یا کسی سے بھی نہیں ڈرتا وہ میرا پیارا ہے

अनपेक्षः शुचिर्दक्ष उदासीनो गतव्यथः ।
सर्वारम्भपरित्यागी यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ १६ ॥

جو کسی چیز کی اِچھا نہیں رکھتا جو پوتر ہے عقلمند ہے سب سے بے لاگ ہے جس کے من میں
کچھ دُکھ نہیں ہے جس نے سب پرکار کے کام تیاگ دیے ہیں ایسا بھگت مجھے
پیارا ہے - (۱۶)

جو شریر اندری اور اندریوں کے بِشئے اور اُن کے باہم کے سمبندھ سے اُداسین رہتا
ہے جو اندر اور باہر دونوں طرف سے شُدھ ہے جو متر اور شترو کسی کی طرف نہیں ہوتا
جو اس لوک اور پرلوک کے پھل دینے والے کاموں کو چھوڑ دیتا ہے وہ مجھے پیارا ہے -

यो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति ।
शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः ॥ १७ ॥

جو نہ تو خوش ہوتا ہے نہ نفرت کرتا ہے نہ رنج کرتا ہے نہ کچھ اِچھا رکھتا تھا جو برے بھلے
چھوڑ دیتا ہے وہی میرا بھگت ہے - (۱۷)

خلاصہ - جو اپنی من چاہی چیز کے ملنے پر خوش نہیں ہوتا - جو غیر مرغوب چیز سے نفرت نہیں
کرتا جو اپنی پیاری چیز سے الگ ہونے پر رنج نہیں کرتا جو نہ ملی ہوئی چیز کی اِچھا نہیں رکھتا وہ مجھے پیارا ہے

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।
शीतोष्णसुखदुःखेषु समः संगविवर्जितः ॥ १८ ॥

तुल्यनिन्दास्तुतिर्मौनी सन्तुष्टो येन केनचित् ।
अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥ १९ ॥

جو شترو - متر پرتِشٹھا اور اپرتِشٹھا کو ایکساں سمجھتا ہے جو سردی گرمی سُکھ اور دُکھ کو برابر سمجھتا ہے
اور کسی میں آسکت نہیں ہوتا جو نندا استوت کو یکساں سمجھتا ہے جو چپ چاپ رہتا ہے

جو کچھ ملجاے اسمین سنتشٹ رہتا ہی جو ایک جگہ گھر بنا کر نہین رہتا جس کا چت چنچل نہین ہے وہ بھکت مجھے پیارا ہے۔ (۱۸-۱۹)

خلاصہ۔ جو کسی بھی طرح کی چیز سے پریم نہین رکھتا جو شریر چلنے لایق آجیو کا ملنے سے بھی سنتشٹ ہو جاتا ہے وہ اچھا ہے مہابھارت شانت پرب موکش دھرم ۱۲-۲۴۵ مین لکھا ہے۔ جو کسی چیز سے بھی شریر ڈھک لیتا ہے جو کسی چیز سے بھی پیٹ بھر لیتا ہی جو جہان پڑ رہتا ہے اُسے دیوتا برہمن کہتے ہین۔

येतुधर्म्मामृतमिदं यथोक्तंपर्युपासते ।
श्रद्दधानामत्परमा भक्तास्तेतीवमेप्रियाः ॥ २० ॥

جو لوگ شردھا پوربک اس امرت جی نیم پر چلتے ہین جو مجھ اناشی آتما کی ہی اُپاسنا کرتے ہین وہی مجھے پیارے لگتے ہین۔ (۲۰)

خلاصہ۔ جو اوپر بیان کیے ہوے امرت روپی نیمون پر عمل کرتے ہین وے لسنبو بھگوان پرم پرماتما کے بہت پیارے ہو جاتے ہین اس لیے اس امرت روپی قاعدون پر ہر ایک موکش چاہنے والے کو جو لبشنو کے پرم دھام کو پراپت کرنا چاہتا ہے چلنا چاہیے۔

(بارھوان ادھیاے سماپت ہوا)

تیرھوان [۱۳] ادھیاے چھیتر چھیتر گیہ یوگ نام

۴ سنتر

چھیتر اور چھیتر گیہ

ساتوین ادھیاے مین پرماتما کی دو پرکار کی پرکرتیون کا برنن کیا گیا تھا ایک تین گنون سے بنی ہوئی آٹھ حصون مین تقسیم ہوئی پرکرت کہی تھی۔ اسکا نام اپرا پرکرت کہا تھا کیونکہ وہ جڑ ہے اور سنسار کا کارن ہے دوسری پرا پرکرت کہا تھا اُسے وہ جیو روپ بتایا تھا اِن دونون

پرکرتیون سے ہی ایشور پیدا کرنے والا پالن کرنے والا اور ناش کرنے والا ہے پہلے بھی اپرا پرکرت کو چھیتر اور پرا کو چھیتر گیہ کہا تھا اب اُن دونون پرکرتیون پر ادھکار رکھنے والے ایشور کا اصلی سوبھاو برنن کرنے کی غرض سے ہی چھیتر اور چھیتر گیہ کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے

بارھوین ادھیاے کے تیرھوین اشلوک سے آخر تک تتوگیانی سنیاسیون کے جیون تیاگنے کے طریقہ برنن کئے گئے تھے اسی سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا ابدھ سے جیون تیاگنے والے سنیاسی کس پرکار کا تتوگیان رکھنے سے ایشور کے پیارے ہوتے ہین؟ یہ ادھیاے اس سوال کے جواب مین ہی شروع ہوتا ہے۔

بھگوان نے پچھلے ادھیایون مین اپنے لیے ادھکاری لوگون کو سنسار ساگر سے بچانے والا کہا ہے مگر بغیر آتم گیان ہوے اُدّھار نہین ہوسکتا کیونکہ آتما کا گیان ہونے سے ہی آبدیا روپی اگیان کی نبرتی ہوتی ہے۔

جس آتم گیان سے پرانی سنسار ساگر سے پار ہوتا ہے اور جیسے تتوگیانی سنیاسیون کا بارھوین ادھیاے مین ذکر ہوا ہے اُس آتم گیان کا بتانا بہت ہی ضروری ہے

تتوگیان سے جیو آتما اور پرماتما مین کچھ بھید نہین رہتا جیو برہم کا بھید ہی انیک انرتھون کا کارن ہے جو جیو اور برہم کو دو سمجھتا ہے وہ ہی بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے لیکن جبتک جیو اور برہم ایک نہین سمجھے جاتے تب تک یہ بھید بھرم نہین مٹتا۔

ایشور اور جیو ایک ہی ہین اس مین انیک لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہین مین سُکھ پاتا ہون یا دکھ بھوگتا ہون ایسا اُنھو سب پرانیون کو ہوتا ہے اگر سب جیو ایک ہوتے تو ایک کو جو دُکھ ہوتا وہ سب کو ہوتا جو ایک کو سُکھ ہوتا تو سب کو سُکھ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بھِنّ بھِنّ شریرون مین علحدہ علحدہ آتما ہین سب جیو ایک نہین ہین اور پرماتما ایک ہے اور وہ دُکھ سُکھ سے رہت ہے مطلب یہ ہے کہ ان دلیلون سے دیکھنے ہوئے آتما اور پرماتما ایک نہین ہے اس شنکا کے دور کرنے کو ہی بھگوان اس ادھیاے مین یہ دکھلاتے ہین کہ چھیتر گیہ یا جیو آتما سب شریرون مین ایک ہے اور وہ دیہہ اندری انتہ کرن آدِ سے نیارا ہے۔

خلاصہ۔ اس ادھیاے مین اور آگے کی ادھیاے مین آتم گیان یعنے شریر اور جیو کا سب حال کھول کھول کر سمجھایا جائیگا تھا جیو اور برہم کی ایکتا دکھائی جائے گی۔

श्रीभगवानुवाच ।

इदं शरीरं कौन्तेय क्षेत्रमित्यभिधीयते ।
एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञमिति तद्विदः ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے کونتیی۔ اس شریر کو چھیتر کہتے ہین جو منشیہ اسے جانتا ہے اُسے شریر شاستر جاننے والے چھیتر گیہ کہتے ہین۔ (۱)

بھگوان اس ادھیا مین آتم گیان سکھاوینگے کیونکہ بغیر آتم گیان کے سنسار سے چھٹکارا نہین ہوسکتا اس لیے وے پہلے چھیتر اور چھیتر گیہ کا ارتھ بتاتے ہین۔ شریر کو چھیتر اس لیے کہتے ہین کہ اس مین کھیتون کی طرح پاپ اور پُن یہ دو پھل پیدا ہوتے ہین جو اس کو جانتا ہے اُسے چھیتر گیہ یا کھیت کو جاننے والا کہتے ہین یعنے جو چھیتر کو سر سے پانون تک سمجھتا ہی جو اسی گیان دوارا اپنے سے الگ سمجھتا ہے وہی چھیتر گیہ یعنے چھیتر کے جاننے والا ہے اصل بات یہ ہے کہ پرانی کا جو شریر ہے وہ چھیتر یا کھیت ہے پاپ پُن اسی کھیت مین پیدا ہوتے ہین چھیتر گیہ یا جیو کا کھیت کے پاپ پُن سے کوئی سمبندھ نہین ہے آگے بھگوان جیو اور ایشور کی ایکتا دکھاتے ہین۔

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्वक्षेत्रेषु भारत ।
क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोर्ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम ॥ २ ॥

ہے بھارت سب چھیترون شریرون مین۔ چھیتر گیہ جیو مجھے ہی جان چھیتر اور چھیتر گیہ کا گیان ہی میری سمجھ مین گیان ہے۔ (۲)

तत्क्षेत्रं यच्च या दृक् च यद्विकारि यतश्च यत् ।
सच यो यत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥ ३ ॥

وہ چھیتر۔ شریر کیا ہے اُس کا سوبھاو کیسا ہے اُسکا بکار کیا ہے کن کن کارنون سے

کیا کیا کار یہ ہوتے ہیں وہ کیا ہے اور اُس کی شکستِ کیا ہے ان سب کو تو مجھ سے
مختصراً سُن ۔ (۳)

خلاصہ ۔ ہے ارجن وہ چھیتر شریر جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں کس جز پدارتھ سے بنا
ہے اُس کا سوبھاؤ اور دھرم کیا ہے وہ کیسے کیسے بکاروں سے شامل ہے اور کیسے
پرکرت پُرش کے سنجوگ سے پیدا ہوا ہے وہ میں تجھے مختصر بتاتا ہوں اور یہ بھی
بتاتا ہوں کہ چھیتر گیہ جیو کا سُروپ اور ایشوریہ کیسا ہے

ऋषिभिर्बहुधा गीतं छन्दोभिर्विविधैः पृथक् ।
ब्रह्मसूत्रपदैश्चैव हेतुमद्भिर्विनिश्चितैः ॥ ४ ॥

ہے ارجن چھیتر اور چھیتر گیہ کا سُروپ رشیوں نے انیک پرکار سے برنن کیا ہے رگ
سام آدِ ویدوں نے بھی بھن بھن کر کے اُنکا سروپ برنن کیا ہے یوکتیوں اور نشچت
ارتھ والے برہم سوتر پدوں میں انکا سُروپ انیک طرح سے کہا گیا ہے (۴)

خلاصہ ۔ یہاں بھگوان چھیتر اور چھیتر گیہ کے بارہ میں ارجن کو اُپدیش کرنا چاہتے
ہیں اسی غرض سے انیک رشیوں اور ویدوں تتھا بیاس کرت برہم سوتروں کا حوالہ
دیکر ارجن کی دلچسپی بڑھانا چاہتے ہیں جس سے وہ دھیان پوربک سُنے وے کہتے
ہیں کہ چھیتر اور چھیتر گیہ کا سُروپ بسشٹھ پراشر آدِ رشیوں نے خوب کھول کھولکر انیک طرح
سے لوگ شاستروں میں کہا ہے رگ سام آدِ ویدوں میں بھی اُس کو خوب کہا ہے اُنکے
علاوہ بیاس کرت برہم سوتروں میں یہ بشئے اِس طرح سے سمجھایا گیا ہے کہ پھر سندیہ کرنے کی
جگہ نہیں رہ جاتی

महाभूतान्यहंकारो बुद्धिरव्यक्तमेव च ।
इन्द्रियाणि दशैकं च पञ्च चेन्द्रियगोचराः ॥ ५ ॥

इच्छा द्वेषः सुखं दुःखं संघातश्चेतना धृतिः ।
एतत्क्षेत्रं समासेन सविकारमुदाहृतम् ॥ ६ ॥

پانچ مہابھوت اہنکار بدھ ابکیت دس اندریاں ایک من اور پانچ اندریوں کے

بنتے ہیں جو بیس تتو اور اِچھا دوبش سُکھ دُکھ شریر چینتا اور دھیرج ان سب سے یہ شریر بنا ہے یعنے یہ سب چھیتر اور چھیتر گیہ کے بکار ہین۔ (۵-۶)

پرتھوی جل اگن بایو اور آکاش یہ پانچ مہا بھوت ہین ان سبکا کارن اہنکار ہے اہنکار کا کارن بُدّھی ہے بُدّھی کو مہہ تتو بھی کہتے ہین بُدّھی کا کارن ست رج تم گن اتمک ابیکت ہے جو ابیکت سبکا کارن اور اپنے وہ کسی کا بھی کاریہ روپ نہین ہے پانچ مہا بھوت اہنکار بُدّھی مہہ تتو اور ابیکت ان آٹھون کو ہی پانچ سانکھیہ شاستر والے آٹھ پرکار کی پرکرتی کہتے ہین آنکھ کان ناک زبان اور چمڑا یہ پانچ گیان اندریان ہین اور ہاتھ پانون منھ لنگ اور گدا یہ پانچ کرم اندریان ہین اور گیارھوان سنکلپ بکلپون سے بنا ہوا من ہے ان کے سوائے اندریون کے پانچ بشے ہین اس طرح یہ ۲۴ ہوئے سانکھیہ لوگ انہی چوبیسون کو ۲۴ تتو کہتے ہین۔

بھگوان کہتے ہین کہ انکو جھنے بے سمجھ لوگ آتما کی سمجھات اُپادھیان کہتے ہین۔ وے ایک ماتر چھیتر کی اُپادھیان ہین مگر چھیتر گیہ کی اپادھیان نہین ہین۔

اِچھا جو سکھ کاری چیز پہلے اُنبھو کی ہے ویسی ہی پھر دیکھنے پر جو اُس کے ملنے کی رغبت دیتی ہے اُسے خواہش کہتے ہین اِچھا انتہ کرن کا سو بھاو گن ہے وہ چھیتر ہے کیونکہ وہ سمجھنے لایق ہے اسی طرح دویش وہ ہے جو دُکھ دائی چیزون مین خواہش پیدا نہین کرتا یہ بھی چھیتر ہے کیونکہ جاننے لوگ (لایق) ہے اسی طرح سُکھ دُکھ آدسب ہی چھیتر ہین اور یہ سب انتہ کرن کی اُپادھی ہین یہ سب چھیتر گیہ کی اُپادھیان نہین ہین۔ یہان چھیتر اپنے بکار دن سہت برنن کر دیا گیا ہے

آتم گیان مین ترقی کرنے والے گن

چھیتر کے بارہ مین اوپر مختصراً کہا گیا ہے چھیتر گیہ کے بشے مین اسی تیرھوین ادھیاے کے بارہ شلوکن مین کہا جائیگا اس جگہ کرشن بھگوان چھیتر گیہ کے جاننے یوگ سادھنون کو بیان کرتے ہین کیونکہ اُن سب سادھنون کے جاننے سے آتم گیان مین سہاینا ملتی ہے انھوا ہین کہہ سکتے ہین کہ آتم گیان کے اُن اُپایون بغیر آتم گیان نہین ہوسکتا جو آتم گیان ہو یا کو جاننا چاہتے ہین انھین

اِن اُپایون کو ضرور جاننا چاہیے کیونکہ گیان کی سادھن ہونے سے یہ بھی گیان روپ ہین۔

अमानित्वमदम्भित्वमहिंसा क्षान्तिरार्जवम् ।
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्यमात्मविनिग्रहः ॥ ७ ॥

इन्द्रियार्थेषु वैराग्यमनहंकार एव च ।
जन्ममृत्युजराव्याधिदुःखदोषानुदर्शनम् ॥ ८ ॥

असक्तिरनभिष्वंगः पुत्रदारगृहादिषु ।
नित्यं च समचित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥ ९ ॥

मयि चानन्ययोगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ।
विविक्तदेशसेवित्वमरतिर्जनसंसदि ॥ १० ॥

अध्यात्मज्ञाननित्यत्वं तत्त्वज्ञानार्थदर्शनम् ।
एतज्ज्ञानमिति प्रोक्तमज्ञानं यदतोऽन्यथा ॥ ११ ॥

امانیتو ادمبھتو اہنسا کشانت سرل بھاؤ گروسیوا پوترتا استھیرتا آتما کا نگرہ اندریون کے لشیون سے بیراگ ہونا اہنکار نہ ہوتا جنم مرن بڑھاپے روگ اور دُکھ کی بُرائیون کو بار بار بچارنا پُتر استری گھر دھن آدی سے من کو الگ رکھنا اُن کے سُکھ اور دُکھون مین من نہ لگانا پیاری اور غیر پیاری چیز کے ملنے پر یکسان رہنا مجھ پرماتما مین اننیہ یوگ یا سب جگہ آتم درشٹ سے ایکانت بھگتی ہونا ایکانت جگہ مین رہنا سنساری لوگون کی صحبت سے علحدہ رہنا ادھیاتم گیان مین ہمیشہ نتیہ بھاؤ اور تتوگیان کے لیئے موکش کو سرب شریشٹھ ماننا۔

امانیتو سے لیکر یہان تک یہ سب چھبیس کے گیان کے سادھن کہے ہین یہ سب گیان ہے اس کے برخلاف مان دمبھ آدی اگیان ہین۔ (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) سات سے لیکر ۱۱ شلوک تک کے ارتھ ایک ہی جگہ تحریر کر دیئے ہین الگ الگ لکھنے سے پڑھنے والون کو دقت ہوتی ہے

امانیتو۔ مان کی خواہش نہ ہونا۔
ادمبھتو اپنی بڑائی نہ مارنا۔
اہنسا۔ کسی جیو کو نہ مارنا۔
کشانت۔ دوسرون کے دکھ دینے پر بھی ناراض نہ ہونا۔
سرل سوبھاو۔ جو دل مین ہو اُسے بھی باہر کر دینا۔
گرد سیوا۔ برہم بدیا سکھانے والے گرد کی ٹہل و خدمت کرنا۔
پوترتا۔ یہ دو طرح کی ہے ایک باہری دوسری اندرونی۔ جل اور مٹی کے ذریعہ شریر کا میل دور کرنے کو باہری شوچ کہتے ہین لشیون مین دوش دکھاکر من کو راگ ھلایش آدِ سے دور کرنے کو اندرونی مینے انتر شوچ کہتے ہین۔
استھیریہ۔ استھرتا سب جگہ سے من ہٹاکر ایک ماتر موکش کی راہ مین چیسٹا کو بار بار نکمن ہونے پر بھی موکش ملنے کی راہ مین کوشش کرنا یعنے من کو نہ ہٹانا۔
آتما کا نگرہ۔ شریر اور من کا سوبھاو ہے کہ وے سب طرف جاتے ہین اُن کو سب طرف سے ہٹاکر ٹھیک رستہ پر لانے کو آتم نگرہ کہتے ہین
اندریون کا بشیون سے بیراگ۔ کان آنکھ وغیرہ اندریون کا اپنے اپنے بشیون مین رُچ یعنے متوجہ نہ ہونا۔
اہنکار۔ گرب غرور گھمنڈ۔
جنم۔ والدہ کے گربھ مین نو مہینے تک رہنا اور پھر باہر نکلنا۔
مرتیو۔ شریر چھوڑنے کے وقت مرم استھان مین چھیدنے کیسی پیڑا ہونا۔
بوڑھاپا۔ جس استھان مین بدھی مند ہو جائے انگ شتھل ہو جاوین اور گھر بھر کے لوگ تادر اور گھن (نفرت) کرنے لگین اُس اوستھا کا نام بوڑھاپا ہے۔
روگ۔ بخار اتی سار کھانسی سنگرہنی آدِ روگ کہلاتے ہین۔
دُکھ۔ پیاری چیز کے بیوگ (علیحدہ) ہونے اور خراب چیزون کے سنجوگ ہونے سے جو جیت کا پرتیتاپ پدروپ پرنام ہو اُسی کا نام دُکھ ہے۔

جنم مرن - بوڑھاپا - روگ اور دُکھ کی بُرائیون کا بار مبار بچار نا جنم کے وقت نو ماہ تک ماں کے پیٹ مین رہنا پھر خوب سکڑ کے چھوٹی راہ سے نکلنا ماں کے پیٹ مین رہتے وقت مل موتر رکت آدِ مین رہنا اور وہان مل کے جانورون دوارا کاٹا جاتا اور ماتا کی جھٹراگنی دوارا جلنا اسی طرح کے انیک دکھون کا بچارنا اور مرن کے وقت ساری نسون کا کھنچا ہونا مرم استھان مین بچھوؤن کے کاٹنے کے مانند پیڑا ہونا اوپر کا شواس چلنا بھاری تکلیف ہونے کے کارن بیہوشی ہونا بیہوشی مین پڑے پڑے ہی مل موتر نکل جانا اتیادی دُکھون پر بچار کرنا چاہیئے اسی طرح بوڑھاپے مین شریر کا شتھل ہو جانا آنکھون سے دکھائی نہ دینا کانون سے سنائی نہ پڑنا ہاتھ پانون وغیرہ اندریون کا نکما ہو جانا - سانس چڑھنا اُٹھنے کی چیشٹا کرنا اور گر پڑنا شریر کا نیتا بھوکھ کم ہو جانا ہر دم کھانسی کے مارے خو خو کرنا گھر کے لوگون استری پتر کے دوارا اناور ہونا وغیرہ دُکھون پر بچار کرنا اسی طرح روگون مین دکھ پانا اور دکھون سے جی جلنا اِنپر بچار کرنا چاہیئے اِن اشیون پر بار مبار بچار کرنے سے بیراگ ہو جاتا ہے جنم مرن بُرا لگنے لگتا ہے تب نشیہ موکش کی اِچھا کرکے موکش سادھن کے اُپایون مین چیت لگاتا ہے - یہ چیز میری ہے ایسا سمجھ کر کسی چیز مین محبت نہ رکھنا استری پُتر نوکر چاکر محل مکان آدِ سے من الگ رکھنا عمدہ اور پیاری چیز کے ملنے پر پرسن نہ ہونا خراب اور غیر مرغوب اشیاے کے ملنے پر دُکھی نہ ہونا یہ باتین بھی گیان بڑھانے والی ہین استھر اور اٹل چیت سے مجھ باسدیو مین ہی بھکتی رکھنا کسی بھی سبب سے کسی حالت مین بھی میری بھکتی سے نہ ڈگنا اور مجھے ہی اپنی پرم گت تصور کرنا مجھ سے پرے کسی کو بھی نہ خیال کرنا یہ بھکتی بھی گیان کا کارن ہے جہان سانپ چیتے شیر اور چورون کا خوف نہ ہو جہان کسی طرح کا جھنجھٹ نہ ہو ایسے ندی کے کنارے پر یا بن مین تنہا رہنا کیونکہ اِن دھیان ایکانت استھان مین اچھا ہوتا ہے بستی بدچلن یا پاپیون کی منڈلی مین نہ رہنا مگر مہاتماؤن کی صحبت کرنا یہ سب طریقے آتم گیان پراپت کرنے مین سہایک ہوتے ہین

برہم جاننے یوگ ہے

امانتیو۔ سے لیکر تتوگیان کے بشئے موکش تک جو بیس گیان نام کے سادھن ہین
ان سے کس چیز کو جاننا چاہیے اس کے جواب مین بھگوان آگے چھ ۶ شلوک کہتے ہین

ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वाऽमृतमश्नुते ।
अनादिमत्परं ब्रह्म न सत्तन्नासदुच्यते ॥ १२ ॥

ہے ارجن۔ جو جاننے یوگ ہے اُسے مین کہتا ہون اُس کے جاننے سے مکتی کی گتی
ہو جاتی ہے وہ انادی پر برہم ہے اُسے ست اسَت نہین کہتے۔ (۱۲)

برہم ہی چیتنتا کا کارن ہے

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ।
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥ १२ ॥

اُس پر برہم کے ہر طرف ہاتھ اور پاؤن ہین اُس کے ہر طرف آنکھ سر اور منھ ہین اُسکے
ہر طرف کان ہین وہ سب کو بیاپت کرکے استھت ہے۔ (۱۳)

خلاصہ۔ اُس کے چارون طرف ہاتھ پاؤن آنکھین کان منھ اور سر ہین وہ سب جگہ پھیل
رہا ہے کوئی بھی استھان ایسا نہین ہے جہان وہ نہین ہے سارا سنسار اُسی پر ٹھہرا ہوا ہے
وہ سب کے کام دیکھتا ہے اور سب کی باتین سنتا ہے۔

ہمارے ناخن سے سر تک وہ بیاپت ہے ہم اُسی کی شکتی سے چلتے پھرتے اور کام کرتے ہین
ہم اُسی کی چیتنتا سے دیکھتے سنتے بولتے اور سونگھتے ہین جس طرح ریل گاڑی وغیرہ جڑ پدارتھ
چیتن کی سہایتا سے چلتے ہین بغیر چیتن کی سہایتا نہین چلتے اُسی طرح ہاتھ پاؤن
وغیرہ جڑ پدارتھ بغیر چیتن کی سہایتا کے کوئی کام نہین کر سکتے۔

सर्वेन्द्रियगुणाभासं सर्वेन्द्रियविवर्जितम् ।
असक्तं सर्वभृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥ १४ ॥

وہ نیترآدی سب اندریون کے بیوپار سے بھاستا ہے تو بھی اندریون سے رہت ہے وہ سنگ رہت ہے تو بھی سارے برہانڈ کو دھارن کر رہا ہے وہ ستو آدِ گنون سے رہت ہے تو بھی اُنکا بھوگنے والا ہے۔ (۱۴)

خلاصہ۔ پربرہم کے کان ناک آدِ کوئی بھی اندری نہین ہے پرنتو وہ سب اندریون مین اُن کے گُن دینے والا ہے وہ اندری بغیر ہونے پر بھی سب اندریون کے گُنون سے معلوم ہوتا ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ آتما آنکھ نہ ہونے پر بھی دیکھتا ہے کان نہ ہونے پر بھی سنتا ہے ہاتھ نہ ہونے پر بھی چیز کو پکڑتا ہے پانون نہ ہونے پر بھی چلتا ہے اسی سے اُس کا ہونا جان پڑتا ہے وہ پربرہم اسنگ ہے تو بھی سب کو دھارن کرتا ہے وہ ست رج اور تم اِن گنون سے رہت ہے تو بھی گُنون کا بھوگنے والا ہے۔ یعنے بیئون سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ آدِ کا انُبھو کرتا ہوا جان پڑتا ہے۔

برہم سب جگہہ ہے

बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च ।
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत् ॥ १५ ॥

وہ سب پرانیون کے اندر اور باہر ہے وہ اچر بھی ہے اور چر بھی ہے کیونکہ وہ بہت ہی سوکشم (باریک) ہے اسی سے وہ جانا نہین جا سکتا وہ دور بھی ہے اور پاس بھی ہے۔ (۱۵)

خلاصہ۔ وہ سارے چراچر پرانیون کے اندر اور باہر ہے جس طرح چندرما کی چاندنی سب جگہہ بیاپت ہے مگر کوئی خاص کارن سے کہین دکھتی ہے اور کہین نہین دکھتی ہے اُسی طرح جنکی گیان روپی آنکھین نہین کھلی ہین اُنھین وہ نظر نہین آتا مگر جنکی گیان کی آنکھین کھل گئی ہین اُنکو دکھتا ہے وہ چر بھی ہے اور اچر بھی ہے نیشچے۔ پشو پکشی آدِ ہلنے ڈولنے والون کے ساتھ چر معلوم ہوتا ہے مگر پیڑ درخت آدِ

ایک جگہہ ٹھہرے رہنے والون کے ساتھ اچر د نہ ہلنے ڈولنے والا) معلوم ہوتا ہے وہ
سوکشم یعنے بہت ہی چھوٹا ہے اسی لیے وہ جانا نہین جاسکتا یعنی برد ٹیز) بُدھی والے
پُرش گیان سے جان سکتے ہین مگر موٹی عقل والے اُسے نہین جان سکتے وہ پاس بھی
ہے اور دور بھی ہے جو اپنے آتما کو ہی چھیتر گیہ پرماتما سمجھتے ہین جو یہ جانتے ہین کہ آتما کے
سوائے اور پرماتما نہین ہے وہ اُن کے پاس ہے مگر جو آتما کے سوائے اور کو
پرماتما سمجھتے ہین اور اُس کی تلاش مین جگہہ جگہہ مارے مارے پھرتے ہین اُن سے
وہ پرماتما دور ہے جس طرح ہرن کی نابھی مین کستوری رہتی ہے مگر وہ اس کی سگندھ
سے اُسے اپنے مین نہ سمجھ کر اُس کی تلاش مین مارا مارا پھرتا ہے اور اُسے نہین پاتا
اِسی طرح اپنے اندر ہی آتما کو چھوڑ کر اگیانی اُسے اپنے اندر نہ سمجھ کر اُس کی تلاش مین پورب
سے پچھم اور اُتر سے دکھن تک جو مارے مارے پھرتے ہین انھین وہ کبھی نہین ملیگا۔

برہم سب مین ایک ہے

अविभक्तं च भूतेषु विभक्तमिव च स्थितम् ।
भूतभर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च ॥ १६ ॥

اگرچہ اس کے حصہ نہین ہوسکتے تو بھی وہ سب پرانیون مین تقسیم ہوا جان پڑتا ہے وہ چھیتر گیہ
سب پرانیون کا پالن کرنے والا ناش کرنے والا اور پیدا کرنے والا ہے۔ (۱۶)

وہ بھنّ بھنّ شریرون مین بٹا ہوا نہین ہے وہ آکاش کی سمان ایک ہے تو بھی
وہ نیارے نیارے شریرون مین بھنّ بھنّ معلوم ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ سب مین
ایک ہی ہے۔ مگر شریرون مین رہتا ہوا اوپادھی کے سمبندھ سے الگ الگ معلوم ہوتا ہے
واستو مین وہ نربکار ہے۔

ब्रह्म सबका प्रकाशक है।

ज्योतिषामपि तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ।
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य धिष्ठितम् ॥ १७ ॥

برہم سب کا پرکاشک ہے

وہ جیوتیون کی بھی جیوتی ہے اسی لیے وہ اگیان سے پرے کہا جاتا ہے وہی گیان ہے وہی جاننے یوگ بستو ہے وہی گیان سے ملتا ہے وہ سب پرانیون کے ہردے مین ٹھہرا ہوا ہے۔ (۱۷)

وہ جاننے یوگ برہم جیوتیون کی بھی جیوتی ہے یعنے وہ سورج چاند بجلی و چمکنے والی چیزون مین بھی پرکاش کرنے والا ہے جس طرح وہ ان باہری جیوتیون مین پرکاش کرنے والا ہے اسی طرح وہ من بدھی اور انتر جیوتیون کا بھی پرکاشک ہے۔

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः।
मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावायोपपद्यते ॥ १८ ॥

ہے ارجن چھیتر (شریر) گیان اور گیے چھیترگیہ یہ تینون مختصر سے کہے گئے انھین جانکر میرا بھگت میرے بھاو کو پراپت ہو جاتا ہے۔ (۱۸)

خلاصہ- اسی تیرھوین ادھیاے کے ۵-۶ شلوکون مین چھیتر کا برنن کیا گیا ہے ساتوین اشلوک سے لیکر گیارھوین تک مین (۱۱ انتوادسے نتو گیان کے بشئے موکش تک) گیان کا برتن کیا گیا ہے بارھوین سے سترھوین تک گیی (جاننے یوگ) کا برنن مختصر کیا گیا ہے یہ ہی گیتا اور ویدون کا اپدیش ہے۔

جو منشیہ میری بھگتی کرتا ہے جو مجھے باسدیو پربرہم سرب بیاپک پرم گرو اور ہر ایک پرانی کا آتما سمجھتا ہے یعنے جس کے دل مین یہ خیال ہے کہ مین جو دیکھتا ہون سنتا یا چھوتا ہون وہ باسدیو کے سوائے کچھ نہین ہے وہ میری بھگتی مین لین ہوکر تھا اور کہے ہوے چھیتر گیہ گیان اور گیہ کا گیان پراپت کرکے موکش پا جاتا ہے۔

پرکرتی اور پرش سناتن ہین

ساتوین ادھیاے کے چھٹے اشلوک مین چھیتر اور چھیتر گیہ کے اندر روپ پیرا اور اپرا دو پرکرتی کا

کی پرکرتیوں کا برنن کیا گیا تھا اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ ہی سب جیوون کے پیدا کرنے والی ہین یہان سوال ہوسکتا ہے کہ چھیتر اور چھیترگیہ دونون پرکرتیان سب جیوؤن کو پیدا کرنے والی کس طرح ہین اس کا جواب آگے دیا جائے گا-

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि ।
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृतिसम्भवान् ॥ १९ ॥

ہے ارجن پرکرت اور پُرش دونون ہی انادِ ہین سَترِیَ اندری آدِ سب بکار اور سُکھ دُکھ موہ آدِ گُن انکو پرکرت سے پیدا ہوے جانو- (۱۹)

پرکرت اور پُرش چھیتر اور چھیترگیہ- دونون ایشور کی پرکرتیان ہین یہ دونون پرکرتیان اور پُرش آدِ رہت ہین یعنے انادِ ہین- جب ایشور انادِ ہے ہے تو اس کی پرکرتیان بھی اناد ہونی چاہیے- ایشور کا ایشورتّو اپنی دونون پرکار کی پرکرتیون کے اوپر ادھکار رکھنے سے ہے-

ان دونون پرکرتیون سے ہی وہ جگت کو پیدا کرتا پورش کرتا اور ناش کرتا ہی دونون پرکرتیان آدِ رہت ہین اور اسی لیے وے سنسار کے کارن ہین- کچھ لوگ ایسا ارتھ کرتے ہین کہ پرکرتیان انادِ نہین ہین اس ارتھ سے وے ایشور کو جگت کا کارن ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر پرکرت اور پُرش سناتن نہین تو سنسار کا کارن وے پرکرتیان ہی ہین- ایشور جگت کا رچنے والا نہین ہے-

یہ بات غلط ہے اگر پرکرت اور پُرش انادِ نہین ہین تو اُن دونون کے پیدا ہونے تک ایک ایشور کس پر حکومت کرتا ہوگا اگر شاسن کرنے کو کوئی نہ رہے تو ایشور ایشور نہین ہے اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اگر سنسار کا کارن ایشور کے سوا ے اور کچھ نہ ہوتا تو سنسار کا بھی ابنت نہ ہوتا اس بات سے شاستر بھی نکمّے ہوجاتے اور ساتھ ہی موکش اور سنسار بندھن کا جھگڑا بھی نہ رہتا-

پرکرتی اور پُرش ہی سنسار کے کارن ہین

اگر اوپر کی بات کے برخلاف ایشور کی پرکرتیان انادِ مان لی جاوین تو یہ گوڈھ رہسیہ

جھٹ پٹ کھل جاتے ہے۔ کیسے شریر اندری او بکار سکھ دکھ موہ آدگن تین گنوں سے
بنی ہوئی پرکرت مایا سے پیدا ہوتے ہیں وہ ایشوری پرکرت مایا ہی دو بدل کرتی ہے
پرکرت سے پیدا ہوئے انکا ذکر کیا ہے۔ شلوان کہتے ہیں

कार्यकारणकर्तृत्वे हेतुः प्रकृतिरुच्यते ।
पुरुषः सुखदुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥ २० ॥

کاریہ و کارن کے پیدا کرنے والی پرکرت ہے اور سکھ دکھ کے بھوگنے والا پرش ہے (۲۰)
کاریہ شریر ہے کارن تیرہ ہیں جو شریر میں موجود ہیں پانچ گیان اندری اور پانچ
کرم اندری من بدھ اور اہنکار یہ تیرہ کارن ہیں۔

پرتھوی جل اگن وایو اور آکاش یہ پانچ بھوت شریر کو بناتے ہیں اور پانچ گیان
اندریان ان کے بکار ہیں یہ سب کاریہ کام شبد سے ہوتے ہیں سکھ دکھ موہ آدگن جو
پرکرت سے پیدا ہوتے ہیں کارن کہلاتے ہیں شریر اندریوں تھا بکاروں کا کارن پرکرت
کہی جاتی ہے کیونکہ پرکرت ہی ان کو پیدا کرتی ہے جبکہ پرکرت شریر اور اندریوں کو
پیدا کرتی ہے تب وہ ہی سنسار کا کارن ہے۔

آگے یہ بتلایا جائیگا کہ پرش سنسار کا کارن کس طرح ہے دھیان رکھنا چاہیے کہ پرش
جیو چھیترگیہ بھوگتا ایک ہی ارتھ سوچک شبد ہیں جتنے ان سب کا ایک ہی ارتھ ہے۔
(شنکا) پرکرت جڑ ہے اس لئے وہ خود شریر وغیرہ پیدا نہیں کر سکتی پرش نربکار ہے اسلئے
اسے سکھ دکھ کا بھوگنے والا کہنا مناسب نہیں ہے۔

(جواب) پرکرت جڑ یعنی اچیتن ہے مگر چیتن کے ہمراہ سمبندھ ہونے سے وہ
جگت کے اپادان کا کارن ہے۔ اسی طرح نربکار پرش بھی جڑ پرکرت سے
سمبندھ ہونے سے بھوگتا معلوم ہوتا ہے جس طرح چمبک پتھر کے پاس پہونچنے سے
لوہا حرکت کرتا ہے اسی طرح پرکرت اور پرش پاس پاس ہونے سے اپنا اپنا کام
کرتے ہیں۔ پرش کے پاس ہونے سے پرکرت کرتا ہے اور پرکرت کے نزدیک ہونے سے
پرش بھوگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرکرت اور پرش ہی سنسار کے کارن ہیں
انہیں سے ایک شریر اور اندریوں کو پیدا کرتا ہے اور دوسرا سکھ دکھوں کا بھوگتا ہے۔

اودیا اور کام بارمبار جنم لینے کے کارن ہیں

کہا گیا ہے کہ پرش سکھ دکھوں کو بھوگتا ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ سکھ دکھوں کو کیونکر بھوگتا ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुङ्क्ते प्रकृतिजान्गुणान् ।
कारणं गुणसङ्गोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥ २१ ॥

شری بھگوان کہتے ہیں

پرش پرکرت میں رہکر پرکرت سے پیدا ہوئے سکھ دکھوں کو بھوگتا ہے پرکرت کے گنوں کے سنگ کے باعث سے اس کو نیچی اونچی یونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے (٢١)

مطلب یہ ہے کیونکہ پرش بھوگتا پرکرت یعنی اودیا میں رہکر اپنے کو اپنے شریر اور اندریوں سے علیحدہ نہیں سمجھتا ہے یہ اس کی بھول ہے وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شریر اور اندریاں پرکرت کے وکار ہیں اس لیے وہ پرکرت کے سکھ دکھ ادی گنوں کو بھوگتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں سکھی ہوں میں دکھی ہوں میں دھرماتما ہوں میں بدکار ہوں وہ اپنے کو سکھی دکھی سمجھتا ہے اسی سے اسے جنم لینا پڑتا ہے۔

उपद्रष्टानुमन्ता च भर्ता भोक्ता महेश्वरः ।
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन्पुरुषः परः ॥२२ ॥

اس دیہ میں رہکر یہ پرش دیکھنے والا (ساکشی) صلاح دینے والا پرورش کرنیوالا بھوگنے والا اور مہیشور پرماتما ہے (٢٢)

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ।
सर्वथा वर्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥ २३ ॥

ہے ارجن جو اس طرح سے پرش کو جانتا ہے اور گنوں سمیت پرکرت کو جانتا ہے وہ سنسار میں رہتا ہوا بھی پھر جنم نہیں لیتا۔ (٢٣)

ध्यानेनात्मनि पश्यन्ति केचिदात्मानमात्मना ।
अन्ये सांख्येन योगेन कर्मयोगेन चापरे ॥ २४ ॥

کتنے ہی ننشیہ من سے دھیان کرکے اپنے مین ہی آتما کو دیکھتے ہین کتنے ہی سانکھیہ یوگ یعنے پرکرت پُرش کے بچار سے دیکھتے ہین اور کتنے ہی کرم یوگ سے دیکھتے ہین - (۲۴)
اونچے درجہ کے یوگی یا اُتم ادھکاری سب طرف سے چت کو ہٹاکر اُسے آتما مین لگا لیتے ہین دھیان کا پرواہ لگاتار جاری رہنے سے اُنکا انتہ کرن شُدھ ہوجاتا ہے تب اُنھین اپنے ہی اندر آتا پر ماتما دکھائی دینے لگتا ہے۔
سانکھیہ یوگ والے ایسا بچار کرتے ہین کہ ست رج اور تم تین گُن ہین آتما ستن اور انکے کامون کو دیکھنے والا ہے اور ان گنُون سے الگ بھی ہے اسی طرح کا بچار کرنے والے مدھیم ادھکاری کہلاتے ہین یہ لوگ آتما مین آتما کو آتما دوارا دیکھتے ہین یہ کرم یوگ ہے یعنے وہ کرم جو ایشور کی سیوا کے لیے کیا جاتا ہے یوگ ہے ایسے کرم کو یوگ اس لیے کہتے ہین کہ وہ یوگ کی راہ دکھلاتا ہے کچھ لوگ اس کرم یوگ سے آتما کو دیکھتے ہین یعنے ایشور کے لیے کرم کرنے سے چت شُدھ ہوجاتا ہے اور پھر گیان ہوجاتا ہے۔

अन्ये त्वेवमजानन्तः श्रुत्वाऽन्येभ्य उपासते ।
तेऽपि चातितरन्त्येव मृत्युं श्रुतिपरायणाः ॥ २५ ॥

ہے ارجن کتنے ہی ایسے ہین جو سانکھیہ یوگ اور کرم یوگ دونون کو نہین جانتے مگر دوسرون سے سُنکر ہی اُپاسنا کرتے ہین وے بھی شردھا پوربک اس کے سُننے سے سنسار ساگر سے ترجاتے ہین - (۲۵)

यावत्संजायते किञ्चित्सत्त्वं स्थावरजङ्गमम् ।
क्षेत्रक्षेत्रज्ञसंयोगात् तद्विद्धि भरतर्षभ ॥ २६ ॥

ہے ارجن سنسار مین جو اتھاور اور جنگم پرانی پیدا ہوتے ہین وے سب چھیتر اور چھیترگیہ کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین ایسا جان - (۲۶)

सबमें एक आत्मा है ।

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठन्तं परमेश्वरम् ।
विनश्यत्स्वविनश्यन्तं यः पश्यति स पश्यति ॥ २७ ॥

ہے ارجن۔ جو سارے پرانیون مین پرمیشور کو سمان بھاو (ایکسان) سے دیکھتا ہے اور
پرانیون کے ناش ہونے پر بھی آتما کو اناشی دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے - (۲۷)

समं पश्यन्हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ।
न हिनस्त्यात्मनाऽऽत्मानं ततो याति परां गतिम् ॥२८॥

جو دیکھتا ہے کہ ایشور سب مین سمان بھاو سے برتمان ہے وہ آتما سے آتما کو نشٹ
نہین کرتا اس لیے اسکی موکش ہوجاتی ہے۔ (۲۸)

خلاصہ۔ جو ایشور یا جیو کو بکاروان سمجھتا ہے وہ اپنا ناش آپ کرتا ہے جو آتما کو ایشور
کی طرح سب جگہ دیکھتا ہے ایشور اور آتما مین کچھ بھید نہین سمجھتا وہ آتما کو ناش نہین کرتا۔

प्रकृत्यैव च कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ।
यः पश्यति तथाऽऽत्मानमकर्त्तारं स पश्यति ॥२९॥

جو پرش یہ سمجھتا ہے کہ سارے کام پرکرتی ہی کرتی ہے آتما کچھ نہین کرتا وہی آتما کو ٹھیک طرح
سے پہچانتا ہے۔ (۲۹)

خلاصہ۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ سبھی بھلے برے کرم شریر اندریون اور انتہ کرن دوارا ہوتے
ہین آتما کچھ بھی نہین کرتا وہی آتما کو اچھی طرح جانتا ہے اور اسی کی موکش ہوتی ہے۔

यदा भूतपृथग्भावमेकस्थमनुपश्यति ।
तत एव च विस्तारं ब्रह्म सम्पद्यते तदा ॥ ३० ॥

ہے ارجن جو پرش ستھاور جنگم سب پرانیون کے الگ الگ بھیدون کو پرلے کال مین ایشور
کی ایک ہی شکتی پرکرتی مین ٹکا ہوا مانتا ہے اور اسی پرکرتی مین سب پرانیون کے بستار
کو مانتا ہے وہ برہم ہوجاتا ہے۔ (۳۰)

अनादित्वान्निर्गुणत्वात्परमात्माऽयमव्ययः ।
शरीरस्थापि कौन्तेय न करोति न लिप्यते ॥ ३१ ॥

ہے ارجن یہ پرماتما اناد نرگن رہت اور اناشی ہے اگرچہ یہ دیہہ میں رہتا ہے تو بھی نہ کرم کرتا ہے اور نہ کرم پھلوں میں لپت ہوتا ہے (۳۱)

خلاصہ - آتما اناد اور نرگن ہے اس سے وہ کبھی ناش نہیں ہوتا جو آدی سہت اور گن سہت ہوتا ہے اس کا ناش ہو جاتا ہے اس سے سدھ ہوا کہ پرماتما اناشی ہے اگرچہ وہ شریر میں رہتا ہے تو بھی وہ کام نہیں کرتا کیونکہ وہ کرم نہیں کرتا اس لیے اسے کرم پھلوں میں لپت ہونا نہیں پڑتا صاف مطلب یہ ہے کہ جو کرتا ہے وہی کرم پھل بھوگتا ہے لیکن یہ آتما تو اکرتا ہے اس واسطے کرم پھلوں سے وہ دوشت نہیں ہوتا۔

यथा सर्वगतं सौक्ष्म्यादाकाशं नोपलिप्यते ।
सर्वत्रावस्थितो देहे तथाऽऽत्मा नोपलिप्यते ॥ ३२ ॥

ہے ارجن جس طرح سب جگہ بیاپت آکاش اپنی سوکشمتا کے کارن دوشت نہیں ہوتا اسی طرح سارے دیہہ میں ٹھہرا ہوا آتما بھی دوشت نہیں ہوتا (۳۲)

خلاصہ - شریر کے کئے دوشوں سے آتما بھی دوشت نہیں ہوتا۔

यथा प्रकाशयत्येकः कृत्स्नं लोकमिमं रविः ।
क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत ॥ ३३ ॥

جس بھانت ایک سورج سارے جگت میں پرکاش کرتا ہے اسی طرح ایک چھیتری بھی یعنے پرماتما سارے شریر وادی میں پرکاش کرتا ہے (۳۳)

خلاصہ - جس طرح ایک سورج سارے سنسار میں اجالا کرتا ہے اسی طرح ایک چھیتری پرماتما سارے میں پرکاش ہے۔

क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोरेवमन्तरं ज्ञानचक्षुषा ।
भूतप्रकृतिमोक्षं च ये विदुर्यान्ति ते परम् ॥ ३४ ॥

جو گیان کی آنکھوں سے چھیتر اور چھیترگیہ کا فرق اچھی طرح دیکھتے ہیں اور پرکرت

سے موکش کے اپائے دھارن اور کو جانتے ہیں اُن کی موکش ہو جاتی ہے (۳۴)

خلاصہ - بندھن کا کارن بھی پرکرت ہے اور موکش کا کارن بھی پرکرت ہی ہے تو گن رجوگن کے سمبندھ سے بندھن ہوتا ہے مگر ستوگن کے سمبندھ سے موکش ہوتی ہے -

(تیرھواں ادھیاے سماپت ہوا)

چودھواں ادھیاے گن تریہ وبھاگ یوگ نام

منتر

تین گن

پہلے یہ برنن کیا گیا ہے کہ جو پیدا ہوتے ہیں وے چھیتر اور چھیترگیہ کے سنبندھ سے ہوتے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے - اس لیے یہ ادھیاے اسی سوال کے جواب میں کہا گیا ہے -

چھیتر اور چھیترگیہ دونوں ہی ایشور کے ادھین ہیں اور وے ہی سنسار کے کارن ٹھہرتے ہیں یہی دکھلانے کے لیے کہا گیا ہے کہ چھیترگیہ کا چھیتر میں رہنا اور اُسکو گنوں میں اگیان ہونا ہی سنسار کا کارن ہے کس طرح اور کن گنوں میں چھیترگیہ کا انوراگ ہے گن کیا ہیں وے کس طرح بندھن میں پھنساتے ہیں اور گنوں سے چھٹکارا کس طرح ہو سکتا ہے اور مکت آتما کے سوبھاؤ کے اور زیادہ لچھن کیا ہیں - ان سب پرشنوں کے اُتر کرشن نے دیے ہیں -

جگت کی اُتپتی کا گیان موکش کیلئے ضروری ہے

श्रीभगवानुवाच ।

परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञानमुत्तमम् ।
यज्ज्ञात्वा मुनयः सर्वे परां सिद्धिमितो गताः ॥ १ ॥

سری بھگوان کہتے ہین

ہے ارجن مین تجھے اس بڑے اور سب سے اُتم گیان کا اُپدیش پھر کرتا ہون جس کے جان جانے سے سمپورن مُنِ لوگ موکش پا گئے۔ (۱)

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साधर्म्यमागताः ।
सर्गेऽपि नोपजायन्ते प्रलये न व्यथन्ति च ॥ २ ॥

اس گیان کا سہارا لیکر جو مُن لوگ میرے ہی دھرم کو پراپت ہو گئے ہین وے نہ تو سرشٹی رچنا کے وقت پیدا ہوتے ہین اور نہ پرلے کے وقت دُکھی ہوتے ہین۔ (۲)
جس گیان کا اپدیش مین تجھے ابھی کرنے والا ہون وہ گیان ایسا اُتم ہے کہ اُس کے سہارے سے جو مُن لوگ میرے انوروپ (یعنے میری مانند) ہو گئے ہین اُنھین کبھی جنم لینا اور مرنا نہین پڑتا۔

क्षेत्र क्षेत्रज्ञ के मेल से जगत् का प्रसार ॥

मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन् गर्भं दधाम्यहम् ।
सम्भवः सर्वभूतानां ततो भवति भारत ॥ ३ ॥

مہت برہم میری یونی ہے اس مین مین بیج ڈالتا ہون ہے بھارت اُسی سے سب پرانی پیدا ہوتے ہین (۳)

خلاصہ۔ مہت برہم سے یہان مطلب پرکرتی سے ہے پرکرت میری استری ہے مین اُس مین ہرن گربھ کے پیدا ہونے کے لیے تخم ڈالتا ہون اس سے سب جگت پیدا ہوتا ہے میرے

اختیار مین دو شکتیان ہین یعنے چھیتر و چھیتر گیہ روپی دو پرکرتیان ہین مین چھیتر اور چھیتر گیہ
کا ملان کر دیتا ہون چھیتر گیہ بدیا کام اور کرم مین شامل ہو جاتا ہے اس طرح گربھادھان
کرنے سے ہرن گربھ کی پیدائش ہوتی ہے اور اُس سے تمام خلقت پیدا ہوتا ہے -

सर्वयोनिषु कौन्तेय मूर्तयः सम्भवन्ति याः ।
तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीजप्रदः पिता ॥ ४ ॥

ہے کونتیئی - سب یونیون سے جتنے پرکار کے شریر پیدا ہوتے ہین اُن سب کی یونی پرکرتی
ہے اور مین اس مین بیج ڈالنے والا پتا ہون - (۴)

خلاصہ - ہے ارجن دیوتا منشیہ پشو پکشی وغیرہ جو سب یونیون سے پیدا ہوتے ہین اُن
سب کی کارن روپ ماتا پرکرتی ہے اور گربھادھان کرنے والا پتا مین ہون -

गुण आत्मा को बाँधते हैं ॥

सत्त्वं रजस्तम इति गुणाः प्रकृतिसम्भवाः ।
निबध्नन्ति महाबाहो देहे देहिनमव्ययम् ॥ ५ ॥

ہے مہاباہو ستوگن رجوگن اور تموگن یہ تین گن پرکرتی سے پیدا ہو کر ابناشی جیو کو
دیہہ مین باندھتے ہین - (۵)

गुणों का स्वभाव और कर्म ॥

तत्र सत्त्वं निर्मलत्वात्प्रकाशकमनामयम् ।
सुखसङ्गेन बध्नाति ज्ञानसङ्गेन चानघ ! ॥ ६ ॥

ہے پاپ رہت ان تینون گنون مین سے ستوگن نرمل روگ رہت اور شانت
سروپ ہے اسی سے یہ سکھ اور گیان کے لالچ مین باندھتا ہے - (۶)

خلاصہ - ہے ارجن ان تینون گنون مین سے ستوگن نرمل ہے یہ گیان کا پرکاش
کرنے والا ہے اس کے سوا یہ شانت سروپ ہے اسی سے سکھ کاری ہے
ستوگن کے کارن سے مین سکھی ہون مین گیانی ہون ایسا خیال آیا کرتا ہے یہ اہنکار ہے
اور اس اہنکار سے ہی آتما کا بندھن ہوتا ہے -

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णासङ्गसमुद्भवम् ।
तन्निबध्नाति कौन्तेय ! कर्मसङ्गेन देहिनम् ॥ ७ ॥

ہو ارجن رجوگن کو راگ آتمک جان اس سے ترشنا اور سنگ کی پیدائش ہوتی ہے
رجوگن جیو کو کام مین لگا کر بندھن مین باندھتا ہے۔ (۷)

خلاصہ۔ رجوگن منشیہ کو سنساری بشیون مین لگاتا ہے اور بشیون مین پریت کرتا ہے جس سمے
رجوگن کا دور دورہ ہوتا ہے تب منشیہ جو جو چیزین دیکھتا ہے یا سنتا ہے اُن سب کے پانے
کی خواہش کرتا ہے من مین سوچتا ہے کہ اس چیز کے ملنے سے مجھے سُکھ ہوگا جب وہ چیز ملجاتی
ہے تب اُس مین اُس کی محبت ہو جاتی ہے اور جب وہ چیز اُس سے علیحدہ ہو جاتی ہے
تب اُسے دکھ ہوتا ہے اور بھی خلاصہ یہ ہے کہ رجوگن ہی آتما کو کام مین لگاتا ہے آتما کچھ
بھی کرنے والا نہین ہے رجوگن اُس آتما کے دل مین یہ خیال پیدا کر کے کہ مین کرتا ہون
کام کراتا ہے رجوگن ہی منشیہ کو کام کرنے کے لیے اُکسایا کرتا ہے اُس ہی کے پربھاؤ سے
منشیہ کرم کرنے لگتا ہے اور شریر کے بندھن مین پھنستا ہے۔

तमस्त्वज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्वदेहिनाम् ।
प्रमादालस्यनिद्राभिस्तन्निबध्नाति भारत ॥ ८ ॥

ہو بھارت تموگن اگیان سے پیدا ہوتا ہے اس لیے وہ سب شریر دھاریون کو بھول
مین ڈالتا ہے وہ آلس نیند اور پرماد سے جیو کو باندھتا ہے۔ (۸)

خلاصہ۔ تموگن گیان پر پردہ ڈالنے والا اور جیوون کے من مین بھرم پیدا کرنے والا ہے
بھگوان آگے ان تینون گنون کے بارہ مین مختصر کہتے ہین۔

सत्त्वं सुखे सञ्जयति रजः कर्मणि भारत ।
ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे सञ्जयत्युत ॥ ९ ॥

ہے بھارت ستوگن جیو کو سُکھ مین لگاتا ہے رجوگن منشیہ کو کام مین لگاتا ہے تموگن
گیان کو ڈھک کر جیو کو پرماد مین لگاتا ہے یعنے ضروری کرنے والے کامون سے
روکتا ہے۔ (۹)

تینون گنون کے آپس مین کام

اوپر کہے ہوے کام گن کب کرتے ہین کیا دے اپنے کار یہ ایک ساتھ کرتے ہین یا الگ الگ وقت پر اپنی اپنی باری سے کرتے ہین اُسکا جواب بھگوان خود دیتے ہین -

रजस्तमश्चाभिभूय सत्त्वं भवति भारत ।
रजः सत्त्वं तमश्चैव तमः सत्त्वं रजस्तथा ॥ १० ॥

رجوگن اور تموگن کو دبا کر ستوگن پرگھٹ ہوتا ہے اور ستوگن اور تموگن کو دبا کر رجوگن پرگھٹ ہوتا ہے اور ستوگن تتھا رجوگن کو دبا کر تموگن پرگھٹ ہوتا ہے - (۱۰)

خلاصہ - جب ایک گن پرگھٹ ہوتا ہے تب دوسرے دو گن دب جاتے ہین تینون یا دو گن ایک وقت نہین رہتے جس وقت ستوگن کا زور ہوتا ہے تب رجوگن اور تموگن دب جاتے ہین اسی طرح اور دون کو سمجھ لو جس وقت ستوگن ظاہر ہوگا اُس وقت اُسکا کام اچھا لینے بہتر ہوگا گیان چرچا اچھی لگے گی - اسی طرح جب رجوگن کا وقت ہوگا تب ناچ تماشہ گانا بجانا تھیٹر وغیرہ اچھے لگین گے مگر ستوگن کے وقت ناچ وغیرہ خراب معلوم ہونگے اسی طرح تموگن کے وقت ناچ گان استری تتھا گیان چرچا کچھ اچھی نہ لگیگی اُس وقت نیند اور آلس گھیرے گا -

کس وقت کون سے گن کی پربلتا ہے

یہ جاننے کی ترکیب

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायते ।
ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥ ११ ॥

ہے ارجن جس وقت اس دیہہ اور اندریون مین گیان کا پرکاش ہو اُس وقت ستوگن کی زیادتی جاننا چاہیئے - (۱۱)

लोभः प्रवृत्तिरारम्भः कर्मणामशमः स्पृहा ।
रजस्येतानि जायन्ते विवृद्धे भरतर्षभ ॥ १२ ॥

ہے ارجن جب رجوگُن کی زیادتی ہوتی ہے تب منشیہ میں لوبھ بڑھ جاتا ہے اور اُس کی خواہش کام کرنے کی ہوتی ہے اُس سے وہ کام شروع کرنے لگتا ہے تتھا اشانتی اور ترشنا پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۲)

خلاصہ۔ جس وقت دوسرے کے مال کو اپنا کرنے کی خواہش ہو جس سے کام کرنے کو من چاہے جس وقت چت میں خوشی یا پریم وغیرہ نہ ہو مگر بےچینی ہو جس وقت دیکھی یا سُنی چیزوں کے ملنے کی خواہش ہو اُس وقت سمجھنا چاہیے کہ رجوگُن کی زیادتی ہے۔

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ।
तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन ॥ १३ ॥

جس وقت تموگُن کی پربلتا ہوتی ہے اُس وقت اندھکار اپرورتی پرماد اور موہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۳)

خلاصہ۔ جس وقت گیان نہ رہے کام میں من نہ لگے بھول یا غلطی ہونے لگے تتھا لاپرواہی ہونے لگے اُس وقت جاننا چاہیے کہ تموگُن کی زیادتی ہے۔

کس گُن کے وقت میں مرنے سے کیسی گتی ہوتی ہے

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ।
तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥ १४ ॥

اگر کوئی منشیہ ستوگُن کی زیادتی کے وقت مرتا ہے تو وہ ہرنیہ گربھ وغیرہ کے اپاسکوں کے نرمل لوک میں جاتا ہے۔ (۱۴)

रजसि प्रलयं गत्वा कर्मसंगिषु जायते ।
तथा प्रलीनस्तमसि मूढयोनिषु जायते ॥ १५ ॥

جو رجوگُن کی پربلتا کے سمے مرتا ہے تو وہ کرم سنگی منشیوں میں پیدا ہوتا ہے اور جو تموگُن

کی سمے پران چھوڑتا ہے وہ پشو پکشیون کی یونی مین جنم لیتا ہے۔ (۱۵)

कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ।
रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलम् ॥ १६ ॥

اچھے کرمون کا پھل ساتوک اور نرمل ہے رجوگن سمبندھی کرمون کا پھل دُکھ ہو اور تموگن سمبندھی کرمون کا پھل اگیان ہے۔ (۱۶)

خلاصہ۔ جو ستوگن سمبندھی کرم کرتے ہین وے سُکھ پاتے ہین جو رجوگن سمبندھی کرم کرتے ہین وے دُکھ بھوگتے ہین جو تموگن سمبندھی کرم کرتے ہین انھین اپنے اُن کرمون کا پھل اگیان ملتا ہے

सत्त्वात्सञ्जायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ।
प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ॥ १७ ॥

ہے ارجن ستوگن سے گیان رجوگن سے لوبھ اور تموگن سے اسا ودھانتا موہ اور اگیان پیدا ہوتا ہے۔ (۱۷)

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः ।
जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो गच्छन्ति तामसाः ॥ १८ ॥

ستوگنی اوپر کے لوک مین جاتے ہین رجوگنی مدھیہ (درمیانی) لوک مین جاتے ہین اور تموگنی نیچے کے لوک مین جاتے ہین۔ (۱۸)

خلاصہ۔ جو ستوگن کے کام کرتے ہین وے ستیہ لوک مین جاتے ہین یعنی اُتم گت پاتے ہین جو رجوگنی کے کام کرتے ہین وے مرتیو لوک مین جنم لیتے ہین اور انیک پرکار کے جنم مرن آدی دُکھ بھوگتے ہین جو تموگن سمبندھی کرم کرتے ہین وے نیچ لوک مین جاتے ہین یعنی پشو پکشیون کی یونیون مین جنم لیتے ہین

آتما کو گنون سے پرے جاننے والے کی موکش ہو جاتی ہے

नान्यं गुणेभ्यः कर्तारं यदा द्रष्टाऽनुपश्यति ।
गुणेभ्यश्च परं वेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति ॥ १९ ॥

جو بیکتی پرکرتی کے گنون کے سوا ۔ اور کسی کو کرتا نہین جانتا ہے اور آتما کو گنون

پرے شاکتی روپ جانتا ہے وہ میرے روپ کو پراپت ہوتا ہے (۱۹)

خلاصہ- جو یہ سمجھتا ہے کہ سب کرموں کے کرنے والے گن ہیں آتما کچھ نہیں کرتا ہے وہ تو گواہ ماتر ہے ایسی سمجھ رکھنے والا نشچے شُدھ سچدانند سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ।
जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥ २० ॥

جو دیہہ دھاری شریر سے پیدا ہوئی پرکرتی کے تینوں گنوں ست رج تم کو اُدلنگھن کرتا ہے وہ جنم مرتیو بڑھاپا اور روگوں سے چھٹکارا پا کر امر ہو جاتا ہے (۲۰)

خلاصہ- ست رج تم- یہ تین گن دیہہ کی اُتپتی کے بیج ہیں اُن کی ممتا اور سنگ چھوڑ دینا ہی اُن کو جیت لینا ہے ان تین گنوں کے سمبندھ سے ہی جنم مرن بڑھاپا وغیرہ دُکھ ہوتے ہیں اُن کے سمبندھ سے ہی آتما اپنے شدھ سچدانند سروپ کو بھول جاتا ہے اُن کے چھوڑنے میں چیشٹا کرنی اور تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے مگر پرمانند کی پراپتی میں اسقدر کوشش اور تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔

अर्जुन उवाच ।

कैर्लिङ्गैस्त्रीन्गुणानेतानतीतो भवति प्रभो ।
किमाचारः कथं चैतांस्त्रीन्गुणानतिवर्तते ॥ २१ ॥

ارجن نے کہا

ہے پربھو جو ان تین گنوں کو اُلنگھن کرتا ہے اُس کی کیا پہچان ہے اُسکا آچرن کیسا ہے اِن تینوں گنوں کا اُلنگھن کیسے ہوتا ہے (۲۱)

श्रीभगवानुवाच ।

प्रकाशं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पाण्डव ।
न द्वेष्टि सम्प्रवृत्तानि न निवृत्तानि काङ्क्षति ॥ २२ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے پانڈو- پرکاش پرورتی اور موہ کے برتمان ہونے پر وہ ان سے دویش نہیں کرتا

اور اِن کے برتمان نہ رہنے پر وہ اُن کی چاہ نہین رکھتا۔ (۲۲)

خلاصہ۔ پرکاش ستوگُن کا کاریہ روپ ہے پرورتی (کام مین لگنا) رجوگن کا کاریہ روپ ہے موہ تموگُن کا کاریہ روپ ہے ان تینون گنُون کے کاریہ موجود ہونے پر وہ اُن سے نفرت نہین کرتا اور اِن کے موجود نہ رہنے پر وہ اِن کی چاہ نہین رکھتا جس کو شُدّھ گیان نہین ہوتا وہ اِن سے اس طرح نفرت کرتا ہے اُس وقت میرا تامسی بھاو ہے جس سے مجھے موہ ہو رہا ہے اس سمے مجھ مین راجسی پرورتی ہے جو دُکھ دائی ہے اس رجوگُن کی ترغیب دینے سے مین اپنے سو بھاو سے نیچے گر گیا ہون اس وقت مجھ مین ستوگُنی بھاو ہے۔ تموگُن مجھے سُکھ کا لالچ دکھا کر مجھے بندھن مین پھنساتا ہے یہ سب دُکھ دائی ہین جو شخص گنُون کو اُلنگھن کر جاتا ہے وہ اِن سے نہ تو نفرت کرتا ہے اور نہ اِن کی خواہش ہی رکھتا ہے بلکہ اوداسین سا رہتا ہے۔

उदासीनवदासीनो गुणैर्यो न विचाल्यते ।
गुणा वर्तन्त इत्येवं योऽवतिष्ठति नेङ्गते ॥ २३ ॥

ہے ارجن جو اوداسین کی طرح رہتا ہے اور ست رج تم ان تین گنُون کے سُکھ دُکھ روپی کامون سے چلایمان نہین ہوتا اور ایسا سمجھتا ہے کہ یہ تینون گنُ اپنے اپنے کام مین آپ ہی لگے ہوئے ہین وہ گناتیت ہے۔ (۲۳)

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः ।
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः ॥२४॥

جو سُکھ دُکھ کو سمان سمجھتا ہے جو انسک بکارون سے الگ رہتا ہے جو کنکر پتھر اور سونے کو برابر سمجھتا ہے جو پیاری اور غیر پیاری چیزون کو ایک سی جانتا ہے جو دھیر ہے جو بڑائی اور بُرائی کو سمان سمجھتا ہے وہ گناتیت ہے۔ (۲۴)

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ।
सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥ २५ ॥

جو مان اپمان کو یکسان سمجھتا ہے جو شتر و مِتر کو برابر سمجھتا ہے جو کسی کام مین ہاتھ ہی

نہیں لگاتا وہ گناتیت ہے ۔ (۲۵)

خلاصہ ۔ وہ ظاہر اور باطن پھلوں کے دینے والے کاموں کو تیاگ دیتا ہے صرف اتنا ہی کرتا ہے جو شریر رکشا کے لیے ضروری ہے ۔

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ।
स गुणान्समतीत्यैतान् ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ २६ ॥

جو کوئی اکھنڈ بھگتی سے میری سیوا کرتا ہے وہ ان تینوں گنوں کو پار کر کے برہم بھاو کو پراپت ہونے یوگ ہو جاتا ہے ۔ یعنے موکش کے یوگ ہو جاتا ہے (۲۶)

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाऽहममृतस्याव्ययस्य च ।
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥ २७ ॥

ابناشی نربکار برہم کا استھان میں ہوں سناتن دھرم کا استھان میں ہوں اور ایکانت سکھ کا استھان میں ہوں ۔ (۲۷)

خلاصہ ۔ میں ابناشی نربکار برہم کا استھان سناتن دھرم بھگتی یوگ ایکانت سکھ اپنے سروپ کی پراپتی کا ادھار ہوں اسلیے جو اکھنڈت بھگتی یوگ سے میری سیوا کرتا ہے وہ ست رج تم ۔ ان تینوں گنوں کو الّنگھن کر کے میری بھاو کو پراپت ہوتا ہے یعنے برہم ہو جاتا ہے ۔

(چودھواں ادھیاے سماپت ہوا)

پندرھواں ادھیاے پرشوتم یوگ نام

۱۵

۲۰ منتر

سنسار برکش

کیونکہ سب جیو کرم پھلوں کے لیے اور گیانی اپنے گیان کے پھل کے لیے میرے ادھین ہیں اس واسطے جو لوگ بھگتی یوگ سے میری سیوا کرتے ہیں گیان پراپت کر کے میری

کرپاسے گنُون کو پار کر جاتے ہین اور مُکتی پا لیتے ہین اسی طرح وے بھی موکش پا جاتے ہین جو آتما کے اصلی تتو کا بھید جان جاتے ہین اسی کارن سے بھگوان ارجن کے بغیر پوچھے آتما کے اصل تتو کا برنن اسی ادھیاے مین کرتے ہین بیراگ بنا گیان اور بھگتی دونون ہی کا ہونا مہا کٹھن ہے اسی وجہ سے بھگوان برکش کے روپ سے سنسار کے سُروپ کا برنن کرتے ہین۔ کیونکہ منُشیہ بنا برکت ہوئے ایشوری گیان کے پراپت ہونے لایق نہین ہوتا۔

श्रीभगवानुवाच ।

ऊर्ध्वमूलमधः शाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् ।
छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद स वेदवित् ॥१॥

سری بھگوان نے کہا

کہتے ہین کہ ابناشی اشوتھ برکش کی جڑ اوپر ہے اور شاخین نیچے ہین اُسکی پتیان وید ہین جو اسے جانتا ہے وہ ویدون کو جانتا ہے۔ (۱)

خلاصہ۔ کٹھ بلّی اُپنشد مین لکھا ہے کہ اس کی جڑ اوپر اور شاکھائین نیچے کی طرف ہین یہ اشوتھ درخت انادِ ہے[ف] پوران مین بھی کہا ہے کہ برہم کے انادی برکش کی جڑ ابکیت ہے وہ ابکیت کی شکتی سے بڑھا ہے اُس کا دھڑ بدھی ہے اندریون کے سوراخ اُس کے کھوکھلے ہین مہا بھوت اُس کی شاخین ہین اندریون کے بشئے اُس کی ڈالی اور پتے ہین دھرم اور ادھرم اُس کی کلیان ہین سُکھ اور دُکھ اُس کے پھل ہین جو سب پرانیون کی جیو کا ہین یہ برہم کے آواگمن کی جگہ ہے گیان روپی تیز تلوار سے جو اِس برکش کو بھید کاٹکر پرم گتی پا جاتا ہے اُسے پھر لوٹنا نہین پڑتا۔

ف یہ برکش برہم کے ادھکار مین ہے وہی اِسکی رکشا کرتا ہے وہی اِسکا ناس کرتا ہے اِس کو انادِ اس لیے کہا ہے کہ یہ گیان کے سوا اور کسی چیز سے کاٹا نہین جاتا۔

اور بھی کہا ہے کہ یہ مایاے سنسار برکش کے مانند ہے جس کی جڑ اوپر ہے مہت اہنکار
تن ماترا ئین اسی کی شاکھاؤن کے سمان ہین اور وہ نیچے کی طرف پھیلی ہوئی ہین اسی سے
اِس کی ڈالیان نیچے ہین اِس برکش کو اشوتھ اس لیے کہتے ہین کہ یہ کل تک بھی نہین ٹھہرنگا
کیونکہ اس کا ناش ہر وقت ہوتا ہے سنساری مایا اناد ہی اس لئے یہ برکش بھی اناد کہا جاتا
ہے جنم برابر ہوتا رہتا ہے یعنے جمنے کا تار یا سلسلہ کبھی نہین ٹوٹتا اس سے اُسکو اناوی
کہتے ہین وید اس کے پتون کے سمان ہین جس طرح پتون سے برکش کی رکشا ہوتی ہے
اُسی طرح رگ یجر اور سام وید سے سنسار برکش کی رکشا ہوتی ہے جو سنسار برکش اور
اُس کی جڑ کو جانتا ہے وہ وید کی شاکھاؤن کو بھی جانتا ہے۔ اِس سنسار برکش اور
اُس کی جڑ کے جان جانے پر کچھ بھی اور جاننے کو باقی نہین رہتا جو اِس کے لئے مین جانتا
ہے وہ سرگیہ ہے۔ آگے اِس برکش کے اوپر دحصہ دوسرا روپ النکار تہا یا
جاتا ہے۔

अधश्चोर्ध्वं प्रसृतास्तस्य शाखाः
गुणप्रवृद्धा विषयप्रवालाः ।
अधश्च मूलान्यनुसन्ततानि
कर्मानुबन्धीनि मनुष्यलोके ॥ २ ॥

گنون سے پرورش پاکر اس کی شاکھائین نیچے اور اوپر پھیلی ہوئی ہین اندریون
کے بشئے اُس کی کونپلین ہین نیچے منشیہ لوک مین کرمون کے پرنام سروپ اُس کی
جڑین پھیلی ہوئی ہین۔ (۲)

خلاصہ۔ سنسار برکش کی شاکھائین ست رج اور تم اِن گنون سے سینچی جانے کے کارن
اوپر اور نیچے پھیل رہی ہین۔ اندریون کے بشئے شبد روپ رس گندھ اوا سکی کونپلین
ہین منشیہ لوک مین کرمون کے پھل سُو نیچے کو پھیل رہی ہین۔

مطلب یہ ہے کہ جو ستوگن کے کرم کرتے ہین وے دیوتاؤن کے لوک مین جنم لیتے
ہین اور جو نیچ کرم کرتے ہین وے پشو پکشی آدِ نیچ یونیون مین جنم لیتے ہین یعنے جو
جیسا کرم کرتا ہے اسے ویسا ہی پھل ملتا ہے۔

برکش کو کاٹو اور مول کارن کی کھوج کرو

न रूपमस्येह तथोपलभ्यते नान्तो न चादिर्न च सम्प्रतिष्ठा।
अश्वत्थमेनं सुविरूढमूलमसंगशस्त्रेण दृढेन छित्त्वा ॥ ३ ॥

اس کے روپ اس کے آدانت اور اس کی ہستی کا پتہ نہین لگتا اس مضبوط جڑ والے درخت کو اُودا سنیتا کی تیز تلوار سے کاٹ کر سنسار کے مول کارن ایشور کی کھوج کرنی چاہیے جہان جا کر پھر لوٹنا نہین پڑتا اُس آد پُرش کی شرن جانا چاہیے جس سے اِس پراچین سنسار کا نکاس ہوا ہے۔ (۳)

خلاصہ - جس برکش کا بیان پہلے کر آئے ہین اس کا روپ کسی کو نہین دکھتا کیونکہ وہ سپنے کی مرگ ترشنا اتھوا مایاوی دوار اسچے ہوے گندھرب نگر کے سمان ہے وہ دکھتا ہے اور نہین دیکھتا بھی ہے اُسکا انت نہین ہے نہ اُسکا آد ہے کوئی نہین جانتا کہ وہ کس جگہ سے نکلا ہے۔ اُس کی ہستی بھی کسی کو معلوم نہین ہوتی اُس مضبوط جڑ والے برکش کی جڑ وہی کاٹ سکتا ہے جو دھن دولت استری پُتر اور اِس جگت سے موہ نہ رکھے ایک چت ہوکر پرماتما مین من لگا دے اور تتو گیان کے بچارون مین لین ہو۔

اسطرح مایا ممتا کے تیاگ کی تیز تلوار سے اُس برکش کی جڑ کاٹ کر اس برکش کے پرے کھوجی کو مول کارن کی کھوج کرنی چاہیے جو اس مول کارن ایشور کے پاس پہونچ جاتے ہین اُنھین پھر اس سنسار مین واپس آنا نہین پڑتا اُس آدپرش کی شرن کا پرارتھی ہونے سے وہ مل جاتا ہے۔

وہ آدپرش وہ ہے جس سے مایا روپی سنسار کے برکش کا کلّا پھوٹا ہے۔

مول کارن کے پاس پہونچنے کی راہ

کس پرکار کے لوگ اُس مول کارن کے پاس پہونچتے ہین۔

ततः पदं तत्परिमार्गितव्यं यस्मिन्गता न निवर्तन्ति भूयः
तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी ॥४॥

निर्मानमोहा जितसंगदोषा अध्यात्मनित्या विनिवृत्तकामाः । द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञैर्गच्छन्त्यमूढाः पदमव्ययं तत् ॥ ५ ॥

جن کو مان اپمان کا خیال نہین ہے جن کو موہ نہین ہے جن کا استری پُتر ادِ مین من نہین ہے جن کا دھیان ہر وقت آتما کے گیان مین لگا رہتا ہے جن کی سب دنیوی باسنائین دور ہو گئی ہین جن کا سُکھ دُکھ گرمی سردی ہان لابھ ادِ دند دن سے پیچھا چھوٹ گیا ہے ایسے ہی گیانی اُس سناتن ادِ پُرش مول کارن کو پاتے ہین ۔ ۴ - ۵ ۔

न तद्भासयते सूर्यो न शशांको न पावकः ।
यद्गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ ६ ॥

جس کو سورج چندرمان اور اگن پرکاشت نہین کرسکتے وہ میرا پرم دھام ہے جہان پہونچکر کسی کو لوٹنا نہین ہوتا ۔ (۶)

جیو ایشور کا انش ہے

یہ کہا گیا ہے کہ وہان پہونچنے پر لوٹنا نہین پڑتا لیکن اس بات کو ہر شخص جانتا ہی کہ جو آتا ہے وہ جاتا ہے جو جاتا ہے وہ آتا ہے جو ملتا ہے وہ الگ ہوتا ہے پھر یہ بات کیسے کہی گئی ہے کہ اُس دھام مین پہونچنے پر لوٹنا نہین ہوتا ۔ سُنو

ममैवांशो जीवलोके जीवभूतः सनातनः ।
मनः षष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥ ७ ॥

ہے ارجن اس جیو لوک مین سناتن جیو میرا انش ہے وہ جیو پرکرتی مین آسکت ہو کر آنکھ کان ادِ پانچ گیان اندریون اور چھٹے من کو سنسارک بھوگون کے لیے کھینچتا ہے ۔ (۷)

خلاصہ۔ سنسار مین سناتن جیو مجھ پرماتما کا اکھنڈ انش ہے۔ وہ ہر شریر مین اپنے کو کرتا اور بھوگتا پرگٹ کرتا ہے وہ اُس سورج کی مانند ہے جو جل مین دکھائی دیتا ہے مگر پانی کے علیحدہ کرنے پر وہ پانی دیکھنے والا سورج اصلی سورج مین ملجاتا ہے اور اُس ہی سورج کے سمان رہتا ہے۔

اتھوا وہ گھڑے مین آکاش کے سمان ہے جو گھڑے کی اُپادھی سے حد کے اندر رہے یہ گھڑے کا آکاش اننت آکاش کا ایک انش ماتر ہے جو گھڑے کے پھوڑ دینے پر اُس مین ملجاتا ہے اور پھر نہین لوٹتا اسی طرح اُپادھی رہت ہونے پر جو مجھ مین ملجاتا ہے وہ پھر نہین لوٹتا

(سوال) پرماتما کے کھنڈ نہین ہین اس لیے اسکا ٹکڑہ کیسے ہوسکتا ہے اگر اسکے کھنڈ ہین تو وہ اپنے کھنڈون کے الگ ہونے پر ناش ہوجائیگا۔

(جواب) ہماری راے مین یہ سوال درست نہین ہے وہ خیالی کھنڈ مان لیا گیا ہے تیرھوین ادھیاے مین سِدھ کردیا گیا ہے کہ وہ پرماتما کا انش نہین ہے بلکہ پرماتما ہی ہے۔

جیو شریر مین کس طرح رہتا ہے اور کسطرح اُسے چھوڑکر جاتا ہے

ایک آتما یا جیو جو میرا صرف انش ہے کس طرح دنیا مین رہتا ہے اور کس طرح اُسے چھوڑتا ہے یعنے جبکہ وہ پرماتما ہے تو اُسے سنساری یا دنیا سے جانے والا کیون کہتے ہین (سنو) وہ اپنی طرف کان وغیرہ اندریان اور چھٹے من کو کھینچتا پھرتا ہے یہ ۶ اندریان پرکرتی مین رہتی ہین یعنے اپنی اپنی جگھون مین رہتی ہین جیسے کان کی اندری کان کے سوراخ مین رہتی ہے۔

وہ انھین کب کھینچے پھرتا ہے۔

शरीरं यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ।
गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गन्धानिवाशयात् ॥ ८ ॥

جب یہ دیہہ کا مالک شریر دھارن کرتا ہے اور اُسے چھوڑتا ہے تب یہ انھین اس طرح لے جاتا ہے جس طرح ہوا سگندھ کو لیکر دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔ (۸)

خلاصہ - جب دیہہ اندری اور من کا سوامی کرمون کی باسنا سے دوسرا شریر دھارن کرتا ہے اتھوا مرنے کے وقت پہلا شریر چھوڑتا ہے تب اپنے پہلے شریر کے من اور اندریون کو سنگ لے کر دوسرے شریر مین اس طرح چلا جاتا ہے جیسے ہوا پھولون سے خوشبو لیکر دوسری جگہ چلی جاتی ہے -

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनं च रसनं घ्राणमेव च ।
अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुपसेवते ॥ ९ ॥

ہے ارجن وہ کان آنکھ چمڑا جیبھ ناک اور من کو کام مین لاکر اندریون کے لبیئون کو بھوگتا ہے - (۹)

گیان کی آنکھ سے آتما نظر آتا ہے

جیو کا شریر تبدیل کرنا یعنے ایک کو چھوڑنا اور دوسرے مین جانا سب کو کیون دکھائی نہین دیتا -

उत्क्रामन्तं स्थितं वापि भुञ्जानं वा गुणान्वितम् ।
विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥ १० ॥

شریر کو چھوڑتے ہوئے شریر مین ٹھہرے ہوئے بشئے بھوگون کو بھوگتے ہوئے ست رج تم ان گنون سے شامل ہوئے آتما کو موڑھ لوگ نہین دیکھتے صرف وے دیکھتے ہین جن کے گیان کی آنکھین ہین - (۱۰)

خلاصہ - جو شریر مین رہتا ہے جو ایک دفعہ کے دھارن کئے ہوئے شریر کو چھوڑتا ہے جو شریر مین ٹھہرتا ہے جو شبد روپ رس آدی کا بھوگ کرتا ہے جو ہمیشہ گنون ست رج تم کے ہمراہ رہتا ہے یعنے جو ہمیشہ سکھ دکھ موہ وغیرہ کا بھوگ کرتا ہے اسے موڑھ لوگ نہین دیکھتے اگرچہ وہ (جیو) بالکل ان کے نظر کے سامنے رہتا ہے تو بھی وے موڑھ لوگ اسے نہین دیکھ پاتے کیونکہ ان کے چت دیکھے اور بغیر دیکھے بشئے بھوگ کی چیزون مین لگے رہتے ہین لیکن جن کی گیان کی آنکھین گیان سے کھل گئی ہین یعنے جس مین بچار شکت ہے

وے ہی اُسے دیکھتے اور پہچانتے ہین۔

بغیر یوگ آتم گیان نہین ہوتا

यतन्तो योगिनश्चैनं पश्यन्त्यात्मन्यवस्थितम् ।
यतन्तोऽप्यकृतात्मानो नैनम्पश्यन्त्यचेतसः ॥ ११ ॥

جو یوگ یُکت ہوکر سادھی لگاکر چیشٹا کرتے ہین وے انتہ کرن مین آتم سروپ کو دیکھتے ہین جو گیان رہت ہین جن کا چت شُدّھ نہین ہے وے چیشٹا کرنے پر بھی اُسے نہین دیکھتے (۱۱)

جو چت کو ٹھکانے کر کے چیشٹا کرتے ہین وے اُسی۔ آتما کو اپنی بُدّھ مین ہی رہتا ہوا دیکھتے ہین وے اُسے پہچانتے ہین۔ یہ مین ہون لیکن جن کا چت تپ اور اندریون کے بش نہ کرنے سے شُدّھ نہین ہوا ہے جنھون نے کوکرم نہین چھوڑے ہین جن کا انہکار نہین گیا ہے وے اُسے شاسترون کی سہایتا سے نہین دیکھ سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ جن کا من شُدّھ نہین ہوا ہے۔ جنھون نے نتیہ انتیہ اصلی اور نقلی کا بھید نہین سمجھا ہے وے صرف شاستر پڑھی اور بچارون کی سہایتا سے اُسے نہین دیکھ سکتے۔

ایشور کی بھوتیان

سرب پرکاشک چیتن آتمک جیوتی

جس پربرہم روپ پد کو سارے جگت مین پرکاش کرنے والے سورج چندرمان اور اگنی نہین پرکاشش کرتے جہان ہو نچکر موکش کے کھوجی پھر سنسار مین نہین آتے جیو جس کے انش ماتر ہین اور جو اُپادھ کے کارن سے الگ نظر آتے ہین جیسے گھڑے مین اکاش گھڑے کی اپادھی سے مہا اکاش سے الگ دیکھتا ہے مگر اصل مین اسی کا انش ہے گھڑے کے پھوٹتے ہی وہ اُسی مہا اکاش مین جا ملتا ہے اسی طرح جیو اُپدیا

ادی اُپادھیوُن سے رہت ہونے پر پر برہم مین ملجاتے ہین دونون مین کچھ بھید نہین رہتا
یہ بات دکھلانے کے لیے کہ وہ پربرہم روپ پدسب کا آتما اور سارے بیوہارون کا سادھک
بھگوان آگے کے ۴ شلوکون مین مختصراً اپنی بھبوتیون کو کہتے ہین ۔

यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ।
यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥ १२ ॥

وہ تیج جو سورج مین رہکر تمام جگت مین پرکاش پھیلاتا ہے وہ تیج جو چندرمان
مین ہے اور وہ تیج جو اگنی مین ہے اُس تیج کو تو میرا ہی جان ۔ (۱۲)
خلاصہ یہان تیج سے مطلب چیتنیا کرنے والی جیوتی سے بھی ہوسکتا ہے ۔
(شنکا) جب ایک پربرہم کا تیج سب چراچر چیزون مین برابر ہی کبھا رسے ہے تب
سورج چندرمان اگنی مین وہ تیج ادھکتا سے (زیادہ) کیون دکھائی دیتا ہے ۔
(جواب) اگرچہ چراچر پدارتھون مین چیتنیا کی جیوتی تو سمان ہی ہے ۔ تو بھی ستوگن کی
اُتکرشتا उत्कर्षता سے سورج وغیرہ زیادہ تیج دان نظر آتے ہین ۔
جن چیزون مین رجوگن یا تموگن پردھان ہین اُن مین وہ جیوتی صاف نہین دیکھتی
جس طرح ہم اگر اپنا منھ لکڑی کے تختہ یا دیوار مین دیکھین تو صاف نہین نظر آویگا لیکن کانچ
کا آئینہ جس قدر زیادہ صاف ہوگا اس مین ہمارا منھ اُتنا ہی اچھا نظر آئیگا ۔ اگر آئینہ
صاف نہوگا تو چہرہ بھی صاف دکھائی نہ دیگا

ایشور سب کو دھارن اور پوشن کرتا ہے

गामाविश्य च भूतानि धारयाम्यहमोजसा ।
पुष्णामि चौषधीः सर्वाः सोमो भूत्वा रसात्मकः ॥ १३ ॥

مین ہی پرتھوی روپ ہوکر اپنے بل سے سب پرانیون کو دھارن کرتا ہون اور رس
آتمک سوم (چندرمان) ہوکر سب کا پوشن کرتا ہون ۔ (۱۳)

یعنے میرا بل ہی پرتھوی کے تھامے رہنے کو اُس کے اندر گھسا ہوا ہے میرے اُس بل کے کارن سے ہی پرتھوی نیچے نہین جاتی اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوجاتے اس سے کہا ہے کہ مین پرتھوی روپ ہوکر یا پرتھوی مین گھسکر سب چراچر پرانیون کو دھارن کرتا ہون مین ہی رس آتمک سوم (چندرمان) ہوکر پرتھوی پر پیدا ہونے والی اوشدھیون (گیہون جو چاول) آدکو پوشن (پرورش) کرتا ہون۔ یہ بات سچ ہے کہ چندرمان ہی ساری نبسپتون کو اُن مین رس ڈالکر پوشن کرتا ہے۔

ایشوری جھٹر اگنی ہے



अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः।
प्राणापानसमायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥ १४ ॥

مین ہی بیشوانر کے روپ مین پرانیون کی دیہہ مین گھس کر پران اور اپان بایو کو سنگ لیکر چارون پرکار کے بھوجن کو پچاتا ہون۔ (۱۴)

بیشوانر یا جھٹر اگنی اُس اگنی کو کہتے ہین جو پیٹ مین رہتی اور بھوجن پچاتی ہے۔ بھکشیہ بھوجیہ چوشیہ۔ لیہیہ یہ چار پرکار کے بھوجن ہوتے ہین جو چیز دانتون سے توڑکر کھائی جاتی ہے اُسے بھکشیہ کہتے ہین جیسے پوری کچوری اور جو چیز دانتون کے بغیر سہایتا (مدد) زبان ہلانے سے گلے کے اندر چلی جائے اُسے بھوجیہ کہتے ہین جیسے کھیر جو چیز زبان پر چھوکر اُس کے ذائقہ سے اندر چلی جائے اُسے لیہیہ کہتے ہین۔ جیسے چٹنی امرس شکھرن وغیرہ جو چیز چوسی جاتی ہے اُسے چوشیہ کہتے ہین۔ جیسے اوکھ وغیرہ جو یہ سمجھتا ہے کہ کھانے والا بیشوانر اگنی ہے اور جو کھایا جاتا ہے سو سوم روپ ہے اگنی اور سوم دونون سرب روپ ہین اُسے بُرے بھوجن کا دوش نہین لگتا ہے۔

ایشور سب کے ہردے مین باس کرتا ہے

सर्वस्य चाहं हृदि सन्निविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनंच।।
वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहम् ।।१५।।

مین ہی سب پرانیون کے ہردے مین بیٹھا ہوا ہون مجھ سے ہی پہلی باتین یاد آتی ہین
مجھ سے ہی روپ آدی کا گیان ہوتا ہے اور مجھ سے ہی سمرتی اور گیان کا ابھاو ہوتا ہے
سب ویدون سے جاننے یوگ مین ہی ہون مین ویدانت کا کرتا اور ویدون کا جاننے
والا ہون۔ (۱۵)

نوٹ - جو پاپی ہین اُن مین سمرتی اور گیان کا ابھاو کر دیتا ہون جو پنیہ آتما ہین اُن مین
سمرتی اور گیان پیدا کرتا ہون ایک بات اور ہے کہ مین پرانیون کے ہردے مین رہ کر
اُن کے دلون کے بُرے بھلے کامون کو دیکھا کرتا ہون مین تار کھینچنے والا سوتردھار ہون
جگت روپی مشین کے پیچھے کھڑا ہوا سب کامون کی دیکھ بھال کیا کرتا ہون۔

کشر اور اکشر سے ایشور علٰحدہ ہے

اس ادھیائے کے بارھوین شلوک سے یہان تک ایشور کی بھوتیون کا برن کیا گیا
اب آگے کے شلوکون مین سری کرشن چندر مہاراج ایشور کے کشر اور اکشر سے پرے نرادھیک
निरुपाधिक شُدھ روپ کا برن کرتے ہین۔

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एव च ।
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥ १६ ॥

اس جگت مین دو پرکار کے پرش ہین کشر اور اکشر جو دیہہ دھاری ہین وے کشر क्षर ہین اور
جو نِرِکار رہتے ہین وے اکشر अक्षर ہین - (۱۶)

उत्तमः पुरुषस्त्वन्यः परमात्मेत्युदाहृतः ।
यो लोकत्रयमाविश्य बिभर्त्यव्यय ईश्वरः ॥ १७ ॥

لیکن ان دونون سے الگ اتم پرش ہے جیسے پرماتما کہتے ہین وہ ابناشی ایسور تینون لوکون مین پرویش کرکے تینون لوکون کا پالن کرتا ہے - (۱۷)

यस्मात्क्षरमतीतोऽहमक्षरादपि चोत्तमः ।
अतोऽस्मि लोके वेदे च प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥ १८ ॥

ہے ارجن مین کشر سے اتم ہون اور اکشر سے بھی اتم ہون اسی سے دنیا اور وید مین پرشوتم نام سے پرسدھ ہون - (۱۸)

خلاصہ - اوپر کے تینون شلوکون کا سارانش یہ ہے کہ دنیا مین تین چیزین ہین (۱) کشر (۲) اکشر (۳) پرشوتم کشر پرکرتی کو کہتے ہین کیونکہ وہ ہمیشہ بدلتی رہتی ہے اکشر نام جیو کا ہے اسے اکشر اس لیے کہتے ہین کہ اس کا کبھی ناش نہین ہوتا اور وہ نکار رہتا ہے تیسرا پرشوتم ہے وہ کشر اور اکشر دونون سے بڑا اور ان سے الگ ہے وہی سنسار کا مول کارن ہے اسکے ہاتھ مین جگت کی باگ ڈور ہے وہی سنسار ناٹک کا سوتردھار ہے - وہی سنسار برکش کی وہ مول ہے جہان سے یہ سنسار نکلا ہے وہی اس جگت مین بیاپت ہو رہا ہے وہی سب کا پالن کرنے والا اور ناش کرنے والا ہے وہی سرب ایشور ہے اس سے اوپر اور کچھ نہین ہے -

यो मामेवमसम्मूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ।
स सर्वविद्भजति मां सर्वभावेन भारत ॥ १९ ॥

ہے بھارت - جو کشر اور اکشر سے الگ نتیہ مکت شدھ سچدانند پرشوتم کو جانتا ہے وہ سرگیہ بدوان سمپورن بھاؤن سے مجھے بھجتا ہے - (۱۹)

جیسے آتم گیان ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ آتمانند مین رت مشغول رہتا ہے اتھوا یون کہہ سکتے ہین کہ جیسے ایشور کے اپروکت روپ کا گیان ہو جاتا ہے وہ سدا ایشور کی بھکتی ہی مین لگا رہتا ہے -

इति गुह्यतमं शास्त्रमिदमुक्तं मयाऽनघ ।
एतद्बुद्ध्वा बुद्धिमान् स्यात्कृतकृत्यश्च भारत ॥ २० ॥

ہے پاپ رہت ارجُن میں نے تجھ سے یہ بہت گُپت (پوشیدہ) بتنے کہا ہی اسکے جان جانے پر منشیہ بُدھمان اور کرت کرتیہ ہو جاتا ہے۔ (۲۰)

یون تو ساری گیتا ہی شاستر ہے تو بھی اوپر کے بچنون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پندرھوان ادھیاے ہی گیتا شاستر ہے بات بھی سچ ہے تمام گیتا کا سار انش اس ادھیاے مین کہہ دیا گیا ہے گیتا کے اُپدیش ہی نہین وید کی شکشاؤن کا سار اتو یہان کہدیا گیا ہے مگر یہ کہا گیا ہے کہ جو اسے (اشوتھ برکش کو) جانتا ہے وہی وید کو جانتا ہے اور سب جیسے ویدون کے ذریعہ جاننا چاہیے وہ مین ہون۔

اس اپدیش کے جان جانے پر منشیہ بدھمان ہو جاتا ہے جو اسے جان جاتا ہے وہ اپنے تمام کرتبیہ کرم پورے کر چکا ہے۔

(پندرھوان ادھیاے سماپت ہوا)

سولھوان ۱۶ ادھیاے دیو اسر سمپتی بھاگ یوگ نام

۲۴ منتر

برہم واد اور دیہہ آتم واد

دیوی سمپتی اتھوا پرکرتی

نوین ادھیائے مین بچار شکتی رکھنے والے جیوون کی تین پرکار کی پرکرتیان کہی گئی

تینون یعنے دیوی[1] پرکرتی آسری[2] پرکرتی اور راکشسی[3] پرکرتی۔

اس سولھوین ادھیاے مین وہی بات بڑھا کر بتائی جاتی ہے اُن تینون پرکرتیون
مین سے دیوی پرکرتی سنسار بندھن سے چھوٹنے کی راہ بتاتی ہے اور آسری تھا
راکشسی پرکرتیان سنسار بندھن کی راہ دکھاتی ہین اب اس موقع پر دیوی اور آسری
تھا راکشسی تینون پرکرتیون کا بیان اس مطلب سے کیا جاویگا کہ دیوی پرکرتی سمجھ لینا ان
کو گرہن کرنا چاہیے اور دوسری دونون پرکرتیان چھوڑ دینا چاہیے۔

श्रीभगवानुवाच ।

अभयं सत्त्वसंशुद्धिर्ज्ञानयोगव्यवस्थितिः ।
दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥ १ ॥

بھگوان نے کہا

نربھیتا انتہ کرن کی شدھی گیان اور یوگ مین ثابت قدمی یعنی پرتیا پڑھنا تپ سیدھاپن (۱)
نربھیتا سنسے رہت ہو کر شاستر کے اپدیش انوسار اچرن انتہ کرن کی شدھی چھل کپٹ
اور جھوٹھ کو سب بیوہارون مین چھوڑ دینا گیان اور یوگ مین ثابت قدمی شاسترون سے آتما
کا سروپ سمجھنا اور سب جگہ سمتا رکھ کر ایشور کی سرن مین رہنا۔ دان ترد
ان دھن پرتھوی وغیرہ اپنی شکتی انوسار دینا۔ اندریہ نگرہ اندریون کو بس مین کرنا
یگیہ شرتی مین لکھا ہے اگنی ہوتر سوم یاگ آدی کرنا تھا سمرتیون مین لکھے ہوئے دیو یگیہ
آدی کرنا وید پڑھنا پرانون کی ادبی کے لیے رگ وید آدی وید پڑھنا تپ کائک واچک
مانسک تپ اس کے بارہ مین آگے لکھا جاویگا۔

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् ।
दया भूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम् ॥ २ ॥

اہنسا سچ بولنا کرودھ نہ کرنا تیاگ شانتی چغل خوری نہ کرنا ہر ایک پرانی پر دیا اور...

[1] یہ کرم ست ساتوک کی رجسی اور تامسی پرکرتیان ہین جو ہر ایک پرانی مین اپنے پہلے جنم کے کرمون کے انوسار ہوتی ہین؛ ان سب مین جو پرکرتی کم زیادہ ہو ویسی ہی پرکرتی رہتی ہین انکو بندھو مین ادھیاے کے آخر شلوک مین سنسار کی ادھیاتم برتانا ہے۔

کومل سوبھاو رکھنا۔ لجا۔ چنچلتا کا تیاگ۔ (۲)

خلاصہ۔ اہنسا۔ کسی کو تکلیف نہ پہونچانا۔ سچ ایسا سچ بولنا کہ جس سے دوسرے کا انرتھ نہ ہو۔ **کرودھ نہ کرنا**۔ اگر کوئی گالی دے یا مارے تو بھی کرودھ نہ کرنا۔ **تیاگ** سنیاس کرموں کا تیاگ۔ تیاگ کے معنے ان کے بھی ہیں مگر یہاں وے معنے نہیں لیے گئے ہیں کیونکہ وان کے بنٹنے میں پہلے کہہ آئے ہیں۔ **شانتی** چت میں پریشانی نہ ہونے دینا۔ چغل خوری نہ کرنا کسی کی پیٹھ پیچھے کسی کے سامنے کسی کی نندا نہ کرنا۔ پرانی ماتر پر دیا کرنا سب جیووں کو اپنے سمان سمجھ کر ان کے کشٹوں سے انھیں چھوڑانے کا بھرسک جتن کرنا۔ **ترلوبھتا**۔ بشے بھوگوں کے موجود ہونے پر اور انکے بھوگنے لایق شکتی (طاقت) رہنے پر بھی انہیں من نہ لگانا **کومل سوبھاو**۔ کسی سے بھی کڑی بات نہ کہنا چھوٹے بڑے نیچے اونچے سب سے میٹھی بات بولنا **لجا**۔ نہ کرنے کے لایق کاموں کے کرنے سے لجا یا شرم کرنی چاہیے **چنچلتا کا تیاگ**۔ بنا مطلب یا بنا کام نہ بولنا اور بے ہاتھ پیر ادھر نہ چلانا۔

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।
भवन्ति सम्पदं दैवीमभिजातस्य भारत ॥ ३ ॥

تیج چھما دھرتی۔ پوترتا کسی سے نفرت یا بیر نہ کرنا اپنے کو بڑا سمجھ کر گھمنڈ نہ کرنا۔ یہ ۲۶ دیوی سمپتیاں ہیں یہ انھیں میں ہوتی ہیں جن کا آیندہ بھلا ہونے والا ہوتا ہے (۳)

تیج سامرتھیہ۔ بیر بھاو چھما۔ سامرتھیہ ہوتے اور اپنے کو ستانے پر بھی کرودھ نہ کرنا **دھیرتا**۔ شریر اور اندریوں کے بیاکل ہونے پر ان کی بیاکلتا کے دبانے کی چیشٹا کرنا۔ **پوترتا**۔ شوچ۔ شوچ دو پرکار کے ہیں۔

(۱) بیرونی شوچ

(۲) اندرونی شوچ

جل اور مٹی سے شریر شدھ کرنے کو بیرونی شوچ کہتے ہیں چھل کپٹ دویش آدی سے من کے الگ رکھنے کو اندرونی شوچ کہتے ہیں کسی سے **نفرت** یا بیر نہ رکھنا کسی کو تکلیف پہونچانے کی اچھا نہ رکھنا۔

اُسری سمپتی اتھوا پرکرتی

اب یہان سے اُسری سمپتی کا برنن کیا جاتا ہے

दम्भो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्यमेव च ।
अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ सम्पदमासुरीम् ॥ ४ ॥

دمبھ درپ ابھمان کرود ھ نِشٹھرتا اور اگیان یہ ۶ پرکرتیان اُن کی ہوتی ہین جنکا
بُرا ہونے والا ہوتا ہے - (۴)

دمبھ - اپنے کو بڑا ثابت کرنے کو لوگون کے سامنے اپنا دھرماتما پن دکھانا درپ -
بدیا دھن اور اونچے کُل وغیرہ کا گھمنڈ کرنا نِشٹھرتا کسی کے سامنے روکھی کڑوی
بات کہنا - **اگیان** کرتبیہ کرتبیون کو نہ بچارنا -

دو پرکار کی پرکرتیون کا پرنام

दैवीसम्पद्विमोक्षाय निबन्धायासुरीमता ।
माशुचः सम्पदं दैवीमभिजातोसि पाण्डव ॥ ५ ॥

دیوی پرکرتی سے موکش ہوتی ہے آسُری سے بندھن ہوتا ہے -
ہے پانڈو تو سوچ مت کر تو دیوی پرکرتی لیکر جنما ہے پیدا ہوا ہے (۵)

خلاصہ - جن کی پرکرتی دیوی ہوتی ہے وے ہی تتوگیان کے ادھکاری ہوتے ہین
اور تتوگیان سے اُن کی موکش ہو جاتی ہے جن کی پرکرتی آسُری ہوتی ہے اُنکو نشچے
ہی سنسار بندھن مین پھنسنا پڑتا ہے یہ سنتے ہی ارجن کے من مین سندیہہ پیدا ہوا کہ
مین آسُری پرکرتی والا ہون یا دیوی پرکرتی والا بھگوان نے اُس کے چہرہ سے ہی یہ
بات سمجھ کر کہدیا کہ تو سوچ مت کر تو دیوی پرکرتی کو لیکر جنما ہے تیری پرکرتی دیوی ہے
تو تتوگیان کا ادھکاری ہے تیری موکش ہوگی -

اسُرلوگ

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन्दैव आसुर एव च ।
दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थ मे शृणु ॥ ६ ॥

اس سنسار میں دو طرح کے جیووں کی سرشٹی ہے (۱) دیوی اور (۲) آسری۔
دیوی کا برنن بستار سے کیا گیا ہے پارتھ اب آسری کا برنن سُن۔ (۶)

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ।
न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥ ७ ॥

آسری پرکرتی والے لوگ یہ نہیں جانتے کہ انھیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے
اُن میں نہ تو پوترتا ہے نہ آچار ہے اور نہ سچ ہے۔ (۷)
خلاصہ۔ آسری پرکرتی والے کرتویہ اکرتویہ کا گیان نہیں رکھتے اس کے سوائے وے
اپوتر بدچلن اور دروغ گو ہوتے ہیں۔

جگت کے بشے میں آسری پرکرتی والوں کا سدھانت

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् ।
अपरस्परसम्भूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥ ८ ॥

وے کہتے ہیں جگت استیہ [illegible] بغیر ایشور کے
ہے استری پُرش کے سنجوگ سے پیدا ہوا ہے اِس کا کارن کام ہے اس کے سوا
دوسرا کارن نہیں ہے۔ (۸)
خلاصہ۔ آسری (ناستک) منشیہ کہتے ہیں کہ جسطرح [illegible] ہیں اُسی طرح یہ جگت متھیا
یعنے جھوٹھا ہے دھرم اور ادھرم اس کے آدھار نہیں ہیں دھرم ادھرم کے انوسار اس
جگت کا شاسن کرتا کوئی ایشور نہیں ہے اس لیے جگت بغیر ایشور کے ہے سارا جگت
استری پُرش کے کام سے پیدا ہوا ہے اس کے سوائے جگت کا کارن اور کیا

ہوسکتا ہے اسُری پرکرتی والے لوگون کی ایسی ہی راے ہے۔

एतां दृष्टिमवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्पबुद्धयः ।
प्रभवन्त्युग्रकर्माणः क्षयाय जगतोऽहिताः ॥ ९ ॥

ہے ارجن پوربوکت درشٹی کا آشریہ کر نشٹ آتما تھوڑی عقل رکھنے والے بھینکر کرم کرنے والے جگت کے شترو جگت کے ناش کرنے کو پیدا ہوے ہین (۹)

آسوری پرکرت والون کا جیوَن

بھگوان نے انھین نشٹ آتما اس لیے کہا ہے کہ انھون نے اونچے لوگون مین جانے کا اوسر گما دیا ہے الپ بدّھ (تھوڑی عقل رکھنے والے) اس لیے کہا ہے کہ اُن کی بُدھ مین بِشے بھوگون کے سواے اور کوئی چیز نہین جچتی بھینکر کرم کرنے والے اس لیے کہا ہے کہ وے رات دن دوسرون کو کشٹ دینے کے کام کیا کرتے ہین۔

काममाश्रित्य दुष्पूरं दम्भमानमदान्विताः ।
मोहाद्गृहीत्वाऽसद्ग्राहान्प्रवर्तन्तेऽशुचिव्रताः ॥ १० ॥

اسُری پرکرت کے لوگ ایسی ایسی کامنا مین کیا کرتے ہین جو بڑے بڑے کشٹ اُٹھا پر بھی پوری نہ ہون اُن مین چھل کپٹ اور مد بھرا رہتا ہے موہ کے سبب سے اشُبھ کرمون کو گرہن کرکے وید کے خلاف کرم کرتے ہیں۔ (۱۰)

चिन्तामपरिमेयां च प्रलयान्तामुपाश्रिताः ।
कामोपभोगपरमा एतावदिति निश्चिताः ॥ ११ ॥

وے ایسی گھور چنتاؤن مین لگے رہتے ہین جو اُن کی موت کے ساتھ ہی ان کا پیچھا چھوڑتی ہین بِشے بھوگون کو وے پرم پُرشارتھ سمجھتے ہین۔ (۱۱)

आशापाशशतैर्बद्धाः कामक्रोधपरायणाः ।
ईहन्ते कामभोगार्थमन्यायेनार्थसंचयान् ॥ १२ ॥

وے آشا روپی اینک پھانسیون میں بندھے ہوے کام کرودھ کے آدھین ہوے

بشے بھوگ بھوگنے کے لیے بُرے کرمون سے دھن جمع کرنے کی چیشٹا کرتے ہین۔(۱۲)
خلاصہ۔ اُسر سوبھاو والے اندریون کے سُکھ کو ہی پرم پُرسارتھ سمجھتے ہین اُنکا خیال ہے کہ اس سُکھ سے بڑھ کر اور سُکھ نہین ہے اندریہ سُکھ کے سامان فراہم کرنے کے لیے وے رات دن چنتا مین پھنسے رہتے ہین۔ اُن کی چنتا کا انت اُن کے مرنے پر ہی ہوتا ہی چنتا کے علاوہ اور ہزارون طرح کی امیدُ انکو لگی رہتی ہین رات دن وے کام اور کرودھ مین اندھے رہتے ہین وے اندریون کے سُکھ بھوگنے کے لیے دھن جمع کرنے کو لوگون کا گلا کاٹتے چوری کرتے اور ڈاکا ڈالتے ہین ایسا برا کوئی کام نہین ہے جو اپنی مطلب باری کے واسطے نہ کرتے ہون۔

اُسر پرکرت والون کی خواہشین

इदमद्य मया लब्धमिदं प्राप्स्ये मनोरथम् ।
इदमस्तीदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम् ॥ १३ ॥

اُسر پرکرتی والے ہر وقت ایسی باتون کے پھیر مین پڑے رہتے ہین آج مجھ کو یہ مل گیا ہے میرا یہ منورتھ پورا ہوگا۔ یہ میرا ہے اور آیندہ یہ دولت بھی میری ہوجاوے گی۔ (۱۳)

असौ मया हतः शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ।
ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धोऽहं बलवान्सुखी ॥ १४॥

اُس دشمن کو مین نے مارڈالا ہے دوسرون کو کل مارونگا مین مالک ہون مین بھوگ بھوگتا ہون مین سدھ ہون کرت کرتیہ ہون بلوان اور تندرست ہون۔ (۱۴)
فلانے دشمن کو مین نے مارڈالا ہے دوسرے کو بھی مارڈالونگا یہ غریب کیا کرسکتے ہین میرا برابری کرنے والا کوئی نہین ہے کیونکہ مین مالک ہون مین بھوگتا ہون مین ہر طرح سے کامیاب ہون میرے بیٹے پوتے ہین مین سادھارن آدمی نہین ہون مین اکیلا ہی بلوان اور طاقتور ہون

आढ्योऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ।
यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञानविमोहिताः ॥ १५ ॥
अनेकचित्तविभ्रान्ता मोहजालसमावृताः ।
प्रसक्ताः कामभोगेषु पतन्ति नरकेऽशुचौ ॥ १६ ॥

مین امیر ہون مین اچھے کُل مین پیدا ہوا ہون میری برابری کون کرسکتا ہے مین گیتہ کرونگا مین دان دونگا مین انند کرونگا اس طرح اگیان سے بھول کر یہ اُسری پرکرت والے انیک پرکار کے خیالون مین بھرتے ہوے اگیان کے جال مین پھنسے ہوے بشیون کی ترپتی مین لگے رہکر گھور نرک مین پڑتے ہین - (١٥ - ١٦)

اُسری پرکرتی والونکے یگیہ

आत्मसम्भाविताः स्तब्धा धनमानमदान्विताः ।
यजन्ते नामयज्ञैस्ते दम्भेनाविधिपूर्वकम् ॥ १७ ॥

ایسے لوگ اپنی بڑائی آپ کیا کرتے ہین کسی کا ستکار نہین کرتے دھن کے نشہ اور مد مین چور رہتے ہین وے نام ماتر کے وید بردھ یگیہ کپٹ سے کرتے ہین (١٧)

اُسری پرکرتی والے الیشور کی اگیا نہین مانتے

अहङ्कारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ।
मामात्मपरदेहेषु प्रद्विषन्तोऽभ्यसूयकाः ॥ १८ ॥

یہ لوگ اہنکار بل گھمنڈ کام اور کرودھ کے ادھین رہتے ہین یہ دسٹ آتما اپنے اور پراے شریر مین رہنے والے مجھ انترجامی سے نفرت کرتے ہین - (١٨)

وے شاسترون مین لکھی الیشور اگیاون کو جاننا اور اُن کا پالن کرنا پسند نہین کرتے ہین -

آسُری پرکرتی والون کا پتن

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ।
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥ १६ ॥

مجھ سے دویش رکھنے والے اِن نِردئی نرادھمون کو اُن کو کرمیون کو اِس سنسار کے درمیان بارمبار اُسری یونیون مین ہی ڈالتا ہون - (۱۹)

اُسری یونیون سے مطلب شیر چیتیا باگھ تینڈوا وغیرہ کی یونیون مین ڈالنے سے ہے

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ।
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥ २० ॥

وے مورکھ جنم جنم مین اسُریون پلنے سے مجھ تک کبھی نہین پہونچتے - اِس سے ہے ارجُن وے اور بھی نیچی گتِ کو پراپت ہو جاتے ہین - (۲۰)

خلاصہ - وے موڑھ لوگ جنم جنم مین تامسی یونیون مین جنم لیتے اور نیچی سے نیچی گت کو پراپت ہوتے ہین - بتلائی ہوئی راہ پر نہ چلنے سے وے نیچ یونیون مین جنم لیتے ہین سب کا سارمرم یہ ہے کہ اُسری سوبھاو پاپ کا پیدا کرنے والا اور منشیہ کی ترقی کا شترو ہے منشیہ کو اُسے اپنی سونترتا سے الگ کر دینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اُسے کوئی ایسی یون ملجائے جس مین وہ پرتنتر ہو جائے اور پھر کچھ بھی نہ کر سکے - سب طرح کی ترقی اور موکش کے لیے آدمی کا چولا سب سے اچھا ہے جس نے اِس منشیہ چولے مین کچھ نہین کیا وہ دوسرے چولے مین کچھ بھی نہ کر سکیگا -

نرک کے تین دوارون سے بچنا چاہیے

یہان تمام آسُری پرکرتی کا تین صورتون مین خلاصہ کر دیا جاتا ہے ان تین صورتون سے بچنے پر منشیہ ساری آسُری پرکرتی سے جو سب دوشون کی کھان ہے بچ سکتا ہے -

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः।
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् २१॥

ہے ارجن نرک کے تین دوار ہیں کام کرودھ اور لوبھ یہ تینوں آتما کے ناشک ہیں پس ادمی کو ان تینوں کو تیاگ دینا چاہیے ۲۱

एतैर्विमुक्तः कौन्तेय तमोद्वारैस्त्रिभिर्नरः।
आचरत्यात्मनः श्रेयस्ततो याति परां गतिम् ॥ २२॥

جو آدمی کام کرودھ اور لوبھ ان تین نرک دواروں کو تیاگ دیتا ہے۔ اے ارجن وہ اپنی آتما کا بھلا کرتا ہے اور پرم گت کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۲)

شاستر کی مرجاد پر چلنا واجب ہے

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥ २३॥

جو منشیہ شاستر کی مرجاد چھوڑ کر اپنی اچھا انوسار چلتا ہے اُسے نہ سدھی ملتی ہے نہ سکھ ملتا ہے اور نہ موکش ملتی ہے۔ (۲۳)

جو منشیہ وید کے مطابق کرم نہیں کرتا اور جو من میں آتا ہے وہی کرتا ہے اُسے سدھی اس لوک میں سکھ اور شریر چھوڑنے پر سُرگ یا موکش کچھ بھی نہیں ملتا۔

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्यव्यवस्थितौ।
ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ॥ २४ ॥

کیا کرنا اُچت ہے اور کیا کرنا انوچت ہے اس بیوستھا میں شاستر پرمان ہے اب تجھے شاستر بدھی سے اپنا کرتبیہ کرم کرنا اُچت ہے۔ (۲۴)

(سولھوان ادھیاے سماپت ہوا)

سترھوان ادھیاے شردھاتریہ یوگ نام

۲۸ منتر

تین پرکار کی شردھا

مورکھ مگر شردھاوان

بھگوان نے پچھلی سولھوین ادھیاے کے چوبیسوین شلوک مین جو شبد کہے ہین
ان ہی سے ارجن کو سوال کرنے کا موقع ملا ہے ارجن کے من مین یہ شنکا پیدا ہوتا
ہے کہ کرم کرنے والے تین طرح کے ہوتے ہین مگر کتنے لوگ تو ایسے ہین جو شاستر بدھی
کو جانتے ہین لیکن شاستر مین شردھا نہ ہونے سے شاستر بدھی کے برخلاف کرتے ہین اور
من مانی ریت سے تھوڑے بہت کرم کرتے ہین ایسے لوگ اسُر کہلاتے ہین کچھ لوگ
ایسے ہین جو شاستر بدھی کو جانتے ہین اور اس مین زیادہ شردھا رکھکر شاستر بدھی کے
انوسار اچھے کرم کرتے ہین ایسے لوگ دیو کہلاتے ہین کچھ لوگ ایسے ہین جو آلس مین
پھنسکر شاستر کو نہین دیکھتے مگر پہلے بزرگ جن کرمون کو کرتے آتے ہین اُن کو وے
بھی شردھا پوربک کرتے ہین اور جن کرمون کو پورب پُرشون یعنے بزرگون
نے بُرا سمجھا ہے انھین تیاگ دیتے ہین اس تیسرے درجہ کے لوگون کا شاستر
بدھی پرر دھیان نہ دینا یہ اُن کا اسُر دھرم ہے اور شردھا سہت بزرگون کی
دیکھا دیکھی اچھے کرم کرنا یہ اُنکا دیو دھرم ہے ایسے اسُر دھرم اور دیو دھرم سے ملے ہوے
پُرش کس درجہ مین شمار کیے جائین گے اس سنشے کو من مین لیکر ارجن بھگوان سے پوچھتا ہے

अर्जुन उवाच ॥

ये शास्त्रविधिमुत्सृज्य यजन्ते श्रद्धयाऽन्विताः ।
तेषां निष्ठा तु का कृष्ण सत्त्वमाहो रजस्तमः ॥ १ ॥

ارجُن نے کہا

ہے کرشن جو پُرش شاستر بدھی کو تیاگ کر شردھا سہت یگیہ کرتے ہین اُن لوگون کی نشٹھا کیسی ہے ساتوکی ہے یا راجسی ہے اتھوا تامسی ہے۔ (۱)

تین پرکار کی شردھا

श्रीभगवानुवाच ॥

त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभावजा ।
सात्त्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां शृणु ॥ २ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجُن شریر دھاریون کی شردھا سو بھاؤ سے تین پرکار کی ہوتی ہے ساتوکی راجسی تامسی اُس کے بشئے مین سُن۔ (۲)

सत्त्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत ।
श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥ ३ ॥

ہے بھارت سب دیہہ دھاریون کی شردھا ان کے انتہ کرن کے انوسار ہوتی ہی یہ پرش شردھا مے ہے جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے وہ ویسا ہی ہوتا ہے (۳)

خلاصہ۔ ایسا کوئی منشیہ نہین ہے جس کی کہین شردھا نہ ہو جن کی شردھا ساتوکی ہی وے ساتوک ہین جن کی شردھا رجوگنی ہے۔ وے رجوگن یکت ہین جنکی شردھا توگنی ہی وے تموگن یکت ہین۔

سب کی شردھا اپنے اپنے انتہ کرن کے انوسار ہوتی ہے جن کے انتہ کرن میں
ستوگن کی زیادتی ہے اُن کی شردھا ساتوکی ہے جنکے انتہ کرن میں رجوگن کی زیادتی ہے اُنکی شردھا رجوگنی
اسطرح جنکے انتہ کرن میں تموگن کی بڑھتا ہے اُنکی شردھا تموگنی ہے پُرش کی شردھا کسطرح جانی جاسکتی ہے سُنو

यजन्ते सात्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसाः ।
प्रेतान्भूतगणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जनाः ॥ ४ ॥

ستوگنی پُرش ستوگن والے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں رجوگنی پُرش یکش راکشسوں
کی پوجا کرتے ہیں تموگنی پُرش بھوت پریتوں کو پوجتے ہیں۔ (۴)

خلاصہ۔ شاستر گیان سے خالی پُرش اپنے سوبھاؤ سے مہادیو آدساتوک دیوتاؤں
کو پوجتے ہیں وے ستوگنی ہیں جو لوگ رجوگنی کوبیر آدیکشوں تتھا راکشسوں کو پوجتے ہیں
وے رجوگنی ہیں جو بھوت پریتوں کو پوجتے ہیں وے تموگنی ہیں۔ لوگوں کی اُپاسنا
یا اُن کی شردھا سے اچھی طرح جانا جاسکتا ہے کہ وے ستوگنی ہیں یا رجوگنی ہیں یا
تموگنی ہیں۔

ایک بات اور ہے کہ جو جیسے کو بھجتا ہے وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے براہمن چھتری ویش
آدلوگ جو اپنے دھرم سے گر کر بھوت پریتوں کو آجکل پوجتے ہیں وے آگے جا کر بھوت
پریت ہوتے ہیں جو راکشسوں کو پوجتے ہیں وے راکشس جون پاتے ہیں جو اچھے
دیوتاؤں کو پوجتے ہیں وے دیو ہوتے ہیں جو خاص برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں وے برہم
ہوجاتے ہیں اب اِس پُستک کے پڑھنے والوں کو خود بچار کر لینا چاہیے کہ کونسی
اُپاسنا شریشٹھ ہے۔

अशास्त्रविहितं घोरं तप्यन्ते ये तपो जनाः ।
दम्भाहङ्कारसंयुक्ताः कामरागबलान्विताः ॥ ५ ॥
कर्शयन्तः शरीरस्थं भूतग्राममचेतसः ।
मां चैवान्तःशरीरस्थं तान्विद्ध्यासुरनिश्चयान् ॥ ६ ॥

ہے ارجن جو کپٹی ہیں جو گھمنڈی ہیں جو کام اور بشے انوراگ کے بل سے شامل ہیں

وے شاستر بردھ گھور تپ کرکے شریر کے پنچ مہا بھوتون کو کمزور کرڈالتے ہین تھا انتریامی روپ سے مجھ اندر رہنے والے کو بھی دُربل کرتے ہین وے مورکھ ہین اُنکا نشچے آسری سمجھ۔ (۵-۶)

خلاصہ۔ آجکل ایسے ڈھونگی سادھوؤن کا شمار کرنا مشکل ہے کتنے تو برکشون مین رساڑالکر اوپر پانون نیچے سر کرکے لٹکتے ہین اور بہت سے سولون کی سجیا بناکر اس پر سوتے ہین کتنے ہی اپنی لنگ اندری کو لوہے کی زنجیر سے کس ڈالتے ہین اور کتنے چارون طرف آگ جلاکر درمیان مین بیٹھے رہتے ہین کتنے گرم شِلاون پر تپتے ہین کہانتک گنا دین آجکل سیکڑون طرح کے ڈھونگی سادھو دیکھے جاتے ہین یہ لوگ ایسے ایسے کتنے ہی کٹھن کام لوگون کو دکھاتے اور واہ واہ لوٹنے کو کرتے ہین یا اپنی کوئی خواہش پوری کرنے کو کرتے ہین ایسی تپسیاؤن کی شاستر مین آگیا نہین ہے دور جانے کی کیا ضرورت ہے بھگوان کرشن چندر کے اس مہاباکیہ کو دیکھنے سے کیا اس بات پر بشواس رہ سکتا ہے۔

بھارت مین آجکل ایسے بناوٹی سادھو اکثر ہر ایک جگہ پائے جاتے ہین پر ایک تو کمبھ کے میلہ متھرا برندابن کی رسیلی زمین مین ایسے سادھوؤن کی بھرمار رہتی ہے یہ پاکھنڈی اپنے اڈے ایسی جگہ جماتے ہین جہان سے آدمیون کا جمگھٹ اور استریون کے جھنڈ کے جھنڈ نکلتے ہین ہمارے دیش کے بہت سے آدمی بالکل ڈھپول سنکھ ہین استری تو کچھ بوجھ کی ہوتی ہی ہین مرد تو انھین پوجتے ہی ہین استریون کی بھگتی ان مین جلدی پیدا ہوجاتی ہے ایسے مہاتما اچھے اچھے گھرون کی خاندانی عورتون کو تیرتھ استھانون سے اڑالے جاتے ہین اور انکا کُل دھرم پتی برت دھرم نشٹ کردیتے ہین جو ایسے دُشٹون کی پوجا کرتے ہین وے بھگوان کی آگیا کو نہین مانتے اس لیے اُنکو بھی نرک مین جانا ہوگا۔

بھوجن یگیہ تپ اور دان کے تین بھید

اب بھگوان بھوجن اُپاسنا تپ اور دان کی تین تین قسمین تبلاتے ہین ان مین

جانئے سے منشیہ ستوگن کو بڑھا سکتا ہے اور رجوگن تھا تموگن کو کم کر سکتا ہے اس کے علاوہ بھوجن ادی کی قسمون کے ستوگنی رجوگنی تموگنی کی پہچان بھی جان سکتا ہے جو ستوگنی بھوجن کرتے ہین وے ستوگنی ہین جو تموگنی کھانا کھاتے ہین وے تموگنی ہین اسی طرح جو ساتوک تپ دان اُپاسنا کرتے ہین وے ستوگنی ہین رجوگنی تموگنی کو اُن کے تپ دان وغیرہ سے جاننا چاہیے۔

आहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रियः ।
यज्ञस्तपस्तथा दानं तेषां भेदमिमं शृणु ॥ ७ ॥

ہے ارجن تین قسم کا بھوجن سب کو اچھا لگتا ہے اسی طرح اُپاسنا تپ اور دان بھی سب کو تین پرکار کا اچھا لگتا ہے اُن کے بھید سُن (۷)

تین پرکار کا آہار

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः ।
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः ॥ ८ ॥

عمر اُتساہ بل تندرستی اور خوشی بڑھانے والے رسیلے چکنے اور بہت دیر تک شریر مین رہنے والے تھا ہردے کو فائدہ مند بھوجن ساتوکی لوگون کو پیارے لگتے ہین (۸)

कट्वम्ललवणात्युष्णतीक्ष्णरूक्षविदाहिनः ।
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥ ९ ॥

زیادہ کڑوا زیادہ ترش زیادہ نمکین زیادہ چرپرا زیادہ روکھا اور داہ پیدا کرنے والا بھوجن جس سے دُکھ شوک اور روگ بڑھتے ہین رجوگنی کو اچھے لگتے ہین۔ (۹)

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत् ।
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥ १० ॥

ایک پہر کا رکھا ہوا رس رہت سڑا ہوا باسی جوٹھا اور اپوتر یعنے ناپاک بھوجن تموگنی کو اچھا لگتا ہے۔ (۱۰)

تین پرکار کا یگیہ

अफलाकाङ्क्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ।
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्त्विकः ॥ ११ ॥

ہے ارجن - یگیہ کرنا کرتبیہ دھرم ہے ایسا بچار کر جو یگیہ بنا پھل پراپتی کی اچھا کے کیا جاتا ہے وہ ساتوک یگیہ کہلاتا ہے۔ (۱۱)

अभिसंधाय तु फलं दम्भार्थमपि चैव यत् ।
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥ १२ ॥

ہے ارجن جو یگیہ پھل کی کامنا سے اتھوا ڈھونگ پھیلانے کی غرض سے کیا جاتا ہے وہ یگیہ رجوگنی ہے۔ (۱۲)

विधिहीनमसृष्टान्नं मन्त्रहीनमदक्षिणम् ।
श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परिचक्षते ॥ १३ ॥

جو یگیہ شاستر بدھ کے برخلاف کیا جاتا ہے جس میں بھوجن نہیں کرایا جاتا جس میں وید منتر نہیں بولے جاتے جس میں دان نہیں دیا جاتا اور جو سردھا رہت ہو کر کیا جاتا ہے وہ یگیہ تموگنی ہے۔ (۱۳)

شاریرک تپ

देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम् ।
ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥ १४ ॥

دیوتا براہمن گرو اور تتو گیانیوں کی پوجا کرنا اندر باہر پوتر رہنا سب کے سامنے نمر رہنا برہم چریہ برت کا پالن کرنا کسی کو کشٹ نہ دینا یہ شاریرک تپ کہلاتا ہے (۱۴)

دیوتا - برہما بشنو شیو سورج وغیرہ۔

دوج - سداچاری براہمن۔

گرو - ماتا پتا اور ودیا پڑھانے والا -

برہم چرج - شاستر مین جو میتھن (مباشرت) منع ہے اُسے نہ کرنا

شاریرک تپ - مین شریر پردھان ہے لیکن اس کے سوا ایک اور بھی ہین - کیول شریر سے جو تپ کیا جاتا ہے اُسے شاریرک تپ نہین کہتے اس بارہ مین بھگوان اٹھارھوین ادھیائے مین کہین گے -

واچک تپ

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत ।
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥ १५ ॥

اپنی گفتگو سے کسی کا دل نہ دُکھانا - سچ بولنا - پیاری اور ہتکاری بات کہنا وید کا ابھیاس کرنا یہ واچک تپ ہے - (۱۵)

مانسک تپ

मनःप्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ।
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥ १६ ॥

چت پرسن رکھنا - سبت مین شانتی رکھنا - مون رہنا - من کو بس مین رکھنا - کپٹ نہ رکھنا اسے مانسک تپ کہتے ہین - (۱۶)

من کو ایکاگر کر کے آتما کا دھیان کرنے کو مون کہتے ہین کپٹ نہ رکھنا دوسرے لوگون سے بیوہار مین ایمانداری سے چلنا -

گُن انوسار تین پرکار کا تپ

پہلے جو شاریرک واچک اور مانسک تین پرکار کے تپ کہے ہین - وہ ستوگن رجوگن اور تموگن کے حساب سے تین پرکار کے ہوتے ہین -

श्रद्धया परया तप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ।
अफलाकाङ्क्षिभिर्युक्तैः सात्त्विकं परिचक्षते ॥ १७ ॥

پھلون کی اِچھا تیاگ کرا ئینت سردھا سے ایکاگر چت منشیہ جو تین پرکار کے تپ کرتے ہین وے ساتوک تپ کہلاتے ہین۔ (۱۷)

सत्कारमानपूजार्थं तपो दम्भेन चैव यत् ।
क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलमध्रुवम् ॥ १८ ॥

جو تپ اپنا مان بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے وہ راجس تپ کہلاتا ہے وہ تپ توچھ اور انتیہ ہے کیونکہ وہ تپ اپنے کو پوجانے اور کیول دکھلانے کے لیے کیا جاتا ہے (۱۸)

मूढग्राहेणात्मनो यत्पीडया क्रियते तपः ।
परस्योत्सादनार्थं वा तत्तामसमुदाहृतम् ॥ १९ ॥

جو تپ مورکھتا سے اپنی آتما کو دُکھ دیکر دوسرے کو دُکھ پہونچانے یا ناش کرنے کے لیے کیا جاتا ہے وہ تامسی تپ کہلاتا ہے۔ (۱۹)

تین پرکار کے دان

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥२०॥

جو دان اپنا کرتبیہ دھرم سمجھکر کیا جاتا ہے جو دان اُتم دیش اور اُتم کال مین ایسے سُپاتر کو دیا جاتا ہے جس نے کبھی اپنا اُپکار نہ کیا ہو وہ ساتوک دان کہلاتا ہے۔ (۲۰)

ہٹے کٹے بدمعاش لچّون کو دنیا اچھا نہین ہے بد دان برہمچاری لوک کی بھلائی کے لیے محنت کرنے والے کو دان دینا اچھا ہے ایسے ہی لوگ سُپاتر کہلاتے ہین جس نے کبھی اُپکار کی آشا ہو یا جس نے کبھی اُپکار کیا ہو اُسے دان دینا انوچت ہے کورو چھتر پریاگ آدی اچھے اچھے استھانون اور سنکرانت وغیرہ اچھے اچھے پرب کے دنون مین دان دینا چاہیئے۔

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।
दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥ २१ ॥

جو دان بدلے مین بھلائی کی اِچّھا سے دیا جاتا ہے یا پھل کی کامنا سے دیا جاتا ہے یا دکھت چت سے دیا جاتا ہے وہ راجسی دان کہلاتا ہے۔ (۲۱)

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।
असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

جو دان خراب دیش اور کال مین ایوگیون (جو قابل دان دینے کے نہ ہون) کو دیا جاتا ہے یا یوگیہ کو نرادر ترسکار کے ساتھ دیا جاتا ہے وہ تامسی دان کہلاتا ہے (۲۲)

انگ ہین کریاؤن کے پورا کرنیکی ترکیب

نیچے لکھی ہوئی ترکیب اور نیم یگیہ دان اور تپ آدی کے پورا کرنے یا اُن مین سدّھی پراپت کرنے کو دیے جاتے ہین۔

ओं तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः ।
ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताः पुरा ॥ २३ ॥

ہے ارجُن (اوم تت ست) یہ تین الفاظ یعنے نام پر برہم کا ہے اس نام سے ہی پراچین کال مین براہمن وید اور یگیہ (ونِتن) کیے گئے تھے (۲۳)

خلاصہ جس طرح اکار۔ اکار۔ مکار۔ سے اوم یا پرنو پر برہم کا نام ہے اسی طرح اوم تت ست بھی پر برہم کے نام ہین۔ بیدانت جاننے والون نے پہلے اُسکا سمرن کیا تھا ادھکاری منشیہ اگر یگیہ دان وغیرہ مین پیشتر اور بعد مین تین تین بار اوم تت ست اُچارن کرے تو اُس کے یگیہ دان آدین دوش کھڑے نہ ہون۔

اُس کے اُچارن کرنے سے انگ ہین کریا بھی ساتو کی پھل دیگی۔ یہ بدھ اناد کال سے چلی آتی ہے۔ آیندہ بھگوان اوم تت ست اِن تینون کا مہاتم علٰحدہ علٰحدہ کہین گے۔

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदानतपः क्रियाः ।
प्रवर्तन्ते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥ २४ ॥

ہے ارجن۔ اس لیے وید جاننے والے شاستر جاننے والے یگیہ تپ دان آدِ کے کرنے سے پیشتر اُوم شبد کا اُچارن کرتے ہین۔ (۲۴)

तदित्यनभिसन्धाय फलं यज्ञतपःक्रियाः ।
दानक्रियाश्च विविधाः क्रियन्ते मोक्षकाङ्क्षिभिः ॥ २५ ॥

جو کیول موکش چاہتے ہین اور کسی پرکار کے پھل کی چاہنا نہین رکھتے وے یوگ یگیہ تپ دان آدِ کے پہلے تت کا اُچارن کرتے ہین۔ (۲۵)

सद्भावे साधुभावे च सदित्येतत्प्रयुज्यते ।
प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥ २६ ॥

ہے ارجن سد بھاو اور سادھو بھاو مین ست شبد کہا جاتا ہے بواہ آدِ مانگلک کامون مین بھی اس ست شبد کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ (۲۶)

यज्ञे तपसि दाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ।
कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥ २७ ॥

یگیہ تپ اور دان کے کام کو ست کہتے ہین ایشور کے لیے جو کرم کیا جاتا ہے اُسے بھی ست کہتے ہین پرماتما کے لیے جو یگیہ آدِ کرم کیے جاتے ہین اگر وے انگ ہین اور گن رہت بھی ہون تو بھی اوم تت ست کو پیشتر اُچارن کرنے سے پورن ہوجاتے ہین (۲۷)

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् ।
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥ २८ ॥

ہے پارتھ جو یگیہ تپ دان آدِ بنا شردھا کے کیا جاتا ہے وہ اَست کہلاتا ہے اُس کا پھل نہ تو اِس لوک مین ملتا ہے اور نہ پرلوک مین۔ (۲۸)

اس ادھیاے کا خلاصہ

وے بھگت ہین جو شاستر کے نہ جاننے پر بھی سردھا دان ہین اور جو اپنی سردھا

انوسار ساتوک راجس اور تامس کے درجہ مین شمار کئے جاتے ہین انکو چاہیے کہ راجس تامس اہار گیہ دان اور تپ کو چھوڑکر ساتوک اہار گیہ آدکرین جو ان کی گیہ دان آدک کریادن مین دوش ہو تو دے ادم تت اور ست کا اُچارن کرین اس سے اُنکے کاریہ پورن ہوجاوینگے اس طرح انتہ کرن شُدھ کرکے انھین شاستر پڑھنے چاہیے اور آگے چل کر برہم کی بھگتی مین لگنا چاہیے اس طرح کرنے سے انھین ست کا اُنبھو ہوگا اور اُن کی موکش ہوجاویگی۔

(سترھوان ادھیاے سماپت ہوا)

اٹھارھوان ادھیاے سنیاس یوگ نام

۷۸ منتر

سدّھانت

سنیاس اور تیاگ کا بھید

اس ادھیاے مین بھگوان سارے گیتا شاستر اور وید کے سارانش کو ایک جگہ کرکے اُپدیش دیتے ہین پہلے ادھیایون مین جو اُپدیش دیا گیا ہے وہ سب ہنہ سندیہہ اس ادھیاے مین ایکا ارجن صرف یہی جاننا چاہتا ہے کہ سنیاس اور تیاگ شبدون کے ارتھ مین کیا بھید ہے۔

अर्जुन उवाच ।

संन्यासस्य महाबाहो तत्त्वमिच्छामि वेदितुम् ।
त्यागस्य च हृषीकेश पृथक्केशिनिषूदन ॥ १ ॥

ارجن نے پوچھا

ہے مہاباہو ہے ہرشی کیش ہے کیشی راکشش کے مارنے والے مین سنیاس ادیہہ

تیاگ کے تتو کو الگ الگ جاننا چاہتا ہون - (۱)

(خلاصہ) ہے بھگون - سنیاس اور تیاگ شبدون مین کیا فرق ہے اُسے آپ مجھے کرپا کرکے سمجھائے -

سنیاس اور تیاگ شبدون کا ذکر انیک جگہ پچھلے ادھیایون مین آیا ہے مگر اُن کا ارتھ تفصیل وار کہین نہین کیا گیا اسی سے ارجن پوچھتا ہے اور بھگوان سمجھاتے ہین -

श्रीभगवानुवाच ।

काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदुः ।
सर्वकर्मफलत्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणाः ॥ २॥

پنڈت لوگ کامیہ کرمون کے چھوڑنے کو سنیاس کہتے ہین بچار کُشل پُرش سب کرمون کے پھل چھوڑنے کو تیاگ کہتے ہین - (۲)

کچھ بدوان سمجھتے ہین کہ پھلون کی اچھا سہت اشومیدھ گیہ آدِ کامیہ کرمون کو چھوڑنا سنیاس ہے ست آست کی آلوچنا کرنے والے بدوانون کی راے ہے کہ نتیہ نمتیک کرمون کے پھل چھوڑنے کو تیاگ کہتے ہین -

سنیاس اور تیاگ دونون کا ایک ہی ارتھ ہے اُنمین اتنا فرق نہین ہے جتنا کہ گھڑے اور کپڑے مین ہاں دونون مین ذرا سا بھید ہے سنیاس کا ارتھ ہے اسومیدھ آدِ کامیہ کرمون کا چھوڑنا اور تیاگ کا ارتھ ہے کرم پھلون کا چھوڑنا -

(شنکا) نتیہ اور نمتیک کرمون کا پھل ہوتے تو کہین نہین کہا گیا ہے پھر کیا باعث ہے جو یہان اُن کے پھل تیاگ کی بات کہی گئی ہے یہ بات تو ویسی ہی ہے جیسے بانجھ استری کا پتر تیاگ کرنا -

(جواب) یہان ایسی شنکا نہین اُٹھائی جا سکتی کیونکہ بھگوان کی راے مین نتیہ نیمتک کرمون کا پھل ہوتا ہے - وہ اسی اٹھارھوین ادھیاے کے بارھوین شلوک مین تبلاوینگے کہ وے سنیاسی جنھون نے کرم پھلون کی تمام اچھائین تیاگ دی ہین اُن کے پھلون سے سمبندھ نہین رکھتے مگر جو سنیاسی نہین ہین انھین تو اپنے نتیہ نمتیک

کرمون کا پھل بھوگنا ہی ہوگا جن کے کرنے کو دے مجبور ہین۔

اگیانیون کو کرم چھوڑنا چاہیے یا نہین

त्याज्यं दोषवदित्येके कर्म प्राहुर्मनीषिणः ।
यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यमिति चापरे ॥ ३ ॥

کتنے ہی تو گیانی کہتے ہین کہ راگ دویش آدی کی طرح کرم چھوڑ دینے چاہیے اور بعض کہتے ہین کہ یگیہ دان اور تپ کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ (۳)

خلاصہ۔ نتیہ نیمتک سبھی کامیہ کرم آدی سبھی منشیون کو بندھن مین ڈالتے ہین کیونکہ دے راگ دویش آدی کے سمان دوشون سے بھرے ہوے ہین اس لیے اگیانی (جسکا انت کرن شدھ نہین ہے) کو یہ سب کرم چھوڑ دینے چاہیے یہ تو ایک طرف کے بدوانون کا مت ہے دوسرے طرف کے بدوان کہتے ہین کہ اگیانی کو بھی انت کرن کی شدھی دوارا گیان کی اُپتی کے لیے یگیہ دان تپ ان کرمون کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔

بھگوان یہان دو پرکار کے لوگون کا مت کہکر آگے اپنا نشچے بتاتے ہین۔

بھگوان کی آگیا ہی کہ اگیانیون کو کرم کرنے چاہئین

निश्चयं शृणु मे तत्र त्यागे भरतसत्तम ।
त्यागो हि पुरुषव्याघ्र त्रिविधः सम्प्रकीर्तितः ॥ ४ ॥

ہے بھرت کُل شریسٹھ اس تیاگ کے بشے مین میرے نشچے کو سن۔ ہے پُرش شریسٹھ تیاگ تین بھانت کا کہا گیا ہے۔ (۴)

यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ।
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥ ५ ॥

یگیہ دان اور تپ کرمون کو نہین چھوڑنا چاہیے اُنکا کرنا ضروری ہے۔ یگیہ دان

اور تپ گیانی کو شُدّھ کرنے والے ہین۔ (۵)

خلاصہ - یگیہ دان اور تپ تینون پرکار کے کرم ضرور کرنے چاہیے کیونکہ وے گیانی کے من کو شُدّھ کرتے ہین یعنے جو پھلون کی خواہش نہین رکھتے اُن گیانیوں کو شُدّھ کرنے والے ہین۔

ضروری کرم آسکت چھوڑکر کرنے چاہئین

एतान्यपि तु कर्माणि संगं त्यक्त्वा फलानि च ।
कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥ ६ ॥

ہے ارجن یہ کرم بھی آسکت اور کرم پھل کی آشا چھوڑکر کرنے چاہئین ہے پارتھ یہ میرا نشچِت اور سریشٹھ مت ہے۔ (۶)

خلاصہ - یگیہ دان اور تپ یہ تین کرم مین کرتا ہون ایسا ابھمان چھوڑکر تتھا اپنے کئے ہوے کرمون سے سُرگ استری پُتر آدِ پھلون کی اُمید نہ رکھکر کرنے چاہئین مطلب یہ ہے کہ اُن کئے ہوے کرمون مین آسکت نہ رکھنی چاہیے اور اُن سے کسی پھل کے ملنے کی اُمید نہ رکھنا چاہیئے اگر یہ کرم آسکت اور پھل کی آشا تیاگ کر کئے جائین تو منشیہ کو بندھن مین نہ پھنسا دین لیکن جو ایسا سمجھتے ہین کہ ہم یہ کرم کرتے ہین ہمین اِن کے کرنے سے سُرگ راج دھن دولت وغیرہ ملینگی وے کرم بندھن مین گرفتار ہونگے اُنکی موکش نہ ہوگی۔

کرمون کا تامسی اور راجسی تیاگ

नियतस्य तु संन्यासः कर्मणो नोपपद्यते ।
मोहात्तस्य परित्यागस्तामसः परिकीर्तितः ॥ ७ ॥

نتیہ کرمون کا تیاگ نشچے ہی اُنچت ہے مورکھتا سے اُنکو تیاگ دینا تامسی

تیاگ کہلاتا ہے۔ (۷)

خلاصہ اگیانی پرنت موکش کی اِچّھا کرنے والے کو کام کرنا لازم ہے مگر اس کو نتیہ کرموں کا تیاگ کرنا درست نہین ہے کیونکہ کہا جا چکا ہے کہ نتیہ کرمون سے اگیانی کا من شُدّھ ہوتا ہے من شُدّھ ہونے سے مکت کی راہ دکھائی دینے لگتی ہے۔

दुःखमित्येव यत्कर्म कायक्लेश भयात्त्यजेत्।
स कृत्वा राजसं त्यागं नैव त्यागफलं लभेत॥८॥

جو کوئی شریر کے کشٹ کے خوف سے کرم کو دُکھ دائی سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے اُسکا یہ تیاگ راجسی تیاگ ہے اِس تیاگ کا پھل اُسے کچھ بھی نہین ملتا۔ (۸)

ساتوک تیاگ

कार्यमित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुन।
संगं त्यक्त्वा फलं चैव स त्यागः सात्त्विको मतः॥९॥

ہے ارجن۔ یہ نِیمت کرم ضرور کرنا ہے ایسا سمجھکر جو کرم آسکت تتھا پھل کی آشا تیاگ کر کیا جاتا ہے وہ ساتوک کہلاتا ہے۔ (۹)

خلاصہ۔ کرم کرنا چاہیے مگر کرم پھل کی اِچّھا نہ کرنی چاہیے پھل کی اِچّھا تیاگ دینے کو ہی ساتوک تیاگ کہتے ہین۔

جبکہ آدمی کرم کے یوگ ہونے پر نتیہ نیمتک کرم کرتا ہے اور اپنے کرمون سے پریم نہین رکھتا بلکہ اُن کے پھل کی اِچّھا نہین کرتا اس کا انتہ کرن صاف ہو جاتا ہے جب انتہ کرن شُدّھ اور شانت ہو جاتا ہے تب اُس کا انتہ کرن آتم دھیان کرنے یوگ ہو جاتا ہے۔

اب بھگوان یہ سکھاتے ہین کہ جس کا انتہ کرن نتیہ کرمون سے شُدّھ ہو جاتا ہے اور جو آتم گیان پراپت کرنے کے یوگ ہو جاتا ہے وہ دھیرے دھیرے گیان نِشٹھا پراپت کر سکتا ہے۔

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ।
त्यागी सत्त्वसमाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥ १० ॥

ساتوک تیاگی منشیہ ستوگن سے بیاپت ہونے پر تو گیانی ہوجاتا ہے اُس کے سندیہہ دور ہوجاتے ہیں تب وہ دکھ دائی کرمون سے پرہیز نہیں کرتا اور سکھ دائی کرمون سے پرسن نہیں ہوتا۔ (۱۰)

خلاصہ۔ جو دُکھ دائی کرمون کا میہ کرمون کو سنسار کا کارن سمجھکر اُن سے نفرت نہیں کرتا اور جو سکھ دائی کرمون۔ نتیہ کرمون۔ کو انتہ کرن شُدّھ کرنے والا اور گیان پیدا کرکے موکش کی راہ بتانے والا سمجھکر اُن سے راضی نہیں ہوتا وہ اچھا آدمی ہے یہ حالت منشیہ کی اُس وقت ہوتی ہے جبکہ اُس مین ستوگن بیاپت ہوجاتا ہے اور اُس ستوگن کے کارن سے اُسے آتما اور اناتما کا گیان ہوجاتا ہے اُس سمے اُس کے اگیان سے پیدا ہوئے سندیہہ ناش ہوجاتے ہیں تب اُسے بشواس ہوجاتا ہے کہ آتم تو مین لین رہنے سے ہی موکش ہوگی۔ اُس کے سوا ے موکش کا اور اُپائے نہیں ہی۔

سارانش یہ ہے کہ جب منشیہ کرم یوگ کے لائق ہوکر اوپر لکھی ہوئی ترکیب سے کرم یوگ کرتا ہے تب آہستہ آہستہ اُسکا انتہ کرن شُدّھ ہوجاتا ہے اُس وقت وہ اپنے کو جنم رہت اور نربکار آتما سمجھنے لگتا ہے اِس طرح کا خیال ہوجانے سے وہ پرماتند سروپ آتما کے مقابلہ مین سب کرمون کے پھل کو توچھ سمجھتا ہے۔

اگیانی کیول پھل ہی تیاگ سکتا ہے

न हि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ।
यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥ ११ ॥

دیہہ دھاریون سے کرمون کا ایک دم تیاگ ہونا ناممکن ہے جو کرم پھلون کو تیاگ دیتا ہے وہ منشیہ ہی تیاگی ہے۔ (۱۱)

خلاصہ ۔ اگیانی دیہہ دھاری سارے کرمون کو نہین چھوڑ سکتا مگر وہ کامون کے پھل کو چھوڑ سکتا ہے کامون کا پھل تیاگنے سے انتہ کرن شدّھ ہوجاتا ہے پھر گیان اودے ہوتا ہے جبتک اگیان کا ناش نہ ہو تب تک کام نہ چھوڑنا چاہیے جو اگیانی ضروری کام کرتا ہے مگر اپنے کامون کے پھل کی چاہنا چھوڑ دیتا ہے وہ کام کرتا ہوا بھی تیاگی کہلاتا ہی سب کامون کو وہی تیاگ سکتا ہے جو پر برہم تتو کو جان گیا ہے اور جو شریر کو آتما نہین سمجھتا ۔ مطلب یہ نکلا کہ اگیانی کام کرنا نہین چھوڑ سکتا لیکن کامون کے پھل کو چھوڑ سکتا ہے ۔

مگر آتم گیانی (شریر اور آتما کو الگ الگ سمجھنے والا) سارے کرمون کو چھوڑ سکتا ہی وہ جانتا ہے کہ آتما کچھ نہین کرتا جو کچھ ہوتا ہے وہ شریر سے ہوتا ہے اِس لیے وہ کام کرتا ہوا بھی کام نہین کرتا ۔

کرمون کے پھل

अनिष्टमिष्टं मिश्रं च त्रिविधं कर्मणः फलम् ।
भवत्यत्यागिनां प्रेत्य न तु संन्यासिनां क्वचित् ॥ १२ ॥

کرمون کے پھل تین پرکار کے ہوتے ہین انشٹ اِشٹ اور مشر یہ پھل مرنے کے بعد اُنھین ملتے ہین جو کرم پھل کا تیاگ نہین کرتے سنیاسیون کو یہ پھل بھوگنے نہین پڑتے

(۱۲)

خلاصہ ۔ جو پھلون کی اچھا سہت کام کرتے ہین اُنکو انشٹ اِشٹ اور مشر پھل بھوگنے پڑتے ہین پاپ کرم کا پھل انشٹ ہوتا ہے پن کرم کا پھل اِشٹ ہوتا ہے پاپ اور پُن کا پھل مشر ہوتا ہے جو پاپ کرم کرتے ہین وے نرک مین جاتے ہین ۔ یعنی پشو پکشیون کی نیچ یونیون مین جنم لیتے ہین جو پُن کرتے ہین وے سُرگ مین جا کر دیوتا ہوتے ہین اور جو پاپ و پُن دونون کرتے ہین وے منشیہ یون مین جنم لیتے ہین ۔

اس سب کا سار مرم یہ ہے کہ اِن تینون پرکار کے پھلون کو وے بھوگتے ہین جو اتیاگی ہین (جنھون نے کرم پھلون کی چاہنا ترک نہین کی) جو اگیانی ہین جو کرم یوگ کے اتیاگی ہین جو پکے تیاگی (سنیاسی) نہین ہین - مگر جو سچے سنیاسی ہین جو صرف ایک گیان نشٹھا مین لگے ہوئے ہین اور جو سنیاسیئون کی سب سے اونچی شرینی مین ہین جو پرم ہنس پربراجک ہین اُنھین یہ تین پرکار کے پھل نہین بھوگنے پڑتے -

کرمون کے پانچ کارن

पञ्चैतानि महाबाहो कारणानि निबोध मे ।
साङ्ख्ये कृतान्ते प्रोक्तानि सिद्धये सर्वकर्मणाम् ॥ १३॥

ہے مہاباہو - سب کرمون کی سماپتی کرنے والے سانکھیہ شاستر مین سب پرکار کے کرمون کے جو پانچ کارن کہے ہین اُنھین تو مجھ سے سُن - (۱۳)

خلاصہ - سانکھیہ - بیدانت (اُپنِشد) اسے کرتانت بھی کہتے ہین کیونکہ یہ سب کرمون کا انت کر دیتا ہے دوسرے ادھیاے کے چھیالیسوین اور چوتھے ادھیاے کے تینتیسوین اشلوک اپدیش کرتے ہین کہ جب آتم گیان کا اودے ہوتا ہے تب سب کرمون کی سماپتی ہو جاتی ہے اسی سے بیدانت کو جو آتم گیان دیتا ہے کرتانت کہتے ہین -

अधिष्ठानं तथा कर्ता करणं च पृथग्विधम् ।
विविधाश्च पृथक्चेष्टा दैवं चैवात्र पञ्चमम् ॥ १४ ॥

وے پانچ کارن یہ ہین

(۱) ادھشٹھان یعنے شریر -
(۲) کرتا یعنے اوپادھ سہت چیتنیہ -
(۳) کرن یعنے من اور پانچ اندریان -
(۴) پران اپان بیان - سمان اور اُودان بایو -

(۱) ادھشٹھان-شریر کیونکہ یہ ہی اچھا دو بش سُکھ دُکھ اور گیان اگیان کا آدھار ہی
(۲) کرتا-چیتنیہ اور جڑ کے میل والا اہنکار اتھوا - اُپادھ سہت
(۳) کرن من اور پانچ اندریون کے بیاپار-
(۴) پانچ پرکار کی بایو-جن سے دم (سانس) کے آنے جانے کی کریائین ہوتی ہین-
(۵) (دیو) جیسے سورج آدِ دیوتا جن کی مدد سے آنکھ وغیرہ اندریان اپنے اپنے کام کرتی ہین- ۱۴

शरीरवाङ्मनोभिर्यत्कर्म प्रारभते नरः ।
न्याय्यं वा विपरीतं वा पञ्चैते तस्य हेतवः ॥ १५ ॥

ہے ارجُن منشیہ شریر من اور بانی سے جو بھلے بُرے کام کرتا ہے اُن کے یہ (جو اوپر کہے گئے ہن) ہی پانچ کارن ہن- (۱۵)

तत्रैवं सति कर्तारमात्मानं केवलं तु यः ।
पश्यत्यकृतबुद्धित्वान्न स पश्यति दुर्मतिः ॥ १६ ॥

ہے ارجن سب کرم مندرجہ بالا پانچ کارنون سے ہوتے ہین اس بات کے نشچے ہو جانے پر بھی جو موڑھ اپنی شدّھ آتما کو کرمون کا کرتا سمجھتا ہے وہ دربُدّھ نہین دیکھتا ہے- (۱۶)

خلاصہ سب کام مندرجہ بالا پانچ کارنون سے ہوتے ہین اس بات کے نشچے ہو جانے پر بھی مورکھ منشیہ اپنی اگیانتا کے کارن اُن پانچ کارنون کے ساتھ اپنی آتما کو سمجھتا ہے اور شُدّھ آتما کو کام کا کرنے والا مانتا ہے اصل مین کام اُن پانچون سے ہوتا ہے کام سے آتما کا کچھ سمبندھ نہین ہے آتما کبھی کچھ نہین کرتا- آتما اُداسین اسنگ ہے جس نے بیدانت نہین پڑھا ہے جس نے برہم گیانی گرو سے برہم بدیا کا اُپدیش نہین پایا ہے جس نے ترک شاستر نہین سیکھا ہے وہ مورکھ ہی آتما کو کامون کا کرنے والا سمجھتا ہے ایسا آدمی مورکھ ہے اور اصل راستہ سے بھولا ہوا ہے ایسی سمجھ والے کو بار مبار جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے اگرچہ ایسا آدمی دیکھتا ہے تو بھی وہ اُس آدمی کے

مانند تتو کو نہین دیکھتا جو آنکھون مین تمر (دُھندھ) روگ ہونے سے ایک چاند کی جگہ انیک چاند دیکھتا ہے یا اُس منشیہ کے مانند ہے جو چلتے بادلون مین چندرمان کو چلتا ہوا دیکھتا ہے اتھوا اُس کے سمان ہے جو گاڑی مین بیٹھا ہوا اپنے کو چلتا ہوا سمجھتا ہے جبکہ اُس گاڑی کے کھینچنے والے چلتے ہین۔

यस्य नाहंकृतो भावो बुद्धिर्यस्य न लिप्यते ।
हत्वाऽपि स इमाँल्लोकान्न हन्ति न निबध्यते ॥ १७ ॥

ہے ارجن جس بدوان پُرش کے من مین مین کرتا ہون ایسا بچار نہین ہے جس کی بُدھی کرمون مین لپت نہین ہے اگرچہ وہ اِن پرانیون کو مارتا ہے۔ تو بھی وہ نہین مارتا اور اُسے بندھن مین کبھی نہین پھنسنا ہوتا۔ (۱۷)

جس کا من شاستر گیان سے شدھ ہوگیا ہے جس نے گرد سے برہم بدیا کی تعلیم پائی ہے اُس کے من مین اہنکار نہین رہتا یعنے مین کرتا ہون ایسا خیال وہ کبھی نہین رکھتا وہ سمجھتا ہے کہ شریر انتہ کرن اندری پانچون بایو اور دیوتا جو مجھ مین مایا سے کلپنا کر لیے گئے ہین سب کرمون کے کارن ہین مین کسی کرم کا کارن نہین ہون مین شریر انتہ کرن اندری آدِ پانچون کے کامون کا ساکشی بھوت (گواہ) یعنے دیکھنے والا ہون۔ مین کریا شکت رکھنے والا پران روپ اُپادھ اور گیان شکت رکھنے والے انتہ کرن روپ اُپادھ سے رہت ہون یعنے پران بایو آدِ پانچون تتھا انتہ کرن سے میرا کچھ بھی سمبندھ نہین ہے میرے نہ انتہ کرن ہے اور نہ مین سانس لیتا ہون مین شدھ ہون مین سب بکارون سے رہت ہون میرا جنم مرن نہین ہوتا مین ابناشی اور نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والا ہون جس کا انتہ کرن (دل) جو آتما کی اُپادھ ہے کرمون مین لپت نہین ہے وہ اس طرح نہین پچھتاتا۔ مین نے یہ کام کیا ہے اُس سے مجھے نرک مین جانا ہوگا جس کے بچار ایسے ہین وہ گیانی ہے وہ ٹھیک دیکھتا ہے چاہے وہ اُن سب پرانیون کو مارے تو بھی وہ مارنے والا نہین ہے اُس پر اس کام کا اثر نہین ہوتا یعنے اُسے کرم کے بندھن مین بندھ کر ادھرم کا پھل نہین بھوگنا پڑتا۔

ज्ञानं ज्ञेयं परिज्ञाता त्रिविधा कर्मचोदना ।
करणं कर्म कर्तेति त्रिविधः कर्मसङ्ग्रहः ॥ १८ ॥

گیان گیَ اور پری گیاتا یہ تینن کرم کے پروَرتک ہین کرن کرم اور کرتا یہ تین کرم کے
انشریہ ہین۔ (۱۸)

خلاصہ گیان جس سے کسی چیز کا یتھارتھ سُروپ معلوم ہو وہ گیان ہے۔ گیَ۔ گیان
دوارا جو چیز جانی جائے اُسے گیَ کہتے ہین جو گیان سے کسی چیز کو جاننے والا ہے وہ
پری گیاتا ہے۔ گیان گیَ اور پری گیاتا ان تینون کے ملے بغیر کوئی کام شروع نہین
ہوتا یعنے ان تینون مین سے کسی ایک کے نہ ہونے پر بھی کام ارمبھ نہین ہو سکتا
کرن جس سے کریا کی سدھی ہو اُسے کرن کہتے ہین جیسے آنکھ سے دیکھا جاتا ہے کرن
دو پرکار کے ہوتے ہین۔

(۱) باہیہ کرن جیسے آنکھ کان وغیرہ

(۲) انتہ کرن جیسے من بُدّھ وغیرہ کرم جو کیا جاتا ہے۔ کرتا جو کام کرے۔
مین ہاتھ سے روٹی کھاتا ہون۔ اس مین۔ مین۔ کرتا ہے۔ روٹی کرم ہے۔ ہاتھ سے
کرن ہے اور کھاتا ہون یہ کریا ہے۔ کرتا کرم اور کرن۔ ان تینون سے کرم کا سنگرہ
ہوتا ہے۔

ज्ञानं कर्म च कर्ता च त्रिधैव गुणभेदतः ।
प्रोच्यते गुणसङ्ख्याने यथावच्छृणु तान्यपि ॥ १९ ॥

ہے ارجن سانکھیہ شاستر مین ست رج تم ان تین گنون کے بھید سے گیان کرم اور
کرتا تین پرکار کے کہے گئے ہین انھین تو ٹھیک ٹھیک سُن۔ (۱۹)

ساتوک گیان

सर्वभूतेषु येनैकं भावमव्ययमीक्षते ।
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ॥२०॥

جس گیان سے منشیہ سب الگ الگ پرانیون مین ایک ہی ابھنّ ابناشی پرماتما

کو دیکھتا ہے وہ ساتوک گیان ہے - (۲۰)

جب منشیہ کو ساتوک گیان ہو جاتا ہے تب وہ برہما سے لیکر چیونٹی تک مین ایک ہی انباشی پرماتما کو دیکھنے لگتا ہے اس وقت بھیدبھاؤ نہین رہتا وہ ایسا سمجھنے لگتا ہے کہ دیوتا منشیہ پشو پکشی سب مین ایک ہی انباشی پرماتما ہے طرح طرح کی دیہہ ہونے سے نیارا نیارا معلوم ہوتا ہے واستو مین سب ایک ہے الگ الگ شریر مین الگ الگ آتما نہین ہے -

راجس گیان

पृथक्त्वेन तु यज्ज्ञानं नानाभावान्पृथग्विधान् ।
वेत्ति सर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धि राजसम् ॥ २१ ॥

جس گیان سے سب پرانیون کی دیہہ مین رہنے والا ایک ہی آتما الگ الگ دکھائی دیتا ہے اُسے راجس گیان کہتے ہین - (۲۱)

تامس گیان

यत्तु कृत्स्नवदेकस्मिन् कार्ये सक्तमहैतुकम् ।
अतत्त्वार्थवदल्पं च तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

جس گیان سے شریر آتما سمجھا جاتا ہے اتھوا ایک پرتما (مورتی) مین ایشور سمجھا جاتا ہے وہ گیان نرمول اور توچھہ ہے اُس گیان کو تامس گیان کہتے ہین - (۲۲)

ساتوک کرم

नियतं संगरहितमरागद्वेषतः कृतम् ।
अफलप्रेप्सुना कर्म यत्तत्सात्त्विकमुच्यते ॥ २३ ॥

جو کرم نتیہ نیم سے کیا جاتا ہے جس کرم مین منشیہ اسکت نہین ہوتا جو کرم بنا راگ دویش کے کیا جاتا ہے جو کرم پھل کی اچھا چھوڑکر کیا جاتا ہے وہ ساتوک کرم ہے - (۲۳)

راجس کرم

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वा पुनः ।
क्रियते बहुलायासं तद्राजसमुदाहृतम् ॥ २४ ॥

جو کرم کسی پرکار کے پھل کی اِچّھا سے اہنکار اور بڑے کشٹ سے کیا جاتا ہے وہ راجس کرم ہے۔ (۲۴)

تامس کرم

अनुबन्धं क्षयं हिंसामनपेक्ष्य च पौरुषम् ।
मोहादारभ्यते कर्म यत्तत्तामसमुच्यते ॥ २५ ॥

جو کام کرنے سے پہلے یہ بچار نہین جاتا کہ اُس کا نتیجہ کیا ہوگا کتنا دھن ناش ہوگا دوسرون کو کتنی تکلیف پہونچیگی میری سامرتھ اس کے کرنے کی ہے یا نہین ان باتون کو بچارے بنا ہی جو کرم کیا جاتا ہے وہ تامس کرم ہے۔ (۲۵)

ساتوک کرتا

मुक्तसङ्गोऽनहंवादी धृत्युत्साहसमन्वितः ।
सिद्ध्यसिद्ध्योर्निर्विकारः कर्ता सात्त्विक उच्यते ॥ २६ ॥

جو کرم مین آسکت نہین ہوتا جس کو اہنکار نہین ہے جو دھیریہ وان اور اُتساہی ہے جو کاریہ کی سدّھی اور اسدّھی مین ایک سان رہتا ہے یعنے کام بن جانے پر خوش نہین ہوتا اور بگڑ جانے پر رنج نہین کرتا وہ ساتوک کرتا ہے۔

(۲۶)

راجس کرتا

रागी कर्मफलप्रेप्सुर्लुब्धो हिंसात्मकोऽशुचिः ।
हर्षशोकान्वितः कर्ता राजसः परिकीर्तितः ॥ २७ ॥

ہے ارجن جو کرمون سے پریم رکھتا ہے جو اپنے کئے ہوئے کام کے پھل پانے کی خواہش رکھتا ہے جو لوبھی ہے جو دوسرون کو تکلیف پہونچانے مین اُتساہی رہتا ہے جو اپوتر ہے جو ہرکھ اور شوک کے آدھین ہے وہ راجس کرتا ہے۔ (۲۷)

تامس کرتا

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः ।
विषादी दीर्घसूत्री च कर्ता तामस उच्यते ॥ २८ ॥

جو کرم کرنے کے وقت کرم مین چت نہین رکھتا جو بالکون کی سی بدھی رکھتا ہے جو کسی کے سامنے سر نہین جھکاتا اور جو کپٹ رکھتا ہے جو دشٹتا کرتا ہے جو اپنے کرتبیہ کرم کو نہین کرتا جو ہر وقت شوک مین ڈوبا رہتا ہے جو وقت پر کام نہ کر کے کام کو ٹالا کرتا ہے وہ تامس کرتا ہے۔ (۲۸)

बुद्धेर्भेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु ।
प्रोच्यमानमशेषेण पृथक्त्वेन धनञ्जय ॥ २९ ॥

ہے ارجن گنون کے انُسار بدھی اور دھرت (دھیرج) بھی تین تین پرکار کے ہوتے ہین مجھسے مین اچھی طرح سے الگ الگ کہتا ہون سن۔ (۲۹)

ساتوک بدھی

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ।
बन्धं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥ ३० ॥

جو بدھی پرورتّ اور نرورتّ کاریہ اور اکاریہ بھے اور ابھے بندھ اور موکش کو جانتی

ہے وہ ساتوکی بُدھی ہے۔ (۳۰)

خلاصہ۔ جو بُدھی پرورت اور نرورت یعنے کرم مارگ اور سنیاس مارگ کو جانتی ہی جو کرنے یوگ اور نہ کرنے یوگ کرمون کو جانتی ہے جو بھئے (خوف) اور نربھتا کے کارن جانتی ہے جو بندھن اور موکش کے کارن جانتی ہے وہ ساتوکی بُدھی ہے۔

رجسی بُدھی

यया धर्म्ममधर्म्मं च कार्यं चाकार्य्यमेव च ।
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥३१॥

جس بُدھی سے دھرم آدھرم اور کرتبیہ اور اکرتبیہ کا گیان نہین ہوتا وہ راجسی بُدھی ہے۔ (۳۱)

تامسی بُدھی

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसा वृता ।
सर्वार्थान् विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥३२॥

جو بُدھی اگیان روپی اندھکار سے ڈھکی ہوئی ہے جو دھرم کو ادھرم اور ادھرم کو دھرم سمجھتی ہے تھا ساری باتون کو الٹی سمجھتی ہے وہ تامسی بُدھی ہے۔ (۳۲)

ساتوکی دھرت

धृत्या यया धारयते मनःप्राणेन्द्रियक्रियाः ।
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥३३॥

جو دھرت یوگ سے بیاپت ہے جس دھیرت سے من پران اور اندریون کی کریائین رُکتی ہین وہ ساتوکی دھرت ہے (۳۳)

راجسی دھرت

यया तु धर्मकामार्थान् धृत्या धारयतेऽर्जुन ।
प्रसंगेन फलाकाङ्क्षी धृतिः सा पार्थ राजसी ॥ ३४॥

وہ دھرت جس سے منشیہ دھرم ارتھ اور کام کی پراپتی مین لگتا ہے اور وقت پر ہرایک کا پھل چاہتا ہے وہ دھرت ہے پارتھ راجسی ہے۔ (۳۴)

تامسی دھرت

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मदमेव च ।
न विमुञ्चति दुर्मेधा धृतिः सा पार्थ तामसी ॥ ३५ ॥

ہے ارجن جس دھرت سے مورکھ منشیہ نیند خوف شوک بکھاد اور مد (مستی) کو نہین چھوڑتا وہ تامسی دھرت ہے۔ (۳۵)

خلاصہ۔ مورکھ آدمی اندریون کے بشئون کو خوب پسند کرتا ہے اور شہوت کو ترک نہین کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ نیند خوف وغیرہ کرنیہ کرم ہین یعنے وہ جاگنے کے وقت تک سوتا رہتا ہے اور کام کے وقت بھیے شوک اور مد مین ڈوبا رہتا ہے۔

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ ।
अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखान्तं च निगच्छति ॥ ३६ ॥

ہے ارجن اب مین تین پرکار کے سکھون کا برنن کرتا ہون اُس سکھ کا ابھیاس کرنے سے انند ہوتا ہے اور دکھون کا اخیر ہوجاتا ہے (۳۶)

ساتوک سکھ

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ।
तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥ ३७ ॥

جو سکھ پہلے زہر کے مانند معلوم ہوتا ہے لیکن پرنام مین امرت کی سمان سکھ دائی ہوتا ہے

وہ آتم بُدھی کی شُدھتا سے پیدا ہوا سُکھ ساتوک سُکھ ہوتا ہے۔ (۳۷)

خلاصہ۔ اُس سُکھ مین پہلے پہل بڑا دُکھ ہوتا ہے یعنے اُس سُکھ کی پراپت کرنے کے پہلے گیان بیراگ دھیان اور سادھن کی پراپت مین بڑی بڑی تکلیفین اٹھانی پڑتی ہین آخر مین گیان کے اودے ہوئے تھا باہری پدارتھون مین اوداسینتا ہونے سے امرت سمان سُکھ ہوتا ہے وہ سُکھ ساتوک ہے کیونکہ وہ بُدھی یا انتہ کرن کی شُدھتا یا پورن آتم گیان ہونے سے ہوتا ہے۔

راجسی سُکھ

विषयेन्द्रियसंयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ।
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥ ३८ ॥

ہے ارجُن جو سُکھ اندریون اور بشیون کے میل سے ہوتا ہے وہ پہلے تو امرت کے سمان معلوم ہوتا ہے لیکن آخر مین وہ زہر کے مانند دُکھ دائی ہوتا ہے ایسے سُکھ کو راجسی سُکھ کہتے ہین۔ (۳۸)

خلاصہ۔ بشے بھوگ سے پہلے تو بڑا انند آتا ہے مگر بھوگ لینے کے بعد وہ زہر کا کام کرتا ہے کیونکہ اُس سے بل شکت رنگ روپ بُدھی بیبک دھن اور دھیریہ سب کا ناش ہوتا ہے اس کے علاوہ اِس سے پاپ لگتا ہے اور وہ نرک مین لے جاتا ہے۔

تامسی سُکھ

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहनमात्मनः ।
निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ ३९ ॥

ہے ارجُن وہ سُکھ جو پہلے اور آخر مین آتما کو موہ مین پھنساتا ہے وہ نیند الس اور پرماد سے پیدا ہوتا ہے اُسے تامسی سُکھ کہتے ہین۔ (۳۹)

کوئی بھی آدمی اور دیوتا گن رہت نہین ہے

न तदस्ति पृथिव्यां वा दिवि देवेषु वा पुनः ।
सत्त्वं प्रकृतिजैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ॥ ४० ॥

ہے ارجن پرتھوی یا سُرگ مین کوئی منشیہ اور دیوتا ایسا نہین ہے جو پرکرت سے پیدا ہوئے ست رج تم ان تین گنون سے بچا ہو۔ (۴۰)

گنون کے مطابق چارون برنون کے کرنے لائق کرم

ब्राह्मणक्षत्रियविशां शूद्राणां च परन्तप ।
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभावप्रभवैर्गुणैः ॥ ४१ ॥

ہے پرنتپ پرکرت سے پیدا ہوے ست رج تم ان گنون کے کارن براہمن چھتری ویش اور شودر کے کرتبیہ کرم الگ الگ ٹھہرائے گئے ہین۔ (۴۱)

براہمنون کے کرم

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ ४२ ॥

انتہ کرن کا روکنا اندریون کا بس کرنا شاریرک تپسیا انتہ کرن کی شدھتا چھما سیدھائی شاستر گیان انبھو گیان اور آستکتا یہ براہمنون کے سوبھاوک کرم ہین۔ (۴۲)

چھتریون کے کرم

शौर्य्यं तेजोधृतिर्दाक्ष्यंयुद्धेचाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्चक्षात्रंकर्म्मस्वभावजम् ॥ ४३ ॥

شورتا ساہس دھیرج نرتی یُدھ سے نہ بھاگنا اودارتا پربھتا یہ چھتریون کے سوابھاوک گن ہین۔ (۴۳)

ویش اور شودرون کے کرم

कृषिगोरक्ष्यवाणिज्यंवैश्यकर्म्मस्वभावजम् ।
परिचर्यात्मकंकर्म शूद्रस्यापिस्वभावजम् ॥ ४४ ॥

زراعت کرنا مویشی پالنا اور بیوپار کرنا ویش کے سوابھاوک کرم ہین شودرون کا سوابھاوک کرم براہمن چھتری اور ویش کی سیوا کرنا ہے۔ (۴۴)

اپنے ہی دھرم کرم مین تت پر رہنے سے سدھی ملتی ہے

स्वेस्वेकर्म्मण्यभिरतः संसिद्धिंलभतेनरः ।
स्वकर्म्मनिरतःसिद्धिं यथाविन्दतितच्छृणु ॥ ४५ ॥

جو آدمی اپنے کرم مین تت پر رہتا ہے وہ سدھی پاتا ہے اپنے کرم مین تت پر رہنے والا کیسے سدھی پاتا ہے سو سُن۔ (۴۵)

خلاصہ۔ اپنے کرم مین مستعد رہنے والے کو انتہ کرن شُدھ ہونے پر موکش ملتی ہی کیول کرم کرنے سے موکش مل جائیگی ایسا ہرگز نہ سمجھنا چاہیے۔

پہلا کام انتہ کرن کی شُدھی ہے وہ کرم کرنے سے ہوتی ہے اُس کے بعد گیان نِشٹھ ہوکر ملشیہ پرمانند سروپ آتما کو پاتا ہے اصل مین تو کرم بندھن کا کارن ہے پھر اسی سے چت کی شُدھی ہوتی ہے اس لیے کرم کو موکش کے کارنون مین سے ایک مانا ہی

مطلب یہ ہے کہ جبتک چت شدّھ نہ ہوجاے منشیہ کو شاستر انسار اپنے کرم کرنے ہی واجب ہین۔ (۴۶)

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ।
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः ॥४६॥

جس انتریامی پرماتما سے بھوتون کی پرورت ہوتی ہے یعنے جس کی ستا سے سب جگت چیشٹا کرتا ہے اور سارے سنسار مین بیاپت ہورہا ہے اُس پرماتما کو جو اپنے اُچت کرمون سے پوجتا ہے اُسے شدھی ملجاتی ہے۔ (۴۶)

جس انتریامی پرماتما سے یہ جگت پیدا ہوا ہے اتھوا جس کی ستا سے چیشٹا یُن کرتا ہے اور جو سارے سنسار مین بیاپت ہورہا ہے اُس پرماتما کو جو منشیہ اپنے جات دھرم انسار کرم کرکے پوجتا ہے اُس کا انتہ کرن شدّھ (نرمل) ہوجاتا ہے انتہ کرن شدّھ ہوئے پر منشیہ گیان نشٹھ ہوجاتا ہے گیان نشٹھ ہونے پر اُسے پرمانند سروپ آتما ملجاتا ہے۔ اس لیئے۔

श्रेयान् स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥ ४७ ॥

پر اسئے اتم دھرم سے اپنا گُن ہین دھرم اچھا ہے اپنا سوابھاوک کرم کرنے سے منشیہ کو پاپ نہین لگتا ہے۔ (۴۷)

خلاصہ۔ جو اپنے دھرم کو بُرا سمجھکر پرائے دھرم کو انگی کار کرتا ہے اُسے پاپ لگتا ہے مگر جو اپنے گُنون کے انسار نیت کرم کو کرتا ہے اُسے پاپ نہین لگتا جس طرح زہر سے پیدا ہوئے کیڑون کو زہر ناش نہین کرتا اگر کوئی گرہست ایکدم گرہست آشرم چھوڑکر سنیاس لیلے یعنے کرمون کو چھوڑ دے تو اس سے وہ کب نبھ سکیگا انتہ کرن سے رجوگن تموگن کے علیحدہ ہوئے بغیر اُس سے وہ سنیاس کبھی نہ ہوسکیگا ایسے آدمی دین و دنیا دونون سے جاتے ہین

کسی کو اپنا کرم نہ چھوڑنا چاہیئے

کہا گیا ہے کہ جو اپنے گُنون کے انسار نیت کرم کرتا ہے اُسے زہر مین پیدا ہوئے کیڑون کی

طرح پاپ نہین لگتا دوسرے کے دھرم مین جانے سے خوف ہوتا ہے جو آتما کو نہین جانتا وہ ایک ساعت بھی بنا کرم نہین رہ سکتا کیونکہ۔

सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ।
सर्वारम्भा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृताः ॥ ४८ ॥

ہے کُنتی پُتر اپنے سوابھاوک کرم مین کچھ دوش بھی ہو تو بھی اُسے نہ چھوڑنا چاہیے جسطرح آگ مین دھوان ہے اُسی طرح سبھی کامون مین دوش ہے۔ (۴۸)

سنسار مین کوئی کرم اچھا یا بُرا ایسا نہین ہے جس مین کچھ نہ کچھ عیب نہ ہو اسی لیے جنم کے ساتھ جو کرم پیدا ہوا ہو اُسے ہی کرنا چاہیے۔ ارجن تو چھتری کُل مین پیدا ہوا ہے تیرا کرم یُدّھ کرنا ہے تو اس مین پاپ سمجھتا ہے اور پرائے دھرم کو اچھا جانتا ہے لیکن تو خوب سمجھ لے کہ کوئی دھرم بھی ایک دم دوش رہت نہین ہے اگنی بھی دھوان کے باعث دوش سہت ہے لیکن اُس کے دوش دھوان کی طرف خیال نہ کرکے اُس کے گُن تیج سے سب سنسار مطلب رکھتا ہے اسی طرح تو بھی اپنے کرم کے دوش کو چھوڑ کر چت کے نرمل ہونے کے گُن سے مطلب رکھ۔

اگر کوئی آدمی اپنا دھرم تیاگ کر اپنا سوابھاوک کرم چھوڑ کر پر دھرم کو پسند کرے تو وہ دوش رہت نہین ہو سکتا دوسرے کا دھرم خوفناک ہے۔ اس لیے دوسرے کا دھرم انگیکار نہ کرنا چاہیے کوئی بھی منشیہ بنا آتم گیان ہوے کرمون کو ایک دم نہین چھوڑ سکتا پس منشیہ کو کرم نہین چھوڑنے چاہیے۔

کرم یوگ مین سدّھی پراپت کرلینے بعد موکش کی راہ ملتی ہے

असक्तबुद्धिः सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृहः ।
नैष्कर्म्यसिद्धिं परमां संन्यासेनाधिगच्छति ॥ ४९ ॥

جس کی بُدھی کسی چیز مین آسکت نہین ہے جس نے اپنے انتہ کرن کو جیت لیا ہے جس سے اِچھائین کنارہ کرگئی ہین ایسا منشیہ سنیاس سے نیش کرم سدّھی کو پاتا ہے۔ (۴۹)

خلاصہ - جس کے انتہ کرن مین پُتر استری دھن دولت آدی کی ممتا نہین رہی ہے جس نے اپنے انتہ کرن کو سب طرف سے ہٹاکر اپنے بس مین کر لیا ہے۔ جس کو کسی پرکار کی اچھا نہین رہی ہے یہانتک کہ شریر قائم رکھنے والے کھانے پینے کے پدارتھون مین بھی جس کی اچھا نہین ہے جو شریر اور زندگی کی بھی خواہش نہین رکھتا ایسا شُدھ انتہ کرن والا پرش آتما کے جان جانے پر سنیاس سے نیش کرم سدھی کرمون سے ایک دم چھٹکارا پا جاتا ہے نش کریہ برہم اور آتما کی ایکتا کا گیان ہونے سے سب کرم منشیہ کا پیچھا چھوڑ دیتے ہین اُس اوستھا کو ایک دم کامون سے چھٹکارا پانے کی اوستھا کہتے ہین اُسیکو سدھی کہتے ہین۔

सिद्धिंप्रासोयथाब्रह्म तथाप्नोतिनिबोधमे ।
समासेनैवकौन्तेय निष्ठाज्ञानस्ययापरा ॥ ५० ॥

ہے ارجن اُس سدھی کو پاکر منشیہ کس طرح برہم کے پاس پہونچتا ہے اُس ایشوریئی گیان کی پر انشٹھا تو مجھ سے مختصراً سن۔ (۵۰)

خلاصہ - سب کرمون کو اپنے برن آشرم دھرم کے انسار پالن کر کے تتھا اپنے کرمون کے پھل کی اچھا تیاگ کر منشیہ نیش کرم سدھی پاتا ہے نیش کرم سدھی پایا ہوا منشیہ برہم سے کیسے ساکشات کرتا اور ملتا ہے اُسے تو مجھ سے سنچھیپ مین یعنی مختصراً سُن یہی گیان سرب شریشٹھ ہے اسی سے اِسے ایشوریئی گیان کی پرانشٹھا کہا ہے کیونکہ اس گیان سے اپر اور گیان نہین ہے اس سے ساکشات موکش ملتی ہی۔

آتم گیان کی نشٹھا پرم سدھی ہے

آتم گیان کی نشٹھا اور برہم گیان کی نشٹھا ایک ہی ہے اُن مین کچھ بھی بھید نہین ہے برہم گیان اور آتم گیان ایک ہی بات ہے۔ اس بات کو ہم سوال وجواب کے روپ مین اچھی طرح سمجھا دیتے ہین۔

سوال کس کی نشٹھا؟

جواب۔ برہم گیان کی نشٹھا۔

سوال۔ برہم گیان کی نشٹھا کیسی ہے؟

جواب۔ جیسی آتم گیان کی نشٹھا۔

سوال۔ آتم گیان کیسا ہے؟

جواب۔ جیسا آتما ہے۔

سوال۔ آتما کیسا ہے؟

جواب۔ آتما نہ کبھی پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے اسی پرکار ایسا بھی کبھی نہین ہوتا کہ وہ پہلے نہ ہو اور بعد کو ہو یا پہلے ہو اور بعد کو نہ ہو اُسکا جنم نہین ہوتا وہ ہمیشہ رہتا ہے اُسمین کمی بیشی نہین ہوا کرتی شریر کے کاٹ ڈالنے پر بھی وہ نہین کٹتا۔ گیان نشٹھا[۱] کس طرح پراپت ہوتی ہے۔ سنو (ادھیاے ۲ سلوک ۲۰)

موکش کی راہ

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानं नियम्य च ।
शब्दादीन्विषयांस्त्यक्त्वा रागद्वेषौ व्युदस्य च ॥ ५१ ॥

جس کی بدھی ساتوکی ہے جس نے دھیرج سے اپنے من کو بش مین کر لیا ہے جس نے شبد روپ رس گندھ آدی بسیون کو چھوڑ دیا ہے جس نے راگ اور دویش دور کر دیے ہین۔ (۵۱)

विविक्तसेवी लघ्वाशी यतवाक्कायमानसः ।
ध्यानयोगपरो नित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः ॥ ५२ ॥

جو ایکانت مین رہتا ہے جو تھوڑا بھوجن کرتا ہے جس نے بانی کایا اور من کو بش مین کرلیا ہے جس نے دھیان یوگ کے ابھیاس سے چت کو استھر کرلیا ہو اور جسے بیراگ

---

[۱] گیان نشٹھا۔ برہم گیان کا دھارا پرواہ۔ سب ادپادھیون کو یعنی جھنجھٹون کو ہٹا کر برہم مین بدھی کا لین ہوجانا۔

ہوگیا ہے۔ (۵۲)

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम् ।
विमुच्य निर्ममः शान्तो ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ ५३ ॥

جس نے اہنکار یہ اکرم ۔گرب اچھّا ۔ سترو تا ۔ اور بشے بھوگ کے سامانون کو چھوڑ دیا ہے جس نے میرا یہ خیال چھوڑ دیا ہے جو سب تفکرات سے بچھا چھوڑا کر شانت چت ہوگیا ہے وہ برہم بھاؤ کو پراپت ہونے یوگ ہے۔ (۵۳)

خلاصہ۔ جس کی بدھ مین سندیہہ اور بھرم نہین ہی جس نے شریر اور من سہت پانچون اندریان اپنے بس مین کر لی ہین جس نے ایک ماتر یعنے صرف شریر قایم رکھنے لایق سامان کو چھوڑ کر سب طرح کے بشے بھوگ کے سامان تیاگ دیے ہین جس نے کسی بھی چیز سے پریم اور دویش نہین رکھا ہے جس نے جنگل ندی کے کنارہ پربت گپھا کو اپنا باس استھان بنالیا ہے جو نیند الس آدبرائیون سے بچنے کے لیے تھوڑا سا کھاتا ہے جس نے اپنی بانی اپنے شریر اور اپنے من کو اپنے ادھین کر دیا ہے جو اس بھانت ساری اندریون کو اپنے ادھین یعنے انھین شانت کرکے ہر گھڑی من کو آتما مین لگا کر آتم گیان کا ابھیاس کرتا رہتا ہے جس کے دل مین دیکھنے والی اور نہ دیکھنے والی دونون پرکار کی چیزدن کی خواہش نہین رہی ہے۔ جس نے شریر کو آتما سمجھنا چھوڑ دیا ہے جس نے دوسرون کو ستانے یا دُکھ دینے کی اچھا اور راگ یکت بل چھوڑ دیا ہے جس نے ہٹھ اچھا اور دشمنی کو تیاگ دیا ہے جس نے اپنے دھرم کارج مین جھنجھٹ پڑنے کے خیال سے شریر کے لیے ضروری سامانون تک کو تیاگ دیا ہے یعنے جو پرم ہنس پری براجک سب سے اونچا سنیاسی ہوگیا ہے جس نے اپنے شریر کی چنتا نہین رکھی ہے ایسا گیانی برہم ہونے کے یوگ ہے۔

جو اس طرح سے

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न काङ्क्षति ।
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ॥ ५४ ॥

جو برہم مین نشچل چت رہتا ہے جو پرسن رہتا ہے جو نہ کسی بات کا سوچ کرتا ہے اور نہ

کچھ چاہتا ہے جو سب پرانیوں کو ایک سمان سمجھتا ہے وہ میری پر بھگت گیان کی پر انشٹھا کو پاتا ہے۔ (۵۴)

جو برہم بھاؤ کو پراپت ہو جاتا ہے جس کا چت شانت رہتا ہے وہ کسی کام کے بگڑنے اتھوا کسی بھی چیز کے نشٹ ہونے یا کھو جانے سے رنج نہیں کرتا اور نہ وہ کسی بھی چیز کے چاہنا رکھتا ہے وہ سب پرانیوں کے دُکھ سُکھ کو اپنے سُکھ دُکھ کے مانند جانتا ہے ایسا گیان نشٹھ مجھ پرماتما کو سب سے اونچی بھگت گیان کی پرانشٹھا پاتا ہے دھیان رکھنا چاہیے کہ یہاں کسی مورت کی بھگت کرنے سے مطلب نہیں ہے) اسکے بعد

भक्त्या माममभिजानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः ।
ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनन्तरम् ॥ ५५ ॥

بھگت۔ گیان کی نشٹھا سے وہ میرے یتھارتھ سُروپ کو جانتا ہے مین کیا ہوں اور کون ہوں اُس کے بعد وہ میرے یتھارتھ سوُروپ کو جانکر جلدی ہی مجھ مین ملجاتا ہی (۵۵)

خلاصہ۔ بھگت اور گیان نشٹھا سے وہ جان جاتا ہے کہ اُپادھی کے کارن سے مین نانا پرکار کے روپوں مین دکھائی دیتا ہوں۔ وہ جان جاتا ہے کہ مین کون ہوں اور یہ بھی جان جاتا ہے کہ اُپادھی کے کارن سے جو بھید ہوتے ہین مین اُنسے رہت ہوں مین پرم پُرش ہوں آکاش کے سمان ہوں وہ جان جاتا ہے کہ مین اُتپتی یوں مین ایک جیتین ہوں پوتر اجنمانہ گلنے مرنے والا نربھے اور نرویو رہت ہوں اُس بھانت میرا یتھارتھ روپ جان جانے پر (گیان پراپت کرکے) وہ جلد ہی مجھ مین پرویش کرجاتا ہے۔

دھیان رکھنا چاہیے کہ آتما کو جانکر کے اُس مین پرویش کرنا دو الگ الگ کام نہین ہین۔ تب پرویش کرنا کیا ہے وہ خود آتما کو جاننا ہے کیونکہ آتما کے جان جانے کا پھل آتما کے سوا سے اور نہین ہے آتما ہی ایشور ہے۔ تیرھوین ادھیاے کے دوسرے شلوک مین بھگوان نے کہا ہے کہ تو مجھے چھیتر گیہ بھی جان۔

سارانش یہ ہے کہ اس گیان کی پرانشٹھا پاپراپت سے ایشور اور چھیتر گیہ

(ایشور اور جیو) کے درمیان کا بھید بھاو ایک دم اُڑ جاتا ہے۔

کام میں مشغول ہوکر ایشور کی بھکت کرنا

सर्वकर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥ ५६ ॥

ہے ارجن جو میری شرن آکر ہمیشہ سارے کاموں کو کرتا ہوا رہتا ہے وہ میری کرپا سے اناد انیاشی پد کو پالیتا ہے۔ اس لیئے (۵۶)

चेतसा सर्वकर्माणि मयि संन्यस्य मत्परः ।
बुद्धियोगमुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ॥ ५७ ॥

ہے ارجن تو من سے سارے کاموں کو میرے ارپن کر کے مجھے پرماتما سمجھکر نشچل بدھی سے من کو ایکاگر کر کے تو ہمیشہ مجھ میں چت لگائے رہ۔ (۵۷)

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि ॥ ५८ ॥

ہے ارجن مجھ میں اپنا چیت لگانے سے میری کرپا سے تو سنسار ساگر کے دکھوں سے پار ہو جائیگا لیکن اگر تو اہنکار کے مارے میری بات نہ سُنیگا تو نشٹ ہو جاویگا (۵۸)

यदहंकारमाश्रित्य न योत्स्य इति मन्यसे ।
मिथ्यैष व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ॥ ५९ ॥

اگر اہنکار کے کارن تو یہ سمجھتا ہے کہ میں یدھ نہ کرونگا تو تیرا یہ ارادہ فضول ہے کیونکہ رجوگنی پرکرت تجھے لڑنے کو مجبور کریگی (۵۹)

خلاصہ- تو چھتری ہے چھتریوں میں رجوگن پردھان ہوتا ہے اگر تو نہ مانیگا تو رجوگنی پرکرت تجھے لڑنے پر آمادہ کر دیگی۔

स्वभावजेन कौन्तेय निबद्धः स्वेन कर्म्मणा ।
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात्करिष्यस्यवशोपि तत् ॥६०॥

ہے ارجُن تو اپنے سوبھاوک چھتری دھرم مین بندھا ہوا ہے جس کام کا کرنا تو اگیان سے
پسند نہین کرتا وہ تجھے کرنا پڑیگا۔ کیونکہ۔ (۶۰)

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ।
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥६१॥

ہے ارجُن ایشور سب کے ہردے مین نواس کرتا ہے وہی سنسار روپی چکر پر بیٹھا
ہوا اپنی مایا سے سب پرانیون کو گھمایا کرتا ہے۔ (۶۱)

خلاصہ۔ جس طرح بازیگر پیچھے بیٹھا ہوا کٹھ پتلیون کو تار کھینچکر نچایا کرتا ہے اسی طرح سنسار
روپی مشین پر چڑھے ہوے جیوؤن کو پرماتما اپنی مایا (ابدیا) سے گھمایا کرتا ہے جیو پرکرت
کے ادھین ہے اور پرکرت ایشور کے ادھین ہے۔

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत ।
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ॥६२॥

ہے ارجُن سبطرح سے تو اُس پرماتما کی شرن مین جا اُس کی کرپا سے تجھے پرم شانت
اور اناشی بشرام (استھان) ملیگا۔ (۶۲)

इति ते ज्ञानमाख्यातं गुह्याद्गुह्यतरं मया ।
विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु ॥६३॥

ہے ارجُن مین نے تجھ سے یہ گُپت سے بھی گُپت گیان کہا ہے تو اِسپر خوب بچار کر لے
پھر تیری جو اِچھا ہو سو کر۔ (۶۳)

सर्वगुह्यतमं भूयः शृणु मे परमं वचः ।
इष्टोसि मे दृढमिति ततो वक्ष्यामि ते हितम् ॥६४॥

ہے ارجُن میرے پرم بچن کو جو سب سے ادھک گُپت ہے پھر سُن۔ تو میرا پرم مِتر
ہے اس لئے تیری بھلائی کو کہتا ہون۔ (۶۴)

خلاصہ۔ اگر تو ساری گیتا کو نہ سمجھ سکے تو دو اشلوکون مین ساری گیتا کا سار تتو تجھ سے کہتا ہون یہ گپت بیشئے مین تجھے تیرے ڈر یا تجھ سے انعام پانے کی غرض سے نہین کہتا مگر اس لیے کہتا ہون کہ تو میرا پیارا اور پکا مترہے۔ وہ کیا ہے۔ بھگوان کہتے ہین

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु।
मामेवैष्यासि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे ॥ ६५॥

تو مجھ مین چت لگا میری بھکت کر میری ہی اُپاسنا کر میرا ہی سنان کر ایسا کرنے سے تو میرے پاس پہونچ جائیگا کیونکہ تو میرا پیارا ہے اس لیے یہ بات مین تجھ سے سچی پرتگیا کرکے کہتا ہون۔ (۶۵)

خلاصہ۔ اس منتر مین بھگوان نے کرم نشٹھا کا سار کہا ہے کیونکہ کرم نشٹھا گیان نشٹھا کا سادھن ہے ایشور کی بھکت کرنا اور صرف اس کی ہی شرن جانا کرم یوگ کی سدھی کا گپت اتم بھید ہے اب آگے بھگوان کرم یوگ سے پیدا ہونے والے پھل شدھ گیان کو بتلاتے ہین۔

شُدھ گیان

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज।
अहं त्वा सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः ॥ ६६॥

سب دھرمون کو تیاگ کر ایک اتر میری شرن مین آجا مین تجھے سب پاپون سے چھڑا دونگا تو رنج مت کر۔ (۶۶)

خلاصہ۔ شریرا اندری پران اور انتہ کرن کے سب دھرمون کو چھوڑ کر ارتھات نشکام ہوکر ایک میری شرن آجا اور من مین بشواس رکھ کہ مین خود ایشور ہون من مین یہ سمجھ کہ مجھ ایشور کے سوا اور کچھ بھی نہین ہے جب تیرا یہ بشواس پختہ ہوجائیگا تو مین تجھے تیری آتما کے روپ مین تمام پاپون یعنی دھرم اور ادھرم کے بندھن سے چھڑا دونگا ایسی ہی بات دسوین ادھیائے کے گیارھوین شلوک مین کہی ہے۔

مین اُنکی آتما مین ٹھہرا ہوا پرکاش وان گیان روپی دیپک سے اُن کے اہنکار روپی اگیان سے پیدا ہوے اندھکار کو ناش کر دیتا ہون۔

گیتا کا اُپدیش سنانے یوگ منشیہ

इदन्तेनातपस्काय नाभक्ताय कदाचन ।
नचाशुश्रूषवे वाच्यं न च मां योऽभ्यसूयति ॥ ६७ ॥

یہ گیان جو مین نے تجھے بتایا ہے ایسے آدمی سے کہنے لایق نہین ہے جو تپ رہت ہے جو میرا بھگت نہین ہے جو میری سیوا نہین کرتا اور جو میری بُرائی کرتا ہی (۶۷)

گیتا کے اُپدیش کرنے کا پھل

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ।
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ॥ ६८ ॥

جو پرم بھگتِ سے اس اتینت گپت گیان کو میرے بھگتون کو سنادیگا وہ نہ سندیہہ میرے پاس آویگا۔ (۶۸)

خلاصہ۔ جو منشیہ اس اتینت گپت گیان کو جس سے پرم پد ملتا ہے میرے بھگتون کو سنا دیگا اور من مین ایسا بشواس رکھیگا کہ مین گیتا سُنا کر پرماتما اور پرم گرو کی سیوا کرتا ہون وہ میرے پاس پہونچ جائیگا یعنے اُس کی موکش ہو جائے گی

नच तस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः ।
भविता न च मे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि ॥ ६९ ॥

جو گیتا کا اُپدیش کرتا ہو اس سے ادھک (زیادہ) میرا پیارا کام کرنے والا منشیون مین نہین ہے اُس سے زیادہ پیارا پرتھوی پر میرا کوئی نہ ہوگا۔ (۶۹)

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ।
ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥ ७० ॥

جو کوئی ہمارے تمھارے اس پوتر کہے ہوے کتھن کو پڑھیگا وہ گیان یگیہ دوارا
میری پوجا کریگا یہ میری راے ہے - (٧٠)

گیتا سُننے کا پھل

श्रद्धावाननसूयश्च शृणुयादपि यो नरः ।
सोऽपि मुक्तः शुभाँल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम् ॥ ७१ ।

وہ منشیہ جو دویش رہت ہوکر شردھا سے گیتا سُنتا ہے وہ بھی مُکت ہوکر اُن سکھدائی
لوکون مین جاتا ہے جہان اگن ہوتر ادی یگیہ کرنے والے جاتے ہین۔ (٧١)

ارجن کا بھگوان کو بشواس دلانا کہ آپکا اُپدیش میری سمجھ مین آگیا

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ।
कच्चिदज्ञानसम्मोहः प्रनष्टस्ते धनञ्जय ॥ ७२ ॥

بھگوان نے پوچھا

ہے ارجن مین نے تمکو جو اُپدیش دیا ہے وہ تم نے دھیان دیکر سُنا یا نہین اُس سے
تمھارا اگیان سے پیدا ہوا بھرم دور ہوا کہ نہین۔ (٧٢)

अर्जुन उवाच ॥

नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाऽच्युत ।
स्थितोऽस्मि गतसन्देहः करिष्ये वचनं तव ॥ ७३ ॥

ارجن نے کہا ہے اچیوت آپ کی کرپا سے میرا بھرم دور ہوگیا ہے اور مجھے گیان ہوگیا ہے مین
درڑھ ہون میرے سندیہ ناش ہوگئے ہین مین آپکی آگیا انسار کام کرونگا۔ (٧٣)

سنجے کرشن بھگوان اور اُنکے اپدیش کی پرشنسا کرتا ہے

सञ्जय उवाच ॥

इत्यहंवासुदेवस्यपार्थस्य च महात्मनः ।
संवादमिममश्रौषमद्भुतंरोमहर्षणम् ॥ ७४ ॥

سنجے نے کہا

ہے دھرتراشٹر مین نے بھگوان باسدیو اور مہاتما ارجن کی ادبھت بات چیت اِس بھانت سنی اُس کے سننے سے میرے روم یعنے شریر کے بال کھڑے ہو گئے (۷۴)

व्यासप्रसादाच्छ्रुतवानेतद् गुह्यमहं परम् ।
योगं योगेश्वरात्कृष्णात्साक्षात्कथयतः स्वयम् ॥ ७५ ॥

بیاس جی کی کرپا سے مین نے اس پرم گپت یوگ کو سوئم (خود) یوگیشور بھگوان کرشن کے مُکھ سے نکلتے ہوئے سُنا ہے۔ (۷۵)

بیاس جی سے سنجے کو دِبیہ چکشو (آنکھین) ملی تھین اسی سے وہ دھرتراشٹر کے پاس بیٹھا ہوا یُدھ بھوم کا سارا حال دیکھ سکا تھا۔

राजन्संस्मृत्य संस्मृत्य संवादमिममद्भुतम् ।
केशवार्जुनयोः पुण्यं हृष्यामि च मुहुर्मुहुः ॥ ७६ ॥

ہے راجن کیشوا اور ارجن کی اس ادبھت اور پوتر بات چیت کی ہر ساعت یاد آنے سے مجھے بار بار خوشی ہوتی ہے۔ (۷۶)

तच्च संस्मृत्य संस्मृत्य रूपमत्यद्भुतं हरेः ।
विस्मयो मे महान् राजन् हृष्यामि च पुनः पुनः ॥७७।

اور ہر ساعت ہری کے پرم ادبھت بشوروپ کی یاد آنے سے مجھے بڑا اَشچریہ ہوتا

ہے اور مین بارمبار خوش ہوتا ہون۔ (۷۷)

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥ ७८ ॥

میری سمجھ مین جدھر یوگیشور کرشن ہین اور جدھر گانڈیو دھنوردھاری ارجن ہین اُدھر ہی راج لکشمی اُدھر ہی بجے ادھر ہی بھوتی اور ادھر ہی نیاے ہے۔ (۷۸)

ہے راجن جس سینا مین یوگیشور بھگوان کرشن ہین اُسی سینا کی جیت ہوگی میری سمجھ مین آپ کے پتر دریودھن کی جیت ہرگز نہ ہوگی۔ آپ جے کی آشا چھوڑ دیجئے۔

(اٹھارھوان ادھیاے سماپت ہوا)



آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

جوگ بششٹ اُردو بھاشا

یہ کتاب تصوف یعنی ویدانت میں بنظیر روحانی مسائل کے حل کا لاثانی خزینہ ہے اِس میں گرو بششٹ جی مہاراج نے کرم و گیان کو پردھان کرکے سری رامچندر جی مہاراج کو گیان و بیراگ کا اپدیش کیا ہے اِکتاب کیا ہے بس جوگ ابھیاس کی سدیو مورت اور کلجگ باسیون کے لئے مُکت کی راہ دکھلانے کو دیپک روپ ہے اسکے چند بار پاٹھ کرنے و پڑھنے سے خیالات معرفت کا ایک دریا دل مین موجزن ہوکر کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ہردے سے دور ہوتا ہوا سارا بیوہار دنیا کا جھوٹا سوپن سمان معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور خودبخود برہم گیان و بیراگ اُتپن ہوکر مایا موہ کے ناش سے یہ جیو پرماتما کے دھیان مین لین ہوتا ہوا عجب آنند پاتا ہے اور انت مین نروان پد کو پراپت کرتا ہے ترجمہ بھی اسکا اِس خوبی و دلچسپی سے کیا گیا ہے کہ بھگوت بھگت کے پریمی اسے جان سے زیادہ عزیز سمجھ کر اپنے دلون مین جگہ دیتے ہین۔ آشا ہے کہ بھگت جن فوراً منگا کر اِسکے پڑھنے سے لابھ اُٹھاوین گے قیمت مجلد معہ ۱۲ ؎ بلا جلد معہ محصول ندمہ خریدار۔

ترجمہ سری مدبھاگوت بھاشا

سری مدبھاگوت جو اٹھارہ پرانون مین مہاپُران کہا جاتا ہے اور جسکے پڑھنے و سُننے سے یہ جیو بھوساگر سنسار سے پار ہو کر مُکت پد کو حاصل کرتا ہے اُسی اپورب گرنتھ کا یہ انمول ترجمہ ہے مترجم نے اُردو بھاشا نثر عبارت کے سلسلہ مین بیچ بیچ دوہے چوپائی کبت سورٹھا وغیرہ ایسے للت و خوبی و عمدگی سے لکھے ہین گویا بھگوت بھگت گنڈ مین پھولے ہوئے کملون کی شوبھا سے شوبھت کر دیا ہے اسکے نت پاٹھ کرنے و سُننے سے پرماتما کا ایک پریم بڑھ کر چت مین شانت روپی آنند بڑھتا ہے اور اُنت مین یہ جیو مایا موہ کو چھوڑ کر پرم پد کو حاصل کرتا ہے۔ بھگوت پریمیون کو اوشیہ منگانے اور پڑھنے کے جوگ ہے۔

قیمت مجلد کاغذ سفید ۱۲ ؎ ایضاً بلا جلد ؎

〃 کاغذ بادامی ؎ 〃 〃 ؎ (محصول ندمہ خریدار)

المشتہر
منیجر نولکشور بکڈپو لکھنو